ن ابتداے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۶ء لغایۃ آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۶ عیسوی مہ
مطبع فیض منبع شام اودہ مین چھپ کر طیار ہوئی

آمد سال نو

سب نے بڑھ کر رہی ہے صاحب فہم
وضعداری سے پہلے ہاتھ اٹھاؤ
مختو مفصل خدا سے ڈرتا ہو
مفتی تو سب حریف ڈرتے تھے
اب شرافت کو پوچھتا ہے کون
رنگ دیکھے بشر زمانے کا
یہ نہین اک لکیر کے ہین فقیر
اس پرانی روش سے ہاتھ اٹھاؤ
کرتے جو تے تلعت سے دلین نہ خوف
پیر نیچر سے پھر کر دے بیعت
قید مذہب کو پھر ہو جھک کے سلام
سیٹی دیتے ہوئے چلو رستہ
کوٹ پتلون ہے کے اک گٹری
مست الست اپنے آٹھ پہر
بس بنا لی جہان نیچر کی شریعت
چاہیے کیسا ہی بدلیا وقت ہو
پھرتے ہو منصف کہین کا یا جج ہے
خوب گذریگی چین سے دنیا
وجہ کیا اب نہین رہا وہ دور
یہ سمجھو تو گذشتہ اصلوات
دیکھیے جسکو وہ مہذب ہے
قید مذہب سے واقعی جنجال
بس اسی وجہ سے ہین عسرت مین
حافظ اور مولوی ہوئے ہین تو کیا
گھٹنے ڈالے نماز پڑھکے تو بیچ
جھانکتے پھرتے ہین اسی سے تو خاک
سنی یا توبہ لائے ہین ایمان
حور و غلمان کو سچ ہی جانتے ہین
گردش مہر و مہ کے قائل ہین
انبیا ہین خدا کی جانب سے
کام بنتے ہین سارے قسمت سے
کیون اودھ پنچ خان بہادر کیون
سچ کہو سنتے کیا کہی ہے بات
اب ہوا ایسا ہی لو لی بدقسمت
ارے کیسا عذاب کسکا ثواب

جسمین ہو سبقدر اڑی ماری
یہ تو فی ہے یا تعجب اری
آپ بیچ اتنی بیہودگی طاری
سوتے بیٹھا ہوا ہے سر کاری
سمجھے تو ہین مزے مین بازاری
سیکھو رفتار چرخ زنگاری
باپ دادا کا ہے چلن جاری
چاہیے پہلے اس سے بیزاری
یون قسم کھانے جیسے ترکاری
چوم لو دوڑ کر گلا بھاری
نیچریت کی گرم بازاری
چال مین بھی ہو تیز رفتاری
لال ٹوپی کی اور سپہ داری
ہو علان خوب میخواری
ہوگئی سب ہو محو بیکاری
لکھنے پڑھنے تلک سے ہو عاری
اتنی پی سی ڈی خطاب سرکاری
اک ذرا سی ہے دین کی خواری
ہوئی تہذیب کی عملداری
ہے نئی بات مین مزے داری
ہے نئی روشنی کی گلکاری
اچھی لگتی ہے کیا گرفتاری
اسی باعث ہے ذلت و خواری
فخر کیا ہے کہاں گرفتاری
روزے رکھتے تو کیا ہد شواری
کہ سمجھتے ہین فرض دینداری
ہے کوئی جنتی کوئی ناری
اور نہ ہر جبد کا چرخ زنگاری
ترکت ہے فرشتون کی ساری
سب پہ قادر ہے خالق باری
محض تدبیر کو ہے لاچاری
تم بھی اس جنس کے ہو بیوپاری
قلعی اب تو کھل گئی ساری
دہریت نہ جو کرے جاری
پیر نیچر کی ہے عملداری

اپنا مطلب ہے اور دنیا ہے
پیر و مرشد حضور مالک ہین
صاف بہرو پیون کا بھیس
کام اپنا نکالے سو ڈھب سے
رہی ہر رنگ مین غرض باقی پانی
کبھی مسجد مین جا کے وعظ کہے
کبھی گرجا مین بنکے جنٹلمین
پیتے غٹ غٹ کلب مین جا کے شراب
خوب کھٹ پٹ چلے چھری کانٹا
پیئے غٹ غٹ شراب کی بوتل
لاکھ سمجھائین مولوی صاحب
اب یہان سے گریز ہے تو یہ
خاتمہ ہو دعا کے فقرے پر
سال نو کی بھی آمد آمد ہو
مسٹر اکانوے گئے ہین جہان
ختم دورہ کہین وبا کا بھی ہو
روز و قحط کا ہے دیکھئے کیا ہو
اور تاکین کوئی بڑی اقلیم
یہ نیا سال خیریت سے کٹے
شاد آباد سب رہین احباب
ایرے غیرے نہون کچہری کے
باغون باغ اسطرح ہون لالون لال
ڈالیان آئین یہ بڑے دن کی

لاج تو جی کی گرد و غبار ی
لاکھ باتون پہ ہے یہی بھاری
کبھی ملا کبھی برہم چاری
خوب خود غرضیان رہین جاری
ورنہ لی جائیگی گنہگاری
سر پہ عمامہ باندھ کر بھاری
پادری صاحبون سے ہو یاری
تاج کے رنگ مین مزیداری
میز پر بیٹھ بھات اور کاری
تنگ کے پتلون تک بھرے ساری
ہار کر بھی نہ یوسے پھر ہاری
نکلی دل کی بھڑاس تو ساری
کیا عجب سنلے ایزد باری
مدتون سے جو ہے چلن جاری
کالرے کی بھی جائے بیماری
چھوڑ بھاگین یہ ملک سرکاری
جان جینے سے ہو گئی عاری
پاس ہے روس کی عملداری
رہے راحت سے جان بیچاری
دشمنون کو ہو ذلت و خواری
اب نہو نالشون کی بھر ماری
سرخ جیسے انار قندھاری
جس سے بھر جائے ساری الماری

رات دن ہون مذاق کی باتین
اور اودھ پنچ خان رہین جاری

راقم ستم ظریف

سال نو کا ڈنر

یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو خاص النخاص ہمالیہ پہاڑ کی چوٹی پر آنرایبل سر ۱۸۹۲ صاحب بہادر کے سی - ایس آئی کا خیر مقدم اور خوشامدی ڈنر تھا - حضرات ذیل شریک دعوت تھے -

رائٹ آنرایبل مارکوئیس آف زمانہ | مسٹر - مارچ
سر رابرٹ - جنوری | ڈاکٹر - اپریل
آنریبل جنرل - فروری | پروفسر - مئی

تجربہ کارون سے پوشیدہ نہین ہین "ٹیڑھی کھیر" ذرا اسکا چلنا ہی کیا ہے۔ میرے نزدیک اسکے ساتھ ہی دوسرا امر تعداد ازدواج کا بھی قابلِ غور ہے کیونکہ بغیر اسکے پوری کامیابی مشکل ہے اور اگر رویٹ کر ہوئی بھی بس ایسیقدر ہوگی کہ ایک صاحب اپنی ایک آنکھ کا علاج کرنے لگے کسی قدر فائدہ ہوا لیکن دوسری آنکھ مین خلل شروع ہوا اور درد اول سے زیادہ تکلیف دہ ہوا۔ اب اسکی شرح سنیئے یہ تو خود جملہ اہل انجمن تسلیم کر چکے ہونگے کہ ہندوستان مین اگر لاکھون نہین تو ہزارون عورتین رانڈ بیٹھے بے شوہر کی بیٹھی ہوئی ہین چنانچہ انہین کے اصلاح حال کے لیئے یہ انجمن قائم ہوئی ہے۔ لیکن یہ نہین کہین سنا گیا کہ اسی کے قریب قریب مرد بھی ایسے بیٹھے ہین جنکی جورین مرگئی ہین بلکہ اکثر تو یہی دیکھا گیا ہے کہ ادہر جورو صاحبہ نے پنجرہ خالی کیا ادہر پیام سلام دوسری جگہ شروع ہوئے مرد صاحب بھی سمجھے کہ پرانے برتن کو کچھ بدلائی دیکر بدل لیا کل جدید لذیذ کے خیال مین آپ ہی آپ مزے لینے لگے کہین آزناج رنگ برات مین ہوا تو رنڈی سے فرمائش ہوتی ہے کہ حافظ شیرازی کی یہ غزل گاؤ ؎

مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بہ نو

بادۂ دلکشا بجو تازہ بتازہ نو بہ نو

اہل مجلس کو مزہ آیا نہ آیا مگر نوشہ صاحب اپنے مزے مین غرق ہو کر جھومنے لگے وہ تو خود ان کا کلیجہ ہے کہ جو عمر بھر سوس سوس کر لہو کے گھونٹ پی پی کر رہتی ہین۔ علاوہ اسکے یہ بھی دیکھنے مین آیا ہے کہ ایک ایک مرد کے تین تین عورتین بلا واسطہ اور شاہزادون اور نواب صاحبون کے ہان تو بلا تعداد خدا جھوٹ نہ بلوائے سیکڑون تک بھی نوبت آجاتی ہے خصوصاً حیدر آباد مین عموماً دو یا دو سے زیادہ ازدواج اکثر کے پاس ہین انکے اقسام بھی عجیب غریب ہین شادی نکاحی داشتہ خواصین۔ اور بہت کم لوگ ہونگے جو ایک زوجہ پر قانع ہون اور امرا وغیرہ کا تو کچھ حساب ہی نہین اور پھر یہی دیکھا گیا ہے کہ کنواری لڑکیان شادی کی عمر تک پہونچ کر اکثر بیٹھی رہتی ہین۔ کہین بَر نہین ملتا کہین تیہدستی ہے ان سب امور کو دیکھکر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عورات کی تخلیق اور تولید بہ نسبت مردون کے بہت زیادہ ہے چنانچہ اب بھی یہ ہو رہا ہے کہ بَر کے نہ ملنے کی وجہ سے مجبور ہو کر بلا لحاظ عمر شوہر کے کم سن لڑکیون کا عقد ان مردون سے کر دیا جاتا ہے جنکی عمر چالیس اور پچاس سے بھی متجاوز ہے حالانکہ اس صورت مین بھی عورت کی مٹی خراب ہوتی ہے ادہر جوش کے ایام اٹھتی ہوئی جوانی ادہر ضعف اور انحطاط کے دن اور گھٹنے اور کمر مین درد خیال فرمایئے کہ جب ایک پورا حصہ اسمین سے بھی بیوہ عورتون کے قسمت مین آیا تو کنواریون کو اور بھی رونا پڑیگا انکے لیے اور بھی بَر ملنا مشکل ہو جائیگا پھر تھوڑی ہی دن مین یہ شور و غوغا مچیگا کہ جوانی رائگان ہوئی ہے کنواریان کہانتک اور کیسے صبر کر سکین قریب قریب وہی کیفیت ہو جائیگی جو یورپ وغیرہ ممالک مین اتوا ط

عورتون کی سنی جاتی ہے کہ جو صاحب گئے بغل مین برانڈی کی بوتل کے ساتھ جورو بھی دبائے چلے آتے ہین۔ ہمارے شارع علیہ السلام نے جہان یہ حکم دیا ہے کہ بیوہ عورتون کا نکاح کیا جائے وہان یہ بھی حکم دیا ہے کہ مثنےٰ وثلٰث وربٰع جسمین یہ مشکل پیش نہ آئے۔ ہمارے ملک مین جب یہ کیفیت ہے کہ اگر کسی شخص کی زوجہ زندہ ہے وہ دوسری جگہ پیام شادی کا بھیجے تو پہلے اُس پیام لیجانے والے ہی کی شامت آجائیگی اور اُن الفاظ درشت سے اُس سے برتاؤ کیا جائیگا کہ پھر وہ بیچارہ دوسرے بار کی جرأت نہ کرسکیگا اور اس پیام بھیجنے والے پر تو برا تبرا اُڑے گا ہر شخص اس امر کو کچھ ایسا معیوب سمجھتا ہے کہ لڑکی کا عمر بھر بٹھلا رکھنا گوارا کرتا ہے مگر یہ گوارا نہین کرتا پس میرے نزدیک تو سب سے پہلے یہ امر قابل اصلاح ہے جب تک یہ نہوگا بیوہ عورتون کے نکاح مین اچھے نتیجے کے ساتھ کامیابی نہین ہو سکتی اور درحالیکہ یہ جاری ہو جائے بیوہ عورتون کے لیئے بہت جلد گنجائش بھی نکل سکیگی بلکہ گھر کی گھر ہی مین کھپت ہو جائیگی۔ اور کنواریان بیچاری بھی جیسی اب بیٹھی رہتی ہین بیٹھی نہ رہینگی اور آیندہ بھی انکا حق محفوظ رہیگا اسکے بعد توجہ کے قابل اصلاح مصارف شادی بھی ہین کہ فضول حرکت ہے ان بیجا سے مردون اور عورتون کی جوانی کی راتین مرادون کے دن اکثر ضائع کر دیتی ہے اسکے بارہ مین بھی جب کبھی انجمن توجہ کریگی تو مین بھی انشاءاللہ کچھ عرض کرونگا۔

راقم

یکتا مسلمان

ساقی نامہ آغاز جلد شانزدہم اودہ پنچ مع قطعہ تاریخ سال نو

وہ اچھوتی شراب دے ساقی
جس سے ہو جائے دل ہمارا شاد
جلد دے ساقیا شراب کہن
دیکھ ساقی بہار کے جلوے
مثل گیسوے مہوشان سنبل
آنکھ کھولے ہے نرگس فتان
گل بھی مارے خوشی کے شادان ہین
باغ پر کچھ عجیب جوبن ہے
بلبل خوش نوا ہے نغمہ سرا
باوفا سنہ ہوا ہے جلوہ نما
سولھوین سال مین قدم رکھا
اب یہ نام خدا جوان ہوا
گلشن بیخزان ہے یہ اخبار
سارے پنچون سے یہ نرالا ہے

وہ انوکھی شراب دے ساقی
پائین فضل خدا سے دل کی مراد
جس سے ہو دور دل کا رنج و محن
سرو مین قد یار کے جلوے
بلکہ خوبی مین غیرت کاکل
دیکھکر چشم یار ہے حیران
غیرت عارض حسینان ہین
رشک گلزار خلد گلشن ہے
ہر طرف شور ہے مبارک کا
کھا گئی سنہ ۹۱ کو قضا
اب اودہ پنچ نے بفضل خدا
دوستونکو خوشی ہوئی پیدا
اسکے پرچون مین اک نئی ہے ہوا
حسن و خوبی مین سب سے اعلی ہے

الصّلح خیر

ستھ یہیں ہر زبان پر جسپر جا
حق تو یہ ہے زبان خامہ سے
ہے ظریفان ہند کا استاد
باغ عالم میں جبتلک ہے بہار
رہے رنگین جبتک عارض گل
میرا پنچ اودھ رہے قائم
باغ عالم میں یہ پھلے پھولے

رشک گلزار ہے تو بیجا
اسکے اوصاف ہو نہیں سکتے
زندہ دل اسکو دلسے کرتے ہیں یاد
جبتلک باقی ہیں یہ لیل و نہار
گل پہ جبتک فدا رہے بلبل
اسکے احباب خوش رہیں دائم
گھر میں ماتم بپا ہو دشمن کے

جب کیا ختم ساقی نامے کو
فکر تاریخ کی ہوئی مجھکو
ہاتف غیب نے کہا ای شوق
پنچ تیز مغز نکتہ سنج - کہو
۱۸ ۹۲

راقم
ظریف شوخ نگار

لطف مے تجھسے کیا کہوں زاہد
ہائے کمبخت تونے پی ہی نہیں

ای ساقی ماہوش دلارام
مدت ہوئی میکشی نہیں کی
جی بھر کے پلا دے آج ساقی
ایسی جو کبھی پلا دے ساقی
اک جام پلا کے سیر کر دے
تاخیر نہ کر شتاب دے مے
اعضا شکنی سے ہوں میں بیچین
کب تک کروں انتظار ساقی
بے مے ہے حرام زندگانی
صدقے سو جان سے میں تجھپر
گردون سے صدا یہ آ رہی ہے
آغاز ہوا ہے پھر نیا سال
گر آج بھی مئے نہو عنایت
لا جرعہ پلا دے سبکو ساغر
آیا ہے بہار کا زمانا
زیبا نہیں تجھکو آج خست
رندوں کی یہ خواہش دلی ہے
دے اوس مے تند و تیز کا جام

دے جلد مجھے شراب گلفام
لہرایا ہے آج پھر میرا جی
نتھری نتھری ہوئی گلابی
پینے کی رہے ہوس نہ باقی
دامن سری آرزو کا بھر دے
بیچین کمال میرا جی ہے
آتا ہے نہیں خمار سے چین
لا بادۂ خوشگوار ساقی
دے جلد شراب ارغوانی
ایکشا کا عطا ہو ایک ساغر
ہنگام نشاط و میکشی ہے
کر رندوں کو آج ساقی خوشحال
یہ بھی ہم غمزدوں کی قسمت
زندہ ہو جائیں گویا مر کر
اچھا نہیں رندوں کو ستانا
دکھلا دے ہر ایک کو سخاوت
لندن کی کھنچی ہوئی پلا مے
سکتے ہیں جسے شراب گلفام

خوش خوش تہرے در پر رند جائیں
یارب ساقی کو رکھ تو خوشحال
گھر وارہ ٹیکس اب ہے
محفوظ رہے پولس کے شر سے
آمین کہو دل سے بادہ خوار و
دو دلسے دعا یہ ہاتھ اٹھا کر
دشمن پہ ہو اسکے قہر باری
ہیں پنچ کے جسقدر خریدار
روز افزوں ہو انکی جاہ و دولت
احباب سے اب ہے التجا یہ

دین نشے میں دلسے یہ دعائیں
دشمن اسکا ہو سوم چنڈال
دنیا میں ہنسی خوشی رہے یہ
ممتاز رہے یہ ہر بشر سے
جو ساقی کی زد ہے بیکار و
یارب میرے پنچ کا بھلا کر
بدخواہ کو ہو نصیب خواری
پہونچے انکو نہ کوئی آزار
کرتے رہیں پنچ کی اعانت
ال کردین آر R کو دعا یہ

مقبول جہان ہو اوسکی تحریر
دشمن بھی ہو دوست سنکے تقریر

ہزار مرتبہ دس ہزار مرتبہ آمین - آمین - آمین

لگے ہاتھوں ایک زنانے کا ساقی نامہ اور سہی

دوسرا وزن

الا یا ایہا الساقی سبے تیسر
پلا دے پلا بادۂ لالہ فام
نیا سال ہے دے پرانی شراب
نہ کر دیر اے ساقی خوش جمال
ستاتا کسی رند کو ہے خمار
گلابی کا طالب کوئی رند ہے
پڑا لوٹتا ہے کوئی بادہ کش
کوئی کہتا ہے مے کا ساغر سنبھال
پلا دے مئے ارغوانی شتاب
ترے در پہ ہے میکشوں کا ہجوم
بھڑکتی ہے رندوں کے سینے میں آگ
دنا دن کی آنے لگی بس صدا
سرے پیارے ساقی مرے غمگسار
خدارا نہ تاخیر کر مے پلا
اذیت بہت دے رہا ہے خمار
چھکا بادہ خوار دن کو بہر خدا
پلانے میں مے کے جو تاخیر کی
تو اڑ جینگے تجھکو بہت بادہ خوار
چھناچھن کٹارو پیہ سے مے پلا

مگر آج رندوں سے تو ہے عزیز
برانڈی ہو شیری ہو یا آولڈ ٹام
جگر فرط غم سے ہوا ہے کباب
برا ہجر مے سے ہے رندوں کا حال
نشے کیطرح چڑھ رہا ہے بخار
کوئی کہ رہا ہے کہ لا جلد مے
کسی رند کو آتے ہیں غش پہ غش
کہاں تک سہیں دل پہ رنج و ملال
گزک کے لیئے لا سلونی کباب
بپا رو بدہ کی مچی ہائی ہے دھوم
ادھر آ جلد ہاں ساقی بوتل کا کاگ
یہی ہے ہر اک رند کا مدعا
بہت جلد لا بادۂ خوشگوار
ترا دین و دنیا میں ہوگا بھلا
نہایت ہر اک رند ہے بیقرار
ارے دیر کرنے سے کیا فائدہ
تو درگت تری ہوگی ساقی ابھی
نہ زندہ تجھے چھوڑینگے زینہار
کرے تا نہ کوئی بھی تیرا گلا

بلاسے ہر ایک کو سعادت دلکی
ہوا خیر بخت سے ہے آغاز سال
خوشی کا ہے دن سبکو مسرور کر
کیا تنگ کرین شکوہ روزگار
ہٹا ہے نشہ آنکھون مین آئے سرور
منائین **اودھ پنچ** کی جوبلیان
مبارک اسے سولھوان سال ہو
رہے تیرہ بخت تابان مدام
ترقی پہ اقبال اور جاہ ہو

بجا ہے سبو جم سلے جو وسے لب کرا
پلا جلد ساقی اسے پر کمال
ہنسی دلگی مین ہو یہ دن بسر
بلاسے کہ ہو دور دل کا بخار
غم و رنج ہو جائے ایک لخت دور
رہے کوکب بخت اوسکا جوان
عدو مثل سبزہ کے پامال ہو
رہے رہتی دنیا تلک اسکا نام
عدو در بدر اسکا گمراہ ہو

رہین حضرت آر بھی شادمان
لڑتی رہے انسے دشمن کی جان

راقم

وہی پرانے بادہ خوار۔ مگر بڑے پرہیزگار
حضرت آر F

نو بہار است و جنون چاک گریبان مددے
آتش افتاد بجان جنبش دامان مددے

عشرت پرستان عید کرسمس بناؤ سنگار مین مصروف۔ زندہ دلان بزم نوروز آرایش و زیبایش مین سرگرم بیفکریون کا وقت خرمستیون کا زمانہ۔ خوشحالی نے ڈیرا خیمہ لگایا۔ شادمانی نے بستر اجمایا۔ در و بام پر اشراق کا عالم نور کا سمان چار طرف حقیقی مسرت عیان۔ فرنگستانی پارکون مین چہل پہل کا موسم۔ عیش و طرب کی فصل۔ بہجت و انبساط کا سکہ بیٹھا ہوا گلابی چہرون پر مسرت کا پاؤڈر کچھ نہ پوچھیے کیا لطف دکھاتا تھا۔ عبادت گاہون مین دو کانون مین نئے سامان نئے فرنیچر کا ٹھاٹھہ باٹھہ۔ یکدم دن مین بہار آئی ہوئی۔ پیرمغان کے چہرے پر جوبن۔ آزادی و بیفکری کا دور ہے۔

کچھ نہین محتسب و قاضی و مفتی کا خطر
پھسلا پڑتا ہے کوئی ٹھوکرین کھاتا ہے کوئی
کہین ٹمٹر دنکی سہیلیین ہین کہین پھولون کی
گونج رہی ہے یہ صدا کوئی نہ پیاسا رہجائے
دھوم ہے آئی بہار آئی بہار
توڑ کر ہے مئے پیو اسباب پہ جھنڈی ڈالو

ہے برانڈی کہین شیری کہین بوتل مین بیر
مے انڈھی رہے چھلکتے ہین سبو و ساغر
دور ہ شامپین ہے کہین تا وقت سحر
لو پیو آؤ ادھر آؤ ادھر آؤ ادھر
شور ہے مست رہو مست رہو آٹھ پہر
ختم کرنا ہے مے پیو نیلام کرو سارا گھر

ایسی خوشی و شادمانی کے عالم مین زمانہ کی سالگرہ کے جشن کی طیاریان ہو ہو سارے عالم کے مہمان سر کے بل چلے۔ جنکو زمانہ کے مزاج مین دخل تھا اور جو اسکی عنایات و کرم کے مورد ہو رہے تھے خوش خوش چلے جو اُنک

اس نعمت سے محروم رہے تھے اسی امید پر چلے کہ شاید اپنی قسمت یاوری کرے اور متلون المزاج بڈھے کی نظر لطف ادھر بھی ہوجائے۔ الغرض دنیا نامے محل سرا مین جشن کا دربار جما اور یہ انبوہ خلائق اپنے قرینے سے بیٹھا۔ ساقیان باہوش جام و صراحی لیکر پہونچے۔ شراب ناب کے دور چلنے لگے۔ رندان سبو نوش بیار و بنوش کی ہانک لگانے لگے۔ قلقل مینا نے شور بربط نے غل نے سرور پیدا کیا۔ چہلین شروع ہوئین۔ شعر خوانی پر طبیعتین جھک پڑین۔ امریکہ جو اپنی ایجادون اور اختراعون پر قبولیت عام کا سہرا باندھے بیٹھا تھا فخر و مباہات سے اوٹھا اور یکبار اسے

بیا کر قاعدہ آسمان بگردانیم — قضا بگردش رطل گران بگردانیم
زاہر بیا بمیکدہ دنیاے دیگر است — آب دگر ہواے دگر جاے دیگر است

امریکہ کے دونون پہلوؤن مین دو نونہال بیٹھے ہوئے تھے انکی خونی معرکون کہی تھین کہ انکے ہاتھون بہت سی جانین تلف ہوئی تھین لیکن یا تو انقلاب ... اور طرز عملداری کی تبدیلی سے یا واقعات گذشتہ کی شرم و ندامت سے گردن جھکائے بیٹھے تھے اور امریکہ باوجود اسقدر فخر و مباہات کے جب کبھی دہنے بائین دیکھ لیتا تھا تو سارا نشہ کرکرا ہوجاتا تھا یہ برزیل اور چلی تھی جنمین سال نہایت پریشانیون خرابہ کے ساتھ کٹا تھا۔ انمین برزیل پہلے اوٹھا اور نغمہ زن ہوا۔

مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو
ساقی سیم ساق من مست رہیم بیار ہوش
برزحیات کے خوری گر نہ مدام مے خوری

بادہ دلکشا بجو تازہ بتازہ نو بنو
گرد دکہ پیر کنم سبو تازہ بتازہ نو بنو
بادہ بخور بیاد او تازہ بتازہ نو بنو

چسل جسکے کانون مین ابتک جنگی باجون کی جھنکارین گونج رہی تھین اور سر پر بیگناہون کا خون چھا رہا تھا اوٹھا اور کہنے لگا۔

مجھے کیون نہ اے ساقی نظر آفتاب اوٹھا — کہ پڑا ہے آج خم مین قدح شراب اوٹھا

ان لوگون کے بعد روس کی باری آئی یہ اپنے بڑھتے ہوئے ارادون اور ہمتون پر ناز کرتا ہوا اکڑ کر اوٹھا چپکے چپکے کہتا جاتا تھا کہ بلا سے کچھ ملا یا نہ ملا بھائی بندون مین نام تو ہوگیا اور ساقی سے مخاطب ہو کر پکارنے لگا۔

من از شراب مخمورم بیا نگر کس مخمورم
بیا کہ رہے دوستی سطلے روس مخمورم

بہار گاہ تہمتن بزم طوس مخمورم
شراب گیر ہیچ مے مجوس مخمورم

(چین کی طرف اشارہ کرکے) — نہ جو گیم کہ خو کنم ببرگ کو کنار ہے

ہنوز ساغر منہ سے نہین لگا تھا کہ پیچھے سے کچھ شور و ہنگامہ کی آواز معلوم ہوئی کان لگا کر سنا تو یہی غل سنائی دیا کہ ارے ظالم تو تو اپنی خرمستیون مین مصروف ہے یہان فاقون کے مارے جان نکلی جاتی ہے۔ ایک اور گروہ مظلوم صورت بنائے جلاوطنی کا روپ بھرے فریاد کر رہا تھا لیکن انکی صدا شنائی نہ دی۔ معلوم ہوا کہ وہ تو قحط زدہ تھے جو سال بھر کون مر گئے اور یہ یہودی تھے جو وحشیانہ طور سے جلاوطن کردیے گئے تھے۔

انگلستان اگرچہ نہایت مسرت و انبساط اور اطمینان خاطر سے بیٹھا تھا لیکن خدا جانے کیا بات تھی کہ اوسکے چہرے پر فکر و تردد کے آثار کبھی کبھی اپنی جھلک دکھا جاتے تھے۔ لوگون مین چرچا تھا کہ یہ ولیعہد بہادر کی قمار بازی اور سنسطریں کے تغیر و تبدل کے تردد و فکر مین مبتلا ہے۔ لیکن اوسنے نہایت سینہ اعتقادی سے کسی خیال کو پھٹکنے نہ دیا اور بخندہ پیشانی نعرہ زن ہوا۔

چیست دانی بادۂ گلگون صفا جوہرے ... حسن ہا پر در نگارے عشق پا پیمبرے

ساقی ہمین گزک کے عوض ہی شراب دے ... محشر مین کون لاکھ طرح کا حساب دے

فرانس جو اپنے بیڑۂ جہازات کے کاسباب سیر و سفر پریشان وہان بیٹھا ہوا تھا جام اوٹھا کر کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اوسے کسی کی یاد آگئی اور جھجک گیا پیشانی پر بل پڑگئے اور ساتھ ہی تندی سے اسے بولنگر نکل گیا مگر فوراً وہ سنبھل بیٹھا اور بولا۔

قدحے مے مناجہین آر تا بنوشم	کہ دگر نماند مارا سر زہد و پارسائی
مے صاف گر نباشد بمن آر درد و تیرہ	کہ زردہ و تیرہ یابد دل و دیدہ روشنائی

اٹرلنڈ جو بازو پر سیاہ کپڑا باندھے ہوئے تھا اور مسٹر پارنل کا سوگ منا رہا تھا آخر ہم جلیسوں کے پیچھے قہقہے دیکھکر بیتاب ہوگیا اور پکار اوٹھا۔

ساقیا برخیز و در دہ جام را ... خاک بر سر کن غم ایّام را

جرمنی اپنے اُمنگوں اور ولولوں بھرے سینہ سے تنا اکڑتا نہایت شان کے اوٹھا اور گرد و پیش حقارت کی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوری صراحی غٹاغٹ چڑھا گیا اور ہنکارنے لگا۔

میرے ساقی نے مرے منہ سے لگایا ساغر	ساغر جو مجھکو سنبھالو مین گرا پڑتا ہوں
منہ پہ ہاتھ مرا تھام لو دوڑو دوڑو	خدمت پیر مغان مین مجھے پہونچا دو مگر
میکشو رادے سے اُٹھو اوخم و جام و سبو	مست ہوں مست ہون لگا دی ہے مری ٹھوکر
نشہ کیا چھایا کہ آنکھوں مین اندھیرا چھایا	اب سے یہ مست نظر آتا ہے میخانہ بھر

اسکی اس بیباکی و بیخودی پر لوگون مین سرگوشیان ہوئین کہ خدا خیر کرے آثار اچھے نہین جوانی اور ناتجربہ کاری اوسپر حوصلہ اتنے بلند۔ شر کے سامان ہین۔

ٹرکی سب کی نظر سے بچا ہوا اوٹھا ہوا اور چاہتا تھا کہ فرض وقت سکوت و خاموشی سے ادا کرے لیکن لوگون کے اصرار سے مجبور ہوا۔ نہ رہا گیا آخر بول اوٹھا۔

بیار بادہ کہ ایّام غم نخواہد ماند ... چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند

پھر کہا۔

بچی کچی ہو جو شیشہ مین ساقیا دینا ... بڑا ثواب ہے دلکی لگی بجھا دینا

مصر جو سالہا بیم و رجا کی حالت مین رہا تھا ٹرکی کی طرف دیکھتا تھا اور پھر کبھی انگلستان کی طرف کنکھیون سے دیکھ لیتا۔ کشاکش انتظار مین تھا کہ دیکھئے دونون کی صدم صدا کیا دکھاتی ہے آخر بولا۔

ساقیا یان لگ رہا ہے چل چلاؤ
چل سکے بس جبتلک ساغر چلے

ریگستانی افریقہ کے صحرا نورد و فرقہ اور جرگے بھی غل مچانے لگے۔

جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شئے لا ... لگا کے برف مین ساقی صراحی مے لا

پیاسا نہ جائے کوئی تری در سے ساقیا ... جاری رہے یہ دور ترا پر سبو رہے

افغانستان سے بھی نہ رہا گیا وہ اپنے دھن مین الاپنے لگا۔ شعر پڑھتا جاتا تھا اور روس و انگلستان کی طرف گھور گھور کے دیکھتا جاتا تھا۔

کیا بادۂ گلگون سے سرور کیا دلکو ... آباد رکھے داتا ساقی تری محفل کو

دو مست ہون کہ ساغر مے جب مین پا گیا ... اک بار یا غزیز کہا اور چڑھا گیا

چین بھی چپ نہ رہا۔ افیون کی پینک مین غین تھا لیکن لوگون کی نواسنجیان سن سنکے آخرکار چونک ہی پڑا اور کہنے لگا۔

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو ... اک گونہ بیخودی مجھے دنرات چاہئے

جاپان بھی پکارنے لگا۔

ساقی نبا ہوا ہے دل ناشکیب مین ... بوتل لگی ہوئی ہے لبادیکی جیب مین

ایران بھی بخندہ پیشانی اوٹھ کھڑا ہوا اور اپنے لہجہ مین کہنے لگا

بیا ساقی صراحی خورد خون دختر رز را ... بخون خواہی مدد کن یک دو سے لقمۂ گلو گیر را

ہندوستان بھی اپنے کلبۂ احزان سے نکل آیا اور حسرت و یاس سے چارطرف دیکھنے لگا پھر انگلستان کی طرف سر جھکا کے کہنے لگا۔

ہمنے بھی کبھی جام و سبو دیکھا تھا	جو جیز مین کراب مین سو بر دیکھا تھا
ان باتون کو اب جو یاد کرتے ہین ہند	اک خواب سا تھا کبھو دیکھا تھا

اسکے بیٹھتے ہی سارے مکان پر حسرت و خاموشی چھا گئی۔ تمام چہرون پر اوداسی و مایوسی کے آثار پیدا ہوگئے مگر زمانہ اوٹھا اور اوسنے کہا کہ یہ اوداسی کیسی ؟ ابھی سے ہمت ہار گئے ہیا اور یہ کہکر ایک ہنستے ہوئے جوان مرد کو جسکے بغل مین بہت سی کتابین تھین پیش کیا کہ لو! یہ مسٹر اوپیم ہین یہ تمہاری کلفتون کو دور کرتے رہینگے تمہارے دن انکی بدولت ہنسی خوشی کٹتے رہین گے۔

راقم الانسان ضاحک — لتلم اخبہ

حادثۂ عظیم

نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ ایک دوست کی تحریر سے واضح ہوا کہ محب ہندوستان فخر ملک آنرایبل پنڈت اجودھیا ناتھ وکیل ہائی کورٹ الہ آباد و جوائنٹ سکرٹری نیشنل کانگریس نے ۱۰ جنوری سنہ ۹۲ ۱۲ بجے شب کو اس جہان فانی سے انتقال کیا۔ افسوس! صد افسوس!! ہزار افسوس!!!

مضامین غیر

نئی گرہست کی غزل

مژدہ اے جوش جنون وہ انقلاب دور مین ہے — چاک داماں کا تیری اب فراد دور مین ہے
گردش بخت زبون سے ہم ہین پابند فراق — ورنہ وصل دلربا کا سلسلہ دور مین ہے
جنوری کا ہے مہینہ موسم برد و عجوز — نوجوانون کا نکلنا حوصلہ دور مین ہے
وہ پریوش اپنے خیمے مین ہے سرگرم نشاط — جسم سے دوری کہ یار کا نمبا دور مین ہے
خاک صحرا چھانتے ہین ہم یہان جا بے سوبت — وان کباب مرغ کی ہوتی غذا دور مین ہے
مطمین ہو کر کبھی گھر مین بھی نیند آتی نہین — ہم بستر پر تو روح دلربا دور مین ہے
انقلاب دور سے گردش مین آتی ہے زمین — آسمان پیر کا خیمہ بپا دور مین ہے
شہر خاموشان کچہری ہو رہی ہے آجکل — الرحیل اے غافلان کا غل بپا دور مین ہے
خوفتان لیکے اپنے گھر مین بیٹھے ہین وکیل — نوکری فردوس کا مالک بس خدا دور مین ہے
کیا کرین کس سمت جائین کس سے پوچھین مشورہ — کوئی رہبر ہے نہ کوئی آشنا دور مین ہے
پھرتے پھرتے جان سے عاجز ہوئے ہین قیس و — پابجولان کی بلی انکو سزا دور مین ہے
بسمل تیغ مصارف ہو گئے دونون فریق — بیٹھنا بیجا وہان کا تنگنا دور مین ہے
دیکھیے کبتک رہائی ہوتی ہے اوسکو نصیب — عاشق کا دل تیرا بلکہ سب پھنسا دور مین ہے
اوڑھ گئی ہے گلشن عالم سے کیا رسم وفا — ہنس گی ریان دیکھ اور باد صبا دور مین ہے
غیر ممکن ہے جسم کر کہین دو چار دن — آجکل طبع رسا کا باد با دور مین ہے

سوچ انجام ہستی اے جگر مین تو باغ

روز و شب اس غم سے خون ... دور مین ہے

الراقم

حضرت ... فتحپوری

نامہ نگارون پر آفت

بلگریا سے ایک فرانسیسی اخبار کا نامہ نگار نکالدیا گیا جسکے ذمہ الزام قائم کیا گیا تھا کہ ملک مین مخالفت کا جوش پھیلانے والی خبرین اور مضامین شائع کرتا ہے اسپر تمام یورپ مین جوش پھیلا ہوا ہے اخبارات اعتراض کر رہے ہین اور ملے لے ہو رہی ہے۔ لیکن ہندوستانی ریاستون مین شبانہ روز اسیطرح کی واہیات ہوتی رہتی ہے نامہ نگار گرفتار ہوتے ہین اخبار پر چھاپا ہوتی ہر ذرا سے اشتباہ پر نامہ نگارون کو سوا کال کوٹھری کے کہین جگہ نہین ملتی دیسی ریاستون مین پوسٹ ماسٹرون کو آمادہ کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی خط کسی اخبار کے نام جاے وہ اہالیان ریاست کو ملے اگر ملگیا تو پھر کیا تھا خط کی شناخت ہونے لگی بزرگان طریقت کو موقع ملا جس سے رنجش ہوئی اوسپر جوڑ جاڑ فقرہ چست کیا کسی بیچارے کو پکڑا اور غڑاپ سے جیل کے اندر شہباز کے چنگل مین چڑیا اب کون پوچھتا ہے اسپر بھی صبر نہ آیا اوسکو زیر کیا کہ بال بچون کو اپنی دانست مین بھیک مانگنے کے قابل بھی نہ رکھا۔

وہ بدنصیب نامہ نگار تھا گر گیا داڑھی والا پکڑا گیا موچھون والا اخبارات مین اب مرفیضن تھی خاکہ اوڑاتے ہین یہان بدگمانی ہے کہ جیل مین سادشین ہوتی ہین اب عذاب کا دروازہ بھی کھولا گیا ہاے ظلم صاحب ایجنٹ بہادر اندرونی معاملات مین دخل در معقولات کا طریقہ ناپسند کرتے ہین ریاست خود مختار ہر رامپور کی ریاست اعلے درجے کی مہذب ریاست ہر لیکن آغا غنی اسکا اشتباہ پر جیل کے اندر مرا اور اوسکا استیصال کلی ہو گیا اور یہی ایک آدھ عذاب کا ذکر اب بھلا بتا ہی آئی نام لینے سے کیا اور جب اس مہذب و منصف ریاست کی یہ صورت ہے تو واے برحال دیگران +

راقم

ایک مسلمان

عقل چہ گیتی است کہ پیش مردان باید

پروفیسر ہکسلی فرماتے ہین کہ بغیر مدد کل کے آدمی ہوا پر اوڑ سکتا ہے اور بغیر مرد کی وساطت کے اولاد کا پیدا ہونا نہ صرف صاف طور پر قابل قیاس ہر بلکہ موجودہ علم حیوانات مین مشاہدہ کر دیا گیا ہے اور مر کر زندہ ہونا بھی اسی طرح ہے مگر لوگ نادانی سے کبھی تو ان واقعات سے انکار کرتے ہین اور کبھی انکو معجزہ کہتے ہین۔

بیشک بیشک ہر کہ منکر گردد کافر گردد ؎

پس از سی سال انمعنی محقق شد بہ خاقانی

کہ بورانی ست بادنجان و بادنجانست بورانی

بدون وساطت کسی کل کے اوڑنے اور مردون کے زندہ کرنے کا مشغلہ اگر پروفیسر صاحب شروع کردین تو تو ر کے تو روپیہ چھیا چھن برسے گا پانچون گھی مین اور سر کڑاہی مین اللہ دے اور بندہ لے مردے ہین کہ قبرون کو شگاف کر کے کفن پوش چلے آتے ہین کوئی دریا کے اندر سے کوئی ناکے کے پیٹ مین سے کوئی مرگھٹ سے اللہ اللہ رام رام کرتے ہوئے پروفیسر صاحب کی قدمبوسی کے اشتیاق مین بگٹٹ چلے آتے ہین اور پروفیسر صاحب سر و نیر منڈلا رہے ہین واللہ ہو تو مزہ اور یہ تماشا بھی قابل دید ہو ہندہ درگاہ بھی سوا ستر آنے کم ایک روپیے کا ٹکٹ لیکر اوس تھیٹر مین کرسی کو پیچ مونڈھے فرش پر نہین بلکہ کسی کے سر پر بھوت کی طرح جا کر ڈٹ جایا کرین۔

بدون وساطت مرد کے بچے تو بہت پیدا ہوتے ہین لیکن از ہند تا بہ انگلینڈ عوام کے اس دعوے کو کوئی تسلیم نہین کرتا بلکہ جس عورت کے بطن مبارک سے ایسا بچہ پیدا ہوتا ہے اوسے بدکار زانیہ کہتے ہین اور اوس بچے کو حرامی کہا جاتا ہے کیا بعید ہر کہ پروفیسر صاحب نے کوئی مشاہدہ کا تجربہ کیا ہو۔

راقم ایک مسلمان

غدر سنہ ۱۸۵۷ء کا ایک واقعہ

آخری سنہ ۱۸۵۷ء میں بمقام [illegible] ایک ایسے احاطے مین جو طلبا کے واسطے خاص تھا بیٹھے اور کتاب کا کیڑا بنے ہوئے تھے کہ تماشا ہوا ایک آواز آئی اور ایک شخص پسینے مین سر تا پا غرق سانس چڑھی ہانپتا کانپتا بد حواس چیختا چلاتا سر پٹ دوڑتا ہوا چلا آتا ہے اور اسکے پیچھے دوسرا شخص ایک ہاتھ مین خون چکان تلوار اور دوسرے ہاتھ مین چاقو اول فول بکتا للکارتا دھمکاتا آرہا ہے اسجانب کتاب کو بند کرکے معروف تماشا ہوئے -

پہلا شخص - رحم - رحم پناہ - پناہ - خدا کے واسطے مجھپر رحم کرو مجھے پناہ دو

دوسرا شخص - تو جہنمی ہے دوزخ کا کندہ ہے تیرے واسطے رحم دنیا مین نہین ہے تونے بے ایمانی کی تونے حرام کا لقمہ حیث کیا تجھے کوئی پناہ نہین دیگا مگر اوسی شرط پر جو پہلے کہہ چکا ہون -

راوی آخر یہ ماجرا کیا ہے -

پہلا - یہ شخص میرے چہرے کو ہمیشہ کے لیئے بدنما کرنا چاہتا ہے میری ناک کے کاٹنے کا ارادہ کر لیا ہے بلکہ کانون کا بھی -

ر - بھئی آخر اسکی خطا کیا ہے -

د - اسنے اپنے زمانہ مین مجھسے بے ایمانی کی مجھپر بقوت تولچیس ہزار کی ڈگری کرالی میری جائداد جسمین پانسو روپے ماہوار کی بچت تھی اس مردود نے نیلام کراکے آپ خریدلی مجھے تباہ و برباد کردیا

ر - کیون صاحب یہ کیا فرماتے ہین -

پ یہ سچ کہتے ہین مگر میرا قرضہ تھا

د - اصل قرضہ کی رقم کسقدر تھی -

پ دو ہزار -

د مردود تیرا ٹھکانا جہنم کے سوا کہین نہین ہے تو اسوقت بھی جھوٹ بولتا ہے جھوٹا بے ایمان کذاب نفتری دو نہین بلکہ ڈیڑہ ہزار -

ر پھر یہ ڈگری کیونکر آئی

پ مینے چار ہزار روپے اون حاکمون کو دیے جنکے سامنے مقدمہ ہوا تھا وکلا کو روپے دیئے ایک ہزار عملہ مین صرف کیئے -

د مجھپر فوجداری کا الزام لگایا تاکہ اپیل نہ کرسکون نیلام مین غدرداری نہ ہو سکے مجھے تباہ کیا مجھے برباد کیا

ر - یہ حکام کی خطا ہے اگر آپ پر ظلم کیا تو حاکمون نے کیا

د - درست ہے مگر مین اوس بے ایمان حاکم کا پہلے ہی فیصلہ کر چکا ہون یہ دیکھو میری تلوار سے اوسکا خون بہ رہا ہے مین اس بے ایمان کی ناک کاٹونگا کان کاٹونگا اپنی جائداد جسپر مینے قبضہ کرلیا ہے اوسکی دستاویز اس سے واپس لونگا ورنہ اسے اور اسکے اہل و عیال کو اوسی مرتشی بے ایمان حاکم کے پاس پارسل بنا کر بھیجدونگا جسے ابھی قتل کرکے آیا ہون -

ر - دستاویز لینے سے کیا حاصل ہے اصل یا نقل یا دفتر مین ہوگی -

(د) دفتر پھونک دیا گیا ع

آن قدح بشکست وآن ساقی نماند

مین اوس زمانہ مین کیا کہہ سکتا تھا حق کی گدہی عراقی کو لتیا تی ہے مرتشی حاکم کے سامنے مقدمہ کا فیصلہ نہین ہوتا بلکہ نیلام ہوتا ہے جسنے بڑھکر بولی بولی اوسی کا فرغا پڑھا -

اس عرصہ مین چند تماشائی اور بھی جمع ہوگئے اور چند اشخاص جھکنے لگے کہ اس بے ایمان نے حکام کی شہ پاکر غربا کے گلے خوب کاٹے ہین اسپر رحم کرنا حرام ہے راوی تو ایک طرف کو چلدیا اور یہان دمبدم ہجوم بڑہتا گیا دونون شخص کچھ دیر بعد دیگرے مقتول ہوئے گھر لٹے اور ہر شخص نے سزای اعمال بھگتی انقلاب بھی عجب چیز ہے "

راقم

ایک مسلمان

حکم عام

خلق خدا کے - ملک ملکہ معظمہ کا - حکم حضور سنہ ۱۹۰۲ عیسوی بہادر کا

ٹھیکم ٹھیک ہندوستان کے چورستے پر پہلی جنوری نے ڈھنڈھورا پیٹکر سب کو آگاہ کیا - شنو شنو آئین خیر باشد - ہم نے تو مطلق سنا ہی نہین آج آپ اپنی وضع - لباس - قطع - طور طریقہ - رنگ - ڈہنگ سے کیون بیزار ہین - آخ خاہ یہ کوٹ پتلون جسپر کمر دار ٹوپی آج تک نہ دیکھی تھی کہین بھی تو ڈھنڈھورا نہین پٹا - یہ لیجیئے آپ بھی عجب گھونگا بسنت ہین - عید کی خبر نہین یہ نہین سناہ

ہر ساعت ہر لحظہ ہر دم
دگرگون میشود احوال آدم

کمترین بھی حسب فرمان سنہ ۱۹۰۲ء ٹیسو بنا ہے - اور بات بھی عقل کی ہے اچکن بھر کپڑے مین دو کوٹ طیار ہو جاتے ہین - پائجامہ سے پتلون زیادہ دِنون ٹھہرتا ہے - اب بتلایئے بوٹ پتلون چست - نعلین دانتون یا اس جھول جھال بھاگتی کے تھیلے کو گلے لپیٹون [illegible] ارے تو بہ - باپ دادا پردادا - سکر دادا کے لباس کو مدارہی کا تھیلا کہتے ہو - شرم نہین آتی - یہ سمجھیے ابھی پوری نیچریت ہی نہین اور عقل بھی یاد

مبادلہ

انگلستان- "ہم ہندوستان کو ایسی مزہ دار چیز بھیجتا ہے-"

حکومت ہندوستان- "ہم تم کو ایسی طاقت دار چیز دیتا ہے-"

بجانے لگے - ارے کمبخت جان معتوریلفسہ بہادر کا حکم ہے کہ ہندوستانی وضع قطع - کھانا پینا سب یکلخت بدل دو - ہندوستانی ورکانون پر مت جاؤ - ہندوستانی جوتہ مت پہنو - بلکہ اوسکا نام بھی نہ لو - ولایتی بوٹ گھوڑ سم کی صورت - خلاف کے انداز انگریزی دوکانون سے بن دیکھے بھالے ڈبل دامون پر لے آؤ - اگر نہ کروگے تو عجائب خانون مین بن جوتا اوتارے خود ننگے پاؤن کے سکرٹ کھڑے دھار لگاؤ - بیٹھکر پیشاب کروگے تو سپاہی چالان کریگا - چپاتی پھلکے - پراٹھے نہ کھاؤ گیارہ بارہ سیر کے گیہون نہ خرید تو دس - سیر کا آٹا نہ لو - بلکہ ایک آنہ کا نان پاؤ - یعنے ڈبل روٹی صبح اوٹھکر مکھن کے ساتھ چٹ کر جاؤ - ذو ٹکے کی روٹی جو ۲۰ برس قبل تھی سو اب بھی ہے - مکھن کی گولی اونھین پرانے دامون پر ملے گی - کھی مت چھوؤ - ہاتھ مین بدبو آجائیگی شیک ہینڈ کوئی نہ کریگا - آہستہ مت چلو - سب ہنسین گے - خبر مرکرتے ہوئے بلاسے ناگہانی کی طرح راستہ چلو - سر پر ہیٹ نہین - تو دمدار ٹرکش کیپ ضرور پہنو - اگر پیرس پوڈر نصیب ہو تو منہ مین گلال ہی مل لو - اور پھر جس جلسہ یا اسوسیشن مین دل چاہے ڈنڈناتے گھس جاؤ اگر کوئی روکے یا ٹوکے تو میرا ذمہ - سوکھو اگر ان باتون کے خلاف عملدرآمد کروگے تو جنٹلمین نہ کہے گا نیم وحشی کالا مین کہے جانے کے سزاوار ہوگے - یاد رکھو تاکید جانو -

بہت خوب ابھی سے پرانی باتون کو طلاق دیتا ہون -

ظریف

ہم - فراق

پاپا - دیکھو چارلی آج تو تمنے ایک تماچہ مارا ہے اگر پھر ایسی حرکت کروگے تو ہم منہ لال کردینگے

چارلے (روتے ہوئے) ہمین کو مارتے ہین - کل میری کو اوس جوان آدمی نے کمرے مین ایسے زور سے کاٹا کہ وہ چیخ اوٹھی اوس نئے آدمی کو کیون نہین مارتے

پاپا چپ یہ دستور نہین -

ظریف

فراق

دورہ

کتب تواریخ کی تفحص سے معلوم ہوتا ہے کہ طریقہ دورہ کرنے کا مدت دراز سے اس دنیا مین شائع ہے - اور کسی مذہب وملت کے سلاطین اور فرمانروا ایسے نہین گذرے ہین جنھون نے زاویہ نشینی کے ساتھ اپنے ملک کے ارکان انتظامیہ درست کیئے ہون - ہان لکھنو کا ذکر نہ کیجیئے ان مصنوعی سلاطین کا وہی انجام ہونا تھا جو عام مصنوعی اشیا کا ہوتا ہے اور اسوجہ سے انکو بجز عیش پسندی کے دوسرا اشتغال نہ تھا - بعد سعادت علیخان کے کوئی نواب اور بادشاہ ایسا نہوا جسنے لکھنو سے بہ بخوشی اس کام کے واسطے باہر قدم نکالا ہو ؎

لکھنو مجھپر فدا اور مین فدائے لکھنو

ہر فرمانروا کا مقولہ رہا - گورنمنٹ حال کی نقل وحرکت کا نتیجہ جو پیدا ہوا وہ کالشمس فی وسط النہار اب تمام عالم مین آشکار ہے - کہ ابتدے سفر اس بامہمت قوم کا انگلستان سے کسقدر صعب اور دشوار تھا - مگر اس شعر کے مصداق پر کہ ؎

رنج راحت دان چو شد مطلب بزرگ
گرد گلہ طوطیا سے چشم گرگ

اس قوم نے پورا پورا عمل کیا - اور راہ کی مصیبتون سفر کی صعوبتون کو اپنے مطالب ومقاصد کے سامنے آسان سمجھے - اور جو اسرکہ اس فوز عظیم کا باعث ہوا وہ فقط یہی تھا کہ تجارت کے پردہ مین کل ہندستان

سائیس - صاحب بائی پکڑ لیا -

صاحب - بائی پکڑ لیا - قصور کیا - ہم بھائی کو سزا دے گا -

کی سیاحت اور امور جزوی اور کلی سے واقفیت اس قوم نے حاصل کی تھی۔ اپنی تحمل و تجربہ باریکی سے ہر خاندان کے رسم و رواج اور اونکی قلبی و وجدانی ارادت مین دخیل ہوگئے۔ باوجودیکہ اصلاح امور مملکت کے واسطے اب کسی امر کا دریافت ہونا باقی نہین رہاہے اور ایسے قواعد کی تدوین ہوئی ہے کہ ہر ایک امر کا انکشاف بذریعہ کارکنان سلطنت دقتاً فوقتاً خود ہی ہوتا جاتا ہے حتے کہ ولادت و وفات کا حال غالباً اکثر اہل محلہ کو معلوم نہو تا ہو مگر گورنمنٹ کو برابر اطلاع ہوجایا کرتی ہے۔

تاہم نائب السلطنت یعنے گورنر جنرل اور رزیڈنٹ بقدر ضرورت دورہ کیا کرتے ہین۔ اور اس امر کو اپنی بیدار مغزی کا ایک جزو اعظم جانتے ہین۔

الحمد اللہ کہ اس زمانے مین اکثر روساے ہندوستانی نے بھی اسکی تقلید کی ہے۔ خودمختار رئیسون کا تو فرض منصبی ہے۔ مثل مہاراجہ کپورتھلہ وغیرہ کے۔ جنکا علاقہ مختلف اضلاع مین واقع ہے۔ مگر مقام شکر ہے کہ اس اودھ کے بھی اکثر تعلقدار صاحبون نے اس امر پسندیدہ کا ارادہ کیا ہے۔

مینے بحیثیت نامہ نگاری مناسب جانا کہ چند روز کے واسطے خانہ بدوشی اختیار کرون اور جو امر جہان قابل تحریر نظر آئے اوسکو واسطے اشاعت عوام کے آپ کے اخبار گوہربار مین بھیجتا ہون۔ آپ جانتے ہین کہ ورزش کا کیا کوچ کیا مقام۔ مینے بھی مختصر سا سامان ضروری اپنے ساتھ لے لیا اور تفنن طبع کے واسطے چل نکلا۔ اپنے ہی ضلع سے مینے ابتدا کی اوّلاً ایک تعلقدار صاحب کا خیمہ نظر آیا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ حضرت بھی دورہ پر نکلے ہین اور یہ گانون بھی آپ ہی کا ہے۔ آصف الدولہ کا عطیہ خیمہ حضرت ادریس کی بنوائی چھولداری ساڑھے تین خدمتگار وہی خلاصی وہی خانسامان وہی سردار۔ دو چار کاشتکار سیلاب و قحط کا شکوہ کر رہے ہین۔ ایک غریب باقیدار کا ایک کان ایک سپاہی کے ہاتھ مین ہے اور وہ اوٹھایا بٹھلایا جاتا ہے۔ مینے گرد اور قانونگو سے پوچھا کہ یہ معزز طبقہ تعلقدارون اور زمیندارون کا بھی دورہ کو نکلتا ہے۔ اونھون نے کہا حضور خیریت سے اس طبقہ مین اب کس امر کی تقلید نہین۔ کچہری انکے ہان محافظ خانہ انکے ہان عہدون کی تقسیم قوانین کا وجود اور ترمیم انکے ہان۔ میز کرسی بنچ۔ سررشتہ دار نائب وزیر مشیر مختار سب کچھ انکے ہان پھر دورہ کیون نہو۔

الغرض پھرتے پھرتے مین اجودھیا کے نواح مین پہونچا۔ جس باغ مین میرا ورود تھا اوسکے محاذ مین دوسرا باغ بھی تھا مینے دیکھا کہ اوّلاً ایک امین آیا اور اوسنے اوس باغ کی لین بندی کی اور داغ بیل لگائی۔ تھوڑی دیر بعد خیمہ خرگاہ کی گاڑیان آئین۔ شاگرد پیشہ بافراط

ساتھ نہ مزدورون کی گرفتاری نہ بیگاریون کی طلبگاری۔ فراش نہایت باسلیقہ۔ اس اسلوب سے خیمے نصب ہوئے کہ رئیس کی نفاست پسندی قبل اونکے ورود کے دیکھنے والون کو ثابت ہوگئی۔ رعایا ایسی خوشدل کہ ہر طرف سے زائد از ضرورت سامان رسد آنے لگا۔ ہر قسم کے محترفہ بلا طلب آموجود ہوئے۔ جو شخص جو شئے بیچتا واجبی قیمت پاتا دوسرے روز قریب آٹھ بجے کے خود اون رئیس کا ورود ہوا۔ بجز صہیل اسپان کسی طرح کا غل و شور مجھے سنائی نہ دیا۔ تمام رعایا و برایا جوق جوق آکر مجتمع ہوئی۔ چوکیدار بہت ہوشیار و سلیقہ شعار موجود تھے۔ زبان کا کام گوشۂ چشم سے لیتے تھے۔ یہانتک مینے اوسوقت بچشم دیکھا۔ شام کو غیر اشخاص سے اونکے مقاصد دورہ کا حال سنا۔ کہ تمام رعایا سے اپنے عمال کے طرز سلوک کا حال پوچھا۔ ہر شخص کے ذکھ درد کو دریافت کیا۔ ناداروں کی اعانت کے خوش و ہنرمندون کو باغات و معافیات عطا کین۔ محتاجون کو زر نقد و رضائیان تقسیم کین۔ داحلباقی کا بند دیکھا پیشہ ستون کو مواجہ مقابلہ ایما کیا۔

صبح کو ادھر مین سوار ہوا اودھر وہ۔ سورج کنڈ برج البحرین کا معاملہ پیش آیا۔ اوسدن وہ تالاب کائی سے از حد خراب ہو رہا تھا۔ عوام الناس نے شکایت کی کہ اسکا پانی اب نہانے کے قابل نہین رہا۔ اوس بیچشم رئیس نے کہا بہتر ہے۔ یہ کام رفاہ عام کا ہے مین ضرور کوشش کرونگا۔ بعد معاودت ہم اور وہ ہمراہ آئے اور مین اونھین کے مخیم مین اوتر پڑا۔ اونھون نے اوسیوقت اپنے مولویصاحب کو حکم دیا کہ جسقدر یہان کے لوگ کہین اس تالاب مین روغن تلخ چھوڑ دیا جاے۔ مولویصاحب نے فوراً اوسکا انتظام کر دیا۔ دوسرے روز وقت صبح مینے اوس تالاب کا پانی نہایت صاف و شفاف پایا۔ ان رئیس کا خطاب مہاراجہ اجودھیا نریش ہے۔ آپکے خیالات اپنے معزز طبقہ کے بالکل برخلاف ہین۔ مین تیسرے دن اونسے رخصت ہوکر دوسمت راہی ہوا۔ اور بہت عبرت خیز نگاہ سے ہندوستانی رئیسون کے دورہ کا تماشا دیکھنے کا مجھے موقع ملا

راقم

دماغ

این ماتم سخت است کہ گویند جوانمرد

ہت تیرے بافوسے کی توم مین خدا اور ملک الموت کے حوالے۔ ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن کی تو عمر اور قدمون کی یہ نحوست۔ آتے ہی آتے اس بلا کی سفاکی شروع کردی کہ آخر عمر تک جسکے ابھی سوا گیارہ مہینے باقی ہین دنیا مین شاید ہی کوئی دل تیرے ہاتھون صدمے سے بچے۔ سال کا ہیکو عزرائیل کا لفٹنٹ معلوم ہوتا ہے۔ چھانٹ چھانٹ کر

ایسے اچھون کو عدم آباد روانہ کرتا جاتا ہے -

اسے دیکھ طفلی مین کتنی ہے دنیا
یہ لونڈا تو منحوس پیدا ہوا ہے

... ہے کہ ابھی سے دست بدعا ہے کہ اس کم بخت کی جنوری ... پہلے دسمبر اپنا بوریا بدھنا سنبھالے - عرصے ایک ایک سال ... ہوجانا گوارا اگر اس نحس اکبر کا اتنے دن دنیا مین رہنا منظور نہین - کیا وجہ کہ اتنے قلیل عرصے مین تو آپ نے + وہ کیا ہے ... بیچارہ پیر فرتوت زمانہ (انکا جد امجد) کہین ہزار دو ہزار سال کے بعد کر گزرتا تھا - اگر خدانخواستہ زیادہ مہلت ملی تو دنیا ... بات حال ہی بگاڑیگی اور سر پہ ہاتھ دھر کر رو دیگی -

دگر نماند کسے تا بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

ابھی دو سال گزرے ہونگے کہ ہمارے ولیعہد بہادر حضور پرنس آف ویلس کے فرزند اکبر شہزادۂ البرٹ وکٹر کرسچن اڈورڈ و باعث بہ ہندوستان تشریف لائے تھے - آغاز شباب - حسن اخلاق - سادگی مزاج - کی داستانین زبان پر محبت اور سوالفت کے نقوش دل پر تھے - شاہی خاندان شادی کے نشے مین مخمور سامان تقریب مین بمسرت تمام مصروف تھا - ہماری حضور پرنور قیصر ہند دام اقبالہا اپنے پیارے پوتے کی لوٹا سی دلھن بیاہ لانے کے خیال مین مسرور ۲۷ فروری ۹۲ءء کی منتظر ہوتے اور بہو کے واسطے نیا وظیفہ پارلیمنٹ سے منظور کرانے والی تھین بیچارہ ہندوستان جو اپنے حاکم کے ساتھ شادی و غم وابستہ رکھنے مین مشہور عالم ہے - اپنی طرف آس لگائے - اپنے پیاری قیصر ہند کے ہونہار پوتے کے سر سہرا بندھنے کا متمنی تھا - کہ کئی روز سے علالت اور سخت علالت کی خبرین مشہور ہونا شروع ہوئین -- اور آخرکار ۱۴ جنوری ۹ بجے شب کو وہ نوعمر و نوجوان پر حسرت دارمان شہزادہ جسکو چند ہی ہفتہ بعد دنیا نوشہ بنا دیکھتی جو اک زمانے مین سلطنت برطانیہ کے تخت و تاج کی زینت ہوتا اس دنیا سے منہ موڑ اس تمام دولت و سلطنت عیش و عشرت شاہی کو چھوڑ کر چل بسا ؏

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

یون تو دنیا مین کون ہے جسکے شیشۂ دل مین سنگ حوادث زمانہ سے بال نہ پڑا ہو مگر یہ صدمہ ہمارے حضور قیصر ہند اور حضور پرنس و پرنسس آف ویلس کے واسطے ایسا ہوا کہ جسنے بال اور ... چکنا چوری کر دیا - جو لوگ سمجھتے ہون کہ بادشاہون شہنشاہون کے دل صدمات سے محفوظ رہتے ہونگے ذرا اس حادثے پر غور کرین اور انصاف سے کہین کہ آجکل ہماری حضور قیصر ہند کو اپنے اقبال اور ترقی و وسعت سلطنت کی زیادہ خوشی ہوگی یا اس لخت جگر کا ماتم ؟ +

لوکل

گرانی فصل کی برودت سے برف کیطرح جم گئی ہے مفلسونکا دل زندگی سے سرد ہے -

دنیا کی کارروائی تیزی کے ساتھ جاری ہے - ابھی چند روز ہوئے بدایون کے جوان مزاج معمر چودھری اصغر علی مرحوم نے بجا رتقہ جیب در جانان پر بیٹھنے بی چودھرائن کے ہان انتقال کیا تھا - ہنوز آغوش لحد کی گرمی اچھی طرح نہ پہونچی ہوگی کہ اونکی معشوقہ کی نوکری پونا سے آئی ہے سنا ہے عنقریب جانے والی ہین ایک نوچی حال مین ... سما کر بیٹھی ہین دوسری اودھر جاتی ہین -- چلیئے دونون خوش ہت ہنڈیان ٹھکانے لگین مگر یہی بصورت پونا - ستارا مین سنا قرینہ کچھ اور ہے - سورت کے کوئی نواب صاحب اپنی وضع سے لکھنو کی آبادی مین انگشت نما ہو چکے ہین - ذرا انکو بھی اسکا لحاظ رکھنا چاہیے ::

رزم و بزم

اُردو زبان کا ایک تاریخی اچھوتا ناول - قنوج کی لڑائی سلطان شہاب الدین کی فتح -- راجہ جے چند کی شکست کا ایک بااثر قصہ غازیان اسلام - دلیران راجپوت کی شجاعت کا اعلےٰ نمونہ - حسن کے راز و نیاز - عشق کے سوز و ساز کی ایک اعلیٰ تصویر جسکے قصے کی عمدگی مضامین اور بندش دیکھنے سے ظاہر ہوگی منگوایئے ! جلد منگوایئے !!

قیمت مع محصول ویلو ۲ عہ

المشتہر

محمد امراو علی - امین آباد - لکھنو

پرنس وکٹر کے ماتم دار

صاحب۔ "سرمایۂ عیش کو آج سے طلاق ہی۔ شہزادے کا غم اب ہمارا رفیق تنہائی ہوگا"

میم۔ "مجھ جنم جلی کو بھی غم بھاتا ہے اِس مارے نگھوڑ کا ساتھ نچھوڑوں گی"

ورنہ اگر ہلو صبح جاڑے کا دیر کھیت سے گا اور وقت ہم آپ کی مزاج پرسی
کرینگے آپ کو پھر قابو کا موقع نہ ملیگا —
ارے خدا کے واسطے ہلکو ڈھیل دو کرو دیکھو خدا منتقم حقیقی ہے کیا نہیں ہے
ہے اور بیشک ہے اگر ہوا کوئی بلا سے

بیک ساعت بیک لحظہ بیک دم
دگرگون میشود احوال عالم

توبہ شیطانی کے سوا تم کو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا

راقم
ایک مسلمان

بدنامی کا مرکز کون ہے ہندوستان

پائنیر ہندوستانی والنٹیرون کے مخالفت تقریر کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ ہندوستانیون نے روشن خیالی کی وجہ سے سپہگری کے خیالات کو چھوڑ دیا اور انکو والنٹیری سے دلچسپی نہ رہی اور انکی ہو حق ہو یہ غل مچا ہے لیکن پائنیر یہ نہین غور کرتا اگر اوسکو یقین ہے کہ ہندوستان کو اگر اجازت دی بھی گئی تو وہ والنٹیری کی فہرست مین اپنا نام نہ لکھائے گا پھر ایسی صورت مین کیون اجازت نہین دیجاتی گورنمنٹ اگر بمقتضائے حکمت عملی ہندوستان کی درخواست کو نامنظور کرتی ہے ہم کچھ نہین کر سکتے جو نیت امام کی وہ ہماری لیکن ہم پائنیر سے دریافت کرتے ہین کہ کیون نامنظوری کر کے انقطاع محبت نہین کیا جاتا —
ہندوستان نے تمول کی وجہ سے سپاہگری کو طلاق نہین دی ہے بلکہ گورنمنٹ کا منشا دیکھکر چوڑیان پہن لی ہین ع
درعیب کہ سلطان بپسندد ہنر است
پائنیر کہتا ہے کہ والنٹیری کے منظور کر لینے سے ملک مین فساد برپا ہونگے لوگ لاٹھی کے عوض تلوار کا استعمال کرینگے —
لیکن یہ ممکن نہین ہے بلکہ ڈکیتی کم ہو جائیگی لوگ اپنی حفاظت آپ ہی کرینگے رعیت جو بے ہتھیار ہے تو ڈاکوون کی بن آئی ہے اور جسکو فساد منظور ہوتا ہے وہ تلوار بندوق بھی تلاش کر لیتا ہے عام طور پر طوفان بے تمیزی کے جوش زن ہونے کا خیال ہے تو حکام کو قانون کا اور قانون کو آسائش خلائق کا پابند کیا جائے جسکے گورنمنٹ کو دم دعوے ہین —
دول یوروپ کو اس طرح انتظام پر کیا اعتراض نہ ہوگا کہ حکماے برطانیہ نے اس لمبی مدت تک ہندوستان پر حکومت کا ڈنکا بڑے زور و شور سے بجایا مگر رعیت کے خیالات کو اس قابل نہ بنایا کہ انکو گورنمنٹ پر اور گورنمنٹ کو انپر اعتماد ہو اعتبار ہو بلکہ بے اطمینانی ہے بدگمانی ہے —
اسکی علت کیا ہے یا گورنمنٹ کی تعلیم کا نقصان یا قانون کے اجرا مین بے پروائی دونون صورتون مین بڑی سلطنت پر حرف آتا ہے —
رعایا کے خیالات بے کینہ سے نہین ہین اور نہ گورنمنٹ کے حکم کی تعمیل کی بے ادبی ہم کو سنایا تو جواب لیکن موجب بھی نہ سمجھی اور یہ مانا کہ رعایا مفسد ہے مگر اس وقت وہ بیشک تسلیم کر لیا گیا کہ جدید تعلیم کا اثر ہر شے پر پڑتا ہے ایک چمار کا لونڈا تعلیم پا کر کچہری اور برہمن سے اچھا کام دیکھتا ہے انگریزی کالج سے گدا اعرابی بنکر نکلتا ہے —
اب یہ بات ہوتی تو دیا اور عربی بحیثیت قیمت نہ رہتے مگر یہ کیسے کہ چھتری اور برہمن کو چمار سے اعلے نہین سمجھا جاتا — افسوس افسوس —
پائنیر کہتا ہے کہ شیطان کے کان بہرے اب سے دور پار خدا انکو اس سے اگر وقت نے نزاکت کا چولا بدلا اور آپا دھاپی کی نوبت آئی تو فوج کو سخت کام کرنا ہونگے تاکہ امن وامان کا رنگ نہ بگڑے —
لیکن یہ کام کیون کرنا ہونگے ہم اور کچھ نہین کہتے ہان یہ کہتے ہین اور ڈنکے کی چوٹ کہتے ہین کہ رعایا خوشنود ہوگی رضامند ہوگی تو جتنے کام مسٹر پائنیر الدولہ بہادر نے بتاتے ہین ادھین ایک کا بھی وقت نہ آئیگا —
رعیت کی رضامندی کا جانا ہوا نسخہ سہل چٹکلا اوسکے حقوق اور عزت کی حفاظت ہے حفظ مراتب جب تک نہ ہوگا رضامندی کی صورت آئینہ وہم و خیال مین بھی اپنی جھلک نہ دکھلائیگی —
انگریزی اخبارات نے ہندوستان کے بدنام کرنے کا جھنڈا ہاتھ مین لے لیا ہے اور بے تکے پن سے ہر وقت ناحق بدنام کرتے ہین لیکن نہین جانتے کہ اس ہنگامہ کی خبر کیا نکلے گی ناحق کوشی اچھی نہین ہوا ہے اور وقت ہمیشہ بدلتا رہتا ہے ع
کبھی شام ہے اور کبھی ہے سحر

راقم
ایک مسلمان

کتب جدیدہ

ارمغان احباب - اس نام کی ایک لمبی چوڑی کتاب اردو مین تذکیر و تانیث کی ڈکشنری - قادر علی صاحب صفی پوری کی تالیف بھوپال سے شائع ہوئی ہے - خط کاغذ اور چھپائی کی تعریف جسقدر کیجائے زیبا ہے تقطیع ہفت [illegible] کی طرح نہایت وسیع - گویا [illegible] میدان جسمین غزالان حروف و الفاظ ادھر ادھر بے تکان کلیلین کرتے پھرتے ہین - کاتب صاحب حال کی ہندی کی چندی بنانے والے معروف و مجہول [illegible] قیود سے بالکل آزاد ترتیب بھی اگلے زمانے کی طرح دم سے شروع ہے - سند مین اساتذہ کا کلام اشعار کے ساتھ موجود ہے - مگر اکثر اشعار مین خوبی یہ ہے کہ ایک ہی لفظ کو [illegible] کر دیے چاہے [illegible] سے [illegible] مین [illegible]

کابوس لکھنؤ

ان لوگون کے مجمع مین شور و غل کا ہونا ایک ضروری کام ہے صاحب بہادر کے کانون مین جو آواز پہونچی تو اگر فتاری کا حکم ہوا اور دلی کے سوارون کا دستہ متعین ہوا اٹھارہ آدمی گرفتار ہوئے اور بحکم صاحب بہادر تین تین مہینے کی سزا پائی جیل مین بند کر دیے گئے فرمائیے کیا خطا تھی کیا قصور تھا۔

اگر یہی صورتین ہین تب تو یہ کہیے کہ رامپور مین وہی ہوا چل رہی ہے جو کہ ۱۸۵۷ء مین چل رہی تھی اور نہین معلوم گورنمنٹ نے کیون خاموشی اختیار کرلی ہے اور خاموشی ہی نہین ہے خزانے اور رعیت کو تباہ کیا جاتا ہے اور اور گورنمنٹ منہ بند کر رہی ہے کہ آواز نہ نکلے۔

جواب یہی ملے گا کہ کچھ بھی نہین ہر سزا ئیون دیگئی صاحب بہادر اپنی قوت کا اور گورنمنٹ کی خاموش حکمت عملی کا اظہار منظور تھا یہ بھی سنا ہے کہ رامپور گزٹ ریاستی اخبار مین جو بجٹ شائع ہوا ہے اوسمین بہت سی رقمین مندرج نہین ہوتی ہین جنکا تخمینہ تین لاکھ روپیہ سال کا ہے کیا یہ خبر سچ ہے اور اگر سچ ہے تو یہ روپیہ کہان جاتا ہے کیا گورنمنٹ نا بالغون کی دولت کی حفاظت جو کرتی ہے اوسکے یہی معنے ہین اگر اسی کا نام حفاظت ہے تو گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کیا اون لوگون سے استفسار نکرتی جو انتظام کے ذمہ دار ہین۔ کیا اس بدنصیب

یہ خبرین اگر غلط ہین تو کیون ریاست کیطرف سے صاف لفظون مین مدلل طور پر تردید نہین ہوتی تاکہ ہم اپنے آزاد قلم کو روک لین حواس کی پریشانی دماغ کی خرابی کی خبر دیتی ہے اس تمام واویلا کا سبب گورنمنٹ کی خاموشی ہے کہ نہ آپ آتے عیادت کو نہ کوئی آدمی بھیجا ❊ مرے جیسے علاج اچھا کیا بیمار ہجران کا ❊ اس سختی پر وارداتون کی وہی کثرت ہے جو کبھی اگر نقشون کو دیکھا جاوے تو معلوم ہو کہ کتنی وارداتین قتل کی ہر مہینے مین پارسال ہوئی ہین اور یکلیہ قاعدہ ہے کہ بدون تحقیقات کے صرف سختی کرنے سے انتظام نہین ہوتا ہے۔

تصویر آنر ایبل پنڈت اجودھیا ناتھ سکینڈ باش جوائنٹ سکرٹری نیشنل کانگریس

ریاست اور اس بدقسمت رعایا نے اسی امید پر ہمیشہ گورنمنٹ کی اطاعت کو ذریعۂ افتخار تصور کیا ہے۔

یہ بھی خبر ہے کہ وہ جائدادین جو نیلام ہوئین اونکا زر قیمت بھی مندرج بجٹ نہین ہے جنکی تعداد کثیر ہے گو اسوقت تخمینہ نکیا جاوے۔

انگریزی فوج جو سرحد ریاست پر خیمہ زن ہے اوسمین سنا جاتا ہے کہ چند روز ہوئے تین سنگین مونی مین ایک شخص (دیسی سپاہی) نے بندوق سے خودکشی کی ایک گورے نے نو یا دس برس کے بچہ کو دبیش ذرت کے لیے سزا پائی ایک دریا مین غرق ہوگیا۔

جابہ افغان ولایتی میں قرار در ماہوں پر شہر کی کوتوالی میں مقرر ہوئے ہیں جنکی اختیار آت کوتوال شہرت بڑھے ہوئے ہیں —

گورنمنٹ مغربی و شمالی نے حکم دیا تھا کہ رعایا سے امسال پیداوار نیشکر بالجبر جیسا کہ مقتول جنرل کے زمانہ میں ہرنا ہی دستور تھا خریدا نہ کیا جاوے مگر ریاست نے اوسکا نفع لگاکر رعایا پر ٹکس باندھ لیا اور زمینداروں کو ایسا مجبور آگیا ہے کہ وہ تتر بتر ہو بیٹھے ہیں اور بعض پرگنات میں گو سرکار نہیں خرید کرتی مگر حسب جابز ریاست مالگزار کرتے ہیں —

جنرل صاحب والی مسل کی نسبت سنا جاتا ہے کہ ابکی مرتبہ بھی رنگ پھیکا رہا اور گوشہ نشین بے سود ؏

آوا تھک کے بیٹھ گئی داد خواہ کی

اگر سچ ہے تو کیا یہ کوئی تعجب کا مقام نہیں ہے اور کیا ہم نہیں جانتے کہ مسل نہوی کسی طفل مکتب کی تختی ٹھہری لکھا اور جو حرف ناپسند ہوئے اونکو دھو ڈالا ؏

راوے

ایک مسلمان

تازہ داغ

حضرت ملک الموت نہایت درجہ مسرور و محظوظ ہیں کہ حکیم محمود خان صاحب جو ہندوستان کے مشہور طبیب اور اجڑے دیار دہلی کے سرمایۂ افتخار و ناز تھے ۲۲ - جنوری ۱۸۹۲ء کو کشتۂ تیغ اجل ہوئے مرحوم اکثر حضرت کی کاروائی میں حارج ہوا کرتے اور کبھی چنگل سے شکار چھڑا لیا کرتے تھے - اس دفعہ حضرت عزرائیل نے انھیں پر وار کیا اور ایسا پورا کہ خالی ہی نہ گیا - اور خالی جانا مشکل بھی تھا کیونکہ ایک چھوڑ دو دو حربے - یعنے تحفہ دفانع اگر ایک سے بچتے دوسرا موجود تھا - اسقدر اہتمام بھی شاید اسیوجہ سے کرنا پڑا ہوگا کہ حکیم آدمی تھے خیال ہوا ہوگا ایک چوٹ شاید بچا جاویں - جب تک ایک ساتھ دوہری چوٹیں ہونگی تب تک کام نہ کرینگی -

لوکل

ایک صاحب اپنے پڑوسی کی گاے کے مرنے کی خدا سے دعا مانگا کرتے تھے اتفاق سے انھیں کا گدھا مر گیا جھلاکر آپ کیا فرماتے -

"سبحان اللہ چندین مدت خدائی کردی گاؤ خر نشناختی"

اسیطرح یہان غلے کی گرانی کا رونا تھا - ہمارے لفٹنٹ گورنر نے پانی کا نل ایسا تجویز کرایا کہ مینوسپلٹی نے علاوہ پانی کے ٹکس کے اور بہت سے محصولات چنگی بڑھا دیے - سبحان اللہ چندین مدت حکومت کردی غلہ و آب را نشناختی - بعض حضرات خلقت کی تکلیف کو ملحوظ رکھکر اسکی مخالفت کرتے رہے - مگر تو بہ کیسے اثر کیا ہو سکتا تھا - ہیوجز صاحب انجنیر کا نقشہ منظور ہوا -

چمڑے - شیشہ آلات - ذبیحہ جانوروں - کپڑے پر اضافہ ٹکس ہوا - گیس ن اور گھوڑا گاڑی پر جدید قائم ہوا - حضرت گنج میں گھر وارہ لگایا گیا پوری وہی مثل ہوئی وانہ نگھاس پانی تین تین بار -

ہماری ساے ہے جب پانی سے فرصت ہوجاے تو ہوا کا بندوبست کیا جاے اور اوسکے واسطے بھی جدید ٹکس قائم ہو - غلہ تو گران ہوتا ہی جاتا ہے شہر کے باشندے اچھی ہوا کھائینگے - اچھا پانی پئین گے - پھر غلے کی حاجت کیا رہے گی - اچھے خاصے انسان سے سانڈنے کی اولاد ہوجائینگے

پارسیون کی کمپنی تماشے کرتی ہے مگر اسدفعہ اکثر اور گانے والے اچھے نہیں جو تماشے کسی قدر اچھے بھی بنے ہیں اونکا لطف پورا نہیں ملتا - جانے والے ایک دفعہ جاکر دوبارہ رخ نہیں کرتے ہاں اون اوباشوں کا حساب نہیں جو اپنا وقت کسی نہ کسی طرح ضائع کرنے کا عہد کر چکے ہیں -

اشتہارات

ترجمہ سفرنامہ شاہ ایران بابت سیاحت یورپ

اعلیٰ حضرت شاہ ایران نے جب یورپ روس جرمنی بلجیم لندن فرانس وغیرہ یورپ کے ملکون کی سیاحت کی تو تمام کیفیت ضیافت مہانی سلطنتون کا سب حال اپنے قلم سے لکھا یہ ایک نئی مثال ہے کسی بادشاہ نے سفرنامہ نہیں لکھا نہ ایسا سفر کیا ہے اردو مین ترجمہ جلد بندھا ہوا طیار ہے - عہ مع محصول ڈاک - مع تصویر کے ۱۰ اعہ

المشتہر

فرخی - اوستاد فارسی ہز ہائنس نواب صاحب بہادر رامپور از بریلی

مجموعہ الشعبدہ (یعنی) طلسمات کا ڈھیر

اس کتاب مین گلاب کے پھول کو چڑیا بناکر اڑانا - تین لڑکون کا صندوق کے اندر سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا - تماشا دیکھنے والون کے جلے ہوئے رومال کا بندوق کے فیر ہوتے ہی ثابت ہوکر چھاتے پر لٹک جانا - کنوئین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کا جلا ہوا رومال ثابت ہوکر ایک ڈبل روٹی سے نکلنا گھڑی کو منتر کے زور سے چلانا اور بند کرنا - میز پر گلاس ہر زبان مین گفتگو کرے وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے عجیب و غریب شعبدے کہ جنکا انگریز لوگ کر کے ہزارون روپیہ کماتے ہین مع تصویرون کے درج ہین - اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین - اگر غلط ہون قیمت واپس ... قیمت مع محصول ۸ - یہ کتاب ہندی و یوناگری مین بھی ہے قیمت ...

المشتہر مھو پرشاد پروپرائٹر ... کمپنی ...

سرحد پر ہماری مستعدی

عرض ہے ہماری صفت اشعار — کرم آپ فرمائین بندہ نواز
چمن وارات ہے ہر محفل شریف — رہین زیب بخشندہ دل شریف
ایک جہان ہے اسکا احسان مند — جواہرات محفل مین مہمان ہون
ہر جا ہے طالع زہے انجمن — زہے محفل و گلشن و گل چمن

الناظم — ظریف شوخ نگار عظیم آبادی

پھڑکتا ہوا لطیفہ

ایک ہندوستانی رئیس شائستہ چشم پرور - تہذیب کے بیطرح پیچھے پڑے - کوٹ پتلون زیب تن کیا اور سے شائستگی کے ایک دن کسی صاحب بہادر سے سنا کہ اپنے نوکر کو بلاتا ہے (دال بھرا دل بھرا) ادھر آؤ انہین روشنی عقل یہ ہی سبب ہے کہ مہذب لوگ (بہرا) آدمی نوکر رکھتے ہین - شاید یہی داخل تہذیب ہوگا - دو تھاند پر آتے ہی سب نوکرون کے کان مین سیخ ٹھونک دی تاکہ بہرے ہو جائین ٭

الراقم — ظریف شوخ نگار ٭

مناجات ملا

کرم فرمائے مولیان - تلطف فرمائے دعاگویان جناب مولانا - منشی اودھ پنچ خان صاحب زاد اللہ عمرکم و افضالکم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - امابعد گزارش ضروری یہ ہے کہ عرصہ چند یوم کا منقضی ہوتا ہے کہ آپ کی جنتری یعنی تقویم سنہ ۱۹۰۲ء کے - جانب سے اس بندۂ ہیچمدان آلودۂ عصیان المتخلص بہ ملا کو اسقدر فرحت اور شادمانی ہوئی کہ جسکا اور جینے کے درمیان پھولا نہ سمایا - لیکن یہ سرور و انبساط اس جہت سے حاصل نہین ہوا کہ اسطرح کی نادر و لاثانی جنتری آپ نے اس عاصی کو بلا قیمت عنایت کی - بلکہ بالخصوص یہ بہجت اس باعث سے معرض وقوع مین آئی کہ آپ نے اس احقر کا ایک نامہ موسوم بہ "مولوی نامہ" اوسمین مطبوع فرما کر رونق و عزت بخشی - چونکہ درین ایام فرحت التیام عید نوروز یعنی جشن سال نو کی آپ کے اخبار ظرافت شعار مین دھوم دھام ہے لہذا بہ تہنیت جشن موصوف - یہ ضعیف البیان خادم الجہان اب ایک مناجات موسوم بہ "مناجات ملا" براے از دیاد عمر و اقبال تازہ تصنیف کر کے ارسال خدمت مذاق مرتبت کرتا ہے - امید واثق ہے کہ آپ ازراہ لطف و کرم فی الفور اسکو کسی گوشہ اخبار پربہار کے درمیان طبع فرما دیجیے تاکہ ناظرین باوقار و نامہ نگاران ذی اقتدار اسکے ورد سے یکتائی دارین حاصل کرین اور اس خاکسار کو دعاے خیر سے یاد فرماوین - آخرین واضح ہووے کہ اس مناجات کے وزن - قافیے - بند مخمس وغیرہ مین بھی سے الخ وہی طرز رکھی گئی ہے جو مولوی نامہ مین ملحوظ خاطر تھی ٭

وھو ہذا

الٰہی تو شہ ارض و سما ہے — الٰہی تو خدائے دوسرا ہے
الٰہی تو ہے خالق این و آن کا — الٰہی تو ہے مالک انس و جان کا
الٰہی سب کا تو مشکل کشا ہے — الٰہی سب کا تو حاجت روا ہے
سوا تیرے نہین ہے کوئی معبود — کہے جس سے کہ بندہ اپنا مقصود
دعا یہ تجھسے ملا مانگتا ہے — بصدق دل یہی وہ چاہتا ہے
کہ یارب جب تلک ہندوستان ہے — جہان مین جب تلک اردو زبان ہے
حصول علم کا ہے شوق جب تک — ہنر سے ہے بشر کو ذوق جب تک
ہین نظم و نثر کے اذکار جب تک — جہان مین چھپتے ہین اخبار جب تک
لطائف کی جب تک نکتہ دانی — ظرافت کی ہے جب تک قدردانی
اشاعت مین ہو اسکی روز وسعت — تصدق اسپہ ہو دنیا کی دولت
ترقی اسکو یارب اتنی ہو جائے — کہ چوگنے روز کیا روزانہ ہو جائے
معاون اسکے اور سارے خریدار — رہین آباد وہ اور انکا گھربار
ہمیشہ ناظرین و یار و احباب — پھلین پھولین رہین سرسبز و شاداب
رہین شاد اسکے مالک اور اڈیٹر — رہین راحت سے اسکے کاتب اور پرنٹر
رہین مضمون نگار اسکے سلامت — سدا خرم ہو شوخی طبیعت
قلم برداشتہ لکھین وہ مضمون — کہ ششدر ہو گمان سحر و افسون
صدا ہر سو سے آئے مرحبا کی — اوٹھے آواز پیہم واہ وا کی
اثر تحریر مین آجاوے اتنا — کہ جو بیٹھے کبھی کچھ آجاوے لکھنا
مٹا دین وہ جہالت کے نشان کو — سکھا دین علم و فن سارے جہان کو
مضامین دیکھکر احباب ہون شاد — عدو و حاسد و مخالف ہو وین برباد
مبارک پنچ کو ہو سولھوان سال — ہمایون اوسکو ہووے یہ جوان سال
رہے دنیا مین وہ دائم باقبال — جوان بخت و جوان دولت جوان سال
دعا کے سنکے یہ سارے مضامین — کہین ملکر سب احباب آمین

آمین آمین آمین

الراقم — دعاگوے ازلی — مولوی نوروز علی

نظم

شوخ ظریف

در میان قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز مے گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

مولانا اودھ پنچ صاحب آپ نے سنا ہوگا کہ مسٹر . . . صاحب امتحان بیرسٹری پاس کر کے ہندوستان مین واپس تشریف لائے یار لوگون نے

حرکت اگرچہ انکی بلا سبب ناواجب تھی اور نہ ماتم پیدا کر سکتا ہے لیکن لاہور میونسپلٹی نے سب سے
پانچ قدم بڑھکر عجیب ڈھنگ اختیار کیا اور اخبارات کی دنیا مین خاطر خواہ شہرت پائی -

ہندوستان مین جابجا جلسے ہوئے آتی تار برقی پیام دیے گئے
تقریرین شائع ہوئین اسپیچین دی گئین نظم و نثر مین رقت آمیز اور حسرت انگیز
مضامین لکھے گئے کسی نے داد بالکی کسی نے نالۂ و بکا کسی نے فریاد و فغان
کبریائی کسی نے داویلا اور واسفا کہا غرض جیسے جس طرح اللہ کو اظہار ماتم
کے لیے سوجھا اور جس نے ادا کیا اسی مضامین اخبارات مین چھاپے
ویسے اپنے نام ماتمداروں کی فہرست مین لکھوائے -
لاہور میونسپلٹی نے دیکھا کہ رونا دھونا سر پیٹنا بال کھسوٹنا آہ و نالہ فریاد
حسرت افسوس سینہ کوبی اشک فشانی وغیرہ وغیرہ یہ تو معمولی ماتمداران
ہین انھین نہ کچھ سود نہ نام نہ شہرت نہ انکے لیے رفعت آرزو مین مطلب ہین
امیدین خاک مین ملگئین تمنائین برباد ہو گئین (وہ کونسی آرزو تھی امید
تھین) ہوتع ہاتھ سے نہ جائے سردست شہرت ہو جائے بس فوراً بازار
کی ہڑتال کرا دی دکانین بند کرکین وحشت انگیز جار پایان کو چارہ نہ پہونچ
دودھ بھوکون کو کھانا نہ ملا فروان کو رزق غرض کہ شہر مین ایک تلاطم
عظیم برپا ہوا اور غربا کو سخت اذیت ہوئی -
کیا ممبران میونسپلٹی نہین جانتے کہ بیشتر غربا کو دو کندان کھودنا روز
پانی پینا کوئی ترکاری بیچتا ہے کوئی مزدوری کرتا ہے جب شام کو ہزار خرابی
دو پیسے ملے تو کلوٹے گھاٹ کپڑے وہان سے بازار سے آٹا دال لائے
آدھی رات کو روٹی ملی ادھر بازار بند ہوا ادھر فاقہ نے مزاج پرسی کی کسکا
غم کسکا ماتم بیچے بھوک کر دیتے ہین پیسے پاس رکھتے ہین دکان
کہان کہ غلہ لائین ناقہ شکنی کا موقع ملے -
ملیٹری گزٹ اس ہڑتال پر طویل و عریض اعتراض کرتا ہے اور
قوی دلیلون سے اپنے اعتراض کو قوت دیتا ہے عوام کو سخت تکالیف
کا سامنا ہوا ماتم کرنے کا لطف جاتا رہا بھوک کے درد مین سارے
درد گرد ہو گئے ہین -
ہم چاہتے ہین کہ میونسپلٹی لاہور اور دیگر میونسپلٹیان دیسی ریاستین
سب انکے مواقع پر سوچ سمجھ کر ماتم کا حکم دیا کرین بازار کی ہڑتال سے
شہر کو سخت تکلیف پہونچتی ہے اور اندیشہ ہے کوئی ذی عقل آدمی پسند
نہین کرتا ::

راقم

ایک مسلمان

اشتہارات

ترجمہ سفرنامہ شاہ ایران بابت سیاحت یورپ

اعلےٰ حضرت شاہ ایران نے جبکہ روس جرمنی بلجیم لندن فرانس وغیرہ
یورپ کے ملکون کی سیاحت کی تو تمام کیفیت ضیافت جہانی سلطنتونکا
سب حال اپنے قلم سے لکھا یہ ایک نئی مثال ہے کسی بادشاہ نے سفرنامہ
نہین لکھا نہ ایسا سفر کیا ہے اردو مین ترجمہ جلد بندہ ہوا طیار ہے ہر
معہ محصول ڈاک -

المشتہر

فرحتی سا او ستاد فارسی ہز ہائنس نواب صاحب بہادر رام پور اذبرلی

مجموعہ الشعبدہ (یعنی) طلسمات کا ڈھیر

اس کتاب مین گلاب کے پھول کو چڑیا بنا کر اڑا دینا تین لڑکون کا صندوق
کے اندر سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا - تماشا دیکھنے والون کے جلے ہوئے
رومال کا صندوق کے اندر موجود ثابت ہو کر چھپاتے پر اٹک جانا - کنوئین
کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کا جلا ہوا رومال ثابت ہو کر
ایک ٹیبل روٹی سے نکلنا گھڑی کو منتر کے زور سے چلانا اور بند کرنا - میز پر کتا
سے ہر زبان مین گفتگو کرانا وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے عجیب و غریب شعبدے
کہ جنکو انگریز انگریزی لوگ کرکے ہزارون روپیہ کماتے ہین مع تصویرون کے
درج ہین - اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین - اگر غلط ہون قیمت واپس
کردون - قیمت معہ محصول ... یہ کتاب ہندی دیوناگری مین بھی ہے -
قیمت ...

المشتہر

نتھو پرشاد دیردیرا شیشہ تھیکل کمپنی چھاپا انس

تقویم اودھ پنچ

چونکہ ناظرین ظرافت وجدت کو زندہ دلی کا خیال اس طرح پیش نظر ہے بتا سبب جبکہ
وزیر خزانہ کو نئے ٹکس روس کو ہندوستان کے جدید راستے امیر کابل کو
زرکشی کے تازہ حیلے - ہماری لوکل گورنمنٹ کو واٹر ورکس کے اجرا کا
۱۸۹۰ء کی جنتری پیرایۂ ظرافت مین شائع فرمائی گئی ہے - مضامین کی خوبی
و لطافت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے - خریداران پرچہ کی خدمت مین قیمت
بھیجی گئی ہے - عام خریدارون کے واسطے قیمت ار معہ محصول - یہ جنتری خوب
فروخت ہو رہی ہے بہت ہی تھوڑی سی جلدین باقی ہین - جن صاحب کو
درکار ہو قیمت روانہ فرماوین جنتری بھیجدیا جاوے ::

حسب الحکم حضرت اودھ پنچ ◆

لوکل علیہ الرحمۃ

آبرسانی کا مسئلہ اہل شہر کے واسطے پریشانی کا منبع ہو رہا ہے۔ شہر قصص کی گلیوں اور شہراہوں میں پیاسے خون کے اضطراب و انتشار کی نل ہو رہی ہیں۔ نلے کی گرانی نے ایک تو یونہی کب دم باقی رکھا تھا اب پانی کے ٹکس نے بچا کھچا اور بھی رہا سہا خون خشک کیے دیتا ہے۔ جو حضرات شہر کے فلاسفر پہلے اس طوفان ٹکس نیر کے مخالف تھے اور گورنمنٹ پی پی کر رہ جاتے ہیں رہا اپنے داخل و خارج کا حساب کرتے ہیں مگر افلاس کی غرقی نہ بنا جاتا ہے۔ خوشامدی ممبران میونسپلٹی کی بدولت ہماری ۔۔۔ کو دیوالیہ پن کا خوف پیدا ہو گیا ہے۔ افسوس شہر والوں کا ۔۔۔ آخر دریا کو بھی چھوڑ نہ گیا ۔۔۔ زیادہ ہوا اس بیچارے کا بھی قطرہ قطرہ نچوڑے گا

چونکہ ہولی کا زمانہ قریب ہے بہتر ہے حفظ ۔۔۔ نل ۔۔۔ کر کے ہولی شہر میں رنگ اڑا دیا جاوے تاکہ معلوم ہو ہمارا شہر یورپ ہی لنگ ۔۔۔ میں پھاگ کھیلنے کو حاضر ہے۔ جو لوگ اب شیرین کے ٹکس سے گھبراتے ہیں انکو سمجھ لینا چاہیئے سب ہر زد ش کے ساتھ گزشتہ ۔۔۔ موجود ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ بیٹھے پانی کے ساتھ ٹکس ہو۔

ہمارے ڈپٹی کمشنر صاحب مسٹر سولاک بدمعاشوں کے حق میں ملک الموت سے کم نہیں بڑے بڑے نامی اشرار بے کرایہ کے مکان میں بھیجے جاتے ہیں اگر آبرسانی کا سلسلہ سٹیشن میں جو ہے نہ ترسے ہوتے تو شہر کی خلقت بڑے امن چین سے اکثر بسر کرتی پارسیونکی کمپنی ہشتم تماشے کر رہی ہے ۔۔۔ دو سکے پردہ رکھ لیتے ہیں ورنہ دور کے ڈھول سہانے۔ تماشا کمپنی کے سرمایہ نازو لڑکے ہیں جنکو اکثر ایسے پارٹ دیے جاتے ہیں جو ان کے سن و سال سے بالکل مخالف ہوتے ہیں نادان اور ناتو نہا جو ڈراما کے اصول سے بے بہرہ ہیں ان کٹھ پتلیوں کی تعریف کرتے ہیں اور کچھ دادو دہش نہیں کرتے چونکہ ہمنے ایک پرچے میں لکھ دیا تھا کہ درجہ خاص میں بھی پولیس کانسٹبل ٹکٹ ۔۔۔ ڈٹے ہوتے ہیں اب لوگوں کے پھسلانے کو اشتہار میں یہ فقرہ بڑھا دیا گیا ہے کہ کوئی بکی حیثیت و شان اس درجے کے لائق نہ ہوگی باوجود ٹکٹ لینے بھی اوس درجے میں وہ بیٹھنے نہ پاویگا۔ خیر از خرس موے بس است۔ قاعدہ تو بن گیا اب عملدرآمد ہوتا رہے ؟

اوبر حضرات پولیس کالے دیو کی پھبتی پر سنا بہت بگڑے ہیں ہمارے نزدیک اسکی شکایت سرکار سے کرنا چاہیئے جسنے نیلی وردی چھڑا کر یہ صورت بنائی اور اب مجبوری پوشاک دیکر خاکی کھلواتی ہے۔

لکھنؤ کی رہی سہی رونق جا چکی ہے
اب اس اجڑے دیار میں باقی ہی کیا ہے۔ اون کا بھی ۔۔۔ دولت انگریزی حصے میں منتقل ہو جاتی ہے چنانچہ آجکل تمام ہٹل اور ۔۔۔ انہی ۔۔۔ کی سوتی ہیں

اسٹیشن ڈاک خانہ تار گھر سب بھرے بھرے نظر آتے ہیں۔ میرا چھہ ۔۔۔ سال ۔۔۔ میلے لائے ہین اور سنا اب تک جست کچھ جیت چکے ہین۔ ایک وقت میں سنا چھ ماش نامے گھوڑا بازی جیتا نہیں معلوم ہوا مگر لوگون عصر مسٹر میلدلاک اوسوقت کہاں تھے اگر وہ دیکھ پاتے تو بچاکر سب اور جیل بھجواتے یہ بازی وازی جیتنا سب بھول جاتے ۔

فرمان قیصر ہند

"مقام آسبورن - مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء

"مین پر ضرور سمجھتی ہوں کہ اس امر کا اظہار کروں کہ جو وفا شعاری اور ارادت آمیز ہمدردی ہماری سلطنت کے ہر جزو و حصہ کی رعایا نے اس رنج و الم کے وقت میں ظاہر کی ہے کہ یہ ایسا حادثہ جانگزا اور سانحہ الم انگیز گزرا ہے کہ سوا ایک واقعہ کے اور کوئی ایسا سخت اور اندوہناک سانحہ ہمارے اور ہمارے خاندان اور قوم پر نہیں گزرا۔ اس وفا شعاری و ہمدردی کا بہت بڑا اثر ہمارے دل پر پہونچا ہے۔ میرا بہت ہی پیارا پوتا جسکی ذات کے ساتھ آئندہ کے لیے بہت سی امیدیں وابستہ تھین اور جو نہایت ہی نیک نہاد اور سلیم الطبع اور محبوب القلوب تھا ناگاہ وہ عین عالم شباب اور عنفوان جوانی میں ہمارے ہاتھوں سے جاتا رہا۔ اس مرحوم کے والدین اور پیاری نوجوان منکوحہ اور چاہنے والی دادی کے دل اس صدمہ عظیم سے ایسے مجروح اور پاش پاش ہیں کہ طاقت صبر و سکون طاق سے گر چونکہ قضا و قدر الٰہی میں کچھ چارہ نہیں مشیت ایزدی کو جو بنی نوع انسان کے فہم و ادراک سے باہر ہے ہم اپنا سر رضا و تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔ جو بڑا اثر اور دلی ہمدردی کروڑوں رعایا میری پیاری نے ظاہر کی ہے وہ بہت باعث تسکین خاطر مجروح ہے اور میں تہ دل اور خلوص خاطر سے اس ہمدردی کی جو ہمارے ساتھ ایسے صدمہ و الم کے وقت میں کی گئی ہے دلی شکر گذاری ظاہر کرتی ہوں اور یہ امر کہ میرے پیارے پوتے کی نسبت جو مثل فرزندون کے مجھسے الفت رکھتا تھا اور میری تعظیم و تکریم کرتا تھا اور مجھکو بھی بیٹوں سے کم عزیز نہ تھا حسن عقیدت و ارادت کا اظہار کیا گیا ہے میری اور میرے تمام خاندان کی تسکین و تسلی کا باعث ہے۔ اسمین شک نہیں کہ اس سال گذشتہ میں بہت سے سوانح رنج افزا پیش گزرے ہیں اور ہر چند کہ عہد ترقی و شفقت سلطنت جو ستائیس مراتب علیہ شاہنشاہی میں بہت زیادہ ہے تاہم میری آرزو و دعا ولی جناب اقدس الٰہی میں یہی ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے میرا حامی و مددگار ہے اور میری صحت و قوت جسمانی قائم رکھے کہ میں تا بقاے حیات اپنے وطن مالوف اور رعایا و سلطنت کی بہبود و فلاح و سرسبزی کی تدابیر میں ہمیشہ ساعی و سرگرم رہوں" ۔

وسط ایشیا کا جانورخانہ

انوکھی گھوڑ دوڑ

میری سمجھ مین نہین آتا کہ جسطرح انگریزی اخبارون مین گھوڑ دوڑ کی تفصیلی کیفیت ہمیشہ شایع ہوا کرتی ہے اوسطرح اُردو اخبارون مین کیون نہین لکھی جاتی۔ حالانکہ ان مین تو انگریز ہندوستانی بھی شریک ہوتے ہین۔ اور بعض بعض مرتبہ ہندوستانیون کے بھی گھوڑے دوڑتے ہین۔ پھر آخر کیا وجہ کہ ہندوستانی اخبار اپنے ناظرین کی آنکھون پر جہالت کی اندھیاری ڈالے رکھتے ہین۔ شاید یہ وجہ ہو کہ انگور کھٹے ہین۔ خیر کچھ ہی ہو آج بندہ ایک گھوڑ دوڑ کی پوری کیفیت آپ کی خدمت مین روانہ کرتا ہے۔ یہ دوڑ اپنی نوعیت اور جدت شوکت کے اعتبار سے مستحق ہے کہ آپ اوسکی مفصل کیفیت درج فرمائین اور آپکے ناظرین بات کی تہ کو پہونچکر لطف اٹھائین۔

آج کل بہار کی فصل۔ شباب خیز کی رت مین جبکہ "گلگون لالہ" کا دستہ "ترک نہرا" ہے۔ سالے سے ہم ہم ہے۔ سبزہ خوابیدہ کی لٹوٹیون مین بھی ہوا بھری ہے۔ توسن طبع تو توانان بہار بسال خراب حال کا مصداق ہے۔ ایک شایستہ تربیت یافتہ بستی کو ایک انوکھی گھوڑ دوڑ کا شوق چرّایا۔ میدان آراستہ۔ گھوڑے ٹٹو۔ جوڑی۔ اپنے ساز و یراق سے پیراستہ بڑے بڑے شہسوار مدعو ہوئے۔ معمولی گھوڑ دوڑون مین گھوڑون کے نام اشاعت پاتے ہین اور وہ بھی انگلش اکثر خشک دلایتی ہوتے ہین۔ کسیکا نام سکندر۔ کوئی نیلی۔ کوئی انگیس۔ کوئی ہانٹ۔ مگر ہماری اس اُپج مین گھوڑ دوڑ نمبر نام کا بار مناسب معلوم نہوا۔ شہر کی مشہور رنڈیون کے پیارے ہر دلعزیز نامون پر دست تصرف دراز کیا گیا اور ان سے بالکل جھین ٹٹیون کے نام رکھے گئے تھے۔ چنانچہ جہانتک تحقیق کیا گیا حسب ذیل نامونکی ٹٹیان میدان ہوس رانی مین قائم کی گئی تھین۔

ٹٹی کا نمبر	ٹٹی کا نام	ٹٹی کا نمبر	ٹٹی کا نام
۱	بدر منیر	۹	شہزادی
۲	منگا جان	۱۰	امراؤ جان مطبن
۳	وزیر جان دریاباد والی	۱۱	الہ باندی
۴	محمدی جان	۱۲	انانی جان
۵	جبین	۱۳	نظیر جاول والی
۶	ولایتی بڑودہ والی	۱۴	نظیر جان اکبرآباد والی
۷	پیارے جنگلی والی	۱۵	نظیر جان چودھرائن والی
۸	امیر جان کوٹھی عثمان پور والی	۱۶	نامعلوم الاسم

سنتے ہین علاوہ ان ہری بھری ٹٹیون کے چار خندقین بھی تھین جو بعض ٹٹیون کے پیچھے تکی تھین۔ اور اونکے نام مردانے رکھے گئے تھے۔

الغرض گھوڑ دوڑ کا وقت قریب آیا۔ ہر جی کی تمنا۔ برستا۔ ایک توسن تیز گام کو کودتا۔ پھندتا میدان مین اترا۔ اور ایکدفعہ دوڑ کا اشارا ہوا۔ لیکن پہلے شہسوار کو پہلی ٹٹی سے جو کسیقدر اونچی تھی آویزش کی نوبت آئی اور ایک صاحب بہادر نے بھی ایک ٹٹی کے آگے سکندری کھائی دونون جھلا کر شعر گذشتہ کا رجز بتاتے ہین۔ تو

سمند میش پہ اک اور تازیانہ ہوا

بادۂ ہوا وہوس سے کونٹیان تو سب پہلے ہی سے بدلے ہوے تھے۔ اس تھنہر نے سسکیدہ لگام کردیا۔ اکبارگی سارے جانور داڑھی کی طرح منہ مین دانہ دبا لگے بلکہ کود پھاندے۔ پھر تو اللہ دے اور بندہ لے۔ کیسی بازی۔ کہان کی شرط۔ کیسا ضابطہ۔ کہان کا قاعدہ جس گھوڑے کو دیکھیے سرپٹ بھاگا جاتا ہے ایک ایک کہاین پر پچاس پچاس گھوڑا اکبار پھاندگیا اگرچہ یہ ٹٹیان پہلے سے تھیکے دار ضرور تھین مگر اس دفعہ مارے ٹاپون کے زمین دوز ہوگین پہلے تو بوڑھے کے دانتون کی طرح اکثر ٹٹیان کثرت استعمال سے اچھی خاصی پوپلی ہو رہی تھین۔ اس سرے سے اس سرے تک صاف میدان گھوڑ دوڑ کیا انوکھی دوڑ تک کو کافی۔ اس کو دیکھا تو خندقون کی بھی خوب پھیپھالیدر ہوئی۔ سنتے ہین خندق سے بڑھکر چقر حقر سے تالاب ہوگئے۔

دلگی بازون کا قول ہے کہ اگر [illegible] تحقیق کی جھان بین [illegible] اور خندقون مین کس کوڑے نال اور آنکھی لیلین ملین جو [illegible] شمون سے ٹوٹ ٹوٹ کر رہگئی ہونگی۔

اس طوفان بے تمیزی مین سامیون نے دیکھا سوار [illegible] ہین تم کیون کھسٹری [illegible] جا [illegible] بھی [illegible] سوار ہو لگے داد شہسواری دینے۔ کسکی رہی [illegible]

اگر سچ پوچھیے تو گھوڑ دوڑ اچھے خاصے تب فون کا [illegible] پانچ گھوڑے دوڑتے ہین یہان رسالے کے رسالے بہہ نکلے

سنتا اس بے راہروی پر استغاثہ بھی ہوا مگر آپ جانیے معمولی سوار تو تھے نہین شنوائی کیون ہوتی۔ ہان فراخ دلی اور ہمت مردانہ سے معاوضہ منظور رہوا۔ اکبار ہ جی صاحب نے صدمات کا تخمینہ انکا کرکچھ دینا چاہا۔ مگر سنتے ہین بوجوہ انکار ہوا ہے۔

کہنہ سال لکھے اللہ شیخ محقق کہتے ہین الملق ایام نصیرالدین حیدر کے زمانے کی رفتار کا نمونہ دکھادیا۔ مگر وہان صرف ایک حمام گدھا تھا۔ یہان تو اوسکی اولاد کا پورا رسالہ پایا گیا کیون نہو۔ آخر حمام کی آب و ہوا کا اثر بھی تو کوئی چیز ہے + راقم شہسوار میدان حمام

لوکل

۱۴ فروری کو شہر مین کم مگر قرب و جوار مین بعض جگہ آنٹہ کے برابر اولے پڑے اور وہ بھی خشک جیسی پالی کا ضامن ہے۔ فصل ربیع پر اوس پڑ گئی۔ ایکدفعہ جاڑا [illegible] دوسرا [illegible] بندہ کو پالی کی شہر بر نازل ہوئی یعنی میونسپلٹی کی آنکھون وغیرہ پر لکس واٹر ورکس [illegible] منظور کر لیا۔ ہمارا شہری عجب قسمت ہو اور اثر مین تو ماتنے مرین۔ پانی کا نل جاری ہو تو اسطرح کہ زندگی سے جان کی

لاکر چہ عقلائے ہند کے نزدیک وہ راستہ ناہموار اور غلط قرار پا چکا ہے آنکھین بند کرکے چل نکلے - آخر نہ سنبھل سکے اور ٹھوکر پہ ٹھوکر کھا کر صرف قلم کے میدان ہی مین نہین گرے بلکہ قوم کے ذی فہمون اور دور اندیشون کی نگاہون سے بھی گر گئے - ہمارے اس دعوے کے ثبوت مین کہ محسن الملک کے لکچر نے لوگون کو برانگیختہ کر دیا صرف یہ دلیل کافی ہے کہ کانفرنس پر ایسا زوال آگیا جسکے سنبھلنے کی امید اسقدر کم ہے کہ گویا نہین ہے قوم کے بہت لوگون نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا کہ ایجوکیشنل کانفرنس کوئی معقول مجمع نہین ہے بلکہ سید احمد خانی گروہ کی لغو بیانی اور مذہبی فتنہ انگیزی کا ایک فضول اور ضرر رسان مجمع ہے بے شبہ یہ نتیجہ محسن الملک کی ناعاقبت اندیشی سے پیدا ہوا اور انھین کے لکچر نے جو بیوقت کی آندھی بنکر ظاہر ہوا لوگون کے رخ کانفرنس کی جانب سے پھیر دیئے - اسکے علاوہ وہ لکچر کے تاریخی حصے سے اگر کچھ دلچسپی ہو تو شاید اطفال دبستان کو ہو لیکن جو لوگ وسعت نظر سے تواریخ کے عمدہ ذخیرے پر قادر ہو چکے ہین وہان ان ابتدائی مسائل اور مضامین عمل سے جو لکچر مین ہین اور جنکی نسبت یہ سمجھنا اور کہنا یقیناً صحیح ہے کہ کتنے بار زیادہ مضامین کی طرح پامال ہو رہے ہین کچھ حظ اور لطف نہین حاصل کر سکتے - شاید محسن الملک کا منشا یہ ہو کہ محمڈن کالج کے لڑکون مین یہ لکچر پھیلایا جائے اور کورس مین داخل کر دیا جاے - یہی بڑی وجہ اس بات کی ہے کہ لکچر کی وہ شہرت جو سید کی معمولی بلند آوازی سے پیدا ہوئی تھی لکچر دیکھنے کے بعد کم و قعتی کے بہت غار مین جا رہی - ہمکو اس بات پر حیرت ہے کہ محسن الملک نے لکچر کو انگریزی مین کیون چھپوایا - شاید انکے دماغ مین یہ بات بھی جمی ہوئی ہے کہ جو کچھ وہ لکھتے ہین خوب ہی لکھتے ہین اگرچہ وہ ناقص ہی کیون نہو - ہمکو یاد ہے کہ محسن الملک نے مسٹر لیل گریفن کے جواب مین جو کچھ لکھا تھا اسکو بھی جلدی سے انگریزی مین چھپوا ڈالا تھا حالانکہ محسن الملک کی تحریر پر لوگ تہذیب سے ہنسی کو ضبط کرکے وہ مسکرا کر رہ گئے اور جو ضبط کر سکے انھون نے قہقہہ اڑا دیا محسن الملک کی تحریر اور تقریر کی نسبت دکن ہی سے یہ نکتہ پہلے مشہور ہو چکی ہے کہ وہ قوس کے دونون طرف کھینچ دیتے ہین لیکن فضول بیانی کو بہت دخل دیتے ہین اور فراز و نشیب کچھ نہین سمجھتے - انگریزی مین لکچر چھپنے کی وجہ ڈھونڈھنے والون کی تسکین شاید یون ہو جائے کہ اس کام مین جو روپیہ صرف ہوا وہ حیدر آباد کا روپیہ تھا جسکے لیئے بہ نسبت معقول کامون کے فضول کامون مین صرف ہونا موزون سمجھ لیا گیا ہے +

(باقی آئندہ)

لطیفہ

ایک خانساماں سے برتنون کی الماری گر پڑی آواز سے - میم صاحب کی آنکھ کھل گئی فوراً خانساماں کو بلایا - اور حال استفسار فرمایا خانساماں غریب نے کہا کہ حضور گبر ڈ غلام سے گر پڑا -

- میم صاحب چونکہ نہایت بد دماغ تھین کہنے لگین - کہ تم سؤر ابھی جہنم کو جاؤ - خانساماں مقتضائے وقت دیکھکر کچھ نہ بولا اور چپ چاپ گھر کو چلا گیا - ایک دفعہ خانساماں پھر دوبرو میم صاحبہ کے گیا اور کہنے لگا - غریب پرور مین نہایت دشواری و جانفشانی سے جہنم تک پہونچا - لیکن وہان پر گورون کا سنگین پہرا چوبا ہر کھڑا ہوا تھا - اوسنے مجکو لوکا - اور اندر جانے سے روکا مین نے کہا کہ مین ہرگز ہرگز نہ مانونگا - میم صاحبہ کی حکم کیونکر خشک ٹالونگا - اوسنے سنکر اپنے افسر کو اطلاع دی - جو اندر سے نکلا اور کہا - کیونکر آیا ہے ؟ مین نے کہا کہ فلانی میم صاحبہ نے جہنم کو بھیجا ہے - اوسنے جواب دیا کہ یہان ٹیٹو کا کچھ کام نہین یہ تو بڑے آدمیون کی جگہ ہے - میم صاحبہ جنکا غصہ فرو ہو چکا تھا - یہ سنکر خفت سے مسکرائین اور خانساماں کا قصور معاف فرمایا +

راقم
احمد حسن عرشی اسکول امیور

انوکھی نوید

حضرت - ایک روز حضور اینجانب بعد تناول طعام علیہ السلام - توند سہلاتے شکم پر ہاتھ پھیرتے - ایک مولوی صاحب خدمت سراپا عظمت مین آدھمکے - سلام تسلیم آداب کورنشات کے بعد - دھوان دھار حقہ پیش کیا - دو چار دم لگائے تھے کہ ایک خانساماں پایجامہ پھڑکاتے - جوتیان کھینچاتے نزول اجلال فرما کر بے تکلف رونق افروز ہو گئے - خیر سے دو منٹ بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ آپ بڑی منت کمال سماجت سے مولوی صاحب کے حضور مین مستدعی ہوئے کہ چونکہ بندہ زادی کی شادی کتخدائی درپیش ہے - اسلیئے ازراہ عنایت بزرگانہ و شفقت مربیانہ - ایک نوید سعید بطرز جدید جلدی سے ارقام فرما دیجئے مولوی صاحب تھے آدمی مقطع متشرع - اور خدا ترس - مذہبی خیال سنتے ہی لجاجت سے فرماتے کیا ہین کہ بہت اچھا - ابھی لیجیے ابھی - کسواسطے کہ میرے نزدیک سے

برآوردن کار امیدوار
به از قید بندی شکستن ہزار

پھر کیا تھا فی الفور آستین چڑھا - کاغذ اٹھا - دوات مین قلم ڈبو با چشم زدن مین ایک نوید دھر گھسیٹ - خانصاحب کے حوالے کر دی - آپ جانیئے - اینجانب موقع مناسب پر ڈٹے ہوئے تو تھے ہی - فوراً ہی خانصاحب سے دیکھنے کے حیلے - مزاحی کے وسیلے سے نوید ہاتھ مین لے - آنکھ بچا جھٹ سے نقل اوڑا - جھپکے سے جیب مین چھپا یہ چل وہ چل - کار سیاہ مزرات ہا مین پہونچ - کرسی پر ڈھیر ہو - پاکٹ سے نوید نکال - میز پر رکھ - بڑی طمانیت

اتنے بڑے شکار کی طاقت ابھی نہین

کمال رغبت سے لگے آنکھین پھاڑ پھاڑ کر گھورنے - دیدے گھما گھما کر دیکھ بھال کرنے - شروع سے آخر تک دیکھا نہ تھا کہ مارے ہنسی کے پیٹ مین آنتین قلابازی کھانے لگین - بمشکل اس بلا سے کہ مین لوٹ کر جا کر - الازم ملازم اس خود بخود قہقہی بابو کو دیکھکر اینجانب کو سٹری سودائی مشہور کر دین - دلبر قابو سے گیا تو خیال ہوا کہ بھی اکیلے اکیلے نوید کا لطف اوٹھانا ٹھیک نہیں - کیا معنے کہ خوشی شادمانی کی چیزین تنہا مزے اوڑا لیدن کار زمانہ نگاران پنچ نیست - پس بلا تامل اوڑالی ہوئی اقل کی ایک اقل آپ کی خدمت مین بھی پیشکش ہے - ملاحظہ کیجئے اور نقشے کے مزے ہنسی ہنسی کے لطف کے ساتھ جناب مولوی صاحب کی لیاقت زبان بلاغت کی داد دیجئے

نوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین - والصلوٰۃ والسلام علے سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین - اما بعد بخدمت بزرگان نامی العظام - و برادران راسخ الاعتقاد - و محبان صادق الوداد - و دوستان واثق الاتحاد کے التماس ضروری یہ ہے کہ بتاریخ پچیسوین رجب المرجب ۱۳۰۹ھ مطابق ۲۵ فروری ۱۸۹۲ء عیسوی روز پنجشنبہ یعنے جمعرات کو عقد مناکحت بندہ زادی ... سلمہا ساختہ لال خان ولد مرزا خان بیٹھ ولہن والے کی لڑکی - او دولھا والے کا لڑکا - ساکن شہر مشہور محلہ معروف قرار پایا ہے - چونکہ تاریخ معہود میں فی الواقع بارات کے آنے مین کچھ شک نہیں اسواسطے قبل ایک یوم تاریخ معینہ کے آپ صاحبان از راہ محبت و رفاقت غریب خانہ - مناکحت کاشانہ پر تشریف شریف لا کر اس مستدعی کو ممنون و مشکور ساحت بے پایان فرما وین - اور واضح ہو وے کہ چونکہ عقد ہذا محض بطریق مذہب اسلام معرض وقوع مین آوے گا - لہٰذا برعایت شرع شریف جمیع صاحبان بخیال ثواب آخرت و برائے دفع الوقتی و اشغال شب بغل مین ایک ایک جانماز دبائے اور دست مبارک مین ایک ایک تسبیح لٹکاتے - دانے کھٹ کھٹاتے قدم رنجہ فرما کر محفل مناکحت کو زینت اور حرمت بخشین - زیادہ والسلام ختم الکلام"

المکلف

فدائے دوستان - بندہ کالے خان -

الراقم

حضرت شوخ ظریف

کتنے گورے تھے سواروں نے تیغ کا کرتے
ٹٹیان پھاند گئے پھاندنے والے کتنے

مہاراجہ پنج بہادر - اگلی سال کی یہ گھوڑدوڑ واللہ ہے کہ یہ ... منہ بانس

مہاراجہ پٹیالہ کو خدا سلامت رکھے جنکے گھوڑون سے جہاں ہل ہو گئی - سچ تو یہ ہے کہ ۱۸۹۲ء کی گھوڑدوڑ یادگار رہیگی - تاریخ کے صفحون مین یہ لال پانی سے لکھنے کے قابل ہے - کیون اسلیئے کہ آپ نے اسکو شب خون کا نمونہ قرار دیا - حضرت آپ نے ٹٹیون کے بعض نام مین سہو فرمایا

ٹٹی نمبر ۱ کا نام امراؤ جان قطبن تھین - ستے والی قطبن تھا -

ٹٹی نمبر ۲ کا نام امانی جان نہین - اللہ رکھی یا بنیور والی تھا - واقعات تو قاتمہید مین وہ وہ گور پھاند - وہ وہ دھکا کہ توبہ بھلی - ایک مذاقی ادھ بھابی جاتی ہے ایک گدھیا ادھر دم و دوئے لنگی بہاتی ہے - ایسے پکڑو ہے باندھو - لینا لینا جانے پائے کون چودھراین کی مہری - بات کی قسم مین پچھانی نہ دیا - دھوکا دیا - اچھا دیکھ تو سہی - ٹاپون کے مارے روند نہ ڈالا ہو تو ہم کیا نمبر اول کی کون بدنمبر - کاٹھی کسی گئی تو ٹھوکر کھا کے یہ ادھر دم چت اور رحمی صاحب بہادر آدھر دھم پٹ - وہ تو کہئے ٹٹی تھی ذرا بھاری بھرکم نہین تو یہ نیچے آ رہا تی - ٹٹی نمبر ۲ منگا جان - ٹٹی نمبر ۳ تکیہ جان فیجن والی - چھوٹی ٹٹیان دیکھ پھاندنے والے - بس کچھ نہ پوچھیے انجر پنجر ڈھیلے ہو گئے - ٹٹی نمبر ۵ خشک لکڑی کا ٹوکھٹا جیسے روشنی کا ٹٹر پتا کے اڑی تھی مگر جو کی دنیا بھر کے سیانے آ آ کھینچ کھانچ کے پھاند کے کام مین لائے ہی - ٹٹی نمبر ۶ ولایتی پردے والی - نام ہی سے ظاہر ہے کہ گوروں ہی کے پھاندنے کے واسطے بنائی گئی تھی - ذرا الحاز نہیں ہوتی تو صحیح و سلامت اٹھکے نہ آتی - تب بھی اتنا ہوا کہ دونون پنج چھوٹ ٹٹی نمبر ۱۱ اللہ باندی ٹاپون سے پتیا کے جو اڑتی ہے تو امام ضامن لی بنا مین چھپت - ٹٹی نمبر ۱۳ نظیر چاول والی - یہ پاک ٹٹیاں تھیں ... نہین کبھی توبہ ہی توبہ - کوئی کہاں تک شمار کرے ٹٹیان کم اور پھاندنے والے بیشمار - ایک پھاندا دو پھاندے - تین پھاندے - درجنون پھاند گئے نالیون مین پانی ہی تھا - کچھ ادھر گرے اور کچھ اودھر - کئی ٹٹیان چرمر ہو گئین خدا سچ نہ بلوائے - شہر مین سوا تین دن تک کا کال پڑا رہا - استغاثے کا دن بھی عجیب دن تھا - درجنون ٹوٹی پھوٹی ٹٹیان گاڑیون پر لدی پھندی جا رہی ہین - کوئی کہتا ہے خدا حافظ - کوئی کہتا ہے آگے آئی آیت کہ وہان سنتا کون ہے - ایک دعا نہ قبول ہوئی - سب شیطان کے حوالے شہر والی بلک دگی باز - کہان تو کرائے کی ٹٹوانیون پر سونٹون کی وہ مار کہ پوزیان سیٹے در کنار - دھجیان تک ندارد - کہان ہنسوڑ کیا کہتے ہین کہ تمہین یاد شاہ بانکی کمر کھین کھانے ... انہیں سے کیا ہوئے کمیرے"

الراقم

جاکب سوار

دخل در معقولات

روسی اخبار چکتے ہین کہ پامیر جو روس دعویٰ ہے نہ افغانستان نہ چین جھگڑا کرنا ہے اسکو سرکاری برٹش ایجنٹون نے پیدا کیا ہے اور کوئی جھگڑا نہین ہے۔ ایک آدھ جرمنی اخبار بھی ہمزبانی کرکے ہان مین ہان ملاتا ہے ؎

ہی تنہا مین نہ ہان آپ نے تا فتنگرون مین
کھولا ہی کنجی سے مرا قفل دہن آج

گھمنڈ شیلر بنک کے نشہ مین جو باتین بہجاتی ہین دماغون مین سمجھ کیجاتی ہین نہ باتین اور مین معاملات کی باتین اور مین ؏

شیر قالینی دگر و شیر نیستان دیگر

برٹش ایجنٹون نے روس کا دباو آجتک مین کھایا ہے بلکہ جب معرکہ پنجدہ میدان برٹش کے ہاتھ رہا جنگ پانا کے بعد جو ہم روس ٹرکی سے عہدنامہ تحریر کیا تھا اوسکی شرائط کے انہما بیت روس کو اجازت نہ تھا اخبارات بھی اسقدر تنگ ہین و تیتے تھے برٹش سنے روبا شرائط کا نہ صرف اظہار کرایا بلکہ دوسرا ایا چوب نرم را کرم سخورد آب بودے کو جیا رلا مین زائد لکھی ہوئی پنجدہ کے روسی حملہ پر برٹش نے ربکا تو روس کی زبان سے بات تک نہ نکلی

ٹوک لین فیل نشینون کو وہ بیباک ہین وہ
پوچھ لین حضرت موسیٰ کا سطبہ مزاج

دونون جگہ روس نے کامل دباو کھایا لیکن . . . . . کی دوربلا اب اخبارات پھر بڑھ بڑھ کر لوگینگ مارتے ہین۔

اخبارات تو اپنے دفترون مین بیٹھے ہوئے باتین بناتے ہین دفتر جنگ مین آئین تو آٹے دال کا بہاو معلوم ہوجائے۔

بیشک برٹش کو اپنی قوت اپنی شوکت ہندوستان کی حفاظت اپنی دولت اپنی اولوالعزمی کو دیکھکر استحقاق حاصل ہے کہ پامیر سے اسکو ہٹائے یا وہین روک دے۔

زبانی جمع خرچ لگانے سے کام نہین چلتا یہان سر دینے والے سرخرو ہوتے ہین ؎

بیا تا چہ داری ز مردی نشان
کمان کیانی و گرز گران

راقم

ایک مسلمان

لیڈیون کے وعدے

انگلستان مین عورتین بہت کچھ آزادی کی دُم پکڑے پھرتی تھین جسے چاہا اوسے لوٹا جسے چاہا اوسے گھسوٹا وعدہ کیا الفاظ اور تحفہ لیا عوض فسخ کر بات کہی اور زبان بدلی ادہر اقرار کیا اودہر انکار کیا ایک سے آنکھ ملائی دوسرے سے ہاتھ ملایا تیسرے سے زبان ملائی ؎

تیرے ہر ایک سخن مین ہین باہم دو پہلو
کبھی انکار سے ہوتا نہین اقرار جدا

لیکن اب قانون مین نئی شاخ لگ گئی آزادی کا خوان ہوا کھانے کھیلنے کے دن چلدیے ڈبلن مین ایک کا فرادا لیڈی پر مقدمہ قائم ہوا جسنے ڈاکٹر نولن سے شادی کا اقرار کیا مگر شادی نہ کی۔

لیڈی صاحبہ سمجھی تھین کہ یہ بھی ایک دل لگی تھی جو ہوگئی کسکی شادی کسکا بیاہ سیر سپاٹے سے کام مسکا لو کا ایکا مکان جب ٹپکنے لگا چھوڑ دیا دلوا گری اور دوسرا مکان لے لیا آ ایسے کئی نو بہ زائد اوا دا جاتا ہے لیکن یہ خیالات خام نکلے لیڈی صاحبہ کی شان معشوقیت کو کسینے نہ دیکھا اور دو سو پونڈ بطور تاوان ڈاکٹر صاحب کو دلائے گئے اس فیصلہ سے لیڈیات بھی متنبہ ہونگی اور اب رشتہ سب ہر ایک سے شادی کا وعدہ نہ کرینگی معشوقون کے عہد و مواثیق اگرچہ کمزوری کے لیئے مشہور ہین لیکن اب انکو بھی ذرا دیکھ بھال کرکے وعدہ کرنا ہوگا

راقم

ایک مسلمان

مسلمان قومی وردی بنائین کہ تونگر ہوجائین

اسوقت اخبارات مین مسلمانون کے لیئے قومی لباس کے تقرر کا جھگڑا ہو رہا ہے بعض اخبارات نے صرف کالم سیاہ کرنے کے لیے ایک مفت کا راگ چھیڑ دیا ہے یہ ظاہر ہے کہ ہندوستان کے نہ دنیا بھر کے مسلمان ایک لباس اختیار کرینگے لباس کی قطع و برید خلائق کی پسند پر موقوف ہوتی ہے ملکی اور موسمی ہوا کا بھی لحاظ کیا جاتا ہے یورپ مین ایسا لباس پسند کیا جاتا ہے کہ سرد ہوا کے اثر سے جسم کو محفوظ کرے ہندوستان مین وہ لباس تجویز کیا جاتا ہے جو گرم اور لون کے گزند سے بچائے سید چکارے پھرین یا اونکے حوارین رائے دین لیکن یہ نہین ہوسکتا کہ تمام مسلمان انگریزی یا ترکی لباس پر لٹو ہوکر اپنے آپ کو حکام کا نقال بنائین اور پاس ادب کو ملحوظ نہ رکھین۔

بالفرض اگر مسلمان ایک سی وردی بھی پہن لین تو کیا وہ وردی کے ذریعہ سے ترقی بھی کر سکتے ہین لباس کو ترقی سے کیا واسطہ ہے ہمنے بہت سی ذلیل قومون کو دیکھا ہے کہ وہ لنگوٹا باندھے پھرتی ہین مگر اوس لنگوٹے سے کام نہین نکلتا گو وہی اونکا قومی لباس ہے۔

لباس کی فضول بحث مین بعض لیمون نچوڑ حضرات سرسید کی قومی دلسوزیون کی بابت ممنونی کا اظہار کرتی ہین مگر وہ کون سی دلسوزیان ہین ذرا اونکا بیان

بھی تو کیا جاے -

علیگڈہ کالج مین خرچ زائد تعلیم کم کھیل کو زبڑہا ہوا چندے کا سیلاب جوش زن قومی سرمایہ شخصی ملکیت مذہب کا ستیاناس قرآن و حدیث کے معانی مین تحریف اصول مذہب اسلام سے اور سلمان سے انکار اور ادسپر دلسوزی کا اقرار - اگھٹنا پھوٹی آنکھ اس بے تکی مدحت سرائی اور شاعرانہ لفاظی سے کیا حاصل آدمی بات وہ کہے جسے دوسرا مان لے پیر سید کو خوشنود کرنے کے لیے کلام کا الٹ پھیر سید اکرنا آزادی کا گلا گھونٹنا اور سچائی کی صورت کو مسخ کرنا ہے ؞

راقم

ایک مسلمان

نئی گاڑی

کالسکہ ظرافت کے چودہری راجہ اودہ پنچ راجہ چودہ ایتکم - تسلیم ہمارے کانپوری ہمعصر نے اپنے نامہ نگار کا مرسلہ ایک خط طبع کیا ہے جسمین دنیا کو گاڑی اور مرد و عورت کو دو پہیہ قرار دیکر یہ ثابت کیا ہے کہ دنیا کی گاڑی بغیر مرد و عورت (یعنے جورو خاوند کے) چل نہین سکتی ہے پیشتر مولانا نذیر احمد صاحب نے بھی گھر کو گاڑی بنایا ہے ہین مگر نامہ نگار صاحب نے ایسے نازک وقت مین گاڑی طیار کی ہے کہ گورنمنٹ کے حکام دورہ پر نکلے ہوئے ہین تحصیل کے چپراسی گاڑیان بیگار پکڑ رہے ہین اگر یہ گاڑی بھی بیگار پکڑ گئی تو قیامت ہی آگئی دنیا کے سب کام بند ہوئے پھر اگر زیادہ بار لدا تو فرمائیے ان کمزور پہیون کی کیا حالت ہوگی جو ابھی سے چرخ چون بول رہے ہین حضرت پنچ کا نامہ نگار آپ کی راے مین کسی قدر مداخلت کرنا ہے خفا نہو جیے گا - جناب بندہ اس ترقی کے زمانے مین ہم دنیا کو دو پہیون کی گاڑی ہی کیون تصور کرین بلکہ اس زمانے مین جبکہ خاص و عام مین مشہور ہے کہ دنیا دم اوٹھائے بھاگی جاتی ہے کیا وجہ کہ ہم دنیا کو ریلوے انجن سے تشبیہ نہ دین یہ تشبیہ یقیناً ٹھیک ہو کیون کہ انجن آگ پانی سے چلتا ہے اور مرد و عورت کی مثال بھی آگ پانی سے دیجاتی ہے نامہ نگار کانپور نے جورو خاوند دو پہیے جو قرار دیے ہین اوسمین صرف اتنی قدر بات ملتی ہے کہ جورو خاوند کو جوڑہ اور پہیہ کو جوڑی کہتے ہین ہمارے نزدیک اسوقت کہ عورتون کی پیدائش بکثرت ہے اور دوسرا بیاہ نہونے سے رانڈین بھی از حد بڑھ گئی ہین جیسی کہ اونکی فریادین اخبارون مین مشتہر ہو رہی ہین اور بقول نامہ نگار موصوف اونکی آہ سے شہر تباہ ہو رہے ہین ضرور ہے گاڑی بہل چھکڑہ کو رتھ ٹمٹم - فٹن - بگھی اکہ یکہ گاڑی پالکی گاڑی - ریلوے گاڑی بلکہ ریلوے انجن بنا دین کہ دو پہیہ سے چو پہیہ کر دین یعنی ایک مرد ہی تین عورتون سے بیاہ کرے جسمین ایک کنواری اور دو بیوہ ہون تاکہ حساب ٹھیک ہو اسلیے کہ چو پہیہ گاڑی مین دو پہیے چھوٹے بھی ہوا کرتے دنیا کی گاڑی مین بجاے دو چھوٹے پہیون کے دو بیوہ ہون تاکہ دنیا تیز چلے اور اولٹنے پلٹنے کا خوف باقی نرہے - دنیا کو گاڑی جن جن حضرات نے بنایا صرف دو ہی پہیے لگائے آپ نامہ نگار اودہ پنچ نے چار پہیے لگا کر گاڑی کو اچھا خاصہ انجن بنا دیا ہے تاکہ خوب مزے سے دنیا کا کام چلے اگر اب بھی نہ چلے تو اوسکے گاڑی یا چلانے والے سے جواب طلب کیا جاوے ؞

راقم

دنیا دار

بقلم

بے پینک کا افیونی

لوکل علیہ الرحمۃ

سردی اس آخر وقت مین بھی اپنا زور دکھا رہی ہے - نزلہ زکام اور انفلوانزا کی جا بجا شکایت ہے -

آبرسانی کا محکمہ ہنوز کھلا نہین مصارف کا جزر و مد شروع ہو گیا - سنے آج تک تو یہی تجویز تھی کہ چھچھ ہون مین پانی کا منبع بنے گا - مگر اس عرصے مین حضور لفٹننٹ گورنر بہادر نے اوس جگہ کو ناپسند فرمایا - اور اوسکی جگہ عیش باغ مین جو دریا سے کئی میل فاصلے پر ہے منبع قرار دیا - اس پھیر بدل مین دو لاکھ روپیہ کے مصارف کی ترقی ہوتی ہے کیون نہو ؏

سالیکہ نکوست از بہارش پیداست

تھیٹر اپنے تماشے ابھی تک جاری کیئے ہوئے ہے مگر خبر ہے کہ بہت جلد کسی سمت کو دفع ہو گا - آخر بیچارہ کیا کرے یہان کے لوگ اچھے اکٹرون گانے والون کے خواہان اسدفعہ بھی جنس انکے پاس نادر اگر ایک اودہ ناواقف و اجہل ایسی کمپنیون مین گانا لازمی نہ سمجھے تو کیا ہوتا ہے کمپنیان تو جانتی ہین کہ سینری اور پوشاک وغیرہ کے اعتبار سے ہم کیسی کمپنی ہین اور اسیوجہ سے اپنے نام مین اوپیرا کا لفظ رکھتی ہین اور اوپیرا مین اگر گانا ہی اچھا نہین تو کچھ بھی نہین بس "گواہ چست" سننے والے بیوقوف کو لازم ہے کہ ڈراما اور اوپیرا مین تمیز پیدا کرے کسی سے چندے اس بحث کو پڑھے تب جون و چرا کرے ورنہ جسطرح غلط سلط انگریزی الفاظ اردو مین استعمال کرکے ٹھوکرین کھاتا ہے اوسی طرح ایسے مباحث مین بھی ذلت اوٹھائیگا -

اشتہارات

ترجمہ سفرنامہ شاہ ایران بابت سیاحت یوروپ

اعلیٰحضرت شاہ ایران نے جبکہ روس جرمنی بلجیم لندن فرانس وغیرہ یورپ کے ملکون کی سیاحت کی تو تمام کیفیت ضیافت مہانی سلطنتوں کا سب حال اپنے قلم سے لکھا یہ ایک نئی مثال ہے کسی بادشاہ نے سفرنامہ نہین لکھا نہ ایسا سفر کیا ہے اردو مین ترجمہ بلد بند عا ہوا طیار ہے۔ عہ مع تصویر عکسی - مع محصول ڈاک - ۱۰ آر

المعلن

وحی - اوستاد فارسی نہر ماسٹر ... بارام ...

مجموعہ الشعبدہ (یعنے) طلسمات کا ڈھیر

اس کتاب مین گلاب کے پھول کو ... آوانا تین ... کے اندر سے کبھی غایب اور کبھی حاضر ہونا تماشا دیکھنے والون کے جلے ہوئے رومال کا بندوق کے فیر ہوتے ہی ثابت ہو کر چھاتی پر لٹک جانا - کنوئین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون سے جلے ہوئے رومال کا بندوق کے فیر ہوتے ہی ثابت ہو کر چھاتی پر لٹکجانا کنوئین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کا جلا ہوا رومال ثابت ہو کر ایک ڈبل روٹی سے نکلنا گھڑی کو منتر کے زور سے چلانا اور بند کرنا - میز پر کٹا سر ہر زبان مین گفتگو کرے وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے عجیب و غریب شعبدے کہ جنکو انگریز انگریز لوگ کر کے ہزارون روپیہ کماتے ہین مع تصویرون کے درج ہین - اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین - اگر غلط ہون قیمت واپس کردون - قیمت مع محصول ۱۰ ... یہ کتاب ہندی دیوناگری مین بھی ہے - قیمت - ۱۰ آر

المشتہر

نقو پرشاد پروپرائٹر میجکل کمپنی جھانسی

تقویم اودھ پنچ

چونکہ ما لطافت و جدت کو زندہ دلی کا خیال اسطرح مین نظر رہتا ہے جسطرح ذرہ خزانہ لوٹنے کا ... روس کو ہندوستان کے جدید راستے امیر کابل کو زرکشی سے تاز ... ہماری لوکل گورنمنٹ کو داٹر ورکس کے اجرا کا لہذا ۱۸۹۲ع کی جنتری پیرایہ ظرافت مین شایع فرمائی گئی ہے مضامین کی خوبی و لطافت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے خریداران پرچہ کی خدمت مین بلاقیمت بھیجی گئی ہے - ... دان کی واسطے قیمت ۱ محصول ... جنتری ہاتھون ہاتھ فروخت ہو ... بہت ہی تھوڑی سی باقی رہ گئی ہین - جن صاحب کو درکار ہو قیمت ... جنتری بھیجدی جاوے +

حسب الحکم - حضرت - اودھ پنچ لکھنؤ

اشتہار

۱۹-۲-۹۲   ۱۷-۸-۹۲

(۱) واضح ہو کہ ہمارے کارخانہ مین اوپن فیس کی گھڑیان نہایت عمدہ مضبوط اور وضعدار لیور باسٹن نام کی آئی ہین جو چال مین بہت صحیح ڈایل پر سونہلا گلٹ اور پھولدار کام کیا ہے - قیمت صرف ۲۳ روپیہ ہے - خانہ بھی عمدہ - ایک کمانی اور شیشہ فاضل دیا جائیگا -

(۲) باسٹن لیور - یہ گھڑی مثل مذکورہ بالا جملہ خوبیان رکھتی ہے صرف گلٹ نہین ہے - قیمت کل - ۱۱ روپیہ

(۳) ... پیلاکس گھڑی - بقول اسکے کہ کم خرچ بالانشین نہایت عمدہ چال کی ہے جسمین چابی لگی ہوئی ہے - ایسی گھڑی اس قابل قیمت کی دنیا کے پردے مین نظر نہین آئی قیمت صرف - ۶ روپیہ

(۴) پکا گھڑی - یہ گھڑیان اسم بامسمےٰ ہین زیادہ تعریف لغو ہے - دراصل قابل تعریف ہے - ہر جگہ سے لوگ تعریف ہی کرتے ہین قیمت صرف - ۷ روپیہ ۸ آنہ

(۵) ... انواع اقسام کی گھڑیان ہمارے کارخانے مین قیمتی ۲ روپیہ سے ۵۰ روپیہ تک کی موجود ہین بہتر منگوا کر ملاحظہ فرمایئے +

المشتہر

رام کرشن ورما مالک بھارت جیون پریس بنارس

رزم و بزم

اُردو زبان کا ایک تاریخی اچھوتا ناول - قنوج کی لڑائی - سلطان شہاب الدین کی فتح - راجہ جے چند کی شکست کا ایک پُر اثر قصہ غازیان اسلام - دلیران راجپوت کی شجاعت کا اعلےٰ نمونہ حسن کے راز و نیاز عشق کے سوز و ساز کی ایک اصلی تصویر - جسکے قصے کی عمدگی مضامین اور بندش دیکھنے سے ظاہر ہو گی - منگوایئے! جلد منگوایئے!!

قیمت مع محصول ڈاک - عہ

المشتہر

محمد امراؤ علی - امین آباد - لکھنؤ

اودھ پنچ

مرزا اسمعیل دردی اصفہانی

اور

آزاد

بقیہ ۲۵- فروری ۱۸۹۲ء

نمبر (۳)

مرزا اسمعیل صاحب نے صفحہ ۹ نمبر ا سے اصل جواب شروع کیا ہے - لیکن تمہید فضول سے وہ یہان بھی نہین باز رہے - محسن الملک کی طرح طوالت بے محل آنکے طرز تحریر مین بھی داخل ہے اور منہ کے ساتھ - کیا وہ اپنی اصلی قابلیت سے زیادہ ملک کو اپنے قابل ہونے کا یقین دلانا چاہتے ہین - یہ بخیر ہے اسلیئے کہ زمانہ انسان کے واسطے کسوٹی بنا ہوا ہے - شاید محسن الملک کی تائید مین اسکی ضرورت سمجھی گئی ہو کیونکہ انھون نے بھی لکچر پر خامہ فرسائی کرکے وہ لیاقت ملک پر ظاہر کر دی جو ہے - انہین فی نفسہ نہین ہے - مرزا صاحب کہتے ہین کہ دہ مدت سے اسلام کی تباہ حالت پر کچھ لکھنے مین اوقات ... صرف کرتے رہے اور اڑھائی ... کی کتاب انھون نے لکھ ڈالی جو کسیوقت چھپیگی - وہ چھپنے سے پہلے ہی کہتے ہین کہ ملک اس کتاب کا منتظر ہے اور جب شائع ہو تب اسپر غور کرے - ہمکو حیرت ہے کہ یہ نقوبیانی کیون - مرزا صاحب کی شہرت اور قابلیت ایسی سندی نہین ہے جنکی تصنیف کے واسطے قبل از وقت انتظار کی ضرورت ہو - یہی رسالا انکی آیندہ تصنیفات پر ایک راے قائم کرنے کے لیئے کافی ہے - خدا جانے کتاب غور اور لحاظ کے قابل ہو بھی یا نہین - اگر ہوگی تو ذی فہم خود ہی شوق سے دیکھین گے - اگر اس لائق نہ ہوگی تو مرزا صاحب ہزار لنترانی کرین - وہ ردیون مین جگہ پائیگی - مرزا صاحب لکھتے ہین کہ کسی کو بیمار اسلام کا علاج نہین معلوم ہے - مگر بخیال مرزا صاحب کے صرف مرزا صاحب کو - اگر انکو بھی نہین معلوم ہے تو خامہ فرسائی انھون نے کی وہ مہمل ثابت ہوگی اور اگر اپنے معلوم ہونے کے وہ مدعی ہین تو گویا اس بات کے مدعی ہین کہ تمام ہندوستان مین ایک وہی ہین اور بس - ملک خود اس قول سے انکے دماغ کا فیصلہ کر سکتا ہے -

مرزا صاحب صفحہ ۴ مین پھر لکھتے کہ محسن الملک کا لکچر اردو اور انگریزی مین انکی میز پر رکھا ہوا ہے - یہ وہی مذاق ہے جسکو دیباچے مین وہ لکھ چکے ہین - آخر انکا قلم بیکیان کیون لیتا ہے ! کیا یہ ظاہر کرنا منظور ہے کہ وہ انگریزی بھی جانتے ہین اور انکے یہان میز بھی ہے - کاش یہ بھی لکھ دیتے کہین اسوقت کرسی پر بیٹھا ہوا ہون - لکھتے ہین کہ "مین اسکے (یعنی لکچر کے) مطالب اور فقرونکو تحقیق و باریکی کی نگاہ سے دیکھتا ہون" اس کہنے سے پہلے انکو یہ ثابت کرنا تھا کہ وہ دماغ تحقیق اور نگاہ باریک مین بھی رکھتے ہین - آجتک انکی کسی تصنیف سے اونہین ایسا مادہ ثابت نہین ہوا ہے - اس صورت مین ہمکو اسکے مذاق فہم پر کیا اطمینان - لکھتے ہین کہ انکو محسن الملک کے "سوانح عمری اور شخصی اعمال سے بحث نہین" ہمکو بھی بحث نہین - مگر ہم اس موقع پر اتنا کہنے سے باز نہین رہ سکتے کہ آخر مرزا صاحب نے اس جملے کے لکھنے سے کیا فائدہ سوچا تھا - انھون نے خواہ مخواہ محسن الملک کے سوانح عمری اور شخصی اعمال کو شک مین ڈال دیا - اور دور کے سوچنے والون کو اس بات کے خیال کرنے کا موقع دیا کہ اگر کچھ دال مین کالا نہین ہے تو مرزا صاحب نے ملک کے خیالات کو محسن الملک کے "سوانح عمری اور شخصی اعمال" کی جانب سے کیون ہٹانا چاہا - مرزا صاحب نے محسن الملک کے ساتھ اچھی دوستی کی کہ بلا ضرورت اور بے موقع انکی نیکنامی کو معرض بحث مین ڈالا - ہم تو اس طرز تحریر کے قائل ہو گئے -

لکھتے ہین کہ "مین دنیا مین نہ کسیکے خیالات کا نہ سر سید احمد خان کا نہ محسن الملک کا نہ الہ آباد کانگرس کے افراد کے خیالات کا پیرو ہون بلکہ مین اپنے ذاتی خیالات کا پیرو ہون اسلیئے اگر مین کچھ لکھون تو نواب محسن الملک بہادر کانفرنس نہین الخ" کانگرس کا لفظ القط - مرزا صاحب کو اتنی خبر بھی نہین کہ الہ آباد مین کانگرس کا لفظ کانفرنس سے بدل دیا گیا - مرزا صاحب کے اس لکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی - پیرو بننے یا نہ بننے کا فیصلہ صرف انکے اس لکھنے پر نہین ہو سکتا - اگر انکا قلم اعتدال پر رہتا تو ملک خود انکو بری کرتا - یہ انکی نافہمی ہے کہ جس رنگ مین وہ ڈوبے اسی سے انکار کرتے ہین حالانکہ انکا لباس بول رہا ہے - محسن الملک کی پیروی انکے لیئے مناسب بھی تھی اسلیئے کہ جہان مرزا صاحب کے ہاتھ مین کاسہ رزق ہے وہین محسن الملک افسر خزانہ ہین -

مرزا صاحب صفحہ ۵ سطر ۱۵ مین لکھتے ہین کہ "ہر فرد انسان خطا کا لازم ہے" کیا اسی جملے کے تحت مین محسن الملک بھی آسکتے ہین - ممکن تو ہے - بشرطیکہ مرزا صاحب انکو انسان تسلیم کرین - اگر آسکتے ہین تو انکے لکچر مین خطا کا ہونا کیا بعید ہے - مگر وہ دیباچے مین "لکچر کا ملے" لکھ چکے ہین - شاید اب اس جملے کو واپس لین -

وہ آزاد کو مخاطب کرکے لکھتے ہین کہ "کسی کو بھی شخصی غرض نہین اور خصومت نہین ہے" مذہبی غرض تو شخصی غرض اور خصومت ان دونون تعریفون سے علٰحدہ ہے اور محسن الملک نے اپنی بے عقلی سے سر سید کی خوشامد مین مذہب پر خوب ہاتھ صاف کیا ہے - کیا ہمکو یہ غرض بھی نہونی چاہیئے - مرزا صاحب یا تو اقرار کرین یا انکار - اگر وہ اقرار کرتے ہین تو منشی احمد علی صاحب کے ان ریمارکس کو تسلیم کرتے ہین جو انھون نے محسن الملک کی مذہبی لغزشون پر شائع کیے اور اگر انکار کرتے ہین تو اسلام سے منکر ہو کر محسن الملک کے مذہبی پیرو بنتے ہین جو سر سید کے مذہبی پیرو ہین - اور یون مرزا صاحب کا سلسلۂ بیعت

سر سید تک پہونچا جاتا ہے -
لکھتے ہین کہ من حیث المجموع یہ لکچر نہایت عمدہ لکھا گیا ہے اتنا تو ہم بھی کہتے ہین کہ اچھے الفاظ سے لکچر آراستہ کیا گیا ہے "من حیث المجموع" کے الفاظ مرزا صاحب ہی کے قلم کے لکھے ہوئے ہین - شاید محسن الملک کی طرح مرزا اسمعیل صاحب کا حافظہ بھی ضعیف ہے - ورنہ وہ یاد کرتے کہ دیباچہ مین "لٹریچر کاٹ" لکھ چکے ہین کامل سے تو یہ مطلب ہے کہ اسمین ذرا بھی نقص نہو - اب "من حیث المجموع" کے محاورے سے وہ اس بات کے قائل ہوئے کہ گو یہ نقائص تو ہین مگر مجموعی حیثیت سے لکچر اچھا لکھا گیا ہے پہلے مرزا صاحب لکھنا سیکھتے پھر جواب لکھنے کا ارادہ کرتے - محسن الملک کیطرح ٹھوکرین کھا کھا کے تحریر کے میدان مین اوندھے منہ گرنے سے کیا فائدہ ؟

(باقی آیندہ)

بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست

دیسی اخبار اور اونکے نامہ نگار جو واویلا و مصیبت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ دیسی ریاستون مین نامہ نگارون کی تلاش مین سرگرم رہنے والے ہمیشہ کنوون مین بانس نہین نہین بانسون مین کنوین ڈالتے رہتے ہین اونکے اشتباہ پر کانون مین سر کردیا جاتا ہے -
حیدرآباد کی سرکار آج تہذیب کی کان اور جدید روشنی کے لیئے لائٹ ہوس بلکہ کرہ نار ہے اوسنے اپنی عملداری کے اخبارات کا اس زور سے گلا دبایا کہ بیشتر کا دم نکل گیا اگر کوئی باقی بھی ہے تو نیم مردہ سسک رہا ہے -
یہ ان حضرات کی ناتجربہ کاری کا نتیجہ ہے اس پیشہ والون مین جنھون نے آزادی و صداقت کا جھنڈا کھڑا کر لیا ہے ہر جگہ اونپر لے دے ہوتی ہی رہتی ہے سچ بولنا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے سچ کون بولتا ہے اور کون سنتا ہے سچی بات سے کانون کے پردے پھٹ جاتے ہین سچی بات گالی ہوکر دل دکھاتی ہے منصور حلاج سچ بولا تھا دار پر کھینچدیا گیا -
گورنمنٹ ہند نے جسوقت بنگو باشی پر مقدمہ قائم کیا تھا دفعہ ۱۲۴ انعزیرات ہند کا الزام لگایا تھا اخباری دنیا مین کھلبلی پڑ گئی تھی اگر رحمدلی کا برتاو نہ کیا جاتا آٹے دال کا بھاو معلوم ہو جاتا مقدمہ واپس لیا گیا چشم نمائی پوری پوری ہوگئی عمر رضامندی کے بل پر جو بنگو باشی نے زہر اوگلا تھا اوسکے گلے کا ہار ہو گیا اخبارات کے ہوش و حواس غائب غلہ ہو گئے اب کیا مجال کہ کوئی چون کر سکے سب کچے دھاگے کے بندھے ہوئے ہین -
گورنمنٹ ہند سے بھی شکایت کیا ہے حاکم کا حکم اصول قانون ہے حکمت عملی کا مغز رعایا پروری کا تخم انصاف کا گودا معدلت گستری کا لب لباب اوسکے علاوہ دوسری گورنمنٹون مین بھی یہ چخ رہتی ہے -
بلگریا سے فرانسیسی نامہ نگار نکال باہر کیا گیا فرانسیسی کانسل بہت کچھ اوچھلا کودا مگر سماعت نہوئی -
اوسیسے پارسال حسب الحکم گورنمنٹ اٹلی کے فیگرو کا کارسپانڈنٹ اٹلی سے نکالا گیا تھا -
اوسکے ایک سال قبل دو فرانسیسی کارسپانڈنٹ جرمنی سے نکالے گئے تھے -
گورنمنٹ روس مین حکم ہوا ہے کہ قحط کے مصائب پر اخبارات قلم نہ اوٹھائین اوسپر تناک آگ مالانہ گائین چلیے فیصلہ شد گھر گھر یہی رونا ہے - ہم نہین جانتے کہ یورپ نے اخبارات کو کیون آزادی دی ہے اور اوس آزادی کا مفہوم کیا ہے -
سلطنت علیہ عثمانیہ مین اور ایران مین اخبارات کو آزادی سے قلم اوٹھانیکا حوصلہ ہی نہین ہوتا اونکی تو زبان ہی نہ جبڑے مین کھلی ہے نبی جی سمجھو حق اللہ پاک ذات اللہ کے سوا کچھ جانتے ہی نہین ؎

کھلی ہے کنج قفس مین مری زبان صیاد
مین ماجرائے چمن کیا کرون بیان صیاد

پانیر لکھتا ہے کہ "روس مین قحط کے مقامات مین جنگی قانون مشتہر ہوا ہے تاکہ بد نظمی اور لوٹ موقوف ہو"
اس مقام پر ہم کو بھی لازم ہے کہ پانیر کے ساتھ ہمزبانی کرین روس ظالم ہے اظلم ہے دوالیہ ہے لیکن اگر ہم واقعات کو دیکھتے تو کہتے کہ اضلاع مدراس اور اجمیر مین کیا ہو رہا ہے ذرا آنکھین کھولکر دیکھو اور اس قانون کا نام بتاو جو اضلاع مذکورہ مین اسوقت جاری ہو رہا ہے +

راقم
ایک مسلمان

صداقت پسندی

اگرچہ ہندوستان کے رؤسا کو شخصی حکومت حاصل تھی اور اونکے دربار خوشامدی کان جھوٹ کی جان کہے جاتے تھے لیکن اونھون نے سچ بولنے والون کی باتین اس آزادی کے ساتھ سنی ہین کہ اسوقت اہل یورپ سنین تو اونکے کانون کے پردے پھٹ جائین سچی بات کا سننا ذرا دشوار ہے ایک مرتبہ راجہ رتن سنگہ فرمانروائے چرکھاری باندے والے نواب کے یہان مہمان تھے نقالون نے نقل کی نقالی مجرمون کے واسطے ایسی سزا تجویز کی گئی جو سزائے موت اور حبس دوام بعبور دریائے شور سے زیادہ سخت ہو انجام کو یہ کہا گیا کہ ان مجرمون کو راجہ چرکھاری کے سپاہیون مین نوکر کرا دیا جائے کہ کام زائد لیا جائے اور تنخواہ برسون نہ ملے -
راجہ صاحب نے ایک ایسے مجمع مین جہان رؤسا جمع تھے اس نقل کو سنا چین بجبین نہ ہوئے بلکہ اپنے انتظام کو درست کیا اور شکایات کو رفع کیا - سپاہیون کو وقت پر تنخواہ ملنے لگی اور اسوقت اگر کسی حاکم کو ایسی سوجھی

معمائے حل طلب برائے لوکل گورنمنٹ

"طعام مے طلبد یا آب ؟"

سنائی جائے تو اوسکی خودسری حکم یہ ہے کہ عمر بھر کے لیے جیل کو بھیجدیا جائے یا جرمانہ کی رقم اور پھر سزا دفعہ ۳۰۲ مین پھانسا جائے ×

راقـــــــم

ایک مسلمان

دکنی شاعری

تقصیر- اون کے سفرنامہ مین ہو تو کوئی بات دلچسپی کے لائق نکوہے ہان دو چار شعر اُن مین جو دکن کے استادان ارشاد فرماتے ہین بالکل عجیب قصائد اور غزلیات سے انتخاب کر دیا نہ ہین - ملاحظہ کیجیے ہر شعر کیسے ہین

دوہرا

علی و فاطمہ سے [illegible] کیا خاتون جنت سے

تمھارا لال کیا [illegible] کیا یا سید اشت [illegible]

دیگر

حق نے پڑھی ہے خالق کبریٰ نا تحہ

یعنی نبی کے خاص پیمبر پہ فاتحہ

منتخب از قصیدہ درشان نواب بشیرالدولہ آسمان جاہ

آسمان کے تم جاہ ہوا سے دولت بشیر د

سرکار کی بیٹی مین ہوئے تمکو ہی دیکھا

راقـــــم

آداب تقصیر

روح الاخبار

اس اخبار نے ترولی ضلع علیگڑھ سے خروج فرمایا ہے - لوح سے لیکر اخیر سطر تک پری کی صورت ہے - خط ایسا پاک و پاکیزہ کہ یاقوت رقم خان - ہزار رقم خان - میر عماد - اشرف وغیرہ اوسکے مقابلے مین خط غلامان لکھنے والے معلوم ہوتے ہین - عبارت اور حرزین ایسی چنی اور چیتی ہوئی کہ چھپائی اور خط دیکھتے جیسی روح ویسے فرشتے کی شکل یاد آتی ہے - پھر آپ جانیے قصبے مین اسقدر سامان فراہم ہو جانا کچھ ہنسی ٹھٹھا نہین اس اہتمام کے ساتھ آٹھ صفحے سے زیادہ کا اخبار ہفتہ وار نکل ہی کب سکتا تھا - دوسرے اخبار تو سہی نہین روح الاخبار ہے وہ تو بالکل خلاصہ ست - آنس ہوا ہی جاتے - نام سے ہیدا ہے کہ یہ پرچہ مرے ہوئے اخبارون کی روح ہے - اسکے منیجر سید کریم احمد صاحب کو منیجر سمجھیے یا مردہ اخبار کا ڈفالی جو روح نکالا کرتے ہین قیمت دیت کا جھگڑا منیجر صاحب ہی سے پوچھ لیجیے ×

مینوسپل انتخاب

چونکہ آجکل مینوسپل کمشنرون کے انتخاب کی فصل ہے ہر طرح کے ممبر اپنے اپنے انتخاب کی فکر مین غلطان پیچان ہین کوئی دستخط حاصل کرنے کی تدبیر مین کوئی تحریرون اور جلسون کے ذریعے سے اپنے خیالات ظاہر کرنے کی ادھیڑبن مین کوئی سفارشن کی گھات مین - کوئی حکام کی خوشامد کے چکر مین لہذا ہمارے ایک دوست نے جو ممبری پر ہزار جان سے عاشق ہین اور ایک مدت دراز سے لاکھون فکرون مین مبتلا تھے اور اب خدا خدا کرکے یہ دن دیکھنا نصیب ہوا ایک عبارت اپنے خیالات اور رائے سے جمہور کی آگہی کے واسطے لکھی ہے اوسکو ہم بجنسہ شائع کرتے ہین اور انتخاب کرنے والون کی فرو دیت سے امید رکھتے ہین کہ ایسے ممبر کو ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دینگے ایک حلقہ کیا تمام شہر کے کل حلقون کی طرف سے انتخاب کرکے مینوسپلٹی کی چراگاہ مین چھوڑ دینگے اور اگر خدانخواستہ جمہور نے نادانی یا حماقت سے قدر دانی نہ کی اور اپنی کشتی فوائد بے چلانے کے واسطے ایسا نادر روزگار کشتیبان نہ تجویز کیا تو ہماری گورنمنٹ تو ضرور ہی اپنا ممبر نامزد کریگی -

گذارش بندہ خوشامدرائے

بخدمت

انتخاب کنندگان حلقۂ حماقت گنج سفاہت نگر و احمق آباد

میرے مہربانو اس نالائق رذلائق کو محض آپ لی چشم پوشی - رعایت لاپروائی - سستی - کاہلی - اور حماقت پر تکیہ ہے کہ بلا لحاظ اپنی بد لیاقتی اور بے ایمانی اور بدنامی اور ملکی نکحرامی کی تشہیر کے اسطرح لائق فائق محبان ملک وخیرخواہان قوم کے مقابلے مین خم ٹھونک کر انتخاب کے دنگل مین دہم سے آکودا ہون مجھے کمال مسرت اس امر کی ہے کہ مین آپ کے نیک نام [illegible] ممبری کا امیدوار ہون یہ وہ برگزیدہ اور انتخاب روزگار حلقے ہین کہ ہر متنفس بیان کا گول دو ہے جسطرح دائرے مین مرکز سے محیط تک جسقدر خطوط کھینچے جاتے ہین سب باہم مساوی ہوتے ہین - اوسیطرح مجھے امید ہے کہ ہر انتخاب کنندہ انتخاب کی حماقت مین مساوی ہوگا -

مجھے اپنی رائے اور خیالات اور گزشتہ کارنامے یاد دلانے کی اسوجہ سے ضرورت لاحق ہوئی کہ مین آپ صاحبون کی توجہ اور نسیان [illegible] سے بخوبی واقف ہون اور جانتا ہون کہ آپ نے میری کارروائیان غالبا حوالہ طاق نسیان کردی ہین پس جب تک

وہ سب باتین یاد دلاؤن مجھے خوف ہے کہ آپ کسی اور کو منتخب کرلین اور مین نالائق منہ دیکھتا رہجاؤن مجھے اس امر کی یاددہانی کی ضرورت ہے کہ مین حکام کی خوشامد کیلئے پیدا ہوا۔ پرورش پائی اتنا بڑا ہوا اور اس درجے تک پہونچا۔ میرے مان باپ نے شاید حکام ہی کی خوشامد کی موقع مین نے عرصہ دنیا مین قدم رکھا ہو اور دایہ نے تو ضرور اسکو میری گھٹی مین ڈالا تھا جب تو یہ کیفیت ہے کہ جسطرح نانون ہجڑوان کو ڈھول کی آواز سنتے ہی ناچ کی پھونکتی ہے اوسیطرح حکام کا نام سنتے ہی دریاے خوشامد میرے سینے مین موجزن ہوتا ہے۔ غالباً آپ میرے اس تجربے کی تردید نہ کرسکین کہ دنیا مین اور بخصوص آجکل حاکمون کے دربارون مین اگر کچھ کام نکلتا ہے تو خوشامد ہی سے بس اگر آپ کو منظور ہے کہ آپ لوگون کا کوئی کام نکلے تو مجھ ایسے خوشامدی کو انتخاب فرمائیے۔

آپ کو اس امر سے بھی آگاہ کردینا میرے نزدیک مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ میری راے مین آپ کے شہر کی صفائی بدون منہدم کئے غیر ممکن ہے مین حتی الوسع ایسے امور کے اجرا مین ہمہ تن سعی کرتا رہونگا جنسے رعایا خصوصاً غریب غربا تباہ و برباد ہوتے رہین۔ کوئی محصول ایسا نہ ہوگا جسکو بلالحاظ نفع و نقصان مین بدل منظور نہ کردونگا۔ کوئی ایذادہ انتظام ایسا نہ چھوٹنے کا جسکا بڑی شد و مد سے مین موید نہونگا۔ غربا اور مفلوک باشندگان شہر کی حالت پر سرسری نظر ڈالنا بھی مین اپنے خیال کی نہایت ذلیل پستی تصور کرونگا۔

الغرض میری ساری کارروائیون مین شہر کا اوجاڑنا ملحوظ رہے گا تاکہ ایکدفعہ شہر اجڑ کر پھر دوبارہ جب آباد ہو تو ہر طرح کی صفائی اور انتظام کی خوبی اوسکی آبادی کے ساتھون ساتھ ترقی کرتی جاے۔ اور اگر خدانخواستہ اس ترکیب سے خاطرخواہ بربادی عمل مین نہ آئی تو پہلا شخص مین ہونگا جو بڑے دھڑلے سے یہ تجویز پیش کریگا کہ دریاے گومتی کا سارا پانی کلون کے ذریعے سے تمام شہر پر مثل ظالم حاکم کے مسلط کردیا جاے کہ تمام گندگی دور ہوجاے۔

مین اون مفلسون کے واسطے بھی فکر سے غافل نہ ہونگا جو معذوری کی وجہ سے محنت مزدوری کے لائق نہین ہین اور بھیک مانگ کر پیٹ پالتے ہین۔ ہر ایک کے گلے مین گھڑا باندھکر دریا مین ڈبوا دونگا۔ صاحب لوگون کی خاطر سے کئی سو روپیہ دریا کی سوار نکالنے مین صرف ہوتا ہے اور اس سے تو پورا شہر کوڑے کرکٹ سے پاک ہوتا ہے وہ حکام جنکو حکم قرآن اور وید و پران سے احکام سے زیادہ جانتا ہون اسمین میرا ساتھ دین گے

مین وعدہ کرتا ہون کہ حکام کی دعوت اور روشنی مین جسقدر ممکن ہوگا میونسپلٹی کا بیدریغ صرف کرانے مین مین ہرگز پہلوتہی نہ کرونگا۔ کیونکہ ایسی باتون سے آدمی معزز اور موقر ہوتا ہے اور خوب سمجھ لینا چاہیے ہر حلقہ اوسیقدر معزز و موقر ہوگا جسقدر اوسکا ممبر ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ مین شادی پر ٹکس بند ھواؤنگا بچے ہونے کا ٹکس تجویز کرونگا۔ مرنے جینے کا محصول قائم کراؤنگا اور اجناس کی قسم سے تو محصول بندھ چکا ہے صرف ہوا باقی ہے اوسپر بھی مین محصول بندھوا کردم لونگا۔ مینہ برسنے کا محصول بھی ضرور بندھوایا جاے گا جسکے گھر مین جسقدر مینہ کا پانی سماے گا اوس سے اوسیقدر محصول لیا جاے گا الحاصل اسیطرح بہت سے ابواب میرے ذہن مین ہین جو بعد انتخاب کے آپ کو دکھائے جاینگے۔ اور جو مسئلہ آبرسانی کے مصارف کے واسطے میرے نزدیک ضروری اور نہایت ضروری ہین۔

مجھسے آپ لوگون کو توبھی اُمید رکھنا چاہیے کہ جب کبھی حکام اور رعایا کی راے مین اختلاف ہو جاے حکام کی راے کیسی ہی غلطی پر مبنی اور معدلت سے بعید ہو مگر مین ہمیشہ طرفدار حکام کا رہونگا۔ اور ہرگز رعایا کا ساتھ نہ دونگا۔

اگر کوئی دریدہ دہن اور صاف گو ممبر جلسے مین مخالفت کرے گا تو مین جھوٹ فریب۔ دغا۔ بدزبانی۔ چالاکی۔ سے جسطرح بنے گا گلا دبا کر خاموش کرونگا اور حکام کی تائید کے اطمینان پر اوسکا گلا دبا دونگا کہ کوئی چون چرا نہ کرسکے۔

مین اپنی کارروائی سے یقین کامل رکھتا ہون کہ ان کارروائیون کے جلدو مین بہت جلد کسی خطاب راے بہادر۔ کی سی اس آئی وغیرہ سے متفخر ہونگا اور آپ لوگون کو موقع دونگا کہ آپ ایک دوسرے کو مبارکباد دین کہ ہمارا ممبر محض اپنی کوششون سے (عام اس سے کہ معزز ہون یا ذلیل) ایک ایسے درجے کو پہونچا جسکا بہتون کو رشک ہے۔

اب آخر مین صرف اسقدر اور کہنا ہے کہ اگر لاکھ دفعہ آپ لوگونکا جی چاہے مجھے اپنا ممبر منتخب کیجیے۔ ورنہ میری ذات شریف اس کام مین آپ کی عنایات کی چندان محتاج بھی نہین ہے۔ اگر آپ لوگون نے میرے حریف کو جو خیرخواہی ملک و قوم اور آزادی کی ڈینگ مارتے پھرتے ہین اور باعتبار تعلیم کے مجھسے لائق سمجھے جاتے ہین ممبر کیا تو خدا میرے خداوندان نعمت حکام کو سلامت رکھے مین سرکاری ممبر ہوجاؤنگا کیا سبب آخر مین جو اپنی جان خوشامد درآمد مین حیران رکھتا ہون صبح سویرے منہ اندھیرے سے ہر ہر کوٹھی اور بنگلے کے گرد صدقے ہوتا پھرتا ہون ڈالیان اپنے سر پر لادلاد کر پہونچاتا ہون۔ چندن مین ہزارون دیتا ہون۔ اردلیون بیراؤن۔ خانساماؤن کا کیا ذکر صاحب کے مہتر اور باورچی خانے کی میٹ تک کو ہزارون جھک جھک کر سلام کرتا ہون تو کیا یہ ساری جانفشانی بادہوائی ہوجائے گی۔ مین صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے

تو ہون پر گر پڑونگا۔ گڑ گڑا۔ دانت نکال۔ بسور بسور کر عرض حال کرونگا اور کچھ نہ سنین گے تو انکی لکہی کے آگے لیٹ جاؤنگا اور جسطرح بنے گا ممبری لونگا اور ضرور لونگا۔

مجھے آپ لوگون کی راے کی محض اتنی طمع ہے کہ اگر سرکاری ممبر ہوکر مین نے حکام کی خواہ مخواہ تائید کی تو لوگ کہین گے کہ سرکاری ممبر تھے ہی انکی بات کا کیا اعتبار۔ اگر ذرا اڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کو ناخوش کردین برسون کی محنت اکارت جاے۔ خطاب پانے کی ساری کوششین خاک مین ملجاین۔ اور اگر آپ لوگون کا ممبر ہونگا تو آپ کی گردنین بہت اچھی طرح کاٹ سکونگا۔ اور میرا اعزاز بہی حاکمون اور رعایا کی نظر مین زیادہ ہوگا۔ کیونکہ سرکاری ممبر لاکہ کچھ ہون مگر تعلیم یافتہ گروہ مین اونکی راے کی چندان وقعت نہین ہوتی۔ اور وہ کرایہ کے ٹٹو سمجھے جاتے ہین۔

پس مجھے اُمید ہے کہ آپ لوگ تمام پہلوؤن اور میرے مصالح پر غور کرکے مجھے منتخب کرین گے اور دیکھین گے کہ مین لوکل سلف گورنمنٹ کو کسقدر زیب و زینت دیتا اور سسکتے ہوے شہر کا کیونکر جلد فیصلہ کرتا ہون۔

مردود خلائق
خوشامد راے اُمیدوار میونسپل کمشنری

لوکل

آج کل میونسپل انتخاب کی فصل ہے۔ مسئلہ آبرسانی نے جمہور کو اس امر کی جانب زیادہ مائل کردیا ہے کہ کمیٹی مین اون کی قائم مقام اونکے فائدون کو ملحوظ رکھنے والے ہون نہ کہ بے سمجھے بوجھے حکام کے بعض خبط کی محض تائید کرنیوالے۔

لکھنؤ کی خلقت اجراے واٹرورکس سے بے انتہا ناخوش ہے۔ نہ اسوجہ سے کہ اوسکو اچھا پانی پسند نہین۔ بلکہ جو طریقہ اسکے ٹکس کا تجویز ہوا ہے اوس سے خلقت نالان ہے۔

جسطرح کسی کسی دن عیش باغ کے بندرون مین شورش ہوجاتی ہے اوسی طرح اس لنگوٹی مین پھاگ کھیلنے والے شہر مین شادیون براتون کی آجکل ہر گلی کوچے مین شورش ہے۔ اوسپر ہولی کا زمانہ ارباب نشاط کے پوبارہ ہین۔ خیال تھا مہاراجہ پٹیالہ کے جلسے کے بعد یہ شیطانی گروہ چیندے کام دینے کے لائق نہو۔ مگر تو نے کیجیے بھاگون کے ہاتھ کی تنی روزی کا دروازہ اور وسیع ہوگیا۔ بقول شخصے اب کسی وقت فرصت ہی نہین ہوتی۔

اودھ پنچ

مرزا اسمعیل دردی اصفہانی

اور

آزاد

بقیہ ۳ - مارچ سنہ ۱۸۹۲ء

(نمبر ۳)

لکھتے ہین کہ "شاید دوسرا کوئی نہ لکھ سکیگا" اگر "دوسرے" سے مرزا صاحب اپنی جانب سے قیاس کرتے ہین تو بیشک صحیح ہے - وہ ایسا بھی نہین لکھ سکتے ہین جیسا محسن الملک نے لکھا ہے (اگرچہ محسن الملک نے بہت مہمل لکھا ہے) کیونکہ مرزا صاحب کا سرمایہ فہم و فراست اس جواب سے ختم ہو چکا - اور اگر یہ مطلب ہے کہ تمام ہندوستان مین " دوسرا کوئی نہ لکھ سکیگا " تب بھی مرزا صاحب کا یہ دعوی ایک خیال کے ساتھ صحیح ہو سکتا ہے یعنی ولایت کے اعتبار سے یہ ممکن نہین کہ دو شخص لغویت کے کانٹے مین ایسے برابر تلین کہ ماشہ رتی کا بھی فرق نہ رہے - اس صورت مین اگر کوئی دوسرا لغو نویس ہوگا تو یا محسن الملک سے کم ہوگا یا زیادہ - پھر کیونکر ممکن ہے کہ وہ ایسا ہی لغو لکھ سکے - مسلمانونکی ترقی اور انکا تنزل اگر صرف کانڈی کی تاریخ سے دکھایا گیا تو دن بڑی کرامات ہوئی یہ طفلانہ دعوی مرزا صاحب ہی کے لیئے موزون ہے - در اصل قابلیت یہ تھی کہ بغداد اور اندلس مین اسلامی حکومت کے پھیلنے سے پہلے ہی جو نقائص پولیٹیکل سسٹم اور سوشل سسٹم مین ایسے تھے جنسے بڑھاؤ کے بعد گھٹاؤ شروع ہو گیا انپر بحث کیجاتی - مؤرخون نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ مسلمان جب فتح کے ارادے سے بڑھتے ہین تو مثل اس سیلاب کے بڑھتے ہین جسکو کوئی روک نہین سکتا لیکن جب فتح کرکے وہ ٹھہر جاتے ہین تو انتظام نہین کرسکتے آیا وہ کون جوش ہے جو انکو سیلاب بنا دیتا ہے اور وہ کون نقص ہے جو انکو ٹھہرنے کے بعد نہین سنبھلنے دیتا - یہی دو باتین قابل بحث تھین لیکن نہ محسن الملک کی سمجھ مین آئین اور نہ انھون نے لکھین - بیچارے مرزا صاحب جنکا ضعف دماغ انکے رسالے سے ظاہر ہے کیا سمجھ سکتے ہین - صرف یہ لکھنا اور اسپر غور کرنا کہ فلان مقام کو یون فتح کیا اور فلان ملک مین یہ کیا - کوئی چیز نہین - کانڈی کی ہسٹری مین اسکے سوا اور کیا ہے - غضب تو یہ ہے کہ جس جوش نے مسلمانونکو سیلاب بنا دیا تھا اُسی جوش کو محسن الملک اور انکے مقلد بو بھکر سے مٹانا چاہا اس نافہمی کا کیا ٹھکانا -

مرزا اسمعیل دردی اصفہانی نے صفحہ ۷ - مین دو جملے ایسے لکھے ہین جنکو دیکھکر بیساختہ ہمین ہنسی آگئی - محسن الملک کے لکچر پر بحث کرتے کرتے آزاد نے لکھا تھا کہ " گویا یہی حالت مسلمانون کی چاہی جاتی ہے " مرزا صاحب اسکے جواب مین لکھتے ہین کہ " عالم الغیب والخفیات جانتا ہے کہ نواب محسن الملک بہادر کی دلی غرض کیا تھی - ہم نہین کہہ سکتے کہ انکی یہ غرض ہوگی " کوئی پوچھے کہ حضرت آپ سے پوچھتا کون ہے - کسی بحث کا نتیجہ نکالنے کے واسطے عقل سلیم درکار ہے - اگر مرزا صاحب کی فہم کے موافق عملدرآمد ہو تو دنیائی پولیٹیکل پیشین گوئیونکا خاتمہ ہو جائے اور ہر عقل سوا ہیٹ یا آفتادہ مضامین کے دُور کی بات سوچنے سے معطل نظر آئے - آخر علم حوادث کے جاننے والے کیونکر پیشین گوئی کرتے ہین ؟ اگر مرزا صاحب کا ایسا ہی دماغ رہے جسکی قوت سے انھون نے ایسے قابل تضحیک جملے لکھے تو شاید وہ دانشمندانہ پیشین گوئی کے نام ہی پر منہ پھیلا کے رہ جائین - محسن الملک کے الفاظ سے جو نتیجہ مستنبط ہوا وہ آزاد نے لکھ دیا کچھ - تو لکھا نہین کہ محسن الملک کے لڑکی پیدا ہوگی یا لڑکا جسکے واسطے "عالم الغیب والخفیات" کے جاننے کی ضرورت ہو - خدا جانے مرزا صاحب ان جملون کے لکھتے وقت کہان تھے - آپ نہ کہیے اور کبھی نہ کہیے - اول تو سمجھیے گا نہین اور سمجھیے گا تو کہیے گا نہین اور کہیے گا تو رہیے گا کہان -

ان جملون کے لکھنے کے بعد شاید مرزا صاحب کو تپ آگئی تھی ۸ - صفحہ سے ۹ - تک جو کچھ لکھا گیا ہے فضول ہزیان ہے - بغیر بدرج اور بیچ تمہید کے مرزا صاحب کا قلم ہی آگے نہین چلتا - اگر وہ کتاب جسکے لکھنے مین انھون نے اپنی اوقات ضایع کی ہوگی ایسی ہی تمہیدون سے بھری ہو تو اُسے خدا اسکے گھر نہ چھپوا ئین - لوگون کی آنکھون کو تکلیف دینے اور دماغون کے خراب کرنے سے کیا فائدہ ! اردو مین ترجمہ کرنے والے حضرت خدا جانے کس سانچے کے ڈھلے ہوئے تھے - مرزا صاحب کو تو صرف ہزیان ہی سے کام پڑا تھا مترجم صاحب کے دماغ اور قلم کو بچپن کا عارضہ ہو گیا - جا بجا بول چال کے خلاف لکھ مارا جس سے عبارت ار دڑے پیدا کرنے لگی - جیسے کو تیا " مثل اٹک گئی - فضول بک جھک کے بعد صفحہ ۸ - مین وہ پچھلے مسلمانون کی حالت سے کنائی کا مگر حال کے ان جہلا کی جانب متوجہ ہو پڑے جنکو مرزا صاحب سے زیادہ کمزور دماغون والے بھی مہمل کہتے ہین - یعنی سُنیان عزاداری کیون کرتی ہین اور حضرت عباس کی حاضری کیون چڑھائی جاتی ہے - یہ تحریر ہے اور دلائل ہین لا حول ولا قوۃ - صفحہ ۹ - مین لکھتے ہین " یہ بھی سُنا گیا " کیون جناب مرزا صاحب یہ " سنا ہے " اور " سُنا گیا " پر خامہ فرسائی کیون ؟ آپنے راوی کا بھی ذکر نہین کیا کہ جرح اور تعدیل سے تحقیق کی نوبت آتی - صفحہ ۷ - مین جناب امیر اور حضرت عمر کا ذکر - صفحہ ۸ - مین اہل تشیع کی حاضری اور اہل تسنن اور اہل تشیع کی ہجو بازی - سماعی قصے - کوئی کہانتک سنے - مسلمانون کی ترقی مین دراصل کون چیز مارج ہے - اسکا ذکر ہی مرزا صاحب نے نہین کیا ہے - غالباً انکے سے آدمی کی فہم سے یہ بات دُور بھی ہو - یہ ایسا اہم مسئلہ ہے جسکا ذکر ہم اس موقع پر مناسب نہین خیال کرتے - اسلیئے کہ ابھی وہ زمانہ نہین آیا ہے جو اس مسئلے کی اصولی بحث کو دیکھکر اسپر عمل کرے - اگر ہم نہ کہین تو اہل ملک کے

خیالات مین اُلجھن پڑتا ہے - اسلیئے کہ ملک میر محسن الملک اور مرزا اسمعیل کے ناعاقبت اندیش ہونے مین بیشک بہت ضروری مسئلہ ہے لیکن نہ محسن الملک نے سمجھے اور نہ ابھی تک سمجھے ہین - اگر وہ سمجھے ہوتے نقل اُن خرافات کے چھاپنے کی کوئی ضرورت نہ تھی اور جن سے مرزا صاحب مدتون خوش ہونگے اگر ہی لذت بھی لینی تھی وہ اس مسئلے کو کبھی یہان درج نہ کرتے - اسلیئے محسن الملک فرازدیب کچھ نہین سوچتے اور یہ نہین خیال کرتے کہ زمانہ ان باتون کے لکھنے کا مقتضی ہے یا نہین -

مرزا صاحب کہتے ہین کہ جب تک مسلمان علم و کمال حاصل کرینگے تب تک ترقی ناممکن ہے وہ یہ بھی لکھتے ہین کہ لوگ ان فقرون کو تعمق اور تامل سے ملاحظہ فرمائین " یہ کون ایسے فقرے ہین جو لکھے گئے ہون - آجکل کے ونڈون کے زبانون پر بھی اس سے زیادہ مدلل اور ... علم اور تحصیل اور تکمیل کے متعلق جاری ہین - مرزا صاحب حیدرآباد کیا ہمیشہ ہی ... رہتے ہین ان تک شاید ایسی آوازین کم پہونچتی ہون ... ایسے معمولی فقرون پر وہ تعمق اور تامل کی ضرورت ہی نہ پاتے - خیر

ع کار ہر کس بقدر ہمت اوست ؎

... ...

مضامین خیبر

یارب نہو مجھسا کوئی مایوس تمنا

یون بھر کے چھلک جائے نہ پیمانہ کسیکا

بہت بڑی بدقسمتی - بدنصیبی کی قوم مین جونپور کا پل اور گومتی کے حوالے جب دیکھیئے لیجئیے حصول مدعا مین ہارج - حصول تمنا مین مخل - کیسی ہی تدبیر کیسی قسم کی کوشش ہو - یہ سب کہ خواہ مخواہ ادھین گڑبڑ ڈالے - اڑنگا لگائے بغیر بنتی ہی نہین - ملاحظہ کیجیئے - مثل مشہور ہے بارہ برس - بعد گھورے کے بھی دن پھرتے ہین - ہزارون منتون - لاکھون آرزؤن کے بعد خبر آئی کہ حضور فیض گنجور - لائق النور - جناب مستطاب - معلے القاب - ہز آنر نواب چھوٹے لاٹ صاحب بہادر - محض از راہ شفقت مہر آنرانہ و کرم لفٹنٹ گورنرانہ ہمارے شہر - دیہات نگر مین بھی تشریف شریف لاتے ہین - پہلے تو جوش اشتیاق - ولولہ شوق سے یقین ہونا دشوار - باور ہونا مشکل - بھلا ہمارے بلد سے اور جائے کدے مین حضور لاٹ صاحب قدم رنجہ فرمائین گے - توبہ کیجیئے - ایسی قسمت کہان - ایسا نصیبا کجا - مگر پھر بایں خیال طبیعت کو اطمینان - دل کو تسلی کہ جاڑے کا موسم جنوری کا مہینہ - سیر و تفریح کے دن - دیکھ بھال کے ایام دورے کا دورہ - کیا عجب ہمارے لاٹ صاحب بتقریب معائنہ - بقصد ملاحظہ یہان بھی نزول اجلال فرماتے ہون - اب کیا کہنا - کثرت مسرت شدت

بہجت سے اکڑ کر پاجامہ و بال - کوٹ پتلون جنجال - طرح طرح کے منصوبے قسم قسم کے خیالات - بھی کسکی رہی اور کسکی رہجائے گی - ایسے حاکم عالیشان رعایا کے مہربان - ہمارے آپ کے قدردان کی آمد آمد مین دھوم دھام - تزک و احتشام کے لیے مال کی حقیقت نہ زر کی اصلیت - خدا کی قسم وہ وہ جدت آمیز سامان - جودت خیز تیاریان ہون کہ اپنی ثانی آپ ہی - اپنی نظیر خود ہی - کہین تو بات نہین - اب کیا پوچھنا - بڑے بڑے کھیل بڑے بڑے تماشے - ٹھاٹھ کے ٹھاٹھ - پھالکون کے سامان - پہرہ دارون کی تیاریان - دربار کی سرگرمیان جلسے کی تدبیرین - اڈریس کی فکرین - سپاسنامے کی کوششین - گلی کوچون کی صفائی - سڑک - رستون کی صفائی - کپڑے لتے کی صفائی - سر چہند یا کی صفائی بلکہ صفایا - جدھر دیکھیے کھلبلی جسطرف جائیے چہل پہل - خوشی شادمانی کے آثار عیان - فرط اشتیاق سے یہ شعر ورد زبان ؎

منتظر آنکھین ہین حضرت آئیے
کان ہین مشتاق کچھ فرمائیے

ادھر تو دمبدم سرور فرحت مین ترقی - انبساط بہجت مین افزونی - ادھر چشم فلک اور ہی تاک مین مصروف - بدقسمتی کچھ اور ہی گھات مین مشغول - یہان تشریف آوری کی قربت - رونق افروزی کی نزدیکی ہین دفعتاً - وا ویلا - وا حسرتا - غضب ہوگیا - آسمان پھٹ پڑا قیامت آگئی حضور ملکہ معظمہ کے پوتے پرنس البرٹ وکٹر یکایک عنفوان شباب عالم جوانی مین یکایک قضا کر گئے - اُف اُف ستم ستم - یہ کیا تھا - خوشی کے عوض الم - شادمانی کے بدلے ماتم - رنج و محن کی حد نہ غم و اندوہ کی انتہا - تمام حوصلے پست - ساری سرگرمیان سرد - آرزو کا خون - تمنائین لہولہان - افسوس صد ہزار افسوس ؎

قسمت تو دیکھیے کہ کہان ٹوٹی ہے کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

اب انواع انواع کے قیاسات - اقسام اقسام کی حکایات - کہین آمد آمد مین شک - تشریف فرمائی مین اشتباہ - کہین دورے کے لحاظ سے امید - سرکاری کام کے خیال سے توقع - اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ - آخر دو چار دن بعد ضابطے کی اطلاع سے دلکو تسلی - معتبر خبر سے طبیعت کو تشفی مگر جلسے تماشے موقوف - جشن و دربار ملتوی - مجبوری بے بسی - صرف معمولی مراسم پر اکتفا - جھٹ پٹ پھر سے تیار - ابرقی پھاٹک لیس - گذرگاہین آراستہ - ریلوے اسٹیشن پیراستہ - یہ بھی غنیمت بلکہ لاکھ غنیمت - ورنہ ایسے غم خیز - الم انگیز وقت مین آرایش کا ہوش نہ زیبایش کا دھیان - الغرض خیر سے تاریخ مقررہ نصیب - وقت معہودہ موجود - میل ٹرین نازل - حضور انور داخل - پھر کیا کہنا ؎

باغ مین گل کھلے جاتے ہین کہ وہ آپہونچے
انگلیان سرو اٹھاتے ہین کہ وہ آپہونچے

انتخاب میونسپل ممبران

اور

ووٹ کی گداگری

"اگر نظر ہو میری عزت و جاہ پر ٭ ووٹ دینا اک خدا کی راہ پر ٭

مغفران مجال شادان مشتاقان دیدار فرحان ۔ رعایا برایا نازان ۔ ہر طرف دھوم دھام ہر جانب ازدحام ۔ شام کا ہنگام ۔ خوشگوار وقت ۔ اوہر گلی کوچے مین صدق دل سے ہماشما کا مقال ہے ؎

چلے ہین سیر کرنے اسطرف بھی شاہ یکتا مین
غریبون بیکسون کے حال پر وہ مہربان ہو کر

بڑون کی بڑی بات مین کیا شک ۔ طبیعت عالی ۔ خیالات عالی ۔ ہمارا قول ہے عالی نمونا چہ مےدارد ۔ اللہ اللہ ۔ ہمارا شہر کمند ڑ رنگ ۔ اور حضور کے قدوم مقام قدم سمند ترے تیری کرنی کے ۔ قربان تیری کبریائی کے ۔ شکر شکر ہزار شکر ہے ؎

ہمارے شہر مین وہ آئے حق کی قدرت کو
کبھی ہم اونکو کبھی اپنا شہر دیکھتے ہین

آپ جانیے اینجانب کی کیفیت عالی سب سے نرالی ۔ پیدایشی اخبار کے لوٹیرے ۔ مضمون کے کیڑے ۔ خوش قسمتی سے تاریخ رونق افروزی اور لوکل پرچے جناب مولوی تجسم اللہ صاحب کا یوم اشاعت ٹھیک ایک ہی تین بجے ہونگے کہ دفعتاً اخبار موجود ۔ اہاہا جلدی سے پرچہ کھول ۔ سب سے پہلے لوکل پر نظر ۔ این و آن ۔ چنین و چنان کے بعد دیکھتے کیا ہین ع

اے آمدنت باعث خوشنودی ما

ملین باعث آمدن کا تجسس تو تھا ہی ۔ خوشنودی ما دیکھکر غلبۂ ذکاوت سے خیال کیا ہوا شاید نزول اجلال کا یہ مقصد ہوگا کہ یہان بھی جناب فیض مآب واٹر ورکس کے وجود باجود سے جابجا نل دوڑانے ۔ پانی بھرانے کی ہدایت ۔ فرحت عطا فرمائی جائے ۔ کیا معنے حضور عالی ٹھہرے دریا دل سمندر طبع ۔ رعیت پرور ۔ پس کیا عجب ۔ اور جگہ کیطرح یہان کے تشنہ دہان گرمی گرانی کی حالت پر بھی رحم آگیا ہو ۔ مگر تو بہ کیجیے بھلا ہمارے ایسے نصیبے کہان ۔ خورشش ۔ ناتوبہ ۔ خشک قسمتی سے معلوم کیا ہوا کہ حضور فیض گنجور نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے ہمارے شہر غربت نگر کی محض عزت فرمائی ۔ افتخار بخشی منظور خاطر ہوئی ۔ ورنہ بلا مبالغہ کوئی اور بات نہ تھی ۔ جناب کمال تاسف از حد حسرتناک امر تو یہ ہے کہ ایسے ناز انگیز وقت ۔ افتخار خیز موقع پر بھی حضور پرنور کی کچھ خاطر مدارات ۔ تواضع تکریم ہی ہو سکی نہ دل تمنا ہین ۔ منہ مانگی مرادین ۔ پرجوش حوصلے پورے ہوئے اور ہوتے کیونکر ۔ ہماری شاہزادہ وکٹر کی جانکاہ وفات سے دل ٹکڑے ٹکڑے ۔ کلیجہ پاش پاش لہو پانی پانی ہو چکا تھا ۔ افسوس صد افسوس ۔ اے قسمت ۔ وائے نصیب ❊

الرقم

دل کی دل ہی مین رہی بات نہ ہونے پائی ❊
لاٹ صاحب کی مدارات نہ ہونے پائی ❊

(شوخ ظریف)

حیدرآباد کے عاقلانہ تجربے

بادشاہ بعض حصص ملک دکن فرمانروائے مملکت حیدرآباد نے مسٹر جیکب کے نام فوجداری کے صیغہ مین خرید الماس کا مقدمہ چلایا تھا اور اوسکے ساتھ ایک دفینہ کے کھودنے کا لگا لگایا تھا جو مسجد کے تلے یا صحن مین ایک نجومی نے بتایا تھا کہ دفن ہے اور مصنوعی بارشوں کی آزمایش کا بھی حکم دیا تھا تینون جگہ دریادلی کے ساتھ روپیہ صرف کیا گیا اور بڑے بڑے اہتمام و انتظام ہوئے ملک مین زلزلہ پڑا اخبارون نیا مین بھونچال آیا ۔ رعایا سے ندا ویلا کی علما نے کتابین (تیرھوین صدی بلکہ چودھوین صدی کے علما) الٹ پلٹ کین دفینہ کی جگہ کھود کر خاص مقام معلوم کرنے کے لیے اوسکا زمین آسمان کے قلابے ملائے گئے کوششون نے قلا بازیان کھائین ایڑیاں گھسنا چوٹی کو پہونچا دوڑ دھوپ لالاتے لے ہوئی اظہار قلمبند ہوئے ۔ کلام اللہ شریف ہاتھ پر رکھکر سوالات جرح کے جواب دیے گئے ۔ ڈوانا ماٹ اوڑانے کی دھما دھم آوازین ہوئین مسجد پر کدال بجا لیکن انجام کو سوائے ناکامی اس مثلث شکل کا کچھ نتیجہ نہ نکلا ۔ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

مقدمہ الماس ۔ دفینہ [illegible] آتش مین پانی کے عوض دھوپ ۔ ناکامی اور کامل تثلیث ہین ناکامی [illegible] دوسرے خریدن کا ثبوت نتیجۂ محنت ربود اور منفعت گدہے کے سر کے سینگ نشہ کی ترنگ تہذیب کی اومنگ سارا معاملہ بھد بھنڈ ہے ؎

بہار آئی سب بھر دے بادہ گلگون سے پیمانہ
رہے لاکھون برس ساقی ترا آباد میخانہ

اس فیاض و دریادل سرکار کی نظر مین روپیا خذف پارے سے بدتر ہے لیکن ع

بیدل ہم ہنوز بہ پنیم چہ میشود

حوصلہ کی بلند پروازی نے جواب نہین دیا ہے ؎

ابھی شیشہ مین کچھ تھوڑی سی باقی
ابھی ارمان ہے کچھ دیر ساقی
مگر بیرونقی آتی چلی ہے
وہ اسی بھاؤنی چھائی چلی ہے

ہیرے والا مقدمہ عدالت دیوانی مین دائر کیا گیا جو اسم بامسمے محکمہ ہر پیچ لڑے گا اور لٹھ دیرا لڑے گا ۔ دفینہ [illegible] مین تلاش کیا جائے گا

ملک خدا تنگ نیست پاے مرا لنگ نیست ؎

خدا گر بہ حکمت ببندد درے ❊
کشاید بفضل و کرم دیگرے ❊

مصنوعی بارش کے لیے ابھی او روپیہ صرف کیاجائیگا مگر اوسوقت کہ ہوا مین چشم یتیم کی طرح نم ہو بادل کے بادل سا خیمہ اوج ہوا مین ایستادہ کر دیا ہو آثار سے پایا جاے کہ اب برسا اب برسا اوس وقت اونے قص مستانہ اور رندوں نے میکشی کی ٹھہرادی ہو۔ گویا ڈائنامیٹ بارش الدولہ بہادر کی پیشوائی کے لیے آسمان کو جاے اور سمجھا بجھا کر زمین کے حال پر مہربانی کر کے اپنے ساتھ لا ئے

یہ ایک ایسی تجویز ہے جسمین یاران طریقت کو نفاشی خزانہ کے کلیجہ سے ابلا لنے کا موقع آسانی کے ساتھ ملے گا جب بارش کے اسباب مہیا ہو چکے تو کیا ضرورت ہے کہ ڈائنامیٹ کا قیمتی شتا بالگایا جاے۔

جدید تہذیب نئی روشنی یوروپ کی تقلید مین صرف زر کے نسخے انسان کو سہولت کے ساتھ آجاتے ہین اور صرف نہین بلکہ اسراف بیجا کیجیے

ناحق بوجھ روپیہ اوڑانا کوئی ایسا کام نہین ہے جسے دور اندیشانہ کام کہا جاے۔

لطف یہ ہے کہ [illegible] آباد کو اگرچہ ناکامی کا سبق یاد دلایا جاتا ہے لیکن پھر بھی اوسے یاد نہین رہتا اور ہمیشہ اپنے تجربہ [illegible] تمام کو [illegible]

راقم

ایک مسلمان

نئی بات اور بات مین بات

اسٹیشن اوکارا کے قریب جو ٹرین کی ٹکر ہوئی تھی اوسکے متعلق یہی سنا گیا تھا کہ مسافرون مین امن وامان ہے نہ کوئی جان ضائع ہوئی نہ کسی کو زخمی ہونے سے واسطہ پڑا اور ریلوے حوادث مین یہ ایک معمولی بات ہے کہ گاڑیون کے پرخچے اوڑ جاتے ہین ایک دوسرے مین سما جاتی ہے انجن نیست ونابود ہو جاتا ہے سڑک فنا فی اللہ مگر مسافرون پر آنچ نہین آتی جو مسافر لڑنے والی ٹرین پر سوار ہوتے ہین وہ سب امر ہوتے ہین کیا مجال کہ موت کے پاس پھٹکے اونکے بدن کے اعضا گوشت پوست ہڈی رگ پٹھا لوہے اور لکڑی سے زائد مستحکم ہوتا ہے ہندوستانی آدمی کو ضرر پہونچتا ہی نہین ہان مفقود الخبر البتہ ہو جاتے ہین اور تا قیام قیامت اونکی خبر کسی کو نہین ملتی۔

لیکن اب ملیٹری گزٹ نے واقعہ اوکارا کی نسبت ایک عجیب وغریب رپورٹ شائع کی ہے وہ لکھتا ہے کہ بعض دیسی اخبارات مین جو خبر اوکارا کے قریب ٹرین لڑجانے کے سبب اموات کی لکھی گئی تھین اور لاشون کی نسبت ایسا کچھ بیان ہوا تھا کہ اوس سے غلط خیال پیدا ہوا تھا ہم اوسکے رفع اشتباہ کے واسطے بیان کرتے ہین کہ ہندو لاشون کو ایک معزز تعلیم یافتہ برہمن نے پہچان کر جدا کیا اور اونکی خاص نگرانی سے پھونکنے کی رسم ادا ہوئی۔

ہمکو اس خبر نے استعجاب عظیم کے بھنور کنڈ مین ڈالدیا اور ہمکو سوال کرنیکا موقع ملا کہ کیا اس حادثہ مین کچھ مسافر شیخ و تاب اس [illegible] [illegible] ہوتے

اور کیا وہ ایسے کچل گئے تھے کہ اونکی لاشون کو پہچانا نہین جاسکتا تھا ع

بعد مدت کے ہر وعدہ خلافی دو ہوئے
کھل گیا قفل دہن یار کا جھوٹا ہوکر

ایسی رپورٹون کو سنکر تو عقل رفوچکر ہوئی جاتی ہے ریلوے سفر بھی کوئی محفوظ سفر نہین ہے اچھا بہت قبل از وقت نہین آتی ہے جب ہم کو ایکدن مرنا ہے تو اوس سے کیا ڈرنا ہے لیکن غضب تو یہ ہے کہ ہم اول تو سنتے ہین کہ کوئی مرا ہی نہین پھر سنتے ہین کہ افسوسناک موت واقع ہوئی جب پہلی خبر کی شاخ قلم لگائی گئی تو دوسرے کو بھی باور نہین کہا جاسکتا اور افتراضا تساقط ہم نہین جانتے کہ اس خبرستان مین کیون مختلف اور متضاد طریقہ شہرت پاتے جاتے ہین کیا یہ بے پروائی اور ہندوستان کی جانون کی جو فی الواقع [illegible] ناقدری کیا [illegible] سانی پنے اس درخت کو پرورش کیا ہے [illegible] اس اختلاف کو دیکھکر آئندہ کے لیے [illegible] اطمینان کا باعث نہین ہوتی ہین ٹرین کی ٹکر پر ہم نہین کہ سکتے کہ کتنے مسافر جو اپنی اپنی امیدون کی دہن مین بیٹھے لیٹے۔ باتین بناتے ہنستے۔ اونگھتے سوتے۔ خاموش متفکر۔ غافل از بازی روزگار چلے تھے پس گئے اور ایسے لپے کہ ٹڑی پسلی سرمہ ہوگئی اونکی موت کی خبر کا کو مخفی کا دیوان نہین بنایا جاتا ع

ہمچو بو [illegible] برگ گل پنہان شدم اندر سخن
میل دیدن ہر کہ دارد در سخن بیند مرا

بلکہ اونکی لاشون کو بھی پردہ پوشی کیا جاتا ہے اور بعد کو اوسکی تاویلین کیجاتی ہین۔

راقم

ایک مسلمان

اشتہار ضروری

بحضور مسٹر اودھ پنچ خان بہادر زید شہرتہ۔ تسلیم۔ آپکی خدمت بابرکت مین یہ اشتہار مفید خلائق بنا بر طبع اخبار لطیف ارسال کیا جاتا ہے امید کہ طبع فرما کر کل باشندگان ہندوستان کو مرہون منت فرمائیے یقینًا مین مجاز کیا گیا ہو کہ سب کی جانب سے پہلے مین آپ کا شکریہ بہ پیشگی ادا کردون بعد مین خوف ہے کہ نادہندون کی فہرست مین نام نہ لکھا جاے دلگی بازون کا باقیدار بنکر قبر مین پانون پھیلا کر سونا ٹیڑھی کھیر ہے۔

وہو ہذا

لوگو جانو اور آگاہ ہو اس زمانے مین جبکہ ایسے ہنرمند صاحب لیاقت کی اشد ضرورت ممالک ہندوستان مین تھی اور وہ بھینس کے انڈے کو رکے بچول [illegible] کے رنگ کی طرح مفقود یا [illegible] کے [illegible] نایاب نہ [illegible]

وجستجو مقدرات کی خوبی سے اب دستیاب ہوا ہے یعنی ایک حضرت اسم بامسمی جناب منشی ورود غ الزمان خانصاحب تمام ہندوستان کا دورہ کرکے نئی لکھنؤ برکوٹھی آنریبل مسٹر بے پینک کے افیونی صاحب بہادر اے بی سی ڈی کے رونق افروز ہین بہت لائق فائق کامل اکمل ہوشیار کارگذار قانون دان ہین جنکے پاس صد ہا اسناد لیاقت وکارگذاری موجود ہین - اکثر قدردانون کو سارٹیفکٹ بکس مین بند مین عربی فارسی انگریزی ہندی ناگری ترکی روسی لپشتو فرانسیسی جرمن کوئی زبان مطلق نہین سمجھتے اور نہ جانتے ہین صرف کسیقدر اردو زبان سے آشنا ہین مگر مطلب اپنا نکالنے کو ہر زبان کے ماہر ہین اپنی مادری زبان مین شعر بھی کہ لیتے ہین لیکن فن مقدمہ بازی معاملہ سازی ایسا جانتے ہین کہ اپنا ثانی نہین رکھتے جس مقدمے مین بالکل جان نہو اوسمین جان تازہ ڈالدیتے ہین گویا مسیحائی کرتے ہین جھوٹ کو ایسا سچ بنا دیتے ہین جیسا کلٹن خان جواہرات کو گاہ گاہ مقدمات سنگین ہین حضرات لیس انھیین حضرات کے مشورے سے رہبری حاصل کرتے ہین وکالت پیشہ درس گاہ کا ایک ادنے مبتدی طالبعلم جانتے ہین مرشد نا و استاد نا کہکر ہر صبح تسلیمات بجالاتے ہین اگر مسٹر جیکب پر نالش بمشورہ ممدوح کیجاتی کبھی خارج نہوتی جب روز سے تشریف لائے ہین کوٹھی پر حاجتمندون کا میلہ لگا رہتا ہے چونکہ والیان ریاست و تعلقہ داران و زمینداران و مہاجنان و سوداگران و بیوپاریان ہندوستان کو علے الخصوص ایسے شخص کی ضرورت ہے لہذا ہر خاص و عام کو آگاہ کیا جاتا ہے جس کسی کو ضرورت ہو بطور ملازمہ یا بطور ٹھیکہ خواہ اُجرت پر خانصاحب ممدوح الشان سے کام لے سکتا ہے اور تصفیہ اسکا بذریعہ خط کتابت براہ راست خانصاحب ممدوح الشان سے ممکن ہے لیکن خط ٹکٹ چسپان ہوگا بیرنگ واپس کیا جاے گا ۔

راقم

بندہ معصوم خان عدم آبادی

ملتمس

ح م ن

لوکل

ابکی ہولی او شبرات کے شعلون نے ایک ساتھ رنگ جمایا ہے۔ دن کو رنگ اوچھلتا ہے رات کو آتشبازی ورزن دکھاتی ہے۔ گرمی آگئی - ہوا کے جھونکے فیل زنجیر کی رفتار بتاتے ہین -- دیوانون کی طرح سر پر خاک اوڑاتے ہین شاید یہ مسئلہ آبرسانی کے جدید ٹکس کو یاد کرکے اظہار غم کر اپنے شہر کی لنگوٹی مین پھاگ کھیلنے والون پر ماتم ہے -

مینوسپلٹی کے ممبرون کے انتخاب کا زمانہ ہے . خوشامدی ہو یا صاف گو ہر امیدوار اپنی فکر مین دیوانہ ہے - سنتے ہین اب دفعہ گنیش گنج کے ممبر کے انتخاب مین یادگار کوششین ہوئین - طرح طرح کے دباؤ ڈالے گئے تب جاکے کافی ووٹ ہاتھ لگے - ہمارے نزدیک یہ سب باتین اوس بدبختی کی ذمہ داریان ہین جنسے ہمارے لفٹننٹ گورنر کو باوجود افلاس شہر زبردستی اکو علاوہ اس (آبی ویو) کو ساقط کردینے پر آمادہ کیا ہے - مناسب ہے ناکام حضرات دو ایک سال خاموشی کا براس کارکن لگائین پانی پی پی کر دعائین دین اگر انگریزی حکومت باقی اور تعلیم و تربیت جاری ہے آج نہین کل یہ سب خرابیان رفع ہونگی - دیر آید درست آید -

۸- مارچ حضور لفٹننٹ گورنر نے کالون انسٹیٹیوٹ کا افتتاح کیا - اور اپنی اسپیچ مین متعلقہ اردو نگر نصایح معقول ارشاد فرمائے -

بالفعل ایک مقدمے مین جناب مجتہد الن صاحب کا نام مقدس اولجھا ہے - ڈاکہ زنی اور مداخلت بیجا بوقت شب کا دعوے ابتدا ئیہ تھا اب خدا خدا کرکے صرف بلوہ رہا ہے - دیکھیے یہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہے مفصل حال آیندہ لکھا جائیگا ء

رزم و بزم

اُردو زبان کا ایک تاریخی اچھوتا ناول - قنوج کی لڑائی - سلطان شہاب الدین کی فتح - راجہ جے چند کی شکست کا ایک باثر قصہ - غازیان اسلام - دلیران راجپوت کی شجاعت کا اعلے نمونہ حسن کے راز و نیاز - عشق کے سوز و ساز کی ایک اصلی تصویر - جسکے قصے کی عمدگی مضامین اور بندشس دیکھنے سے ظاہر ہوگی - منگوائیے ! جلد منگوائیے !!

قیمت مع محصول ڈیلو - ۸ عہ

المشتہر

محمد امراؤ علی - امین آباد - لکھنو

اشتہارات

اردو شرح ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء

شرح مذکورہ مولفہ رام پرشاد وکیل ہائیکورٹ و منصف پرتاب گڈھ (اودھ) قریب ساڑھے پانسو صفحہ دفعہ ۲۶۶ تک چھپکر تیار ہے اور شائقین کو بادا ے پوری قیمت کل کتاب اتنی مدت کے مل سکتی ہے - بقیہ اجزا دو مہینے کے اندر بعد تیاری بلا قیمت ارسال ہونگے - علاوہ نظائر دیگر کتب شستہ کے جنسے کہ تشریح بذا مین مدد لیگئی ہے جنکا نام حسب ذیل ہے -

رسالہ رہن - مولفہ فشر صاحب - رسالہ رہن - مولفہ کوٹ صاحب رسالہ بائع و مشتری - مولفہ بنارڈ صاحب - رسالہ قانون مولفہ اسٹوری صاحب - رسالہ تفسیر قوانین مولفہ میکسول صاحب - رسالہ مسائل قانون مولفہ بروم صاحب - رسالہ رہن - مولفہ میکفرسن صاحب رسالہ فریب و غلطی مولفہ کر صاحب - رسالہ جات معاہدہ مولفہ پالک صاحب و جنی صاحب - و کنتکم صاحب وسید امیر علی خبیر اصول قانون مولفہ مارکبی صاحب وغیرہ - وغیرہ -

اگر خریداران کو ناپسند ہو تو تاریخ پہونچنے سے ایک ہفتہ کے اندر واپس کر سکتے ہین صرف محصول دونون طرف کا ایکے ذمہ ہوگا -

جو صاحب بعد طیاری کل کتاب کے خریداری پسند کرین ۱۰-۱۵ روپیہ ارادے سے مطلع کرین

المشتہر

رام پرشاد منصف

پرتاب گڈھ (اودھ)

ترجمہ سفرنامہ شاہ ایران بابت سیاحت یوروپ

اعلیحضرت شاہ ایران نے جبکہ روس جرمنی بلجیم لندن فرانس وغیرہ یوروپ کے ملکون کی سیاحت کی تو تمام کیفیت ضیافت وہانکی سلطنتون کا سب حال اپنے قلم سے لکھا یہ ایک نئی مثال ہے کسی بادشاہ نے سفرنامہ نہین لکھا نہ ایسا سفر کیا ہے اردو مین ترجمہ - جلد بندھا ہوا طیار ہے - عہ مع تصویر عکسی - مع محصول ڈاک - ۱عہ
سفر ابجات فارسی کے تو سفر س لغات کی اردو مین شرح مجلد - عہ

المعلن

فرخی - ادستاد فارسی نبر مانس ٹو الیعنا بہادر سنی آل

۹۲-۲-۲ مجموعۃ الشعبدہ (یعنی) **طلسمات کا ڈھیر**

اس کتاب مین گلاب کے پھول کو چڑیا بنا کر اڑانا تین لڑکون کا صندوق کے اندر سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا تماشا دیکھنے والون کے جلے ہوئے رومال کا بندوق کے فیر ہوتے ہی ثابت ہو کر چھاتی پر لٹک جانا - کنوئین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کے جلے ہوئے رومال کا بندوق کے فیر ہوتے ہی ثابت ہو کر چھاتی پر لٹک جانا - کنوئین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کا جلا ہوا رومال ثابت ہو کر ایک ڈبل روٹی سے نکلنا - گھڑی کو منتر کے زور سے جلانا اور بند کرنا - میز پر کٹا سر ہو زبان مین گفتگو کرے وغیرہ وغیرہ - ہر قسم کے عجیب و غریب شعبدے کہ جنکو انگریز لوگ کر کے ہزارون روپیہ کماتے ہین مع تصویرون کے درج ہین - اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین - اگر غلط ہون قیمت واپس کردون - قیمت مع محصول ۱۰ر
یہ کتاب ہندی دیوناگری مین بھی ہے - قیمت - - - ۸ر

المشتہر

متھرا پرشاد پروپرائٹر میجیکل کمپنی جھانسی

اشتہار

۱۸-۲-۹۲　　　　۱۰-۳-۹۲

(۱) واضح ہو کہ ہمارے کارخانہ مین اوپن فیس کی گھڑیان نہایت عمدہ مضبوط اور وضعدار لیور ٹمسٹن نام کی آئی ہین جو چال مین بہت صحیح ڈائل پر سونہلا گلٹ اور پھول لہار کام کیا ہے - قیمت صرف ۱۲ روپیہ ہے - خانہ بکس عمدہ - ایک کنجی اور ایک شیشہ فاضل دیا جائیگا -

(۲) باسٹن لیور - یہ گھڑی مثل مذکورہ بالا جملہ خوبیان رکھتی ہے صرف گلٹ نہین - قیمت کل　　۱۱ روپیہ

(۳) سیلکس گھڑی - بقول اسکے کہ کم نرخ بانشین نہایت عمدہ چال کی ہے جسمین جابل لگی ہوئی ہے - ایسی گھڑی اس قابل قیمت کی دنیا کے پردے مین نظر نہین آئی قیمت صرف - - ۶ روپیہ

(۴) ہکا گھڑی - یہ گھڑیان نام سے بہت زیادہ تعریف لو ہے - در اصل قابل تعریف ہے ہر جگہ بہت لوگ تعریف ہی کرتے ہین - قیمت صرف - ۶ روپیہ ۱۲ آنہ
اور بھی انواع اقسام کی گھڑیان ہمارے کارخانے مین قیمتی ۶ روپیہ سے ۵۰ روپیہ تک کی موجود ہین - فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمایئے +

المشتہر

رام کرشن ورما - مالک بھارت جیون پریس بنارس

تقویم اودھ پنچ

چونکہ ما بظرافت وجدت کو زندہ دلی کا خیال ہمیشہ پیش نظر رہتا ہے جس طرح وزیر خزانہ کو نئے ٹکس - روس کو ہندوستان کے جدید راستے - امیر کابل کو ورزش کے تازہ حیلے - ہماری لوکل گورنمنٹ کو واٹر ورکس کے اجرا کا - لہذا سنہ ۱۸۹۲ء کی جنتری پیرایہ ظرافت مین شایع فرمائی گئی ہے - مضامین کی خوبی و لطافت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے - خریداران پرچہ کی خدمت مین بلا قیمت بھیجی گئی ہے - عام خریدارون کے واسطے قیمت ۸ر محصول ۲ر یہ جنتری ہاتھون ہاتھ فروخت ہو رہی ہے - بہت ہی تھوڑی سی جلدین باقی ہین - جن صاحب کو درکار ہو قیمت روانہ فرمائیں جنتری بھیجی جائے +

حسب الحکم - حضرت اودھ پنچ لکھنؤ +

مہذب ہولی

ہندیو اب کی تو رنگ ایسا جمانا چاہیے

صاحب آئین بھبتیون پر ہولیان گاتے ہوئے

شکم پری سے فرصت - اب کیا پوچھنا - ایک طرف چراغون کی روشنی ہوائیون کا لطف - آتشبازیون کی سیر - تماشائیون کا نظارہ - لڑکون کی چہین چپڑ - لونڈون کی چھیڑ چھاڑ - دوسری جانب ساکنان شہر خموشان کا دھاوا - باشندگان عدم آباد کا تانتا گھر بھر مین بزرگون کی ارواح کا ہجوم - مکان بھر مین مصافحے - معانقے تسلیمات بندگی - مینی ٹھنکس کی دھوم - ہر طرف ہل چل - ہر جانب کھلبلی ایسے وقت مین عبادت تلاوت کا خیال کہان - دن بھر کی ماندگی سے شب بیداری کی حرارت نہ تمام دن کی تکان سے وظیفہ خوانی کی ہمت - بیٹھے لگتے ہی انا عفیل - چارون شانے چت - بزرگون مین داخل - ارواح مقدس مین شامل - کروٹ لینا حرام - پہلو بدلنا گناہ - دن پڑھے آنکھ کھلی تو نہین کچھ بھی نہین - بی خیرات کا پتہ نہ بلکانی کا نشان - آہ - سے

صبح کی توپ چل گئی دن سے
دونون بہنین نکل گئین سن سے

دن مین لطف رنگ باتی شب کو مہتابی کی سیر آ...
چولی دامن کا بندھا ہے یہ سمان مدت کے بعد

اودھ پنچ

مرزا اسمٰعیل دردی اصفہانی

اور

آزاد

بقیہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء

نمبر۴

مرزا اسمٰعیل صاحب نے صفحہ ۱۰ مین منشی احمد علی صاحب کا یہ جملہ لٹویلٹر کے یا یہ کہ جواب دینے کے لیے تحریر کیا ہے

"یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اس لکچر کے دو نوجوان مین"
"جو کچھ مذہب کی حیثیت کی تحتی ہے وہ سرسید کی مذہبی"
"تائید اور انکی مذہبی اصلاحون کی قوت مین ہے"

لیکن اسی صفحے مین چند سطرون کے بعد خود مرزا صاحب ہی کہتے ہین

"حقیر نے نہ کبھی سرسید احمد سے ملاقات کی ہے اور نہ ان کی"
"تحریرات سے کچھ دیکھا ہے"

ارباب فہم سمجھ سکتے ہین کہ ایسا شخص جو نہ کبھی سرسید سے ملا نہ سرسید کے تصنیفات اسکی نظر سے گذرے وہ ایسے اعتراضات کا جواب کیا دے سکتا ہے جنکو سرسید کے ان مذہبی خیالات سے تعلق ہے جنپر انکے تصنیفات کا بڑا دار و مدار ہے اور جنکی پیروی ... کہ بحیثیت ... نہین ... الہ آباد کانفرنس مین

جو تقریرین انھون نے بحیثیت ایک ممبر کے کین انہین بھی نہایت صاف الفاظ مین اس بات کا اقرار کیا کہ وہ مذہب مین سرسید کے فالور (پیرو) ہین۔

پھر مرزا صاحب لکھتے ہین کہ انھون نے سرسید کی تفسیر کا حال بعض لوگون سے سنکر تعجب کیا - پھر لکھتے ہین کہ اصحاب فیل کے قصے کی تفسیر - رود نیل کے جزر و مد کی بحث اور من و سلوےٰ کے واقعے کے بیان مین سرسید احمد کو اشتباہ ہوا - یہ اشتباہ کیسا ؟ - کوئی مرزا صاحب سے پوچھے کہ آپ اشتباہ کے معنی سے بھی واقف ہین یا جو جی مین جو کچھ قلم لکھ گیا - لکھ گیا - آخر صفحہ ۱۱ تک مرزا صاحب نے یونہی فضول خامہ فرسائی کی ہے - خود ہی انجان بنے ہین اور خود ہی صرف ادھر ادھر کی سنی سنائی باتون پر ایمان لا کر آزاد کا جواب دینے کو طیار ہوئے جسکا اڈیٹر اول تو الہ آباد کانفرنس مین موجود تھا دوسرے سرسید کے حالات کا ذاتی تجربہ اسکو سات برس تک برابر رہ چکا ہے -

مرزا صاحب صفحہ ۱۲ مین لکھتے ہین کہ سرسید نے حکمت پر عمل نہین کیا - بے عقلی سے مذہب اور قرآن مین مداخلت کی - علیگڈہ کالج کے لڑکون کو دینی علم نہین سکھایا - مہذب نہین بنایا - لڑکے صرف انگریزی لباس اور خوراک کا شوق رکھتے ہین اور بس - یہی خیال تو آزاد کا بھی ہے بلکہ بہت سے عقلا کا - اتنے عیوب سرسید کے مرزا صاحب کے گنائے جنکے ہوتے کبھی انسان قابل تعریف ہو ہی نہین سکتا - مگر لطف یہ ہے کہ محسن الملک نے لکچر مین اور کانفرنس کی اسپیچ مین اسلام پر حملے کیئے - وہ مرزا صاحب کو پسند آ گئے - ہان صاحب - محسن الملک خزانے کے سکرٹری ٹھہرے - مرزا صاحب کو اپنی سمجھ خوشامد کے سانچے مین ڈھالنی پڑی -

لکھتے ہین

"بیشک ہندوستانیون مین سرسید احمد خان لوتھر ہے"

بجا ارشاد فرمایا - سلامتی سے مرزا صاحب کو معلوم ہی نہین کہ لوتھر کون شخص تھا اور کیون اسکا وقار یورپ کی سرزمین پر قائم ہوا - اگر وہ واقف ہوتے تو کبھی ایسا نہ لکھتے -

مرزا صاحب خود ہی دیکھین کہ صفحہ ۱۲ مین چند سطور قبل سرسید کی مذہبی مداخلت کو وہ برا لکھ چکے ہین - پھر لوتھر کی مثال کا تسلیم کرنا یہ صحیح ہو اسکا کام نہین - محسن الملک نے سرسید کو لوتھر کہا تو محسن الملک کے اس ہی خیال کو جسکی وجہ سے وہ سرسید کے پیرو بننے مین بجا سمجھتے ہین - مگر چونکہ وہ سرسید کی مذہبی اصلاحات کے تسلیم کرنے والے ہین اسلیے انھون نے مذہب کی حیثیت سے لوتھر کی مثال دی - مرزا صاحب سمجھے نہ بوجھے - خود ہی سرسید کو مذہب کے اعتبار سے برا بھلا کہا اور خود ہی انکو لوتھر کہہ اٹھے شاید "دروغ گو را حافظہ نباشد" ورنہ ایک ہی صفحے مین رات دن کا فرق یعنی چہ -

لکھتے ہین کہ مین نے تیس برس مین سرسید سے زیادہ کسی ایسے شخص کا نام نہین سنا جو

اپنے ہم مذہبون کی ترقی مین کوشش کرتا ہو مگر سر سید کی کوشش خالصۃً للہ نہین ہوئی بلکہ زیادہ تر دنیا داری وغیرہ سے ہوئی۔ واہ مرزا صاحب شاید آپ خود نہین سمجھے کہ قلم کیا لکھ رہا ہے۔ یہی تو ہم بھی کہتے ہین مگر آپ سے زیادہ ہم اتنا اور بھی کہتے ہین کہ گو سر سید کی زندگی مین کالج کی تعلیم اچھی نہین رہی مگر انکے بعد اس بات کی امید ضرور ہے کہ وہ کبھی نہ کبھی قوم کے ہاتھون مین آئے گا اور نفع کیا بشرطیکہ جسٹس محمود کے ہاتھ مین وہ سلامت رہا۔ آخر منشی احمد علی صاحب بھی اس بات سے انکار کرین تو ایسے ہی نا فہم نہین جیسے آپ جواب لکھ کر نا فہم بنے ہین۔

صفحہ ۱۲- کے آخر مین پھر مرزا صاحب لکھتے ہین

"مین پکار کے کہتا ہون کہ سر سید احمد خان کے کالج"

"احوال کے بغیر اطلاع اور بغیر دیکھنے صورت اور"

"ملاحظہ نہ کرنے انکی تحریرات کے انکی نسبت زیادہ نہین لکھ سکتا"

واللہ ہم تو سنتے ہی سنتے لوٹ گئے۔ اے جناب بے دیکھے بھالے اور بے سمجھے بوجھے جتنا آپ نے لکھا اتنا بھی کوئی ذی فہم نہ لکھتا۔ خیریت یہ ہے کہ آپ اپنی تحریر کا مطلب بھی نہین سمجھتے۔ حضرات ناظرین ہی غور فرمائین کہ مرزا صاحب کس ٹائپ کے آدمی ہین۔

صفحہ ۱۳- مین لکھتے ہین کہ سر سید کو نیچری کہنا کوئی نئی بات نہین ہے۔ لوگ انبیا اور اولیا کو بھی کسی نہ کسی نام سے پکارا کیے ہین۔ پھر اسکے بعد مرزا صاحب ایسے بہکے کہ محسن الملک کی طرح مذمت کے دائرے سے کود کے نکل بھاگے۔ اور جو لوگ سر سید کو نیچری کہتے ہین اونکی برائی مین آیات قرآنی نازل ہوئے ہین۔ بھلا اس مذہبی توہین کا کہین ٹھکانا ہے۔ ایسی لغو۔ بیہودہ۔ پوچ۔ لچر۔ مہمل۔ اور قابل نفرت تحریر مرزا صاحب کے گستاخ اور بے ادب قلم کے سوا کسی ایسے شخص کے قلم سے نہین نکل سکتی جسکو کچھ بھی مذہب اسلام کا پاس ہے۔ گویا مرزا صاحب نے محسن الملک کی مذہبی لغو بیانی کی شرح کی ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ خیریت یہ ہوئی کہ مرزا صاحب نے آری صفحہ ۱۳- مین خود لکھدیا کہ

"مین سر سید احمد خان اور کوئی فرقہ اور کسی پیر و مرشد"

"اور ولی و قطب یا کسی اور کا پیرو نہین ہون۔"

گستاخی معاف اسکے دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہین کہ مرزا صاحب بے دھرمے ہین۔ گرو گنڈہ ہی رہے جیسے نت ہو گئے۔ محسن الملک نے کانفرنس مین اپ کو سر سید کا فالو بیان کیا اور مرزا صاحب کسی کے فالو نہین ہین۔ اور بایجاد دانش خیال فرماتے ہین کہ جو شخص ایسا ہو سکتا ہو وہ مذہبی بحث اور اوسکے فراز و نشیب کو کیا سمجھ سکتا ہے۔

پھر آزاد نے محسن الملک کا قافیہ مذہبی بحث مین تنگ کیا تو مرزا صاحب کیا اور انکا جواب کیا۔ مرزا صاحب کی نسبت صرف اسقدر کہہ دینا کافی ہے

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

لطف تو یہ ہے کہ مرزا صاحب نے صفحہ ۱۲- مین سر سید کے مذہب پر حملہ کیا اور صفحہ ۱۳- مین خود مذہب کی دنیا مین خاک اڑانے لگے۔

خود غلط املا غلط۔ انشا غلط

(باقی آئندہ)

ہندیو ابکی تو رنگ ایسا جمایا چاہیے
صاحب آئین بھٹیون پر بولیان گاتے ہوئے

وداع زمستان۔ ورود بہار۔ اخراج برودت۔ داخلہ حرارت۔ سرد مہری عالم سے مفقود۔ گرم جوشی موجود۔ رخسار شہپر غازہ اشراق سے درخشان۔ چہرۂ مہر منیر قرب شرف کی مسرت سے تابان۔ نیل کوہسار کی مستک لالہ خود رو سے رنگین۔ ہر تختۂ صحرا و گلزار۔ گلستان و مرغزار دیسی اور ولایتی گلہائے رنگارنگ ور یاحین روح افزا کی قبائے رنگین و ہوائے معطر سے نمونہ فردوس برین۔ جنگل نے ڈھاک کے پھولون سے ہولی منائی ہے تو لالہ افیون نے سرخ و سفید وردی والی ٹولی الگ ہی جمائی ہے۔ کھیتون کی رنگت پختہ غلے کے ہاتھون اچھی خاصی طلائی ہے۔ مزارعین کی امید بر آئی۔ زمیندارون نے وصول لگان کی آس لگائی ہے۔ مہاجن کو ننانوے کا پھیر ہے۔ ڈیوڑھی سوائی دینے والا کا سیر بھی ڈیڑھ یا سوا سیر ہے۔ کوٹھیون کے نظر باغ اپنی بوقلمونی سے دل کو لبھاتے ہین۔ گملون کے اشجار بقامت کہتر بقیمت بہتر کا لطف دکھاتے ہین۔ فلاور شو (نمائشگاہ گل) کی فصل ہے۔ گل سے بلبل کا وصل ہے۔ انگریزی بنگلون۔ کوٹھیون مین لعبتان فرنگ تتلی کی طرح صبح و شام مصروف مشغلہ گل چینی و گلبازی۔ کشتگان غمزہ و کرشمہ فرنگ وقف جانبازی۔ کہین زبان گل سے عرض حال ہے کسی کو صفائے گل دیکھ کر رخ محبوب کا خیال ہے۔ کسی کنج چمن مین دست دراز عشق پر مہر بوسہ کی رجسٹری ہوتی ہے۔ کوئی نہر چمن اپنے گوشے مین شکوہ و شکایات عاشقانہ کی کدورت آئینۂ دل سے دھوتی ہے کسی چمن مین دیو پری کا سا تھم ہے۔ مسٹر بیلے صاحب اور کا فرادا کا ہاتھ مین ہاتھ ہے۔ راز و نیاز کا بازار گرم ہے۔ پاکٹ مین صیاد شرم ہے۔ [illegible] ڈیر کا تکیہ کلام ہے۔ بغیر [illegible]۔ قلقل [illegible] ہر قہقہہ بلبلہ ناقص و ناتمام ہے۔

الغرض ہر طرف عیش و عشرت کا جوش۔ مسرت و شادمانی کا خروش ہے۔ شرا اور ایک ہی رنگ مین زمانہ ہے آہنگ پر ہر دیوانہ ہے۔ سیکڑے سے پاگل خانے تک ہاتھ سوئے مستانہ کا غلغلہ لگا ہے۔

مضامین غیر

آمد فصل بہار اوس پہ ستم ہولی ہے
بلبل خامہ نے نغمے مین زبان کھولی ہے

اہاہا ادہو ہو ہو ہولی کی فصل آتے ہی سب زمانہ سرخ ہوگیا آسمان شفق پھولی زمین پر گل پیرہنون کا سرخ جوڑا رنگ لایا۔ باغون مین گلاب جنگل مین لالہ کی بہار ہے۔ عبیر اسقدر اوڑی ہے کہ پیر ہوئی کیطرح رنگین ہر کوچہ و بازار ہے گلپ تو ان تے نگین جوڑے زیب تن کیے ہین۔ مئیون نے لال پری کو جام یاقوت رنگ مین بند کر دیا ہے۔ میخوارون کی رال ٹپک رہی ہر بازار وان کے گرد ہر رنڈیان گلنار لباس پہنے ہوئے بیٹھی ہین۔ جہان دیکھیے راجہ اندر کا اکھاڑا ہے گلیون مین گلرخون کا ہجوم بازارون مین متون کے ارارارا کبیر کی دھوم ہے۔۔

لیجیے حضرت فصل کی حالت تو ملاحظہ فرما چکے ابتیجے چلاتے ایک مزیدار ہولی بھی سن لیجئے۔

ہولی

بات مانو شیام ہماری۔ بات مانو شیام ہماری

انترہ۔ کاہے پکڑت ہو موری نازک کلیا۔ کاہے دیت ہو گاری

عبراکلال ملت ہو مکھ پان۔ کاہے مارت پچکاری۔ کاہے بھجوت ساری

بات مانو الخ

انترہ۔ پیا تو ری ارج نہ مانون۔ بتیان نہ مانون تہاری۔ دیکھو دیکھو موری۔۔۔ جب تک نہ لاڑو گرد ہاری۔ سوہے بنارس کی ساری۔ بات مانو شیام ہماری

راقم

شیدائے بہار۔ ظریف شوخ نگار

سرما اور گرما کی گلخپ

ابکی میان سرما نے تو ایسا زبردست دامن پکڑا کہ ٹلتے ہی نہین دانت کھٹے کر دیئے۔ رفقائے گرمی بیگم کو کیا کیا دانتون پسینہ آیا یہان کان پر جون تک نہ رینگی۔ مگر دونون بڑے ثابت قدم ہین کہ ابھی تک فن سپہ گری مین کسی کا قدم پیچھے نہین ہٹا۔ نواب سرستہ الدولہ تو سکتے افواج لیے اس بات پر اڑے ہین کہ چار چھ مہینے سے ہمارا دخل ہے از روی قانون وراثت اس علداری مین ہم ہی ہم رہینگے۔ دعوی گرما بوجہ تمادی ایام خارج۔ بی گرمی جھنا کیا دندان شکن جواب دیتی ہین کہ ہم قانون دانون کو کچھ نہین جانتے تیری آنکھون مین چربی چھائی ہے۔ کچھ سوجھائی بھی دیتا ہے قانون تو دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اجی جو ہم کرین وہی قانون ہے جسکی تیغ اوسکی دیغ۔ دنیا کے انتظام کا تو اسی پر دار و مدار ہے کہ؎

یکے ہین رود و دیگرے ہین آید ؎

ابھی ہمارے اور آپ کے دو دو ہاتھ ہوجائین ابھی قصہ تمام ہوا جاتا ہے؎

ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو ؎

فوراً معلوم ہوجائے گا کہ کون زبردست ہے کون کمزور کون حق پر ہے کون ناحق پر رفقائے گرمی بیگم۔ میان بخار الدولہ۔ بی چیچک۔ اعضاشکنی وغیرہ اپنے اپنی چاول علحدہ پکارہے ہین کہ گو ؎

آپ شہد ہین ہزارون مین
ہشتم ہین پانچون سوارون مین

میان سرما الگ اودھار کھائے بیٹھے ہین کہ جاہے جان تک چلی جائے مگر ہم وہ کر جائینگے کہ دورۂ آیندہ تک لوگ یاد کرین۔ ابھی یہ ہمین نہین جانتین ہم تو حکام وقت کے مزاجدان ڈاکٹرون ہمراہ ہونگے تو یہ بیچارے کوہ و بیابانون جاکر دم لینگے۔ تمہارا منہ تک نہ دیکھینگے۔ اگر تمہاری بہت گرم بازاری ہوئی تو بھی پاس نہ پھٹکنے دینگے نفیس اور ٹھنڈی ٹھنڈی خس کی ٹٹیون سے راستہ بند کر دینگے۔ ہمارے ہی یاد آور اشتیاق مین فراشی پنکھے لگائینگے بے ہمار نسیم کے اونھین چین نہ آئے گا۔ ہماری آرزو مین کتنے مرجائینگے ابھی مین نہ آتو یہ کپڑے پھاڑ کر نکل بھاگینگے۔ ہمراہ بہشتی بڑے بڑے ہمارے ہی خیرمقدم کی آرزو کرینگے۔

بی گرمی بیگم جوان باتون پر جھنجھلائین تو کیا کہتی ہین کہ رہ۔ دیکھ تو ابکی وہ زور و شور دکھلاتی ہون کہ منہ پھر جائے۔ تری صورت کو کچھ دنون لوگ ترس جائین دیوانہ بنا چھوڑ دونگی۔ خواب و خور حرام کر دونگی۔ اس شہر پر تو سردی کا نام تک نہ رہنے دونگی۔ دریاؤن کا پتہ نہ لگے گا۔ بحر کے لب خشک ہوجائینگے۔ ارے یہی موئے جنکو تو اپنا ہوا خواہ بتاتا ہے سمندر کے سمندر نہ سٹرک جائین تو نام بدل ڈالون غرض غصہ مین آکر پہلے تو بی گرمی بیگم نے بی ہولی صاحبہ کو بھیجدیا پھر ایکبارگی مع افواج دھر دباتی ہین تو میان سرما صاحب کا ہر رفیق بوکھلا گیا۔ تڑپ تڑپ کر کافور ہوگئے جاتے تو گئے مگر نہ معلوم ہزارون من پسینہ لاکھون من روئی کیون لاد لیگئے۔ آج آداب بجھے حضرت اسقدر ناراض ہوگئے کہ اپنی نشانی ایک رومال تک نہ چھوڑ گئے اب دیکھیے بی صاحبہ جو ابھی سے چولی پہ نکھی اور ددہ کا بہ گھوڑے پر ململ اور مچھرون کی فوج لیے ہولی کا سوانگ بنا کر تشریف لاتی ہین کیا رنگ دکھلاتی ہین؎

رنگ بیڈھب نظر آتا ہے خدا خیر کرے

راقم

ظریف شوخ نگار ؎

بندھینگے باندھنوا اس لٹ پٹی دستار پر کیا کیا

مولانا پنچ [illegible] آپ [illegible] آکون مین دم آگیا ادھر شہر مین کسی بھلے مانس نے قدم [illegible] اور آپ [illegible] سب پانڈتون نے خبر لی وہ وہ [illegible] مگر وہ [illegible] دن کے جشنے والے ہی آپ کے [illegible] بٹ بھاگ نکلے - واسطے بیان [illegible]

جس [illegible] تو اس [illegible] سال میں بھی ہمارا ہندوستان بہت غنیمت سنہ - جب دیکھیے بلا اسی کے ہاتھ اور [illegible] ہند سے دن دونی اور رات چوگنی ترقیون پر ہے - لکھنؤ کی گھڑ دوڑ [illegible] لیا وہ تو تھی اسکا کچھ ذکر نہیں لکھ یون سمجھیے کہ ایک [illegible] بہت سب سے زیادہ [illegible] یہ بات ہے کہ ہندوستان [illegible] کے پلے ہوئے بچے اتوکچھ ایسے ہونہار نکلے ہین [illegible] تک [illegible] ادھر ولایت لندن پہونچے اور ادھر دلفروز گویا [illegible] کے لیئے آغوش محبت پھیلائے بیٹھے ہین مگر اس غضب [illegible] باکی حیادار نہین دکھی [illegible] جان دل سے [illegible] زبان [illegible] کہیں جا تو کیا ممکن کہ ساتھ چھوڑے [illegible] ہندوستان کی خاک پھانکنا منظو لیکن ان [illegible] والی [illegible] سنگدل [illegible] دیکھا جاتا ہے -

بڑا ماننے کی بات نہین اگر کبھی کبھی ان معصوم اور ناسمجھ بچون کی [illegible] اور ان محبوب لیڈیون کی گرم جوشیان باہم گھٹ پٹ ہو کر کوئی نیا شغلہ اوٹھا دیتی ہین - آپ جانیے آگ پانی کا ساتھ کیا ؟ - سچ پوچھیے تو انہین نادانون کی شوخیان بات کا بتنگڑ کر دیا کرتی ہین ورنہ ادھر طرف سے تو کبھی ذوق و شوق کے سوا کوئی امر خلاف تہذیب واقع ہی نہین ہوتا ان انکی نا قدردانیون سے کبھی [illegible] دل کے پھپھولے پھوڑ لیتی ہین یقین نہ آتا ہو تو فلاں [illegible] کا مقدمہ مطبوعہ ٹیمس آف انڈیا دیکھ لیجیے - حضرت مرعا علیہ صاحبزادہ محمد علی خان نے تو غضب ہی کیا خود ہی آتش شوق بھڑکائی اور پھر خود ہی [illegible] سے بچا جا بیٹھے ہین اسی مین اس غریب دل جلی نے [illegible] صحبت یون فاسش کیا کیا کچھ گرماگرمی دکھلادی تو کیا برا کیا [illegible] ہرگز نہین - یہی کرنا تھا جبکہ تم ؎

دیدار مینمائی و پرہیز میکنی ✣
بازار خویش و آتش ما تیز میکنی

پر عمل کرتے ہو -

ان ولایتی معشوقون کی وضعداری ملاحظہ کیجیے کہ باوجود اسقدر بے اعتنائی کے بھی جو ہندوستانیون کا خمیر ہو گئی ہے - اور جو نت نئے رنگ مین ہر روز نئی جھلک دکھلاتی ہے اگر ایک آدھ ہمت کا چست بالک کبھی کبھار لمچاتا ہے تو اسے گلے کا کٹھلا بنا لیتی ہین - بیت ہمتون کا تو کچھ ذکر نہین انسے جو کچھ ہو جائے سو تھوڑا ابھی ہم تو اسپر خوش ہین کہ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اور جو ہوگا سو ہوگا بلا سے لیکن اس مزید اختلاط نے ہندوستان اور انگلستان مین سمدھیانہ تو قائم کر دیا - دگی تو ادسدن ہوگی جسدن جوتی کھیلی جائیگی - دیکھنا ہے کہ کون کون کھیل ہوتا ہے - مزا ہو کہ ایک آدھ ناشپاتی آپ تک بھی پہونچ جائے ✣

قدردان معشوقان فرنگ

اودھ پنچ

مرزا اسمعیل وردی اصفہانی

اور

آزاد

نمبر (۵)

بقیہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۷ مارچ [illegible]ء

مرزا صاحب صفحہ ۴ مین لکھتے ہین

"[illegible] ایک دوست [illegible] مسلمانون کی [illegible]

"[illegible] کا جواب کتاب مین [illegible] ملحد و سیدین

" دو ہرے نیچری وہابی و عیسوی لکھا ہے -"

حضرات ناظرین ذرا مرزا اسمعیل صاحب کا مزاج پوچھیں - اور یہ تو پوچھین کہ کیا آپ اس کتاب کے لکھتے وقت جسمین آپ نے اپنے آپ کو ان شرمناک الفاظ سے خود ہی یاد فرمایا ہے حواس مین تھے ؟ ایسا شخص جو اس قسم کی بیباکی اور فضول بیانی کا جامہ پہنے ہو وہ اُن بحثون کو کیا خاک سمجھ سکتا ہے اور انکا جواب کیا خاک دے سکتا ہے جو مذہب اسلام سے تعلق رکھتے ہون اور جنکی وجہ سے سر سید اور محسن الملک دونون مطعون ہوئے - پھر اسی کے بعد مرزا صاحب لکھتے ہین کہ جو شخص مسلمانون کی موجودہ حالت کی "اصلاح کے لیئے مستعد ہو" وہ "لعن طعن اور بدگوئی کا مورد ہوگا" شائد مرزا صاحب بھی اپنے قیاس مجنونانہ مین ریفارمر بننے کے مدعی ہین - ہماری راے مین انکو قوم کی اصلاح سے پہلے اپنے دماغ اور مزاج کی اصلاح کے لیئے فکر کرنی چاہیئے -

مرزا صاحب صفحہ ۱۴ مین لکھتے ہین کہ "مذہبی جوش نے اول مسلمانون کو ترقی دی لیکن پھر وہی مذہبی جوش ہزارون فسادون کا موجب ہوا"

ماشاءاللہ - مرزا صاحب کی نئی منطق کے لیے شاید کسی دلیل کی حاجت نہو افسوس ہے کہ وہ اسی بحث مین [illegible] حملے کر اٹھتے ہین جنکا جواب دینا عقلاً فضول ہے اسلیئے اہل تشیع اور اہل سنن کا اختلاف

ہر کسے را فرزند خویش بجمال می نماید

بیچ مین آیا جاتا ہے - مرزا صاحب ہی کے سے آدمی کا کام ہے کہ وہ ایسی نازک بحثون کو چھیڑے ہم تو اسی بات کے قائل ہین کہ خلفاے رسول اور خلفاے بنی عباس اور خلفاے بنی امیہ ان سبھون نے فتح کے شوق مین مذہب کے ایک ہی جوش سے کام لیا۔ لیکن بنی عباس اور بنی امیہ کے زمانون مین خواہشات نفسانی کا غلبہ ہوگیا تھا اس سبب سے جو اصول اسلام نے حکمرانی کے واسطے قرار دیے تھے اُس سے وہ تجاوز کر بیٹھے یہانتک کہ رفتہ رفتہ بناے سلطنت ہل گئی اور حکومت پر زوال آگیا اگر اندلس کی تاریخ کے تیسرے حصے کو مرزا صاحب نے دیکھا ہوتا تو فضول کا غدر کالا کرتے - جہاد کے نازک مسئلے پر بحث کا موقع ڈھونڈھنا یہ سوا مرزا صاحب کی سی عقل کے آدمی کے اور کسی کے نزدیک شاید مناسب نہو - رہا مشورہ - اسکا ثبوت اسی شخص پر فرض ہے جو اس بات کا مدعی ہو کہ جو کچھ ابتداے اسلام مین ہوتا تھا وہ غلبہ آراہی سے ہوتا تھا منشی احمد علی صاحب اسکے منکر ہین اور انھون نے خلافت اوّل کے ایک جنگ کے واقعے کی تاریخی شہادت پیش کردی ہے جو کافی ہے - حالانکہ اگر وہ شہادت بھی نہ پیش کرتے تو منکر پر دلیل فرض نہیں ہے -

مرزا صاحب نے لکھا کہ وہ آزاد کی اُردو عبارت کو نہیں سمجھے - مرزا صاحب کے فہم کا قائل ہونا چاہیے ایک ہندی مثل ہے کہ بارہ برس دلی مین رہے بھاڑ جھونکا کیے مگر مرزا صاحب تیس (۳۰) برس (بقول خود) ہندوستان مین رہے اور نافہم بنے ہین - نہ وہ مذہب کو جانین نہ اُردو کو نہ اونکا فہم درست نہ حافظہ نہ حواس - پھر بس برتے پر جواب لکھنے کو تیار ہوئے -

ہم منشی احمد علی صاحب سے اس امر مین متفق نہین ہین کہ کل خلفاء کا انتخاب جمہوری اصول پر تھا اول کی نسبت تو بیشک الکشن کے قاعدے کا پورا پورا برتاو ہوا لیکن خلیفہ دوم و سوم کے متعلق نامزدگی کے بعد اہل حل وعقد کا اتفاق ہوا - خلیفہ چہارم کے انتخاب کے وقت تو ایسا اختلاف پڑا جسنے صفین کی بیشمار لڑائیون مین مسلمانون کی تعداد کو گھٹا دیا - منشی صاحب نے صرف انتخاب کو جمہور پر قرار دیا اور احکام کے اجرا مین مشورے کا ہونا تو مانا ہے لیکن غلبۂ رائے پر خلیفہ کی پابندی نہین مانی ہے جسکی شہادت خلافت اوّل کے عظیم واقعے سے پیش کی ہے - مرزا صاحب نے اسپر یہ بلند پروازی کی کہ ایک سرے سے جوش مذہبی ہی کو جو اسوقت فتوح کا سبب ہوا تھا ناجائز قرار دیدیا جس سے بڑھکر بیدلیل نافہمی اور کوئی نہیں ہو سکتی - ہمنے لکھ دیا ہے کہ ہم جہاد کے مسئلے کے جھگڑے مین پڑنا نہین چاہتے نہ اس سبب سے کہ مرزا صاحب کی طرح ہم بھی ناواقف ہین بلکہ بے ضرورت اور خلاف مصلحت ایسی چھیڑ چھاڑ دیوانہ پن ہے -

مرزا صاحب نے ایک عجیب مذاق کیا یعنی ۱۸۵۷ء کے غدر کو صفحہ ۹ مین اس مذہبی جوش سے ملایا جو ابتداے اسلام مین ظاہر ہوا تھا واہ ری تحریر اور واہ ری سمجھ - مرزا صاحب کو یہ بھی نہین معلوم ہے کہ ہندوستان مذہباً اُن لوگون کے نزدیک بھی جو جہاد کے قائل ہین دار الامن ہے - اسکے علاوہ قائلین جہاد کے نزدیک بغیر مذہب والے کی عملداری مین رہکر ایسی جہاد قطعاً ناجائز ہے - اس صورت مین انگلش گورنمنٹ کے خلاف ہندوستان مین کوئی مذہبی جوش درست نہین ہے اور اگر اسکا ظہور ہو تو بغاوت ہے خدا جانے مرزا صاحب کی عقل ایسی تحریر کے وقت کہان چرنے گئی تھی -

مرزا صاحب مین ایک اور بھی خوبی ہے یعنے وہ جہلا کے حرکات و افعال کو معرض بحث مین لاتے ہین - کہان محسن الملک کے لکچر کی گفتگو جسکا تعلق اصول اسلام مین رخنہ اندازی سے ہے اور کہان محرم اور دسہرے کے الحاق کا ذکر - یہ سوا مرزا صاحب کے اور کسی ذیہوش سے ممکن نہین - وہ کیا کرین بیچارے واقف ہی نہین کہ افعال شخصی کا ذمہ دار اسلام نہین ہو سکتا ہے اور پھر کیسے افعال عوام جہالت شعار کے - صفحہ ۱۹ کے دو ثلث تک مرزا صاحب نے وہ ہذیان بکا ہے جسکا کوئی نتیجہ ہی نہین - ایسی پوچ بیانی اور ہرزہ سرائی تو قابل ملاحظہ بھی نہین نہ کہ قابل جواب -

"محسن الملک نے لکھا کہ تیس برس کے بعد جو خلیفہ ہوئے وہ فرائض کے پابند نہ رہے" آزاد نے اسپر اعتراض کیا کہ محسن الملک نے عمر بن عبد العزیز کے زمانے کو مستثنےٰ نہین کیا - مرزا صاحب اسپر بھی بوکھلا گئے وہ اس بات کو تو سمجھے ہوتے کہ محسن الملک کا مقصد تیس برس کی قید سے کیا تھا - وہ "الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ" اس حدیث کے خلاف انکار کی جرأت نہ کر سکے اور تیس برس کے زمانے کے بعد والے خلفا یعنی سلاطین کو ایکدم سے بُرا کہہ گئے - حالانکہ عمر بن عبد العزیز کا زمانہ پابندی فرائض کے لحاظ سے اسلام کا عمدہ زمانہ قرار دیا گیا ہے - مرزا صاحب سمجھے نہ بوجھے اور لگے بادہوائی زٹل اوڑانے - انکو یہ بات نہ سوجھی کہ محسن الملک پابندی فرائض کی شرط قائم کرکے تیس برس کے بعد والے تمام سلاطین کو بد کہا ہے اور آزاد نے محسن الملک پر یہی گرفت کی ہے - مرزا صاحب کو نئی جھی تو کیا سوجھی کہ ایک ایسے مورخ کا قول لکھ مارا جسکو اسلامی مذہب کے بحث مین دخل نہین اور ایک شاعر کا قول نقل کردیا حالانکہ شاعر کی شاعری کو محققین مذہب کی مستند تحریرون مین جگہ نہین مل سکتی - اس سے قطع نظر ہو تو موسوی شاعر کا قول جو مرزا صاحب نے نقل کیا ہے اسمین اسیقدر ہے کہ اے عمر بن عبد العزیز تو خود بھی علی رضہ کو برا نہ کہہ - اس سے یہ بات نہین ثابت ہوتی کہ عمر بن عبد العزیز تارک فرض تھا - سب صحابہ اگر مرزا اسمٰعیل صاحب کے مذہب مین شکست فرض ہو تو ہو - منشی احمد علی صاحب اہل تسنن مین ہین اور محسن الملک بھی ان دونون کے مذہب واحد مین سب خلفا دسے شکست فرض کا الزام مذہباً فائدہ نہین ہوتا - صرف صاحب ہدایہ نے "السب الشیخین کفر" لکھا ہے مگر تمام محدثین نے اس سے اختلاف کیا

اور یہ فتویٰ دیا کہ فہمین ضلالت ہے اس صورت مین شاعر کے قول سے ہی عمر بن عبد العزیز کی پابندی فرض کی مدت دور رہنا منشی صاحب اور محسن الملک دونون کے نزدیک از روے مذہب صادق نہین آتا پھر مرزا صاحب نے ایسا سمجھکر ایسی ضعیف دلیل پیش کی جو خود اونکی نافہمی کی شہادت مین رہی ہے ؛

(باقی آیندہ)

آنچہ نصیب است ہم میرسد

ایک ہمارے لوکل نامہ نگار صاحب یون قمطراز ہین۔

وہو ہذا

لیجیے صاحب حضرت موسیٰ یا کسی اور بزرگ کے وقت کا تذکرہ سنا تھا کہ ایک بیچارہ عابد نماز گذار شب بیدار اور دوسرا اوباش ناجر شرابخوار باہم ہمسایہ تھے رات کو جب عبادت کے لیئے میان زاہد اوٹھے تو پانون مین ایک سوا بالشت کا کانٹا وارے پار ہو گیا ہاے وائے کرتے بیٹھے ادہر وہ مستان شراب وغیرہ کے نشہ مین رات بھر غین رہے صبح کو پیشاب کرنے جو بیٹھے تو معہ مبالغہ گنگا بہادی آج موت چلتے ہین نکل دہار کے ڈرٹیرے سے مین مینگنی ہو گیا اور ایک چیز چمکتی نظر آئی لکڑی سے جو کریدتے ہین تو پوری ایک ہنڈیا اشرفی روپیون کی کیچڑی سے بھری نکل آئی بہت خوش ہوئے اور کہا کہ واہ جی واہ آج کے خرچے پرچے کو پاس ہی کچھ نہ تھا یون دیتا ہے پڑوسی اہل محلہ بڑا التعجب کرنے لگے کہ دیکھیئے زاہد کو یہ تکلیف اور گنہگار کو یہ راحت ایک آدہ نے اس زمانے کے نبی سے کہا بلکہ شکوہ کیا کہ واہ رے انصاف ذرا وقت خاص اسکا تذکرہ تو کیجیئے گا سو وقت جناب احدیت سے یہ عرض کیا ارشاد ہوا کہ مقدر تو نہین ٹلتا لیکن اعمالون کا بھگتنا ضرور بھگتنا پڑتا ہے اور کچھ نہ کچھ معاملہ گھٹ بڑھ بھی جاتا ہے جسکے ثبوت مین انہین دونون کا واقعہ ہے مگر اصل مین اسکی اور صورت کر ہماری عدالت مخفی کا حال کوئی جان نہین سکتا۔ دیکھو اس عابد کی قسمت مین سولی ہونا تھی اوسکا مخفف ایک ببول کا کانٹا چبھ گیا یہ فقط اسی عبادت کا صدقہ اور اس ناخدا ترس کے نصیبون مین بادشاہت صاحب مال و دولت ہونا لکھا تھا جسکے بدلے ہزار دو ہزار کا معاملہ ہو گیا وہ بھی کے دن کا یہ اوسی گناہگاری شرابخواری کا بدلہ ہے اچھا صاحب یہ رام کہانی تو ہو چکی بالفعل آج کل کے درمیان کا واقعہ بھی کچھ اسی جلسے کے قریب قریب ہے چنانچہ آج کئی دن ہوئے کچہری کی طرف جو اتفاقیہ جانا ہوا تو خاص کمرۂ اجلاس صاحب سشن جج بہادر مین دیکھتا کیا ہون کہ ایک قلیون کا میٹ لگ کری بچھائے بیٹھا چنے یا رکیا بیچنا چاہ رہا ہے اور نے گا بھولو پوسٹ کی نباے کے جہانتو نہین سر و نیا درج ہوئی۔ قدرت خدا کی نظر آئی وہان سے دیکھیئے بہالتے خفیفہ کے عکر لگاتے اینچا حسین آباد پہونچے تو گھیون کا ریلا خوشامدیون کا میلا نظر آیا تعجب سے کیون صاحب کیا واقعہ ہے ایک آدھ سے صورت آشنا کی زبانی معلوم ہوا کہ عالیجناب کرنل اسفورڈ صاحب بہادر کا رخصتی جلسہ ہے جسمین کو سون منزلون سے لوگ شریک ہونے آئے ہین لیجیئے آپ بھی ایک کٹ لیجیئے اور زرا خوشامد کیجیئے یہان اونگھتے کو ٹھیلے کا بہانہ غنیمت جانیئے کٹ کا لفافہ لکھوا اور سے خان بہادر اور راے بہادر کا نام لکھا ہوا تھا مگر کیون خوبیان آتی ہی بات غنیمت سمجھی گئی کہ چلیے اور کچھ نہین تو پانچوین سوار دن مین تو نام شامل ہو جائیگا فوراً جوتے کی گرد جھاڑ پونچھ کر لال ٹوپی سے صاف کر بارہ دری شریف مین داخلہ فقیر جلسہ تو جیسا تھا ویسا تھا اب کاہے کو ایسا وقت آئے گا۔ لیکن ایک بڑی کیفیت یہ نظر آئی کہ منشی نولکشور صاحب کی اسپیچ جو کمال فصاحت و بلاغت سے خاص اپنی زبان مین ارشاد فرمائی گئی تہی وہ سننے مین آئی یہ نعمت نہ اسکی پہلے کبھی نصیب ہوئی تہی نہ اب ہو گی ایسے اپنی کے عمدہ خیالات کا پوچھنا ہی کیا ہے واہ واہ آہا واہ وا یادگار وغیرہ کا ذکر تو فضول تھا کیونکہ حسین آباد کی صفائی اور صفا یا کیا کم یادگار رہے گا۔ ہان نئی بات ایک یہ اور نظر سے گذری کہ پہلے تو لوئی ذکر اذکار کسی قسم کا نہ تھا آخر مین ۔ ڈبل آدمی چھانٹ چھانٹ کے وہی جماعت عشرہ پرانا سبق یعنے چندا امون کی مانگ جانچ ہونے لگی بندہ درگاہ دینے کے نام دروازے کی کنڈی نہین دیتے یہ رنگ دیکھتے ہی حواسون کیطرح پیتر سے ہوئے چلتے وقت مکان تک یہی ذلسے ہوتی رہی کہ واہ رے تیری قدرت ہمارے کرنل صاحب کالی پانی بھی چلے ہین تو کس عہدے پر اور بدبخت ہندوستانی اگر صاحب جج کے اجلاس پر رونق افروز ہین تو کس عزت کے ساتھ کہ یادگار۔ فاعتبروا یا اولوالابصار ؛

راقم

بندۂ کمترین عبرت الناظرین

کتاب جدید

پیسہ اخبار کی نادر جنتری

یہ جنتری اپنی خوبیونکی زیادتی اور مضامین کی کثرت سے ایک بیش قیمت کتاب ہے لائق مولف نے اسکو دلچسپ بنانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ اگر اسکے مضامین کی فہرست لکھی جاوے تو بجاے خود ایک مضمون جنتری کے حجم کے برابر ہو۔ نولکشوری بڑی اور چھوٹی دونون اسکے آگے گرد ہین بھائی [illegible]

طرز پر شائع ہوئی ہے جو صرف ایک ہی سال کے بعد "تقویم پارینہ" ہو کر بیکار نہیں ہو جاتی ہیں بلکہ ہمیشہ کے واسطے دلچسپی اور عام آگہی کا ذخیرہ اپنے پاس رکھتی اور مثل گل ہمیشہ بہار ناظرین کو لطف دکھاتی ہیں۔ قیمت فی جلد ۲؎ دفتر پیسہ اخبار سے ملسکتی ہے *

لوکل

اس دفعہ کی ہولی کی آگ میاں نوروز کے رنگ میں ایسی محلول ہو گئی کہ ایک شہر بھر نے رنگ میں تیزاب ملا کر پچکاریاں ماریں کئی بندگان خدا جل گئے - اور ہر شب برات میں پٹاس کی بدولت تازہ گرمی آئی کئی لڑکوں نے اپنا ہاتھ منہ زخمی کیا دو چار کے ہاتھ کاٹے گئے ایک آدھ کا پہونچا ہاتھ سے گیا یہ تو آتشی کارروائی ہے اسکی نسبت سرکار کی توجہ کیوں ہونے لگی ہاں اگر آبی معاملہ ہوتا تو لفٹنٹ گورنر تک واٹر ورکس کی طرح متوجہ ہو جاتے ایک لمحہ شہر کو خراب پانی نہ پینے دیتے -

ہمارے انسپکٹر سررشتۂ تعلیم مسٹر نسفیلڈ بعد مدت دراز و ناکامی یکبارہ ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم مقرر ہوئے - شہر کے چند حضرات نے اظہار مسرت کا ایک جلسہ کیا اور من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو کہکر نسفیلڈ صاحب کو رخصت کیا -

اس فصل میں مسٹر ہاسفورڈ کی نسبت جنکی خوش انتظامی اور چستی احکام کا ایک عالم مداح ہے کالے پانی جانے کا حکم آیا کہ آپ وہاں کے چیف کمشنر مقرر ہوئے اس اعزاز و ترقی اور دریائے شور کی روانگی پر بھی اظہار مسرت کیا گیا منشی نولکشور نے خوشامدانہ اسپیچ میں بڑا زور دکھایا المختصر یہ زمانہ ہمارے شہر کے خوشامدیوں اور حکام رسوں کے واسطے چہل پہل کا رہا -

بالفعل ایک مقدمہ فوجداری کو جناب سید الن صاحب مجتہد العصر کے مدعی علیہ ہونے سے تقدس حاصل ہے جرم بلوہ ہے بڑی پیشی بڑا ہجوم تھا مگر تاریخ بڑھ گئی ابھی فیصلہ نہیں سُنا گیا - سُنا جاتا ہے ایک عورت سے جو اک زمانے میں رئیس منزل میں تھی جناب مجتہد العصر سید بچھن صاحب نے عقد کر لیا تھا بعد انتقال جناب مغفور مدعی علیہ صاحب اور اُس نیکبخت سے کسی بات پر ان بن ہو گئی - ایک طرف کی ہٹ دوسری طرف کے اصرار سے نوبت بایں جا رسید کہ اوس پاکدامن نے جناب سید صاحب کے دامن تقدس پر بجائے گرد اس امر کا دھبا لگانا چاہا کہ شب کو میرے گھر ڈاکہ ڈالا - مگر آخر کار مقدمہ چھن چھنا کر اب صرف بلوہ اور مداخلت بیجا بخانۂ غیر کی ہلکی صورت میں آرہا ہے - دیکھیے بالا کسکے ہاتھ رہتا ہے -

بعض حضرات جب اپنی ناواقفی سے منہ کی کھاتے ہیں تو بات بنانے کو "پنزادے کے جھگڑے میں باغ کا کاغذ" نکالنا شروع کرتے ہیں - پارسی کمپنی میں گانے والے تھو کی بحث میں پہلے تو ایک ہمارے ہمعصر کہتے رہے کہ ڈراما کے واسطے گانا کچھ لازمی نہیں جب کہا گیا کہ یہ کمپنیاں ڈرامیٹک کمپنیاں ہی نہیں انکی پوشاک سینسری اور خود انکا نام گواہ ہے کہ اوپیریٹک ہیں اور اوپیرا میں اگر گانا نہیں تو کچھ بھی نہیں - تو اسکے جواب میں آپ کیا فرماتے ہیں کہ ہاں ہم جانتے ہیں اوپیرا میوزیکل ڈراما کو کہتے ہیں سبحان اللہ اردو دان اس تعریف مجہول بالمجہول سے آپ کا مطلب خوب سمجھ گئے ہونگے اس سے یکب ثابت ہوتا ہے اوپیرا میں گانے والوں کا اس طرح غائب ہونا جیسے گدھے کے سر سے سینگ روا ہے - باقی غلط کے ساتھ سلط کہنے والوں کو ٹکسال باہر سمجھنا خود لطف فصاحت سے محرومی بتاتا ہے اور بیٹھنے والے کو ٹکسال باہر کرتا ہے - مباحثے کے واسطے ایک حد تک لیاقت - قابلیت حیثیت چاہیے - ع

کار بوزینہ نیست نجاری

پہلے آدمی خود بھی کچھ ہوئے تب چون و چرا کرے ورنہ یوں تو ہر دیوانہ بادشاہ ہر لنگر گدا ولی اللہ ہے -

ایک صاحب تماشے کی کمپنیوں سے زچ آکر اسطرح زارنالی کرتے ہیں

ڈیئر صاحب اودھ پنچ - خطا معاف ہو - پانچ مہینے سے برابر لکھنؤ لٹ رہا ہے اور آپ لوگ کچھ توجہ نہیں کرتے بھلا آب رسانی کا ٹکس تو بندھا ہی تھا اب آپ ملاحظہ فرمایئے کہ یہ کمبخت تماشے کی کمپنیاں ایک پر ایک ٹوٹی پڑتی ہیں دو کمپنیاں کھیل رہی ہیں تیسری اور مانگتی کھاتی آدھمکی - لوکل حکام کچھ توجہ نہیں کرتے اور آپ لوگ جو انکو چونکانے والے ہیں چپکے بیٹھے ہیں اگر ابھی حضرت صاحب ڈپٹی کمشنر اور صاحب سٹی مجسٹریٹ کو اسطرف توجہ دلایئے نہیں تو شہر غارت ہو جائیگا یہ وہی شہر ہے جسکی افلاس کی نسبت ابھی سرکاننڈ کالون مقر ہو چکے ہیں اور خود کہہ چکے ہیں کہ بیشک لکھنؤ نادار اور فلاکت زدہ ہے ایک پارسی کمپنی کو سنا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر دہلی نے حکماً دہلی سے چلے جانے کو کہدیا تھا اب سُنا ہے کہ مالکان کمپنی پھر اجازت لینا چاہتے ہیں اگر صاحب سٹی مجسٹریٹ نے اجازت اور رہنے کے واسطے دی تو یقیناً اچھی طرح سے بربادی شہر کی ہو گی کیا آپ لوگ بھی منہ میں زبان نہیں رکھتے کل انتظام اور لوکل اختیارات سے حکام شہر کو چاہیے کہ آیندہ اس خلوک الحال شہر کو تباہی سے بچا رکھنے کے لیے حکم دیں کہ کمپنی والے ٹھنڈے ٹھنڈے یہاں سے بوریا بدھنا اُٹھا کے اور کوئی ٹھکانا دیکھیں - اس شہر والو پر رحم کریں

ڈیر اڈیٹر آپ کیسے رفارمر ہیں کہ "فکر نکرد پدرم و من نکشیدم" افسوس مجھے حیرت ہے کہ کیوں نہیں شہر کے ناجی ہر پنے اسطرف متوجہ ہوتے ہیں آخر کچھ پاس تو کہیں کمپنی والوں سے آپ نے نہیں لیلیا -

راقم

ایک تماشے کا تباہی زدہ

اشتہارات

اردو شرح ایکٹ ۴ - ۱۸۸۲ء

شرح مذکور مولفہ رام پرشاد وکیل ہائی کورٹ و منصف پرتاب گڈھ (اودھ) قریب ساڑھے پانسو صفحے کے دفعہ ۲۲ تک چھپکر تیار ہے امید شائقین کو باوجود اسے پوری قیمت کل کتاب ۴ مع محصول کے مل سکتی ہے۔ بقیہ اجزا دو مہینے کے اندر بعد تیاری بلا قیمت ارسال ہونگے۔ علاوہ نظائر دیگر کتب مستند سے جنکے کہ تشریح بنا مین مدد لیگئی ہے چند کا نام حسب ذیل ہے۔

رسالہ رہن۔ مولفہ نشر صاحب۔ رسالہ رہن۔ مولفہ کرٹ صاحب رسالہ بائع و مشتری۔ مولفہ وارٹ صاحب۔ رسالہ قانون مولفہ اسٹوری صاحب۔ رسالہ تعبیر قوانین۔ مولفہ میکسویل صاحب۔ رسالہ مسائل قانون مولفہ بروم صاحب۔ رسالہ رہن۔ مولفہ میکفرسن صاحب۔ رسالہ فریب و غلطی۔ مولفہ کر صاحب۔ رسالجات معاہدہ مولفہ پالک صاحب و چٹی صاحب۔ و کنشلم صاحب و سدرلینڈ وغیرہ و اصول قانون مولفہ مارکبی صاحب وغیرہ۔ وغیرہ۔

اگر خریداران کو ناپسند ہو تو تاریخ پہونچنے سے ایک ہفتے کے اندر واپس کر سکتے ہین صرف محصول دو نون طرف کا انکے ذمہ ہوگا۔

جو صاحب بعد طیاری کل کتاب کے خریداری پسند کرین وہ اپنے ارادے سے مطلع کرین

المشتہر

رام پرشاد منصف

پرتاب گڈھ (اودھ)

ترجمہ سفرنامہ شاہ ایران بابت سیاحت یورپ

اعلیٰ حضرت شاہ ایران نے جبکہ روس جرمنی بلجیم لندن فرانس وغیرہ یورپ کے ملکون کی سیاحت کی تو تمام کیفیت ضیافت مہمانی سلطنتون کا سب حال اپنے قلم سے لکھا۔ یہ ایک نئی مثال ہے کسی بادشاہ نے سفرنامہ نہین لکھا نہ ایسا سفر کیا ہے۔ اردو مین ترجمہ۔ جلد بندھا ہوا طیار ہے۔ عہ مع تصویر عکسی۔ مع محصول ڈاک۔ عہ سفرنامہ محاورات فارسی کے نومفرس لغات کی اردو مین شرح مجلد۔ عہ

المشتہر

فرحی۔ اوستاد فارسی نبر ناصر الدین شاہ بہادر ... ال

۹۲-۲-۲ مجموعۃ الشعبدہ (یعنے) طلسمات کا ڈھیر

اس کتاب مین گلاب کے پھول کو چڑیا بناکر اڑانا۔ تین لڑکون کا صندوق کے اندر سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا۔ تماشا دیکھنے والون کے چلے ہوئے رومال کا بندوق کے فیر ہوتے ہی ثابت ہوکر چھاتی پر لٹک جانا۔ کنوئین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کے چلے ہوئے رومال کا بندوق کے فیر ہوتے ہی ثابت ہوکر چھاتی پر لٹک جانا۔ کنوئین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کا جلا ہوا رومال ثابت ہوکر ایک ڈبل روٹی سے نکلنا۔ گھڑی کو نشتر کے زور سے چلانا اور بند کرنا۔ میز پر کٹا سر ہزبان مین گفتگو کرے وغیرہ وغیرہ۔ ہر قسم کے عجیب و غریب شعبدے کہ جنکو انگریز لوگ کرکے ہزارون روپیہ کماتے ہین مع تصویرون کے درج ہین۔ اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین۔ اگر غلط ہون قیمت واپس کردون۔ قیمت مع محصول ۱۰/

یہ کتاب ہندی دیوناگری مین بھی ہے۔ قیمت۔ - - ۸/

المشتہر

نتھو پرشاد پروپرائٹر میجیکل کمپنی جھانسی

اشتہار

۱۸-۲-۹۲ ۱۷-۸-۹۲

(۱) واضح ہو کہ ہمارے کارخانہ مین اوپن فیس کی گھڑیان نہایت عمدہ مضبوط اور وضعدار لیور لمشن نام کی آئی ہین جو چال مین بہت صحیح ڈائل پر سونہلا گلٹ اور پھولدار کام کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۳ روپیہ ہے۔ خانہ بھی عمدہ۔ ایک کمانی اور ایک شیشہ فاضل دیا جائیگا۔

(۲) باسٹن لیور۔ یہ گھڑی مثل مذکورہ بالا جملہ خوبیان رکھتی ہے صرف گلٹ نہین۔ قیمت کل ۱۱ روپیہ

(۳) سمپلک گھڑی۔ بقول اسکے کہ کم خرچ بالا نشین نہایت عمدہ چال کی ہے جسمین چابی لگی ہوئی ہے۔ ایسی گھڑی اس قلیل قیمت کی دنیا کے پردے مین نظر نہین آئی قیمت صرف - - ۶ روپیہ

(۴) پکا گھڑی۔ یہ گھڑیان ہم نام سے ہین۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ دراصل قابل تعریف ہین ہر جگہ سے لوگ تعریف ہی کرتے ہین۔ قیمت صرف۔ ۹ روپیہ ۹ آنہ اور بھی انواع اقسام کی گھڑیان ہمارے کارخانے مین قیمتی ۴ روپیہ سے ۵۰ روپیہ تک کی موجود ہین۔ فہرست منگواکر ملاحظہ فرمائیے +

المشتہر

رام کرشن ورما۔ مالک بھارت جیون پریس بنارس

تقویم اودھ پنچ

چونکہ بالظرافت و جدت کو زندہ دلی کا خیال اسطرح پیش نظر رہتا ہے چنانچہ وزیر خزانہ کو نئے ٹکس۔ روس کو ہندوستان کے جدید راستے۔ امیر کابل کو زرگشتی کے تازہ حیلے۔ ہماری لوکل گورنمنٹ کو دائرہ ورکسی احیا کا۔ سنہ ۱۸۹۲ء کی خبر پیرایۂ ظرافت مین شایع فرمائی گئی ہے۔ مضامین کی خوبی و لطافت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ خریداران پرچہ کی خدمت مین بلا قیمت بھیجی گئی ہے۔ عام خریدارون کے واسطے قیمت ار محصول ۔ یہ جنتری ہاتھون ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ بہت ہی تھوڑی سی جلدین باقی ہین۔ جن صاحب کو درکار ہو قیمت روانہ فرمائین جنتری بھیجدیجائے +

حسب الحکم۔ حضرت اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ

مرزا اسمعیل وردی اصفہانی

اور

آزاد

(نمبر ۶)

مرزا اسمعیل صاحب بھی عجیب اُلٹی سمجھ کے آدمی معلوم ہوتے ہین محسن الملک نے لکھا ہے ٹرکی پر یہ راے قائم کی کہ اسکی اقتدار دوسرون کی مدد سے ہے اور منشی احمد علی صاحب لکھتے ہین کہ ٹرکی پر زوال اس سبب سے آیا کہ اوسنے اپنی قوت کو چھوڑ کر دوسرون کی قوت پر بھروسا کیا۔ سمجھنے والے سمجھ سکتے ہین کہ ان دونون خیالات مین کسقدر فرق ہے بلکہ دونون باتین الگ الگ ہین۔ مرزا صاحب سمجھے نہ بوجھے اور صفحہ ۲۲ مین لکھ گئے کہ دونون کا مطلب ایک ہی اسکے تو یہ معنے ہوئے کہ زید کہے مرزا صاحب کی ناک پکڑ کے مرزا صاحب کا پانون۔ اور خالد کہے دونون کا مطلب ایک ہے مرزا صاحب کا ذہن پولیٹکل مسئلے کی جانب صحت کے ساتھ منتقل ہو تو کسیکا کیا قصور۔ وہ جانتے ہی نہین۔ وہ سمجھتے ہی نہین۔ کاغذ سیاہ کرنا دوسری بات ہے اور نفس مطلب کا سمجھنا اور اسے لکھنا دوسری بات ہے نصف صفحہ ۲۴ تک مرزا صاحب نے مہمل بیانی کی اور یہ نہ لکھا کہ یورپ کا منشا ٹرکی کی نسبت کیا ہے۔ ہم کہتے ہین صرف یہ کہ دوستی سے دشمنی سے غرض جس طور سے ممکن ہو اسکی قوت کو شکست دیکر صرف اسقدر اسکو رہنے دین کہ وہ قائم رہے اور قائم رکھنا اس سبب سے اکثر یورپ والون کی پالسی مین مفید قرار پایا کہ قسطنطنیہ جس سے باسفرس کو تعلق ہے اگر وہ روس یا اور کسی طاقتور سلطنت کے قبضے مین جائیگا تو تمام یورپ کو ضعطہ رہیگا۔ مرزا صاحب کو محسن الملک کی خوشامد مین بے سمجھے بوجھے خامہ فرسائی کی کیون سوجھی۔ ہان ہان ہم سمجھے۔ غرض انسان کو باولا کردی ہے۔

مرزا صاحب اُردو عبارت سمجھے ہی نہین جیسا کہ وہ خود صفحہ ۲۴ مین قبول کر رہے ہین یہ محسن الملک کے اسی مقالے پر جسکو آزاد نے چھاپا اور جسکے ربط الفاظ کو مہمل ثابت کیا اسی پر باوصف ناسمجھی کے مرزا صاحب کو بحث کی ناحق سوجھی اقرار نافہمی کے ساتھ جواب پر اصرار یہ تو کسی صحیح العقل آدمی کا فعل نہین ہو سکتا۔

آزاد نے محسن الملک سے پوچھا۔

"کیا یہ لازمی ہو کہ جب سلطنت قائم ہو جاے تب محنت اور جفاکشی جو لا ینجزی نہکر اسکے آگے رہے ۔"

مرزا صاحب محسن الملک کی آواز بنکر بولے ۔

"مین عرض کرتا ہون جی ہان یہ مذاق ہے اور پوچھتا ہون کہ"

"اس عبارت کو عبارت جناب سے کیا افتراق ہے"

اللہ رے دماغ جسمین باوجود لامذہبی کے جسکا خود مرزا صاحب کو اعتراف ہے توحید کا مسئلہ ٹھونس ٹھونس کر بھرا ہوا ہے سب عبارتین انکو ہم معنی ہی نظر آتی ہین۔ یہ خوبی فہم ہے۔ کوئی اندھے سے پوچھے کہ زرد اور سرخ مین کیا فرق ہے وہ کہدیگا دونون ایک ہین۔ وہ سمجھ ہی نہین سکتا۔ وہ فرق کی تمیز کر ہی نہین سکتا۔ بعینہ مرزا صاحب کی مثال ایسی ہی ہے۔ وہ عبارت کو سمجھ ہی نہین سکتے وہ مطلب کو کال ہی نہین سکتے۔ اور جی ہان بولنے کو آتے ہی ہین۔ مثبت کے واسطے دعوی کی دلیل ضروری ہے مگر شاید مرزا صاحب کے لیے ضروری نہو۔ اسلیئے کہ وہ دعوی تو کرتے ہین لیکن دلیل نہین لاتے۔ فن مناظرہ ہی نہین جانتے۔ اے مرزا صاحب آپ کی عرض قابل پذیرائی نہین اسلیئے کہ سلطنت قائم ہو جانے پر محنت اور جفاکشی کا جزو لاینجزی نہجانا ضروری نہین۔ اگر ایسا ہوتا تو زوال سلطنت کی نوبت کبھی نہ آتی سیکڑون سلطنت اقبال ہی سے ضائع ہوئین اور آج ہندوستان کی ریاستین شہادت مین موجود ہین۔ مرزا صاحب ہی ہین جو دکن کے واسطے اکثر روئے ہین۔ پھر اس کلیے کے قائم کرنے پر کہ سلطنت کے ساتھ محنت اور جفاکشی ضروری پیدا ہو جاتی ہے اور ضروری ساتھ رہتی ہے خدا جانے کس اُلٹی سمجھ کے ساتھ وہ سفر مین اور "جی ہان" بولنے کو آیا ہین محنت اور جفاکشی کے نہ ہونے پر سلطنت کا زوال ایک نتیجہ لازمی ضرور ہے مگر جو بادشاہ ہو وہ محنتی بھی ضروری ہو۔ اسکو تو محسن الملک اور مرزا صاحب کے سوا تمام دنیا مین کوئی ثابت نہین کر سکتا محسن الملک کی اُردو عبارت کا مفہوم مرزا صاحب اپنے خیال مین نہ لاسکے جو فی نفسہ غلط کلیے پر قائم ہے خود ہی مرزا صاحب نے اپنی نافہمی کو تسلیم کیا ہے پھر انکی بحث اس مسئلے مین ایک مجنون کی بک بک سے زیادہ وقعت نہین پا سکتی۔

صفحہ ۲۸ مین مرزا صاحب کو یہ سوجھی کہ باوجود اس بات کے کہ وہ مذہب کی پیروی سے اپنی ذات کو مستثنے قرار دے چکے ہین آزاد کے مقابلے مین وہ محسن الملک کی جانب سے مذہب کی بحث مین جواب دینے کو طیار ہوئے فی نفسہ مذہب کی بحث دنیوی تعلقات مین نازک بات ہے۔ منشی احمد علی صاحب کو بھی اس قطع نظر کی ضرورت تھی۔ مگر سب سے زیادہ اعتراض سر سید پر ہے اور الہ آباد کانفرنس کے پریسیڈنٹ پہلی جنہنے باوجود اس امر کے کہ کانفرنس کے ہال مین گفتگو کے نہ ہونے کا اظہار کر دیا گیا تھا محسن الملک کی اس حرکت کو گوارا کیا کہ اہل اسلام کے مجمع مین جہان صرف تعلیمی مطالب کے حل کرنے کو لوگ جمع ہوئے تھے مذہب کی چھیڑ چھاڑ کرین اور سر سید کے مذہب کی تائید مین صفحے الگ سیاہ کرین اور سامعہ خراشی کرکے اسلام اور مسلمانون کو الگ ذلت کے گھاٹ اتارین۔ شاید پہلے ہی سے یہ امر قرار دے لیا گیا تھا کہ مذہبی گفتگو کے

مسئلہ آبرسانی

باجن لاگی بانسری اور نکلن لاگے ناگ

مسیح ثانی و یحیی ثانی

بحضرت مولانا اودھ پنچ صاحب وہ مرزا غلام احمد صاحب ہی سچے نکلے - اور ساتھ ہی اونکے وہ مولوی سید احمد صاحب بھی جنکے پیچھے بیطرح آپ ایک عرصے سے پڑے ہوئے ہیں راہ راست پر پائے گئے - مدتون سے یار دنیا ناک مین دم تھا مگر ابھی امر کا فیصلہ نہین ہو سکتا تھا کہ سید احمد صاحب کا اتنا کوئی ٹوکتا تھا صاحب یہ تو پوسے . . . آیندہ درجہ مین کوئی اتنا تھا . . . تمام ہمارے علماؤنکا اتفاق . . . پر ہے کہ یہ کافر ہین آخر ہوا . . . دینی بحث و جہاد انسانی سے ہر طرح چھان پھوڑ کرکے انکی اصلیت کو دریافت کرہی چھوڑا او بتلا دیا کہ یہ وہ ہین -

اب ذرا غور سے سنتے جائیے اور تسلیم کرتے جائیے -

مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے ایک رسالہ مین اپنے مسیح ہونے کا پورے طور پر دعوی کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ مین مسیح اول سے بہت سی خصلتون مین مشابہت بھی رکھتا ہون - مثلاً رحم دلی اور دلسوزی وغیرہ وغیرہ - اب دیکھنا چاہیے کہ اگر مرزا صاحب مسیح ثانی ہین تو غالباً انکے پہلے سے کوئی نہ کوئی صفت یحیی ثانی بھی ضرور موجود ہونگے اور جسطرح مسیح اول کے اوصاف مسیح ثانی مین پائے جاتے ہین اسیطرح یحیی اول کی صفتین یحیی ثانی مین کسیقدر ہونی چاہئین غور کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے اگر مرزا صاحب مسیح ثانی ہین تو سید احمد خان صاحب یحیی ثانی ہونے کا استحقاق رکھتے ہین کیونکہ مسیح ثانی جسقدر مسیح اول سے مشابہ ہین سید صاحب اوسنے بڑھکر یحیی اول سے مشابہت رکھتے ہین - دیکھیے کہ یحیی اول کے خاص صفات کیا تھے اور پھر مقابلہ کرکے دیکھیے کہ اونمین کے بہت سے صفات سید صاحب مین پائے جاتے ہین یا نہین انجیلون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یحیی زکریا نبی کے بیٹے تھے مسیح سے کسیقدر عمر مین بڑے تھے مسیح کے زمانہ مین کچھ پہلے سے لوگون سے توبہ کراتے تھے اونکو اصطباغ (بپتسما) دیتے تھے اونکے دلون کو آنیوالی آسمانی بادشاہت کے لیے مستعد کرتے تھے مسیح نے بھی یحیی کے پاس جاکر ظاہر طور پر اصطباغ لیا تھا تب مسیحیت کا کام شروع کیا تھا یحیی منادی کرتے تھے کہ میرے پیچھے مجھسے زور آور آتا ہے اور نیز یہ بھی انجیل سے پایا جاتا ہے کہ یحیی مسیح کو بخوبی نہین پہچانتے تھے اونھون نے مسیح سے دریافت کیا تھا کہ آنیوالا تو ہی ہے یا ہم اور کسی کا انتظار کرین - خود جنگل مین رہتے تھے - ٹڈی اور شہد کھاتے تھے - اونٹ کی اون کی پوشاک پہنتے تھے - چمڑے کا کمربند باندھتے تھے - آخرکار انکا سر رومی حاکم کے حکم سے کٹوایا گیا تھا - یہ تمام صفات اس زمانہ کے موافق سید صاحب مین خوب ظاہر طور پر پائے جاتے ہین جسطرح یحیی زکریا نبی کے بیٹے تھے اسیطرح سید صاحب رسول عربی کی اولاد مین سے ہین

دوسرے یحیی جیسے مسیح سے کسیقدر عمر مین بڑے تھے اسیطرح سید صاحب مرزا صاحب سے عمر مین بڑے ہین تیسرے جیسے مسیح کے زمانہ مین کچھ پہلے سے یحیی مسیح کی راہ بتا رہے تھے سید صاحب مرزا صاحب کے زمانہ مین کچھ پہلے سے مرزا صاحب کی دعوت کے لیے لوگون کے دلونکو مستعد کرتے رہے ہین نیز جیسے یحیی صرف اپنی قوم یعنے یہود کے دلون کو . . . کی طرف . . . کرنے کے لیے آئے تھے اسیطرح سید صاحب . . . اپنی مسلمان قوم کو نئی روشنی کی طرف رغبت دلاتے رہے ہین . . . جیسے مسیح نے پہلے ظاہر طور پر یحیی سے اصطباغ پاکر تبلیغ شروع کی تھی اسیطرح مرزا صاحب نے علیگڈہ تشریف لیجانے کے بعد مسیحیت کا دعوی شروع کیا ہے پانچوین یحیی منادی کرتے تھے کہ میرے پیچھے مجھسے زور آور آنیوالا ہے اسیطرح سید صاحب ایک مرتبہ جالندھر تشریف لے گئے تھے اور ایک بڑے جلسے مین اپنے تعریفی اڈرسون کے جواب مین فرمایا تھا کہ جو تعریفین آپ نے میری نسبت لکھی ہین اونکی قابل نہین ہون البتہ آیندہ زمانہ مین ایسے لوگ ہونگے - چھٹے یحیی مسیح کو بخوبی نہین پہچانتے تھے اسیطرح سید صاحب بھی مرزا صاحب سے بخوبی واقف نہین ہین اور ہنوز زبان حال سے دریافت کررہے ہونگے کہ آیا آنیوالا تو ہی ہے یا ابھی ہم انتظار کرین ساتوین یحیی جنگل مین رہتے تھے سید صاحب بھی علیگڈہ سے باہر جنگل مین رہتے ہین - آٹھوین یحیی کی خوراک ٹڈی اور شہد تھا یعنے ایسی خوراک کو جو کسی کی اجرت کرکے یا کسی صنعت وغیرہ کے ذریعہ سے حاصل نہین کیجاتی تھی بلکہ ایک قدرتی خوراک بلا مشقت کثیر اونکو حاصل ہوتی تھی اسیطرح سے سید صاحب صرف پنشن پر گذارہ کرتے ہین جو اس زمانہ کے شہد اور ٹڈی کی مانند قریب قریب سمجھنا چاہیے - نوین یحیی اونٹ کی اون کی پوشاک پہنتے تھے سید صاحب بھی زیادہ تر اون کی پوشاک ہی پہنتے ہین - دسوین یحیی چمڑے کا کمربند باندھتے تھے اسیطرح سید صاحب بھی ہمیشہ پیٹی باندھتے ہین - گیارہوین یحیی کا سر رومی حاکم کے حکم سے کٹوایا گیا تھا سید صاحب کا سر بھی سنا ہے فروخت ہوا ہے جسکا امتحان کیا جائیگا کیونکہ یحیی کا سر بھی اونکی راستی کے باعث کاٹا گیا تھا اسی طرح سے سید صاحب نے جو ایسی راستی اختیار کی کہ لوگ اوس سے حیران ہوگئے عقلا نے تجویز کیا کہ دیکھا جاوے کہ کتنا بڑا اور کس کینڈے کا ہے جس سے ایسی سچی باتین نکلتی ہین - بارہوین یحیی کے باپ یہود کے ہاتھ سے مارے گئے تھے اسیطرح سید صاحب کے کئی بزرگ دہلی کے غدر مین قتل ہوگئے تھے

اب ناظرین انصاف تامل سے نظر کرکے دیکھین کہ یہ تشبیہات کس درجہ تک درست ہین اور اگر سید صاحب یحیی سے مشابہت رکھتے ہین تو مرزا احمد صاحب کی مسیحیت مین کیا شک باقی ہے . . . مشابہت خری

کیا خوب - یہ عقدہ اب کھلا کہ نلون کے ذریعہ سے جو پانی آتا ہے وہ کایا پلیٹ ہوکر امرت ہوجاتا ہے جسنے پیا وہ قیامت کے بور سیلئے جینے کے لیئے منتخب ہوگیا اور جسنے اس آبحیات کے پینے سے انکار کیا وہ شہباز اجل کا شکار ہوا -

موت ایسی نل کے سامنے چوہے کا بل ڈھونڈھتی پھرتی ہے موت کا بازار سرد ہوا حالانکہ مغربی وشمالی مین اسسال بیشتر مقامات پر نل کی دم مین بگ نل لگائے جاتے ہین موت تو اپنا استر بستر بیٹ کر نفر وہو گی لیکن اندیشہ یہ ہے کہ جب موت کو موت آگئی تو پھر یہ خلائق کے رہنے کو جگہ اور کھانے کو غلہ میسر نہ آئیگا -

کہین ایسا نہ ہوکہ بی موت بیگم صاحبہ بھی نل کا پانی پی لین اور امر ہو جائین واٹر ورکس کے چندہ پر دریا دلی کا اظہار کیا جاسے تا کہ موت سے نجات ملے

اوہو ہو اس نلبازی کی صفت پہلے سے معلوم ہی نہ تھی گر جب موت بھی نہ آئی اور کھانے کے لیئے غلہ نہ ملا تو الجوع اشد العذاب کے سوا کیا ہوگا -

افسوس اکسپریس نے پہلے سے [illegible] کہ پرنس البرٹ وکٹر بھی نل کا پانی پیتے تا کہ انکی مرگ ناگہانی کا صدمہ دنیا بھر کے لیے ماتداری کا سبب نہ ٹھہرتا نہ وہ مرتے نہ ہم غم کرتے -

بعض اخبارات بھی ع

اگر شہ روز را گوید شب است این

پرعمل کرکے ایسی بے پر کی اڑاتے ہین کہ تو بھلی کیا وہ جانتے ہین کہ سرساہی ہزہانات کسی کی خوشنودی کا باعث ہوتے ہین -

افسوس اس بد قسمت راجہ کے ناعاقبت اندیش بھائیون نے تھوڑے عرصہ تک صبر کیا ہوتا تو اوسکا خود ہی قصہ پاک ہو جاتا راج اونکو ملجاتا اگر چیونٹی کی موت آتی ہے تو اوسکے پر جمتے ہین نہ وقت کو دیکھا نہ موقع کو نہ اعلے ضرورتون کو نہ اپنے ملک کو نہ کسی کی نیت کو نہ اپنی طاقت کو *

راقم

ایک مسلمان

اپنی اپنی راے

کیون حضرت جو یہ آپ جب دیکھیئے خواہ مخواہ کو ہمارے بوڑھے سید پر منہ آتے رہتے ہین آخر سبب ؟ غرض ؟ مطلب ؟ ہمارے سر سید نے آپ کا کیا بگاڑا ہے ؟ یہ بھی کیا غضب ہے کہ احسان تو مانتے نہین اُلٹا دھڑا باندھا جاتا ہے - پوچھو سید کی اسمین کیا خطا کہ جو طالب علم یورپ جاتا ہے ایک میم صاحب بغل مین دبائے لیئے چلا آتا ہے - سچ پوچھو تو اسمین کسی کی بھی خطا نہین - یہ تو آپ بھی مانتے ہین کہ کھیل کود بھی بچون کی تعلیم کا ایک جزو ہے اگر چار گھنٹے سخت محنت کی پڑھائی مین صرف ہون تو کم سے کم ایک گھنٹہ کھیل کود مین جس سے طبیعت خوش رہے -
آپ اپنے بچون کو نہین خود ہی بازار سے کھلونے کھیلنے کے لیئے لادیا کرتے مین بس اسی طرح سید کو سمجھ لیجیے فرق صرف اسقدر ہے کہ آپ غیر مہذب مین بچون کے کھیلنے کو کھلونے [illegible] بہ ماسٹری سید یہ نہین کرتے کہ وہ [illegible] لونڈون کو ولایتی کھلونون پر لگاتے ہین اور یہان اونکا [illegible] ہین - اسمین کیا کسی کا اجارا ہے

ہم خوش ادہر وہ خوش اپنی پسند ہے
ہم ہنگڑی سے شاد ہین وہ [illegible]

راقم
قدر دان [illegible]

ہاے پنڈت تربھون ناتھ ہجر

تم ۲۸ - [illegible] بارہ بجے شب کو [illegible] تمہارا [illegible] اک معمولی انسان [illegible] نکلتی ہوئی آہ اور آنکھ سے گرتے ہوئے [illegible] تمھارا داغ مفارقت تو دم کی آمد رفت اور آنکھون [illegible] طاقت تک رہیگا -

جو تمنے ایکبار بھی پایا - وہ تمھارے اخلاق میل ملاپ [illegible] تمھاری نظم ونثر مضامین اودھ پنچ کے صفحات کی زیب [illegible] ہین وہ تمھاری سخنوری - جدت پسندی - شوخی طبیعت [illegible] ستھری ظرافت - خیالات کی لطافت کو مدت العمر نہ بھولے گا -

افسوس صد افسوس تم آٹھ سات مہینے درد زانو مین مبتلا [illegible] کرب سی نشست برخاست - خواب وخور کی تکلیف اوٹھائی اور غسل صحت ہی تمہارا غسل صحت ، ہوا آخر اکدن دنیا کے جھگڑون اور [illegible] تمکو نجات ملی - تم تو خلقی شگفتہ مزاج اور خندہ پیشانی تھے ہنسی خوشی مسکراتے اٹھ کھڑے ہوئے مگر اپنے ماں باپ - بھائی بیوی بچون - دوستون کو [illegible] جدائی کی دریاے ناپیدا کنار مین سر تا پا غرق کرگئے - تمھاری سیرت کا خیال نہ ذہن سے جاتا ہے - نہ صورت آنکھون سے اوجھل ہوتی ہے -

اس گرفتار محبت دل کو یقین ہی نہین آتا کہ تم اس دنیا مین نہین ہو - مگر مایوسی کہتی ہے ایسی خبرین بہت کم جھوٹی نکلتی ہین *

کبھی ہوتا ہے یا ہو قسم لے لو وہ ملک جو ہندکو یہ کارروائی کے بعض شہور
مین وہم و خیال امید و آرزو کی سرزمین پر بستے ہین اس لغو بیانی سے
کچھ فائدہ و منفعت غرض سوا اس کے توجہ ایسی کہانیان کہنا لینے چہ کے
صداقت مین دخل ہو۔
نہین نہین مین سچ بولتا ہون اتو لتا ہون اگر میرے کہنے کا یقین نہو میرے
بیان کو صداقت کی بان نہ مانو تو اکمل الاخبار کو دیکھو جسمین کبھی علما
مولوی پروفیسر صاحبون کے خیالات بھی اشاعت پاتے ہین۔
سنی سنائی بات کا اعتبار تو کسی خوشامدی کو ہوتا ہوگا ان اطراف کے
دل خوش کن باتون سے کچھ فائدہ نہ ہوگا نہ حکام خوشنود ہونگے نہ رعایا
ممنون ہوگی۔
اسکے سوا وہ بقول سنا تھا اور سنا ہی نہ تھا دیکھا بھی ہے لیکن
ان دونو کا یقین نہین و آسمان کا انکار وہ بات کہنا جسکا وجود ہی نہ ہو
بالکل فضول ہے اسے خوشامد نہین کہتے بلکہ لغویت حماقت نادانی نافہمی
بس قحط کا انتظام جہانتک ممکن ہے کیا جاتا ہے لیکن کے دو سبب
ہین ایک فصل کی خرابی دوسرے برآمد غلہ۔
پہلا سبب ایسا ہے جسکا علاج دنیا بھر سے بھی نہین ہو سکتا
فصل کی خرابی کو کون رفع کر سکتا ہے بارش پر ہمارے باپ دادا
بزرگوار ونکا بھی اختیار نہین ہے یورپ کو اگر یہانسے تو وہان گرانی
نمودار ہو اور گذشتہ زمانون مین اسی گرانی ہی تھی کہ جسکا ہر وقت
تدارک کی ضرورت پڑتی اور حسب ضرورت انھون نے انتظام کیا بھی ہے

راقم —

مسلمان

ہندوستان و انگلستان کے خیالات

ہندوستان کے انگریزی اخبارات نے گورنمنٹ روس کو الو بنا رکھا ہے
اور دنیا مین کوئی برائی ایسی نہین ہے جسے روس کی طرف منسوب
نہ کیا جاتا ہو ظالم - اظلم - ناخدا ترس - غافل - بے پروا - مفلس - اسکے علاوہ
جہانتک برائیان ملتی ہین اونکا وجود گورنمنٹ روس مین ایک ضروری امر ہے
لیکن لندن ٹیمس مین ایک طولانی مضمون شائع ہوا ہے جسمین مسٹر خونس
پادری ڈاکٹر لینسڈل - سر ولیم ولسن - اور دیگر یورپین نے جو اسی عملداری
کے سیاح ہین سوسائٹی فنون مین لکچر دیا ہے وہ روسی برتاو کی مدحت سرائی
کرتے ہین انتظام ذی عقلی کے سانچے مین ڈھلا ہوا ہے افیسر نیک طینت
خوش اخلاق نیک سرشت ہین۔
ہم نہین جانتے کہ اس تناقص کی علت غائی کیا ہے اور کون سا

مضمون صداقت کے دائرہ کا مرکز ہے اور روس کا ذکر آجائے تو اسے
کن الفاظ سے یاد کیا جائے۔
ہماری آنکھون پر وہ عینک چڑھائی گئی ہے جسکے شیشون مین لاکھ طرح کی
مختلف صورتین نظر آتی ہین لیکن ہم کو اس شعبدہ بازی و سحر طرازی کے
اصلی سبب پر آگاہی نہین ہے اگر ہندوستان روسیون کو علیہ ما علیہ
کہے یا آسمان صداقت و انصاف کے آفتاب سے تشبیہ دے دونون
صورتون مین نہ روس کا ضرر نہ انگلش کا فائدہ نہ ہندوستان اوس
بھی کسی قسم کا ساز باز کر سکتا ہے نہ گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف زبان
ہلا سکتا ہے پھر یہ اہتمام اور روسیون پر تبرا کیا ضرور ہے اگر اعتراض کیا بھی جائے
تو اصولی طور پر کیا جائے۔
لیکن ہندوستان کی کھوپری دنیا سے نرالی ہے یہ خوشامد کے میدان
مین ہمیشہ سرپٹ جاتا ہے ادہر ادہر کچھ نہین دیکھتا مگر جسوقت اوسے
لالچ اور خوف باقی نہین رہتا تو یہ اپنی اُس بے محل خوشامد کا جبر نقصان
بھی کرتا ہے اور بہت ہی برا بھلا کہتا ہے۔
ہندوستان مین اسوقت جیسی نئی روشنی والے سے آپ ہمکلام ہونگے
وہ فارسی شعرا کو دشمن ملک مخرب اخلاق ضرور کہے گا لیکن لندن ٹیمس نے ثنائی
سعدی - مولانا روم - فردوسی - حافظ - عمر خیام - ابو سعید - وغیرہ کی
تصانیف کو تمدنی اصلاح کے اصول پر مبنی کہا ہے اور شعراے مذکور کو بہت
کچھ سراہا ہے۔
اس سے زائد کوئی کارروائی شرمناک نہ ہوگی کہ ہم ایرانی و ہندی
مصنفین کو دیوانہ - خبطی - سٹری - سودائی - کہین اور کیون کہین -
اسلیے کہ یورپ مین ہم سے خوشنود ہون رضامند ہون اور یورپ مین اونھین
سٹری سودائیون کو ذی عقل اور اونکی تصانیف کو کارآمد کہین ذی علم کی
قدر و قیمت سے ذی علم ہی واقف ہوتا ہے باتون مین اور علم مین فرق ہے

راقم —

مسلمان

لاکھ طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

حضور ویسراے بہادر جو کوچ بہار کو تشریف لے گئے خوب خوب و تین
ہونین روپیہ خذف پارہ سے کم تھا اشارہ پر کام ہوتا تھا راج کے
نظم گھڑی کی سوئی طرح ہر وقت چکر مین تھے خیر یہ سب تو معمولی باتین
کھانے پینے کی گھاتین کون نہین جانتا اطفال شیرخوار سے لیکر
پیران کہن سال تک آٹھ پہر کھانے کی فکر سے کوئی غفلت نہین کرتا
لیکن مطلب کی سنیئے جسکے واسطے آپ کی ... خدا اتنی گستاخانہ گوارا کرے۔

لکھنؤ

عجب ڈھب کی یہان اولٹی ہے قسمت
کہ رحمت مین بھی ہے زحمت کی صورت

بڑھ بڑھ گئے کم مایہ نژادن مرے آگے — بازیچۂ اطفال ہے دکھن مرے آگے
لالہ صاحب کچھ فرماتے ہین —
تو قشت مین شرابون کا کردن مرے آگے — بازیچۂ اطفال ہے دکھن مرے آگے
سر لال کیو مارکے جیتن مرے آگے — بازیچۂ اطفال ہے دکھن مرے آگے
ونشیپ وہ شرمہ کا رشیتن مرے آگے — بازیچۂ اطفال ہے دکھن مرے آگے
نو یاسے ہین بنس نس کے پلوڈون مرے آگے — بازیچۂ اطفال ہے دکھن مرے آگے

راقم

آگے آئی سوچین

بقلم

بھولا جنوبی

اپریل - فول کی

دو دو باتین

ع رق کردیا مے کلیجہ مین پھپھولے پڑگئے — مین نے اسے مین تو آپ کا تابع فرمان خاکسار ہون میرے چمڑے کی جوتیان بنایئے۔

تمہین آپکی تابعداری پر جگر خون ہو گیا۔ — یون ہی آپ لول تھے اب بکلول ہی۔

تو موا ری پانسون کے کوٹنے سے بہی گئی گزری — مین کب کہتا ہون مگر سہراری مین کہیے کیا فرق آیا۔

مین باز آیا۔ ہان سر بازار باقی ہے۔ — اے خدا خدا کیجیے مین اور یہ حرکت۔

جی ہان آپ اور پہر آپ — اسکا کیا جواب دون بس رونا آتا ہے۔

ہان میرے حال پر تو دشمن بہی روئینگے۔ — آپ کے دشمنون کے حال پر۔

خدا کے لیے گلو خلاصی ہونے دو جان بچی لاکھون پائے۔ — آپ کی جان پر ہزار دن جانین (مین) صدقے، تصدق۔

چلنی چیڑی کے تو اُستاد ہو۔ — مگر حضور ہی کا شاگرد۔

لوگ میرے پاس آتے جھجھکتے ہین کہ تم لے ڈالوگے۔ — جھوٹے ہین مینے کب منع کیا۔ ایسی باتون مین نہ آیا کیجیے اور ناک کا بال کان کا بال جیسا میرا ویسا آپ کا

آپکے بڑے چہیتے صاحب خطاب ہی کہتے تھے کیا کرین مجبور ہین الگ الگ نہ رہین تو ہمین عاقبت خراب ہو ہی چکی دنیا بہی جائے — سید کو روپیہ سے کچل ڈالا۔ کیون ہے کی

تو کیا میری وجہ سے۔ — نہین تو کیا میری وجہ سے۔

بس لے خدا خدا کرو۔ — مین تو بظاہر خدا خدا کر ہی لیتا ہون مگر آپ

مین منافق نہین ہون — بڑے پاکباز ہی تو آپ ہین۔

آہین کیا شک انگریز سے ہر موقع پر آو ہمیشہ آپکو — جی یہ بھی دیکھ چکے ہین۔

جی وہ بھی آپکی عنایت تھی۔ — اور مین تھا کہان۔

جہان کوئی نہ تھا۔ — ہان جناب مین ہی ہر بات مین گھسنے والا ہون۔

ضرور مگر اپنے لیے نہین۔ — وہ کیسے۔

یہ اپنے ملکی غیر ملکی سے مستثنیٰ۔ — کے منہ نہ کھلوایئے آپنے کیا اٹھا رکھا تھا۔

تو مین انکار بہی نہین کرتا ذکر کسی کا ہو — تمہین نے کیا ملک لوٹ لیا۔

تجھے پانچ اپنے رکھے تو تمہین غیر ہمدردی کہ — میرا کنبہ بہی تو بڑا ہے۔

مگر لائق آپ ہی نکلے۔ — اور کیا باقی سب نالائق ہین۔

تو کیا میرے بھائی ہندون کے جیسے — ایسی جاہل تو نہین۔

خیر جا ہو جو کرو۔ مگر یاران طریقت بلکہ یک جان سے ہوشیار رہنا گو تم ستمی مجھومین حق دوستی ادا کردونگا۔ — مین تو اونکو ایسا نہین سمجھتا۔

آپ کے انتخاب مین کب شہاکالت ہوتی — وہ تو ایسے نہ نکلینگے۔

یہی تو اناڑی پن ہے۔

آجی کرو۔ دن مین تیرہ کین اور بیانہ رنگا مین کر یاد ہی کرو۔ — نہین آدمی مہذب تعلیم یافتہ ہین۔

اسی کا طفیل ہے تھالی کے بینگن۔ — شریف ایسے ہی ہوتے ہین۔

لاکھون مین ایک۔ — اور آنکے چیلے چاپڑ۔

کلا ہما فی النار۔ — آپ تعصب سے کہتے ہین چونکہ میرے دوست ہین

اور آپکو سمجھنے کا سلیقہ نہین۔ — خیر ہوگا تو مین کسی سے نہین ڈرتا

جیسا آپ کسی زمانہ مین۔ — مین تو اب بہی نہین ڈرتا۔

اسی سے تو ابن داڑے کو پہونچے۔ — بس زیادہ نہ بات کیجیے۔

نہی مگر واللہ خاکسار تابعدار ہے — ہان ضرور۔ پلوڈون آتے ہین۔ نا۔

پلوڈن کو آپ جانتے ہین۔ — اسے کیون وہ تو ہمارے دوست ہین

تو کیا مجھے آپ سے ڈرنا چاہیے۔ — خدانخواستہ کا ہیکو۔

نہین نہین آپ سچ بتا دیجیے۔ — آپ اور وہ دونون جنھون نے چٹھی شائع کرائی۔

کیسی - چٹھی کیسی۔ — گھبراؤ نہین تیکلے کے بل نکلی ننگے

ہمارے دشمنون کے۔ — تمہارے دشمن۔ تمہارے۔ دوست۔

شیک ہینڈ۔ خدا حافظ۔

راقم

ترے ظلم نیسان ابہی کون جانے
فقط آسمان آسمان ہو رہا ہے ؎

بقلم

جھوٹے کا سر اور جنوبی کا ....

علاوہ نوکری کے وقتاً فوقتاً اونکا کام دینے سے بھی عار نہ کریں۔

تو حقیقت یہ ہے کہ تیلی تنبولی۔ جاٹ گوجر۔ لُہار۔ سُنار۔ نائی قصائی اپنے اپنے آبائی پیشے چھوڑ چھوڑ کر تعلیم کے پیچھے ایسے پڑے ہیں کہ بڑے بڑے امتحانات کی دُم میں بانس لیئے پھرتے ہیں ہزارہا لوگ امتحان مڈل کو ہر سال دیتے ہیں صدہا انٹرنس اور بی اے کا امتحان سب کر جاتے ہیں اور نتیجہ سب یہی نکالتے ہیں کہ چلو امیدواری کرو۔

نہیں امیدواروں کے ٹڈی دل نے اب حیدرآباد میں بڑی ہل چل ڈال رکھی ہے لندن تک بھی پہونچے ہیں۔ ریاست حیدرآباد میں صدہا درخواستیں غرض امیدواری ہزارہا خطوط اغراض سفارش پہونچتے ہیں اگر یہی حالت رہی تو ضرور ایک وقت ایسا آئیگا کہ یہ لوگ معشوق عنقاصفات نوکری کی تلاش کرتے کرتے شاید پاگل ہو جایا کرینگے ایک امیدوار صاحب کی اُلوالعزمی قابل تحسین ہے کچھ عرصہ ہوا کہ ایک شخص ہر طرح مایوس و ناامید ہو کر براہ راست آلمز عظمہ سے درخواست کر بیٹھے مضمون یہ تھا۔

میں ایک معزز خاندان والا ۔۔۔۔ خان حسب نسب میں اعلے۔ نواب ۔۔۔ خان مرحوم کا ۔۔۔ نہیں ابن نہیں اہل علم کمال مگر شکستہ حال مقام فلاں کا ہوں۔ آپکی ملاقات کا اشتیاق اکثر دل میں گدگدایا کرتا ہے حیران ہوں کہ اس قدر سفر دور دراز طے کر کے کس طرح آپ سے ملوں میل پہونچنے کی طاقت نہیں کرایہ کی وسعت نہیں امید کیا بلکہ پورا احل (گمان) ہے کہ حضور مجھکو خزانہ سے کرایہ آمد و رفت مرحمت فرما کر اپنی ملاقات فرحت سمات سے بہرہ اندوز فرمائینگے شُنا ہے کہ صاحب ضلع کو ہدایت ہوئی کہ اگر واقعی وہ شخص اس قابل ہے کہ ایک طرف کا کرایہ اوسکو دیکر یہاں بھیجا جائے تحقیقات ہوئی بُلائے گئے تو حضرت کی حقیقت معلوم ہو گئی اوسیوقت دو چار مرتبہ تدارُک کا کان پکڑوا کر جیسے کہ دیسی مکتبوں میں ہوتی ہے اوٹھا بٹھا کرائی گئی اودھر کو رخصت کیے گئے۔ تدبیر یہ سوچی تھی کہ کرایہ آمد و رفت کے بہانہ سے کچھ روپیہ مانگ کھائیں۔

راقم

ظریف الدولہ

الہ آباد

شری پنچ مہاراج۔ ڈنڈوت۔ آہا آپ ہیں پرنام۔ مزاج تو اچھے ہیں جی ہاں آپ کی کرپا سے سب کُشل ہے۔ کہئیے پراگ راج کا کیا حال ہے؟ یہ نہ پوچھیے آجکل کنوؤں میں بانس ہیں اور بانسوں میں کنوئیں ہیں۔ ایک تو مارچ اپریل کا مہینہ الہ آباد یونیورسٹی کے امتحان کے دن۔ امتحانی ہیں کہ مسافرہ کے مینڈھکوں کیطرح اُمڈے چلے آتے ہیں جس گلی کوچہ میں دیکھیے امتحیمہ کے ڈھیلوں کی طرح مارے مارے پھرتے ہیں۔ اسی اثنا میں مہابارنی اور سوموتی کے پرب بھی آدھمکے۔ خدا بھلا کرے ریل کا جسنے پورب پچھم اوتر دکھن سے لاد لاد سبکو آنًا فانًا ایک گھاٹ آتار دیا۔ چلیئے دو چار دن کے لیئے شہر میں چہل پہل ہو گئی لگے ہاتھوں ایک اور خبر سُن لیجیے گا نہیں۔ کیوں کیوں!!! کچھ کہئیے تو سہی۔ اصل تو یہ ہے کہ آپ ٹھہرے آدمی دلگی باز۔ ذرا سی بات پولس والوں کی نسبت سُن پائی اور لگے ملکوں ملکوں ڈھنڈھورا پیٹنے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ایک آدہ شامت کا مارا کانسٹبل تھیٹر میں جا بیٹھا اور آپ نے سُن پایا پھر کیا تھا لگے چلانے کہ تھیٹر میں کالے ڈُلے رہتے ہیں ہرگز ہرگز کسی شریف کو نہ جانا چاہیئے کوئی پوچھے آپ سے واسطہ غرض۔ آپ کوئی خدائی فوجدار ہیں اچھا ہم ابھی سے نہ کہینگے۔ بہت خوب کان ادھر لائیے ایسا نہو کوئی اور سُن لے۔

چندروز کا عرصہ ہوا کہ ایک بڑے حاکم مال ایک رنڈی کے کوٹھے کو اجلاس کا چبوترہ سمجھ دن سے داخل دفتر ابھی پورے طور سے دیکاری بھی نہونے پائی تھی کہ ایک اور حضرت جنکی یہ رنڈی چندروز سے لازم تھی آموجود ہوئے۔ کمرے میں پورے طور سے قدم بھی نہ رکھا تھا کہ اغیار کی صورت دکھائی دی آتش رقابت بھڑک اوٹھی۔ پھر کیا تھا ایک سرے سے جوتے کاری شروع کردی۔ پہلے تو لی صاحب کی خبر لی۔ پھر حضرت کے ہاتھ پیر ڈھیلے کیے۔ تھوڑا بہت غصہ جو باقی رہگیا تھا وہ اُردو سے بھڑوں کے سر اوتارا اور چلتا دھندا کیا۔ پولس والوں کو خبر ملنی تھی کہ گواہ چست مقدمہ درست دان سے فریقین کے نام سمن جاری ہو گئے۔

پی لطیفن مدعیہ بنام سنگم لال پراگوال مدعا علیہ۔

کارروائی مقدمہ شروع ہوئی مگر آخر کو ٹائیں ٹائیں فش۔ پولس کی کارروائی گاؤ خورد جرم غت ربود مقدمہ خارج۔ لالی صاحب اُترے جُھلارے کی مسوت بنائے بیٹھے گالی جوتیاں چٹخاتی اپنے کفش خانہ کو تشریف لائیں اور روپیٹ کر چپ ہو رہیں مگر کب ممکن تھا کہ مقدمہ مرتب کیا جاے اور آخر میں یوں بھس بھسا کر بیٹھ جائے چندہی روز گزرے تھے کہ خسرو باغ میں دنگل قرار پایا۔ سنگم لال بھی تنہا ٹم ٹم اڑاتا آموجود ہوا۔ دنگل کا ختم ہونا تھا کہ ایک جم غفیر نے دار وغہ سنگم لال کو آگھیرا یہ کیفیت دیکھکر وہ

قطرہ از اشکِ من بُردند و دریا ساختند

بھی کسیقدر جوش سے سنت دفعمں سکے لئے مجبور ہوا - اپنے کو دو سرے حملہ سے بچاتا اور کبھی کبھی جواب ترکی بترکی دیتا ریلوے کے ڈسٹرکٹ ٹرافک سپرنٹنڈنٹ کے قریب پہونچگیا اور دفتر مین گھس کر اندر سے دروازہ بند کرلیا - اسی اثنا مین مسٹر رانس وچند دیگر انگریز آگئے اور بلدہ حاشیون کو احاطہ دفتر سے باہر جانے کا حکم دیا اور سنگم لال سے کل احوال دریافت کرکے قریب آٹھ بجے رات کے کوتوالی پر اپنے ساتھ لیکر آئے - اور پانچہزار کی ضمانت دیکر سنگم لعل گھر کو روانہ ہوا -

تیسرے دن پیراسے قرار پائی کہ سنگم لعل کے مکان کی تلاشی لیجاے اور بغیر لیسنس ہتھیار رکھنے کے جرم مین چالان کرکے تہ کی کی سے کرادیجائے وقت مقررہ پر اہالیان پولس سنگم لال کے مکان واقع محلہ دارا گنج پر داخل ہنوز صحن مکان مین قدم بھی نہ رکھا تھا کہ دو تلوار ین فوراً برآمد ہوئین - مگر پولس والے ہنوز جانے نہ پائے تھے کہ سنگم لال جو ابتک مکان پر نہ تھا واپس آیا - بہتیرے تو صورت دیکھتے ہی رفوچکر ہوئے اور باقیون نے نہایت بہادری اور استقلال سے گالیان دینی شروع کین - آپ جانیے کہ ایک تو وہ کرارا اور مضبوط پھر مہاراجہ گوالیار کی فوج کا ایک افسر بھلا ان باتون کے سننے کی تاب کہان - آؤ دیکھا نہ تاؤ ایک قریب کی دوکان کے ٹٹرے سے بیا کھی کھینچ میدان مین کھڑا ہوگیا - پھر تو حضرت ہمارے بہادر ایسے غائب ہوئے جیسے گدہے کے سر سے سینگ مگر رام کرن سنگہ دارغہ دارا گنج معہ چند ساتھیون کے کرچ لیکر آ پہونچے - تلوار اور بانس کا مقابلہ کیا آخر بیاکھی کے چار ٹکڑے ہوگئے اور سنگم لعل کو معہ تلوار کے تین زخم لگنے کے جان بچانے کیلئے مجبوراً میدان چھوڑنا پڑا -

سنگم لعل مکان سے فوراً اپنے فوجی دوستون کے پاس چلا گیا جنکا وہ ابتک مہمان ہے مقدمہ کی مفصل کیفیت بعد فیصلہ کے نذر ناظرین کیجاے گی +

راقم

سوختہ دل - از الہ آباد

رمضان شریف

حضرتنا مسٹر اودھ پنچ صاحب - القاب وآداب کے ڈھکوسلے معاف - مطلب کی بات سن چلیئے حضرت رمضان شریف کی لین ڈوری عرش اعظم سے دو ترقی ہوئی آسمان اول تک پہونچی تھی کہ اینجانب لوٹ پوٹ ہوگئے حرارت نے دھر دبوچا ادھر جناب حکیم صاحب نے مسہلون پر رکھ لیا پیٹ کے مادہ کا اخراج تو معدہ جانے یا حکیم صاحب مگر دماغ سے ہوش حواس کا مادہ ضرور نکل گیا اسی بدحواسی مین اینجانب کو ایک تدبیر خون لگا کر شہید دن مین بچانے کی سوجھ گئی کسی وقت کی سنی سنائی بات کان مین پڑی تھی کہ شعرا کو پرودی مین خوب سوجھتی ہے وہ یاد آگئی اور آپ جانیے کہ اینجانب اپنے شاعر عزا ہونے پر ایسا وثوق جیسا ہندوستان کو روسیون کے حملہ کا رہا ہے ہند کو ہر سال نئے ٹکس کا پھر کیا تھا ادھر دست نے دستک دی اور ماالمسہل والجلاب پیٹ پکڑے ہوئے پاخانہ مین داخل ادھر چوکی پر بیٹھتے ہی شعر گوئی پر تھاک پڑے دو چار شعر موزون کرکے خیال کی نوٹ تک پر ٹانک لیئے اور باہر نکل آئے مادہ رجوع تو تھا ہی چار مسہلون مین پچاس شعر کی لین ڈوری حضرت رمضان المبارک کی تیار ہوگئی ضعف کا خدا بھلا کرے کہ اوسکے صاف کرنے کی نوبت نہ آئی اور حضرت رمضان شریف دفعتاً دنیا مین یون دھر دھمکے جیسے پامیر پر روس اب اوسکا بھیجنا تو ایسا ہوگا جیسا کہ گرمیون مین لبادہ پہننا لیکن اسوقت ایک جدت کی دم مرزی ارسال حضور ہے اگر پسند ہو تو الحمد اللہ ناپسند ہو تو اللہ اکبر ؎

از قسمت طلسم این خزانہ +
من بیچ نیم در این زمانہ ::

رسنگے زاہدون کو رمضان شریف کی مبارکباد

ایام صیام مبارک ہو زاہدا — روزہ مع القیام مبارک ہو زاہدا
مسجد مین روشنی بھی چٹائی بھی پڑ گئی — سب ٹھیک انتظام مبارک ہو زاہدا
مر مر کے دن کٹا تو تراویح رات کو — اک بولی تین کام مبارک ہو زاہدا
روزہ حضور کیا رہے دنیا سے چل بسے — جنت مین اب مقام مبارک ہو زاہدا
افطاریون کے خوان یہ ہین خوان آرہے — بالاے مال تمام مبارک ہو زاہدا
پوری بہی گلگلے بھی مٹھائی بھی ساتھ ہی ساتھ — خوش ذائقہ ادام مبارک ہو زاہدا
چلتا ہے سحر حضور کا چکی ساری رات بھر — یہ پیٹ یہ طعام مبارک ہو زاہدا
گر خوانچہ بھی کھا گئے آتی نہین ڈکار — کیا ہاضمہ ہے تام مبارک ہو زاہدا
حضرت فقط مین عید تلک ہی کھیوتیان — دو دن کی ٹیم ٹام مبارک ہو زاہدا
خوش قسمتی سے فطر کا حیلہ بھی ملگیا — اچھا ہوا یہ کام مبارک ہو زاہدا
آیا ہے وقت روزے کا اب سر اٹھایئے — دن ہے برائے نام مبارک ہو زاہدا
فاقہ اگر ہے دن کو تو گلچھرے رات بھر — اللہ کا یہ کام مبارک ہو زاہدا
تجھے سحر کے شام کا شربت ہمین حلال — رندون کو دور جام مبارک ہو زاہدا
بکنے کی ہمکو تاب نہ سننے کی آپ کو — چلتے ہین السلام مبارک ہو زاہدا

روزہ دار امرا کو خیر خواہ مصاحبون کا مشورہ

ایام صیام حضور اہتمام ہو — افطار کے سحر کے لیئے انتظام ہو
کھانے مقوی او متہی پکانے چاہین — باورچیونکو آج سے یہ حکم عام ہو
روزہ حضور نے کبھی رکھا نہین مگر — افطار کیجیئے تو بڑی دھوم دھام ہو
کلفت مین دن کٹے کا سنا ہے تمام ہو — تھوڑا سا ناچ گانے کا بھی اہتمام ہو

کتب جدید

انسداد افیون کے رسالے

جسطرح امونیشن برٹ مین اول تو پائی جاتی ہی نہین اور اگر کہین چلا جاتا ہے تو پھر نکلتا ہی نہین - اسیطرح سرد ملک کے باشندون موٹی عقل والون کے دماغ مین اول تو کوئی بات ہی نہین سماتی اور اگر سماتی ہے تو بلا کی سماتی ہے - چند دفعہ سے گورنمنٹ آف انڈیا کی تجارت افیون پر چند مذہبی حضرات ولایت مین بگڑے ہوئے ہین - مضامین - جلسے - اسپیچین - رسالے - اخبار - اس کثرت کے ساتھ نکلتے ہین کہ چنڈوخانے کے فنشہ بازون کی صفین گرد ہین - ہنوز ایک رسالہ ختم نہ ہونے پاتا تھا کہ ایک قیدک مین مع مبالغہ چھوٹے بڑے کئی درجن اور رسالے آپہونچے - معلوم ہوتا ہے کثنت زا . لاالے سمارے دماغ انھین حضرات کے دلوان مین جا پہونچے -

ادھر آپ جانیئے افیون کی چاٹ ایسی ویسی تو ہے نہین گورنمنٹ آف انڈیا رقم کثیر سے دست بردار ہونے پر اسیطرح خائف ہے جیسے افیونی پانی سے افیونی بھائیون کا لت اپنی زبان ہے کہ اگر سرکار نے افیون نہ بیچی تو ایسی نفیس کون اہتمام سے بنا کر ہمکو دیگا ٹکس دیتے دیتے اسلیے جدا ڈرتے ہین کہین اسکی بھی بلا ہمارے سر نہ پڑے - الغرض مخدرہ معظمے بی افیون صاحبہ نے بھی آج کل بہت سے دماغون کو مختل کر رکھا ہے دیکھیے یا لاالے کیلئے ہاتھ رہتا ہے -

زٹنگ میوزیم

اسدفعہ ولایت کی ڈاک سے جو رسالے ہمارے دفتر مین آئے اونمین سے ایک اخبار ڈاس زٹنگس میوزیم اور ایک فہرست اخبارات خدا جانے کس زبان مین چھپی ہوئی الاشپیل سے ہمارے دفتر مین موصول ہوئے ہین ہم نے اول سے آخر تک اسکو دیکھا اور خدا کی عنایت سے سمجھ گئے مگر کوئی حصہ یہان پر لکھ نہین سکتے - ایسی نادر چیزین دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہین جسکا جی چاہے خواندہ ہو یا ناخواندہ ایک پرچہ منگوا لے سب پڑھ جائیگا اگر ایک حرف رہجائے ہمارا ذمہ - دیکھیے مثلاً یہ

وان ریہجر ورشلی سٹنین زٹنگ ہرن دلھہ گاٹل کو ان ان برسلا ہنگ ڈم میوزیم ان انم اسلاٹ لچن مین دال ۲۱۶ سنین - ڈائی فسٹ تر فسٹ زم ۱۵۰ جرنی جن الخ -

کیون حضرات آپ سمجھ ہی گئے ہون گے ہمارے تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے اس پرچے کو منگوائیے اور ضرور منگوائیے اگر چند روز زیر مطالعہ رہے گا یقین مانیے بن مانسون کے زبان سے مانوس ہوجائیگا -

نانٹ اینڈ ڈے

یہ دوسرا رسالہ ہے جو لندن سے لی جی برنارڈ واف - ار - سی - اس اسی شائع فرماتے ہین - اس مین یتیم اور دریوزہ گر بچون کی پرورش و پرداخت کے کارخانے کے حالات درج ہین اس سے ہم ہندوستانیون کو کوئی بحث نہین کیونکہ مثل ہے اول خویش بعدہ درویش خیرات گھر سے شروع ہوتی ہے ہمارا ملک خود ہی بھوکون مرا جاتا ہے اگر دولتمند اور فارغ ملکون کے یتیم بیسیر مستحق اعانت ہین تو وہین کے خیرستون کی عنایت کی یہان باسی بچے نہ کتا کھائے -

رسالہ آتشکی

اسمین تین امر پر بحث کی گئی ہے اول دکھایا گیا ہے کہ قبل - دوران - اور ابتدائی عوارض متعدیہ سے برٹش ہوم آرمی مین آتشک کی کیا کیفیت ہے -

دوسرے برٹش انڈین آرمی مین کیا کیفیت ہے -

تیسرے اس سوال کا جواب مفصل درج ہے کہ "کیا نوجوانون کے حق مین زنان بازاری کا رواج مفید ہے" آخر آخر مضمون پر بہت کچھ لیاقت صرف ہوئی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ ان خیالی باتون امر دنیا کا کام مشکل سے چلتا ہے -

شکریہ

اودھ پنچ کے ناظرین کو خیال ہوگا کہ اودھ پنچ اکثر ناقدردانی کی شکایت کیا کرتے ہین اور ہیرا اپنے معاونون کی عالی ہمتی اور خوش معاملگی کی حکایت چنانچہ جن حضرات نے اس سال اعانت کا ذخانہ فرمائی ہے انکے اسمائے گرامی درج ذیل ہین اور ترصد ہے کہ اسیطرح بقیہ حضرات بھی توجہ فرمائین گے -

نام	رقم	نام	رقم
جناب خان بہادر حافظ عبد الکریم صاحب	[illegible] ۱۴/	حضور سیٹھ رگھبر دیال صاحب	[illegible]
جناب منشی عادل خان صاحب	[illegible]	جناب کیشب چندر صاحب	[illegible]
دربار دو	[illegible]	نظام کلب -	[illegible]
ریڈنگ کلب اوناو	[illegible]	ریاست رام پور	[illegible] ۱۴/
منشی عبد الصمد صاحب	[illegible]	جناب مرزا فرخی	[illegible]
کشن راؤ صاحب	۱۲/	جناب سلطان حسین خان صاحب	[illegible] ۱۲/
جناب گل محمد صاحب سیٹھ	[illegible]	جناب رنگا راؤ صاحب	[illegible]
جناب امیر سنگھ صاحب	[illegible]	جناب فیروز دین صاحب	[illegible]
کالون لیبریری بارہ بنکی	[illegible] ۱۲/	جناب مادھو داس صاحب	[illegible]
ڈاکٹر کے ام اصغر صاحب	[illegible]	اسسٹنٹ سکرٹری پولٹیکل دیناج	[illegible]
جناب میر فتح علی صاحب -	[illegible]	ریاست نظام -	[illegible]
حضور مہاراجہ صاحب بہادر اجودھیا	[illegible]	جناب [illegible] صاحب	[illegible]
حضور کیکاؤس مرزا بہادر	[illegible]		
میر طالب علیخان	[illegible]		

رکھکر لائین قیمت پاس نہ ہو تو یا بلا سے کمربند نکالکر قیمت ادا کردین مگر ہمارا ادب آموز نا استاد و اتالیق کہتا ہے بہتر دیا۔ آنکھین نکالکر ہاتھین ہاتھین لیا نا تھا آہستہ دست سے منہ بند ہلا اور پائجامہ گرا لوگ قہقہے اڑانیگے اپنا تو گویا کہ بیگانہ ہی بدنامی ہوگی۔

انھین سنتے تو وہ ہو نہ پرسنانے کہ جو دور سُنتے ہین تو شوق کی آگ بجھتی ہے۔ گویا وہ اب لیا کرین۔ کرین کیا ان اتالیق صاحب کو جسوقت پٹیا نگاہ جانے کی ضرورت ہو آپ اپنا کام کرلین۔ واہ کیوں کیسی کہی

را

سلمان

گرچہ بے سود ہے بیکار سر پیٹا کرین
شامت کے ہم بھی کو کبتک وین آخر کیا کرین

واہ بی واہ لکھنؤ اور لکھنؤ والوں کی حالت قابل افسوس ہے ابتو ان حضرات کا مزار ایڈیٹر یا میر بانی نام لکھدیا جائے تو بجا ہے۔ جب دیکھو ٹڈیوں کی طرح ایک ایک ڈکھڑا رو رہے ہین غرضکہ بقول نیم مہذب حوادث کے بی بی دھر اُن کی کھاٹ کبھی خالی نہین رہتی آج کیا ہے مہاجن ہو اگر بڑی بڑی آمدنی والے تو یہ رونا رونا ہے مین کہ صاحب ہمسے فی صدی اسقدر آمدنی ٹیکس نہ دیا جائے گا ہم کہان سے لاکے دینگے یہ نئی زبردستی ہے ہمارے منہ کا نوالہ چھینا جاتا ہے جو خوش کمائین خان خانان آشنا ہین میان فہیم یہ خوب بات ہوئی خدا خدا کرکے وہ غم ذرا دبیٹھا اور ہوا وہی جو مقسوم کا لکھا تھا۔ اسے تب لیجئے یک نشد دو شد کا مضمون دفعتہً جناب محتشم الیہ آنریبل سر واٹروکس بہادر ان بہادر مع خدم و حشم خیمہ و خرگاہ کے نوتنی بس خراب آباد اخترنگر ہوئے۔ ابتو جیسے قلعے مین آگ لگادی ٹرٹیر دہی ہٹ شون شان سے سر سر دھناک دہائی بڑی صاحب کی چوتھائی چھوٹے صاحب کی ارے صاحب یہ بڑا بھاری اندھیر کسکی کل اور کیسی آج یہ نل کا پانی تو ہماری جان لیگا ہم باز آئے اس ملکے اور ہاضم پانی سے ہین وہ بھاری اور دیر ہضم اچھلا ہے غضب خدا کا سنتے تو ہین خدا جھوٹ کرے کہ ساڑھے ستا روپیہ سیکڑہ کے حساب سے مکانات پر ٹیکس دینا ہوگا پھر باقی کیا رہیگا بقول انھین بے عقل حکیم کے کہ سیاہی رہے نہ سپیدی خدا اچھا ہے تو کھونکھاسی آنکھ نکل آئے۔ اول تو خدا بھلا کرے بزرگوں کا جنھوں نے اپنی آسایش کے لیے ہمین اس تکلیف مین ڈالا۔ نہین کیا فرض مارا جاتا کہ اکیدم سے دو منزلہ چو منزلہ مکان بنوا ڈالا جسمین معہ مبالغہ کئی ہزار خانے توشے خانہ مودی خانہ جلو خانہ جامہ خانہ پاجامے خانہ زنان خانہ مردان خانہ کسبی خانہ تسبیح خانہ مرغی خانہ طبیلہ خانہ کبوتر خانہ دوا خانہ تنعا خانہ بھنڈی خانہ آبدار خانہ شراب خانہ پیشاب خانہ چینی خانہ آئینہ خانہ گیند خانہ پاخانہ دست خانہ سب خانے ملاکے محل خانہ اور پنج محلا بلکہ ستکھنڈا بنا دیا تھا یہ نہ سمجھے کہ ایک ایک دھنی کے بدلے سو سو کوڑیاں جھیلنی ہونگی شیطان کے کان بہرے اگر مضمون مندرجہ بالا سچ ہوا تو دیکھ لیجئے گا بڑے بڑے محل دو محلے کھڈ کھڈا کے گھنٹا بیگ کی گڑھیا ہو جائین گے پھر جاہے نل کی اندر نل لگاکے سینچائی ہوا کرے پینے والا ہی کون رہنے کا سب مکان کے نیلام ہوئے تو اس رقم کا وصول ہونا نہ ہے دشوار غرضکہ جع جخی ہوتی رہی اور شدنی کیا تھا چلیئے صاحب یہ قصہ زیر تجویز تھا کہ مادہ برضعیف میر نیرد کا مضمون ہوا ہمارے شہر کے لائق فائق ممبران مینوسپل بورڈ نے جو ہماری ہی رائے سے منتخب ہو ہوئے مشورہ کاری کا امتیاز حاصل کرتے ہین اور حلاوت جتاتے ہین لیکن اصل مین خوشامد کا جامہ پہن کے رہا سہا خاک مین ملاتے ہین وہ بات تجویز کی جس سے دین دنیا دونوں کا بھلا اور امیر غریب ادنی اعلے کسی پر چندان گران ہی نہ گزرے گا وہ کیا کہ لگے ہاتھ ایسی ارزانی اور تمول کے زمانے مین غلہ اور کپڑے پر محصول بڑھا کے یہ رقم پوری کیجائے۔

اے صلّ وجلّ ع

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

بھئی واقعہ کیا تو اب کمایا ہے۔ ہم تو خوش ہو گئے۔ تخفیف انسانی کی اور تجویز اس سے اچھی دوسری نہوگی۔ اب یہ حق ناحق شہر کے عرار وادیلا شادیانا کے بیدا مین جلسے ہوتے ہین کہین کمیٹیاں ہوتی ہین کہین بار دیئے جاتے ہین کہین گھاتین بتائی جاتی ہین کہ صاحب شراب پر محصول لگایا جائے ولایتی اسباب پر محصول لیاجائے۔ غرضکہ بوڑھے بلوان کیسی گھاتین بتانے لگے یہ خوست یہ وہی مثل ہوئی کہ حکمت بلقمان آموختن۔ تو کیا گیہون پر تو محصول نہو اور شراب پر ہو جسمین خاص معززین اور جنٹلمینوں کو تکلیف ہو۔ بیوقوفی کی باتین ایسے ہی ایسے خیالات سے معلوم ہوتا ہے کہ عقل کے ساتھ ذرا سی غیرت بھی نہین ارے یارو اتنا تو خیال کرو کہ یہ منحوس اناج یعنے گندم شریف وہ بزرگوار ہین جنکی بدولت دادا صاحب قبلہ سے بہشت برین کا قبالہ نکل گیا صدہا برس روئے پیٹے تو جاکے خطا معاف ہوئی۔ مین اپنی کہتا ہوں زندگی کے ہاتھوں مجبوری لاچاری ہے ورنہ کو خدا سے ڈر کے کھا لیتا ہون نہین دل چاہتا ہے کبھی صورت نہ دیکھون سامنے تک نہ آنے دون بی گرانی صاحبہ کے سر عزیز کی قسم روٹی کو دیکھکے آنکھون مین لہو اتر آتا ہے اور پانی کا کیا کہنا قربان اسکے جنکہ بزرگون سے یہی سُنا۔ کل شیٔ حیّ من الماء۔ دوسری بات وہ جو مین نے عرض کی کہ عقل سے بہرہ نہین تو حکمت کے رو سے بھی غذا جسقدر کھینچ کے تخفیف کے ساتھ ہوگی تندرستی قائم رہیگی زندگی بڑھیگی عبادت خدا
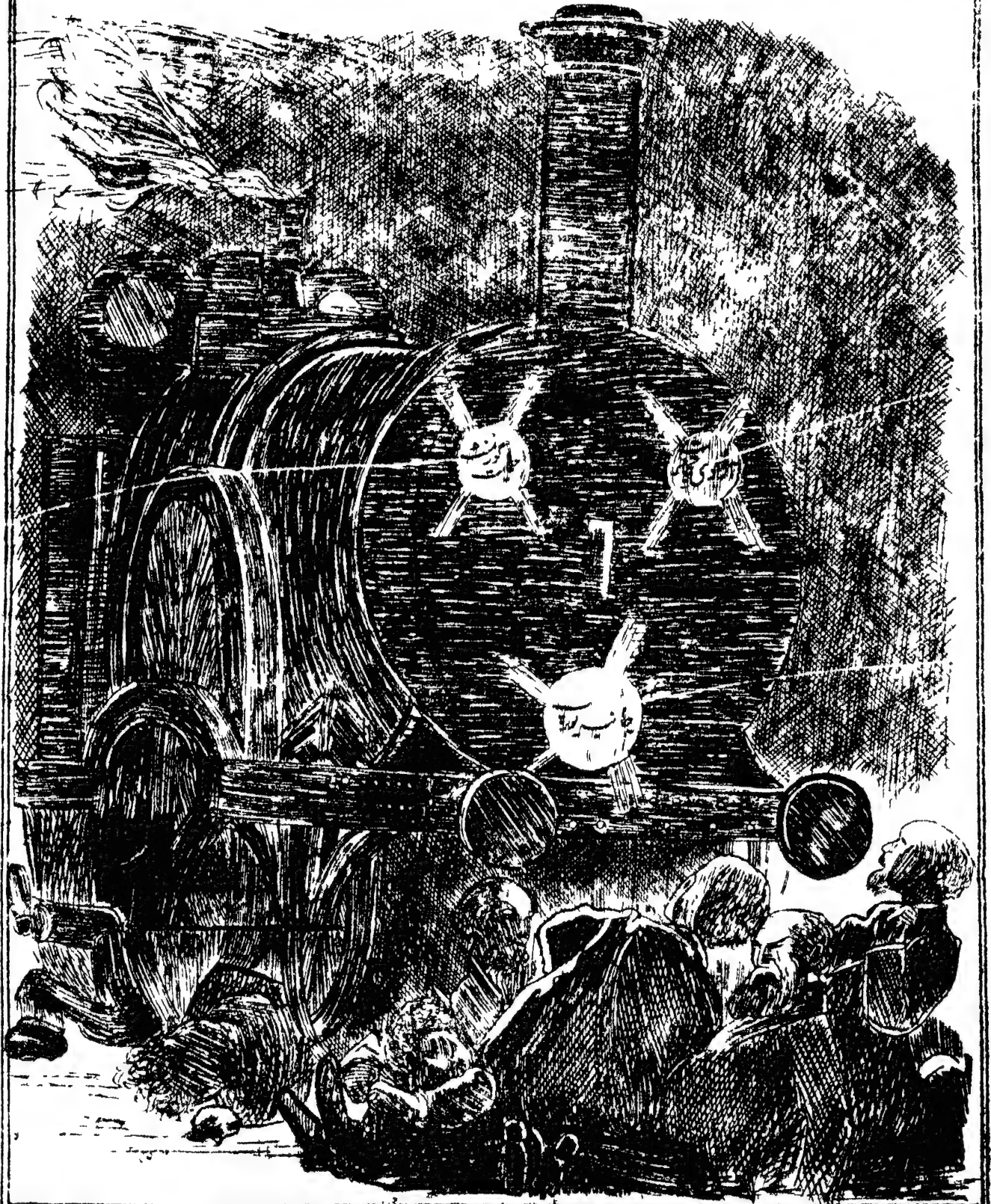
ہندوستان سے غلّے کی روانگی

مین ول لگی کما بلا تم دغیرہ کی بیداوار کم ہو گی بھرتی جا ال کی زیادہ ہو گی اور سب باتون سے قطع نظر کرکے بندہ تو صلح کل ہمیشہ راضی برضا سوم لی ناک کا جو راضی رکھتا ہے جسکا جی چاہے جس کل پھیر دے اور ہمارے خدا پرستی کے برابر اسی شعر کا وظیفہ رہتا ہے ؎

قطف قصہ مختصر کیا بحث طولانی مین ہے
پیش آتی ہے وہی جو کچھ کہ پیشانی مین ہے

راقم ـــــــــــــ

وہی پرانا ساد م

استفتا

ہر شبے خواہم کہ فردا ترک این سودا کنم
باز چون فردا شود امروز را فردا کنم

لیجیے حضرت آج چوتھی سحری بھی آگئی اور ہم اسی ادھیڑ بن مین ہین کہ ؎

شب چو عقد نماز بر بندم *
چہ خورد بامداد فرزندم *

یعنے تین دن برابر دودہ چاول اڑائے کہ صبح کو روزہ رکھینگے لیکن ادھر مرغ نے بانگ دی کہ بس پیٹ مین چوہے پڑے یا اللہ جسکی کیونکر اڑائین اب لگے پوچھنے کہ رات کو بالصوم غداً الخ کہین تین بار پورا تو نہین پڑھ لیا تھا جو کوئی دم دھاگا نہ چلے ـ آخر کو یاد آیا کہ ڈھائی دفعہ پڑھا تھا کہ پینک مین غین ہوگئے ـ بس ع

یارون کو ستگو نہ ہاتھ آیا *

یہ پہنچتے ہی وضو کیطرح روزہ توڑ ڈالا ـ اور یہ عہد کیا کہ بھی کل ضرور روزہ رکھینگے پرسو ندار دتر سون پھر صوم سطے کی تقلید سہی ـ اب لیجیے دوسری سحری چاہی اور ہاتھ مین چنڈو کی نگالی لیکر منہ مین لگا لگے جھونکے کھانے فکر ہے کہ نیچے جھاڑ کے پیچھے پڑی ـ یا خدا دیکھیے کیا حالت ہوتی ہے ـ جون ہی صبح کی توپ دنانا چلی بس انگڑائیون پر انگڑائیان آنی شروع ہوئین جمائیون کی ڈاک بیٹھ گئی ـ آٹھ بجتے بجتے ہاتھ پانون سنسنانے لگے بی افیون نے دھر دبوچا اسوقت کا تماشا بھی دیکھنے کے لائق تھا ـ واہ رے ہم اللہ رے ہم زبان سے کہ تڑتی جاتی ہے ہڈیان ہین کہ چور ہوئی جاتی ہین ـ سر تلے ٹانگین اوپر اٹھا چت بقول مولانا نظامی ع

سر من شدہ کرسی پاے من

بھئی اب جان نکلنے ہی کو باقی تھی کہ ننھے نواب سے مینے کہا خدا را اٹر وس کے مولویصاحب کو تو بلائیے کوئی مسئلہ جان بچانے کا شاید انکو معلوم ہو ـ مولویصاحب آدکر تے ہوئے جریب پہنے پایجامہ ٹیکتے داد اجان کا فتاوی ہاتھ مین لیے ـ پہونچ ہی تو گئے ننھے نواب نے پہلے ہی سے ایک ٹیکا اور سوا دمڑی کی پوڑیان نذر دی تھین آتے ہی ردی کی طرح لگی تھنے ادھر ادوھر الٹ پلٹ کر قال ابو ــ " حضرت مجھے یاد نہین رہی لوکنا مین پڑھی تھی عرصہ ہوا بھول بھال گیا ترجمہ فرمائیے ـ غرضکہ ترجمہ مین نکلا کہ اگر افیون کی وجہ سے روزہ نہ رکھا جاے تو صرف کھانا ترک کرے جسکی روا ہے ـ اے مین تیری زبان کے صدقے قربان ـ جان مین جان آئی ـ جھٹ پیالی مین افیون تو گھلی رکھی ہوئی تھی اٹھا کر غٹ غٹ چڑھا گئے ـ مزاج سنبھلا آنکھین کھلین ـ ہوش وحواس درست ہوئے اب تیسرے دن کی باری آئی گو مولویصاحب کا فتوی یاد تھا مگر ہمنے ایک نہ مانی ہزار نہ مانی پھر روزہ کی نیت جم ہی گئی (سحری کے لالچ سے) اور آپ کے لکھنؤ کے مچھے دودہ بالائی شیر برنج پر خوب ہی ہاتھ تھین منہ مارے صبح ہوتے ہی وہی گت وہی حالت بارے آج دوپہر تک تو ٹال لیگئے واللہ دانتون پسینہ آگیا ـ اب آگے ٹٹو نہین چلتا ـ خدا کا کرنا کیا ہوتا ہے کہ سترابر علیہ السلام ہوا سے گتھم گتھا کرتے ڈھبکلیان کھاتے ہمارے گھر کی چھت پر جھپاک سے آکر آفتاب کے حجاب ہوئے ـ اندھیرا ہوتے ہی مین سمجھا شام شد دیکھا آؤ دیکھا تاؤ غٹ سے افیون کا انا اوتار ہی گیا تھوڑی دیر کے بعد دھوپ پھر نکل آئی ـ اب پھر ہمت کرکے آج کی سحری کھا چکا ہون صبح دیکھون کیا ہو ـ فرمائیے کہ یہ میرے تینون روزے مقبول ہوئے یا نہین ؟ بینوا و توجروا *

راقم ـــــــــــــ

خوشتر ان باشد کہ سر دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگر ان

بقلم ـ ظریف شوخ نگار

فلک سنتا ہے اونچا ہم عبث فریاد کرتے ہین

جنرل صاحب کے خون کا مقدمہ آدھا تیتر آدھا بٹیر انگریزی و نوابی کا ملغوبہ قانون و عدم قانون کا مجمع سرد و گرم ہمو یا ہوا یا گی گونگے کا خواب فرامشں کا اسرار اس قابل نہین ہے کہ اسپر خامہ فرسائی کیجاے ٹک ٹک دیدم دم نہ برکشیدم بہتر ہے کہ جو نیت امام کی وہ ہماری گورنمنٹ کے پیچھے کھڑے ہو کر ہم بھی خاموش رہین اور سیر دیکھین اگر گورنمنٹ کی شہرت انصاف کے لیئے ہو گی ہماری شہرت خاموشی کے لیئے ہو گی ؎

خلاف راے سلطان راے جستن
بخون خویش باید دست شستن

ایسا انصاف تو کتب تاریخ کے سوا کہین دیکھا نہین سنا نہین ـ ہم کو ابتدا مین استعجاب اعظم کا سامنا ہوا تھا کہ جب گورنمنٹی احکام

تحقیقات کیسے ہین تو خاندان عبد اللہ خان کی دن لاکھون کی جائداد چھوڑ چھاڑ کر سب ایکی دبد ہوا سی کے عالم مین یک بینی و دو گوش کسی نامعلوم سمت کو چل دیا۔

آپ جانتے ہین کہ بندہ درگاہ ایسے عقدون کے حل کرنے مین جان لڑا دینے والے آدمی ہین جیل کی طرح ادہر ادہر منڈلا کر خبر لاے تسکین ہوگی ریاست خود مختار ہے گورنمنٹ کو صرف اسی قدر تعلق ہے کہ جن لوگون کو ریاست طلب کرے انکو باندھ کر ریاست کے حوالے کردے اور اپنے افسرون مین سے جنکو ریاست اپنے کام کا دیکھکر مانگے انکو دیدے۔

مسٹر اوڈی صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کوئی ایسے افسر نہین ہین جنکو گورنمنٹ نے نامزد کیا ہو بلکہ منیجر ریاست نے انکو دوستانہ منتخب کیا تھا کہ مقدمہ پولس سے لیکر سشن کے سپرد کردین چنانچہ وہ اپنا کام تمام کرچکے اور سشن کی پیشی کے لیے ۱۹- تاریخ بھی اپریل کی مقرر ہوچکی اور نیو بری صاحب لکھنؤ کے جج کو اس کام کے لیے پسند کیا ہی کہ وہ اُس فیصلہ کو اپنے قلم سے تحریر کرین جسکا مسودہ عدالت نے نہین بدگمانون زید عمرو بکر نے مدت ہوئی کہ طیار کرلیا ہو اور رامپور سے لیکر مرادآباد بریلی- نینی تال- الہ آباد- شملہ- کلکتہ تک ہر شخص نے جو ایسے امور کا جویا ہے سن لیا ہے یہ بھی نہین کھلا کہ تاریخ کسنے مقرر کی ہے۔

ملزمون مین عبد اللہ خان کا ایک عزیز ہے جو مدت سے حوالات مین ہے ایک بیٹا اسد اللہ خان نام جو بھوپال مین تحصیلدار تھا- وہ بھی غالباً ہاتھ نہ آتا لیکن چونکہ اُسکا نام اسوقت تک ملزمون کی فہرست مین لکھا گیا جلاوطنی کی سزا سے بھی وہ مستثنے رہا تھا جو ریاست نے خاندان عبد اللہ خان کو دی تھی- اسلیے چالاکی کا موقع اُسے نہ ملا-

یہ وہ مقدمہ ہے کہ تاریخ ہند مین مدت مدید تک یادگار رہے گا- اول سے آخر تک ضابطہ کی کارروائی قانون کی پابندی واد جی واہ انصاف کا بول بالا غفلت کا منہ کالا ؎

تپ فرقت کے بیمارون سے بھی ہی مضطرب بڑھکر
گھڑی بھر مین زمانہ کروٹین لاکھون بدلتا ہے

مسل کا مرتب کرنا فضول تھا جب جرم کی حالت متیقن ہے تو برزن و بکش و بہ پھانس ؎

قدیان خود را بیفزا اے بانس
کہ ہرگز نیاید ز پرورده سانس ؛

گرہان گولی کا سا پنجے مین ڈھالنا ضرور تھا اور وہ ندارد۔

گورنمنٹ کی انصاف پرستی پر اس مقدمہ کی مجموعی حالت دیکھنے والون کا صاد ہے یہ وہ زمانہ ہی کہ حکام کو انصاف کے معاملہ مین نہ کسی کی مروت نہ کسی سے عداوت حکام کا دل ہے یا آئینہ انصاف نما جسمین مجرم کی صورت ہر وقت نظر آتی ہے ؎

جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

مجرم پر رحم نہین ہوسکتا غیر مجرم پر مقدمہ نہین چلایا جاتا ؛

راقم
مسلمان

ہوش مین کیسی آزادی

جو حضرات یوروپ کی آزادی پر لٹو ہوکر حکام کی تجاویز اور تدابیر پر نکتہ چینی کرنے کو اپنا فرض منصبی تصور کرتے ہین انکو یقین کا مرتبہ حاصل ہے کہ نو رندہ نکتہ چینی سے دلچسپی رکھتا ہے ا دانکو لازم ہے کہ بی آزادی بیگم صاحبہ کی فوق البھڑک تصویر کو سیاہ پردون مین چھپا کر یوروپ کی عملی کارروائیونکو دیکھین اور زبانی باتون پر فریفتہ نہ ہون ؎

کھانے کے دانت اور دکھانے کے اور ہین

شہنشاہ جرمن نے جو ہرنیارنبرگ مین اسپیچ دی ہے اوسمین صاف طور پر کہدیا ہے کہ "گورنمنٹ کے بڑبڑانے والے جو گورنمنٹ کی ہر ایک بات پر لوگون کے دلون مین فرق ڈالتے ہین وہ اپنے جوتے سے گرد جھاڑین اور جرمن سے نکلجائین اس سے انکا اور اپنا فائدہ ہوگا اور پس ماندگان پر انکی بڑی مہربانی ہوگی-"

جب اُن ممالک کی یہ صورت ہے جہان کی رعایا اپنے آپ کو آزادی کا اوتار تصور کرتی ہے تو ہندوستان مفتوح ملک رعیت مین پھوٹ مختلف الخیالی کا مرجع اسے بہت ہی احتیاط کرنا چاہیے ایسا نہو کہ آزادی گلے کا ہار بنجاے۔

کیسی آزادی کسے آزادی کہتے ہین آزادی کس چڑیا کا نام ہے رعیت اور آزادی چہ خوش گفتی یہ بھی ایک دل خوش کن بات ہی اور وہ پہل ہے جسکا مغز بھینس کے انڈے کی زردی اور چیل کے دودھ مین ملاکر کھاتے ہین تو مزہ دیتا ہے کھانے والا کا یاپلٹ ہوجاتا ہی +

راقم
مسلمان

کتب جدید

خیالات حمیدی اس رسالے کا دوسرا حصہ بابتہ فروری ۱۹۱۰ء ہمارے ہان آیا ہے- سر اور دم گدہے کے سر سے سینگ کیطرح غائب ہین- پیشانی پر چونکہ "انظر الے ما قال ولا تنظر الے من قال" کی اجازت ہے لہذا بالالحاظ اس امر کے کہ منشی حمید الدین صاحب رئیس سنبھل و ممبر

نوکل بورڈ محکمہ زراعت وتجارت کے خیالات ہین یا بریلی کے
پاگل خانے کی صدائین۔ ہم اپنی راے اس رسالے کی
نسبت ظاہر کرتے ہین ۔۔ واضح ہو کہ اس ایک جزو کے
رسالے مین کشمیر کا پورا قطعہ کفت زعفران ملفوف کیا گیا
ہے۔ بقیہ مضمون کا سلسلہ تو شاید کئی مہینے سے چلا آتا ہے
اور اسی وجہ سے بیان نہین کیا جاسکتا کہ اصل مطلب
کیا ہے - ان اسقدر البتہ معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مضمون
کو اپنی عقلمندی کے اظہار کی سخت کوشش رہا کرتی ہے۔
کہین کسی تحصیلدار کے ساتھ بات چیت مین اپنی تجربہ کاری
کا اظہار ہے کہین کسی مجسٹریٹ کا قصہ دہرا رہے۔ کہین
نکتے ہین کہین نصائح ہین۔ رسالہ کا ہیکو دیوانی ہانڈی
کا خوان چشک ہے - اگر کسی شخص کو خبطی بننے کا شوق ہو
اس رسالے کو بغور لاحظہ کرکے عملدرآمد کرتا رہے چھ مہینے
نہ گزرینگے کہ پاگل خانے کا امیدوار ہو جائیگا -

رباعیات تیمیاز - غالباً ہمارے اکثر ناظرین حضرت کے کلام سے واقف ہونگے
سال گزشتہ وپیوستہ مین اکثر رباعیان آپ کی درج
اخبار ہوا کرتی تھین - انھین رباعیون پر اور بھی بہت سی
بڑھاکر لائق مصنف نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جو دیکھنے
پڑھنے۔ لطف اٹھانے۔ اور نصیحت حاصل کرنے کے
لائق ہین - اگر عمر خیام نے بادۂ ناب کے سہارے سے
عاشقانہ۔ تصوفانہ۔ ناصحانہ مضامین کا انبار لگایا ہے تو
ہمارے لائق مصنف نے اردو مین بلا گردش جام و
صراحی محض نیچرل انداز اور سیدھے سادے طریقے سے
مذہب۔ قدرت اخلاق تعلیم۔ تمدن - تفنن - کے متعلق
خیالات کے جواہر بے بہا نظم کی لڑیون مین پروسے ہین
جن صاحب کو حظ اٹھانا ہو مصنف صاحب سے بہ نشان
باقی پور جو ہشہ طلب فرمائین ؞

تاریخ کھتریان - اس کتاب کی تالیف مین لالہ ہیرالال صاحب کپور نے
بہت کچھ دماغ سوزی کی ہے - ہے تو چھوٹی سی کتاب
مگر اپنے مضمون کی جدت سے بڑی بڑی کتابون سے
کہین بڑھکر ہے - اسکا طرز اور زبان دونون دلربا
اور تحقیقات انیق بے انتہا دلچسپ - فرصت کے اوقات
مین ایسی کتابون کا مطالعہ تفریح سے خالی نہین ہوسکتا -
آخر مین چند امور مین اصلاح کی تجویزین بھی لکھی ہین جنپر
عمل کرنے سے غالباً اس قوم کو بہت کچھ اخلاقی فائدہ
پہونچ سکتا ہے یہ بے بہا کتاب چند اشعار پر ختم کی گئی ہے جنمین سے
دو چار بطور نمونہ از خروارے بغرض تفریح ناظرین ہم ذیل مین درج کرتے
ہین پڑھنے مین لحاظ رہے کہ اگر اتفاق کی تانے مشدد پڑھی گئی تو وزن
غارت ہو جائے گا -

دوہندا

کیا ہے جو ممکن نہین اتفاق سے	ہو جہان در رنگین اتفاق سے
چار دن کی چاندنی ہے زندگی	است رہو چین بر جبین اتفاق سے
باغ تازہ لہلہاتے کشت زار	کرتے ہین تخم و زمین اتفاق سے
جتنی چیزین روز ہون پیدا اپنی	کیا خبر تجھکو نہین اتفاق سے
زندگانی کا کفا اتفاق سے	درست ہونا کہین اتفاق سے

شکریہ

اودھ پنچ کے ناظرین کو خیال ہوگا کہ اور ہمعصر اکثر نادہندی کی شکایت
کیا کرتے ہین اور یہ اپنے معاونون کی عالی ہمتی اور خوش معاملگی کی حکایت
چنانچہ جن حضرات نے اس سال اعانت کار خانہ فرمائی ہے اونکے اسماے
گرامی درج ذیل ہین اور ترصد ہے کہ اسی طرح بقیہ حضرات بھی توجہ
فرمائین گے -

حضور پر نور صاحب عالم مرزا سلیمان قدر بہادر دام اقبالہ - [illegible]
جناب مستطاب نواب میر اصغر حسین صاحب [illegible]
عالیجناب راے بہادر ساہ گوبردھن داس [illegible]
صاحب آنریری مجسٹریٹ [illegible]
عالیجناب خان بہادر چودھری نصرت علیخان تعلقدار [illegible]
عالیجناب نواب غلام خان صاحب [illegible]
عالیجناب مولوی نور الحسن صاحب [illegible]
عالیجناب حاجی سید نظیر حسن خان صاحب تعلقدار [illegible]
عالیجناب خان بہادر راجہ شعبان علی خان صاحب تعلقدار [illegible]
گوپی ناتھ [illegible]
حضور نواب شجاع الدولہ بہادر [illegible]
جوبلی انسٹیٹیوٹ اترولہ [illegible]
جناب محمد بخش صاحب [illegible]
جناب عبد العلیم صاحب [illegible]

حضور راجہ کشن کمار صاحب بالقابہ [illegible]
جناب احمد بخش صاحب [illegible]
جناب راے کشوری لال صاحب [illegible]
جناب مولوی عبد الاحد صاحب [illegible]
صاحب سکرٹری لیبریری امرتسر [illegible]
صاحب سکرٹری لیبریری ہزدانی [illegible]
جناب رام کرشن صاحب [illegible]
جناب سید سعید احمد صاحب [illegible]
انجمن یونا ہارس [illegible]
صاحب سکرٹری لیبریری مظفر گڑہ [illegible]
جناب سید ظہور الدین صاحب [illegible]
ریڈنگ کلب اوناؤ [illegible]
جناب مولوی امیر خان صاحب [illegible]
جناب حکیم ابو الحسن صاحب [illegible]
جناب نجم الحق صاحب [illegible]
سرکار ظفر جنگ بہادر صاحب [illegible]
الہی بخش [illegible]
جناب مستطاب میر اصغر علی صاحب تعلقدار [illegible]

اشتہارات

اردو شرح ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء

شرح مذکور مولفہ رام پرشاد وکیل ہائی کورٹ و منصف پرتاب گڈہ (اودھ) قریب ساڑھے پانسو صفحہ کے دفعہ ۲۶ تک چھپکر تیار ہے اور شائقین کو بادلے پوری قیمت کل کتاب یعنی ۵ سے مل سکتی ہے۔ بقیہ اجزا دو مہینے کے اندر بعد تیاری بلاقیمت ارسال ہونگے۔ علاوہ نظائر دیگر کتب مستند سے جنسے کہ شرح ہذا میں مدد لیگئی ہے چند کا نام حسب ذیل ہے۔

رسالہ رہن۔ مولفہ فشر صاحب۔ رسالہ رہن۔ مولفہ کوٹ صاحب رسالہ بائع و مشتری۔ مولفہ وارث صاحب۔ رسالہ قانون مولفہ اسٹوری صاحب۔ رسالہ تعبیر قوانین مولفہ میکسول صاحب۔ رسالہ مسائل قانون مولفہ بردم صاحب۔ رسالہ رہن۔ مولفہ نیکفرسن صاحب۔ رسالہ فریب و غلطی مولفہ کر صاحب۔ رسالہ جات معاہدہ مولفہ پالک صاحب و چٹی صاحب۔ و کننگم صاحب و مسدرلینڈ وغیرہ و اصول قانون مولفہ ہالکبی صاحب وغیرہ۔ وغیرہ۔

اگر خریداران کو ناپسند ہو تو تاریخ پہونچنے سے ایک ہفتہ کے اندر واپس کر سکتے ہیں صرف محصول دونوں طرف کا انکے ذمہ ہوگا۔

جو صاحب بعد طیاری کل کتاب کے خریداری پسند کرین وہ اپنے ارادے سے مطلع کرین

المشتہر

رام پرشاد منصف

پرتاب گڈہ (اودھ)

ترجمہ سفرنامہ شاہ ایران بابت سیاحت یورپ

اعلیحضرت شاہ ایران نے جبکہ روس جرمنی بلجیم لندن فرانس وغیرہ یورپ کے ملکون کی سیاحت کی تو تمام کیفیت ضیافت و مہمانی سلطنتون کا سب حال اپنے قلم سے لکھا ہے ایک نئی مثال ہے کسی بادشاہ نے ذرا سا بھی نہین لکھا تھا ایسا سفر کیا ہے اردو مین ترجمہ۔ جلد بندھا ہوا طیار ہے [illegible] عکسی [illegible] محصول [illegible] سفرنامجات فارسی کے نو سفر [illegible] اردو مین شرح مجلد۔ ۳ عہ

المشتہر

قرتی۔ استاد [illegible]

۹۲-۲-۲ مجموعۃ الشعبدہ (یعنی) طلسمات کا ڈھیر

اس کتاب مین گلاب کے پھول کو چڑیا بنا کر اڑانا تین قرکون کا صندوق کے اندر سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا۔ تماشا دیکھنے والون کے جلے ہوئے رومال کا بندوق کے فیر ہونے ہی ثابت ہوکر چھاتی پر لٹک جانا۔ کنوئین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کے جلے ہوئے رومال کا بندوق کے فیر ہوتے ہی ثابت ہوکر چھاتی پر لٹک جانا۔ کنوئین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کا جلا ہوا رومال ثابت ہوکر ایک ڈبل روٹی سے نکلنا۔ گھڑی کو منتر کے زور سے چلانا اور بند کرنا۔ میز پر کٹا سر ہو زبان مین گفتگو کرے وغیرہ وغیرہ۔ ہر قسم کے عجیب و غریب شعبدے کہ جنکو انگریز لوگ کرکے ہزارون روپیہ کماتے ہین مع تصویرون کے درج ہین۔ اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین۔ اگر غلط ہون قیمت واپس کردون۔ قیمت مع محصول ۱۰ مر۔

یہ کتاب ہندی دیوناگری مین بھی ہے۔ قیمت۔ ۱۰ مر

المشتہر

نتھو پرشاد پروپرائٹر میجیکل کمپنی جھانسی

اشتہار

۹۲-۲-۱۸   ۹۲-۸-۱۷

(۱) واضح ہو کہ ہمارے کارخانہ مین اوپن فیس کی گھڑیان نہایت عمدہ مضبوط اور وضعدار لیور ملبسٹن نام کی آئی ہین جو چال مین بہت صحیح ڈائل پر سونہلا گلٹ اور پھول دار کام کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲ روپیہ ہے۔ خانہ بھی عمدہ۔ ایک کنجی اور ایک شیشہ فاضل دیا جائیگا۔

(۲) باسٹن لیور۔ یہ گھڑی مثل مذکورہ بالا کے خوبیان رکھتی ہے صرف گلٹ نہین۔ قیمت کل ۱۱ روپیہ

(۳) [illegible] گھڑی۔ بقول اسکے کہ کم خرچ بالا نشین نہایت عمدہ چال کی ہے [illegible] ہوئی ہے۔ ایسی گھڑی اس قلیل قیمت کی دنیا کے [illegible] مین [illegible] نہین آئی قیمت صرف ۶ روپیہ

(۴) [illegible] گھڑی۔ یہ گھڑیاں اسم بامسمی ہین۔ زیادہ تعریف لغو ہے۔ دراصل قابل تعریف ہے [illegible] سب لوگ تعریف ہی کرتے ہین۔ قیمت صرف [illegible] اور بھی انواع اقسام کی گھڑیان ہمارے کارخانہ مین قیمتی ۶ روپیہ سے ۵۰ روپیہ تک کی موجود ہین۔ فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمایئے +

المشتہر

رام کرشن ورما مالک بھارت جیون پریس بنارس

تقویم اودھ پنچ

چونکہ [illegible] ظرافت و جدت کی [illegible] کا خیال اطرف بیشتر نظر رہتا ہے بطرح وزیر خزانہ کونئے ٹکس [illegible] کی تلاش رہتی ہے [illegible] کے تازہ نیلے۔ ہماری [illegible] اودھ پنچ کے اجرا [illegible] ۱۸۹۲ء [illegible] پیرایۂ ظرافت مین شائع فرمائی گئی ہے مضامین کی خوبی و لطافت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ خریداران پنچ کی خدمت مین بلاقیمت بھیجی گئی ہے عام خریداروں کے [illegible] یہ جنتری ہاتھون ہاتھ فروخت ہورہی ہے بہت ہی تھوڑی سی جنتریان باقی ہین۔ جن صاحب کو درکار ہو قیمت روانہ فرمائین جنتری بھیجدیجائیگی +

حسب الحکم۔ حضرت اودھ پنچ لکھنؤ

مضامین غیر

تاڑی نامہ

کہاں چھپ گیا کون اور کم نصیب
ارے ناقہ مستون کے ساقی غریب

کمی یون نہوگی کبھی جوش مین
نہین مارے گرمی کے ہم ہوش مین

نہ تھے بتایون انا تاڑی ہمین
پلا خوب جی بھر کے تاڑی ہمین

دھنکاری ہوئی پر جو نایاب ہو
تنجل جس سے بدبو ہین بیتاب ہو

برانڈی سے مطلب نہ اکشا سے کام
کہاں اب ہین یارون کے پاس اتنے دام

غرض یہ کہ فاقہ بھی مستی بھی ہو
ٹکے سیر کی چیز سستی بھی ہو

اٹھالا یہ پانی وہ ٹھلیا شتاب
وہ ٹوٹے ہوئے پھوٹے کلہڑ خراب

اُبلتا ہوا ہو وہ گھوڑے کا کف
بھنکتی ہون جن مین مکھیان ہر طرف

گزک کی وہ چیزین کھری سی کھری
کچالو مٹر گھنگنیان چرپری

نہ گر چیٹائی بھی دالان مین
بچھا اک سٹے ٹاٹ دوکان مین

فراہم ہو پھر چھوٹی اُمت کی فوج
وہی دھول دھپا ہو گالی گلوج

دکھائے تھرک کر تماشا کوئی
کرے لیٹے لیٹے ہی شاشا کوئی

عجب فصل تاڑی کی ہوتی ہے یار
یہی جیٹھ بیساکھ کی ہے بہار

یہ گرمی کا موسم تڑاقے کی دھوپ
مرے سر پہ چھتری ترے سر پہ سوپ

پسینے مین لش لش چقندر سے گال
وہ غلّا سے دیدے ہرے لال لال

تپش سے رہے لاکھ لوٹھے مین آگ
بلا سے لنگوٹے مین کھیلین کے پھاگ

جو اس کام مین آئے پیا ہو وہ
جو تاڑی نہ لے ایسا تیسا ہو وہ

اسے کہتے ہین سب انوکھا نشہ
نشون مین یہ ہے سب سے چوکھا نشہ

ذرا پی کہ گتھئے سے ماتے ہوئے
چلے گھر کو بس گیت گاتے ہوئے

نہو یہ بھی ممکن تو سبزی سے چھنے
اگر وہ چلو مین اُلو بنے

نشے باز کو بیخودی سے ہے کام
نہو یہ تو پھر زندگی ہے حرام

سبب کیا کہ مشہور ہے یہ مثل
یہ اگلے کہا کرتے ہین برمحل

نہ پی جسنے گانجے کی ہی اک کلی
تو ہے ایسے لڑکے سے لڑکی بھلی

ہوا خیر سے تاڑی نامہ تمام
اودھ پنچ کو بندگی رام رام

راقم
ستم ظریف

نام اپنا ہے روزہ دارون مین
ہم داخل ہین دیندارون مین

چاند دیکھتے ہی ڈھپ ڈھپ - دائین دائین - سٹ پٹ - سلام سلام
این یہ کیا؟ ہائین - آپکو خبر ہی نہین! ارے بھائی روزے آئے ہلال دیکھکر - برسوین دن کے خیال - خوشی شادمانی کے لحاظ سے طبل پر چوب - بم کے گولے مین آگ توڑیدار بندوقون مین موسخت دکھانے گئے ہین اور کیا ہے۔ آہا خوب یاد دلایا - واللہ یہان تو خیال بھی نہ تھا - معاذ اللہ - کیا بُرا زمانہ ہے - انگریزی تاریخ پوچھیئے تو خواب مین بھی بتا دین - اور مذہبی مہینے - اسلامی ماہ کی یہ کیفیت کہ گولے - تاشے بندوقون کی آواز پر بھی چونکنا کیا معنے - اولٹے پوچھتے ہین - این یہ کیا - غضب خدا کا - توبہ توبہ - کان پکڑکے توبہ - منھ پر تمانچے مار کے توبہ - تیس دفعہ اٹھ بیٹھکے توبہ - وہ تو کہئیے خیریت ہوئی کہ آپ کی وجہ سے آج یہین رہ گئے - ورنہ اسوقت تو معمولاً اُنکے ہان بیٹھے ہوتے اِدھر اُدھر کی زٹل - یہان وہان کی گپ شپ - زٹل قافیے اوڑاتے ہوتے - شکر ہے کہ آپ کی بدولت کچھ دینی خیال - مذہبی فکر تو پیدا ہوگئی - اچھا اب یہ فرمائیے کہ تراویح کا بھی کچھ انتظام ہوا ہے یا نہین - یار ہے ہمین تو ابکی سناٹا نظر آتا ہے - ارے چپ چپ ایسی ناشدنی ناگفتنی بات منھ سے نہ نکالیئے - اللہ رکھے مسجدون کی کمی نہ حافظون کی قلت - جہان دیکھیئے دو چار اللہ کے گھر - دس پانچ اللہ والے - دیندار موجود خصوصاً آج کل کیا پوچھنا - روزے کے نمازی - محرم کے سپاہی مشہور

ہر طرف پھیلا ہوا ہے دین و ایمان آجکل
جسکو دیکھو ہے بنا کٹر مسلمان آجکل

انتظام کی کیفیت ہمسے سُنیئے - بڑی مسجد تو روز ازل ہی سے بڑے بڑون کی گھٹی مین آگئی ہے - اسکا ذکر ہی کیا - رہی بازار والی - اور آتشباز کی مسجد - سُنتے ہین کہ بازار والی مین ایک حکیم صاحب حافظے کے جوہر - خوش الحانی کے بھاؤ بتائین گے - اور آتشباز کی مسجد مین - ایک نیا شاگرد نئی یاد کا وزن دکھائیگا - اسیطرح اور مسجدون کو بھی سمجھ لیجئے - غرضکہ نام خدا حافظون سے کوئی خانہ خدا خالی نہ رہیگا - اب پوچھنے کی کیا بات - روزہ داری کے شوق - دینداری کے اشتیاق مین ابھی سے طرح طرح کی بندشین - قسم قسم کی منصوبہ بندیان - یون ہو - وون ہو - سب سے پہلے آستینین چڑھا - وضو کر لوٹا ہاتھ مین لے - گھر سے نکل - نزدیک کی مسجد مین داخل - السلام علیکم وعلیکم السلام - فی الفور صف ٹھیک - قطار درست - کیا اِن پڑھا اُدھر بسم اللہ الرحمن الرحیم - جو نیت امام کی وہی اپنی اللہ اکبر - فرض وسنت کے بعد تراویح کا لگا - قرات کا سلسلہ - سورہ بقر شروع - بارہ مہینے کے ارمان نکالنے کا موقع - سال بھر کی آرزو پوری کرنے کا وقت - پھر پہلی شب - چاند کی رات - بھوک کا کھٹکا نہ پیاس کا دھڑکا - لب جیبی گھڑیکی، اسپر تنگ - زبان میل ٹرین کا

انجن - وہ اودہر ربع نصف - ثلث ختم - ذرا فر رکوع - سورہ - پارہ یاسین ادہر گرمیون کے دن رات کا وقت حبس کی کثرت - کوٹے کوٹے - ایڑی کا پسینہ چوٹی پر - تمام بدن شل اسپر مولوی محمد صاحب کی چھیڑ چھاڑ حافظ پستو صاحب کی دگلی بازی - الله دے اور بندہ لے - سکوت کے عالم مین خموشی کی حالت سے مناسب موقع - عمدہ گھات - دس بیس پابوسی مین مشغول - آٹھ نو گوشمالی پر مستعد - پانچ سات کرنے کے اندر - دو چار پا بجانے کے درمیان - سلامتی سے یہان دوہی ہاتھ - دوہی بیٹ پڑنے کی ڈیوٹی پر - پھر کیا کیا جاے - مجبوری بے بسی - ایک ہاتھ شکم پر تو دوسرا کبھی کان جھاڑنے مین مصروف - اور کبھی کرتہ پائجامہ پھر پھڑانے مین مشغول اسپر بھی صبر کہا - ایک مرتبہ وحشت جو انگلی دکھاتی ہے تو بے اختیار پانون اٹھا فرش پر زور سے دھما دھم - ہائین لاحول ولا قوۃ - کسی نے دیکھ تو نہین لیا - نہین نہین - خیریت پچھلی صف تھی اور پہلی رکعت - جلدی سے پھر نیت باندہ - استادہ - مگر دفعتاً اطمینان کہان - خیالات کا ہجوم - منصوبون کی کثرت - ایک جانب مچھرون کا اندیشہ - پسوؤن کا خدشہ دوسری طرف گھر کا خیال - سحری افطار کی فکر - فیرنی کھیر - میٹھے چاول - دودھ - بالائی تو سحری کے لیئے ہو - اور بڑے پھلکیان پراٹھے - پوریان - کوفتے شامی افطار کے وقت - برف ملجائے تو بہتر - ورنہ شورے کی صراحیان تو موجود ہی ہین - اور ہان - شربت مین تخم بالنگو - لُعاب بہیدانہ ضرور ہونا چاہیئے استنے مین حافظ امام صاحب کی زبان سے ایک آیت کے آخر مین ذرا وضاحت کسیقدر فصاحت کے ساتھ یعلمون کا لفظ جو نکلتا ہے تو پھر کیا کہنا اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ - سمجھے ایک رکعت پوری ہو گئی - بے تامل کھٹ سے رکوع مین جھک - لگے سبحان ربی العظیم کی تکرار کرنے دو تین مرتبہ پڑھکر - کن انکھیون سے داہنے بائین جو دیکھتے ہین تو ارے تو یہ دوسری ہوئی - سب کے سب استادہ دست بستہ کھڑے کے کھڑے - جھٹ سے پھر سیدھے ہو - شرمندگی مٹانے - ندامت دور کرنے کی غرض سے لگے بار بار لنگڑی کھجلانے - پانون سہلانے بہزار دقت - دو تین گھنٹے مین تراویح سے فراغت - وتر سے فرصت ملی - گھر لوٹے - کچھ کھا پی کر چارپائی پر ڈھیر ہوئے تھے کہ یکایک خبر آئی آج انکے ہان راج دہاری کا ناچ خوب آراستہ ہوا ہے ہمین طلب کیا ہے - اوہو ہو ہو - اب کیا پوچھنا - دل پر ضبط ہونا مشکل طبیعت پر قابو پیدا کرنا محال - جھٹ پٹ چھڑی لے - پان کھا - یہ چل وہ چل - پل بھر مین داخل - دم بھر مین شریک محفل - آدھی رات تک اٹھنو والے کی ایسی تیسی - ایک بجے کے قریب رومال مین تحفہ معصیت باندھے کلاہ عصیان سر پر رکھے - ہٹ ہٹ - رپ رپ کرتے دولتکدہ پر نازل - پلنگڑی پر دراز - بیٹھ لگتے ہی اٹھا قفیل - لو نے ڈھائی بجے تھے کہ سارے گھر مین ہلڑ - مکان بھر مین گڑبڑ - جاگو جاگو - اٹھو اٹھو - کھاؤ پیو - غل غپاڑے کی آواز کانون مین جو پہونچی تو ہڑبڑا کے اوٹھے - ڈنڈا ہاتھ مین لے - ایک ایک سے - کیا ہے بھئی کیا ہے - کسکے گھر مین چور گھسے - پکڑو پکڑو - جانے نہ پائے - ہائین - تم بکتے کیا ہو - ہوش کی باتین کرو عقل کے ناخن لو - مرد خدا - چور دور خاک نہین سحر کا وقت آگیا - کچھ کھا پی لو - اے لاحول - ہم بھی کیا آدمی ہین - اسکا خیال ہی نہ رہا کہ کل سے روزہ ہے - خیر جلدی جلدی منہ ہاتھ دھو - کھانے پر بیٹھ - دو تین پیالے صاف - پیاس کا تو پتہ نہین - مگر موسم کے لحاظ سے ماتقدم ضروری بات - دو تین صراحیان - دو چار کوزے خالی - شکم شریف بلا مبالغہ ٹھیکم ٹھیک - سیلار کی مشک - یا واٹر ورکس کا حوض - گلوری چبا کر حقہ منہ سے لگایا تھا کہ دنا دن توپ دن - کیا پھر چاند دکھائی دیا استغفر الله عجب بیوقوف آدمی ہو - ارے ان سال گزشتہ کیطرح سحری موقوف کرون والا بم کا گولہ چھوٹا ہے کوئی اور بات نہین - ہان ہان ٹھیک کہا - تو بہت اچھا - لیجیئے - آخ تھو آخ تھو - دو چار مرتبہ کلی غرغرہ کر - چار ون شانے چت - اب دفعتاً نیند کہا - کبھی اس پہلو کبھی اس پہلو - بمشکل ذرا آنکھ لگی تھی کہ پیٹ ہوئے پانی نے زور کیا - گردے - مثانے کے نلوں سے چھن چھن کر نکلنا شروع ہوا - دس دس منٹ پیشاب جاری - بار بار اٹھا بیٹھی سے جی تنگ - طبیعت عاری - جب بھینچے آنکھ بند - لوٹا ہاتھ مین - بدن پر موجود - بہزار خرابی تڑکا ہونے پر نیند آئی - پھر اس اطمینان کے ساتھ کہ دوپہر کیا معنے سہ پہر تک مُردون کے ساتھ شرط - کروٹ بدلنا گناہ - نماز فجر - چاشت سب غائب - تین بجے آنکھ کھلی بستر سے اٹھ وضو کر - فجر کی قضا - ظہر کی ادا مین جانماز پر دوگانہ رسید - دعاے مغفرت کے بعد - چلمن کا گوشہ - پردے کا کنارہ ہٹا کر دیکھتے ہین تو الٰہی تیری پناہ - ابھی تو سوا ڈیڑہ پہر دن ہے - پھر کیا کرین - دن کیونکر کٹے - آدھی شطرنج ہی سے جی بہلائین - یا نہین - لاؤ تاش ہی سہی اہاہا کیا بات کہی ہے - آپ کے سر کی قسم - مین خود یہی کہنے والا تھا - پھر کیا تھا - تاش - شطرنج - گنجفہ سب کچھ حاضر - کھٹا کھٹ بازی شروع - تو قد کیا خلال دیا ہے - گشت بچانا - پیدل شہ مات - آپ جانیئے - وہان شام ہونے مین رہا ہی کیا تھا - دو ہی تین بازیون مین آفتاب غائب دن چھپت - اچھا خاصا اندھیرا چھپیئے فرصت - کسیطرح دن کاٹ کر روزہ دارون مین شامل - دینداروں مین داخل - افسوس ہے

الا

فکر دنیا مین گرفتار ہے دل اٹھ پہر
کبھی کمبخت کو اندیشہ عقبےٰ نہ ہوا ؞ (شوخ ظریف)

انڈین کونسل بل

انگلستان - "بس ہٹو - بڑھو - جھگڑا ختم کرو -"

خطبۃ السرزنش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحان الذی آفرید الجن والآدمی - والجامد والسائل والنامی - ہو الذی فرستاد رسولا لکافۃ العباد - لھدایۃ سبیل الرشاد - وصلوٰتش وسلامش علیہ و بر آلش باد - الی یوم التناد - اما بعد فیا ایہا المردمان - کو نوا شادمان - فان پروردگار کم الرحمان - فرض علیکم الجمعۃ و عیدان - فلا تکنفتوا سوے من یخفون الناس عن صلوٰۃ الجمعۃ والعیدین فی بارہ ناکس - وکانوا مردمان الخناس - بلا حس و حواس یلگلند کم فی الدہس - فلا تنالون السیوفی تولہم بلا حجۃ - کما لا تشمون البوفی الغنچہ - بیہودہ ایشان لفوسہم بگردہ دو دوا - یکون روز الحساب علیہم مردودا - یقولون ان البنگالۃ دار الحرب مع لجنگ - ولا یکون لہم من ہذا الگفتار العار والننگ - ویحرمون الجامع بالقصد والاہنگ - ویتفوہون من تعریب المصر المصرح فی الفقہ لا یصدق علی دیہا - ولیس لہم فرہنگ - وہم یخرجون الریاعلی مدوگار ہم وہم یاغی - یفتوا الناس بالدروغ فما جعل اللہ لہم من الفروغ - ولا یفہمون انہم فی الخسۃ والزیان - یستحقون المضرب بالتازیان - ولا یودون القرض کما لا یودون الفرض - ولیس ایشان اہل الشکر والعلم - ولا اہل الصبر والحلم - ولقد اتہ الفتوی من مکۃ المکرمۃ علی وجوب الجمعۃ فی دیارنا ہذا مع اجمار ہم نیقبلون لا انکرو اذا - فسا ختوا فی ہذا الباب رسالۃ وجعلوا تو ہا - و یعلمونہا منہم وگیتوہا - وتلک فی لسانہم البنگلۃ فیغوتا - فغلطوا فیہا دما یحوک - ویخرجون الناس من بیوتکم کما یسرب من الشرۃ الجوتا ویعلمون یا قومنا لا تو دو ہما و اوزارکم علی دوستنا - والا فنضرب روسکم بپا پوشنا - اما دا تشتوا سعنے ولا ترد و ازرۃ الح بالہوش - فلا شک فی انہم ہم المدہوش - کلا انہم ما سمعوا اولٰک قطا بالگوش - ویشبہون اخیار العلماء سے

والجاہلون لاہل العلم اعداء

الراقم

ع لنا علم و للجہال مال

بقلم - جادونگار از ضلع کرہہ

عید الفطر کا خاکہ

ساقیا جام ارغوانی دے
بادۂ عیش و کامرانی دے

رم سے مطلب نہین برانڈی لا
طاق پر ہے صراحی انڈی لا

ایک دو جام مین نہوگا کام
نام میرا ہے رند بجراشام

خم یہ خم ساقیا لونڈھا دے آج
دام بھی نقد ہی چکا لے آج

سلہ انا فگندن ۱۲ سلہ جمع ردیہ کی خلاف قیاس ۱۲ سلہ گنہگار ۱۲ سلہ از ساختن ۱۲ سلہ از غنچہ ۱۲ سلہ از دانستن ۱۲

تیری خاطر لنگوٹی حاضر ہے
بادۂ لطف کی دکھا دے شمید

مدتون تو دیا کیا بھر لے
ایک چلو مین کر دے یون الو

ہوکے مدہوش و مست دیوانہ
دھجیان دون اڑا گریبان کی

ساقیا ہے عید نام مستی آج
[illegible]

ست گھر گھر مین سب امیر و فقیر
سب شرابور ایک نگ مین ہین

روزہ رکھتے رہے مہینہ بھر
ٹوٹا فاقہ کہین ہے عیش کہین

ست ہر اک خیال مین اپنے
مالدار ونکو دھوم دہام کی فکر

اونکے گھر مین ہین آج گاجے
ساقیا آج مجھکو دے وہ جام

فاعلاتن سے گرچہ ہون جاہل
گرچہ بک بک ہے بے ٹھکانے کی

کھینچون وہ آج عید کا نقشہ
سحر دکھلاؤن یہ اشاعت مین

ور دولت یہ تجکو لیجا اون
نلج کے اور گانے کے جلسے

آسے کا دوڑ دھوپ کا رنگ
امرا سے ملا کے ہاتھ ادہر

دیکھی جنت مین خوب مستی
چھیڑ رہی دیکھیے تصور کے بعد

سیر کا خاتمہ نہین بالخیر
ڈالیون کا بہی آنا جانا دیکھ

اتنو مطلب سمجھ گیا ساقی
لے پلا اتو بادۂ گلنار

فکر دنیا سے سخت ہون غمناک
سے پلانے پلا خدا کے لیے

پیر پھیر کی مجھکو ... کی قسم
تیرے ... ہوگیا غلام ترا

کیا ہی مجھکو ... [illegible]

جسم کی بوٹی بوٹی حاضر ہے
دے اچھوتی شراب آج ہے عید

آج دل کھول کر پلا ٹھرا
کراد چکتے پھرین میان لمھو

لون اوٹھا سر پہ سارا میخانہ
پھر جنرلون مین جیب داماں کی

دھوم ہے ہے شکم پرستی آج
ڈھول وینے کا ہر نہ جا ہر جا

باپ دادا کی پیٹتے ہین لکیر
ایک ہی وضع ایک ڈھنگ مین ہین

عید افطار آج ہے گھر گھر
بزم عشرت کہین ہے ملش کہین

پھٹیچڑا اپنے جال مین اپنے
فاقہ مستون کو فرض دام کی فکر

[illegible]

شاعری مین کرون ذرا کام
پیرو زن نکلے ہر طرح کامل

بات ہو میری ... آنے کی
نقشہ دکھلا سے دید کا نقشہ

دید کا ہو مزہ سماعت مین
بہا ٹھ امارت کے سب دکھاؤن

ملنے جلنے بلانے کے جلسے
کھانے اور پینے کاری سوپ کا رنگ

غربا کو بھی دیکھ لے چل کر
پھر مہ دو خ مین چل کر ستی

بھتنیان کا نظارہ حور کے بعد
دیکھنا کوٹھیون کی ہرابھی سیر

بیوقونی کا کارخانہ دیکھ
پوچھ لے گر رہا ہو کچھ باقی

بیٹھکر تیرے در پہ گاڈن بلار
دے وہ مے جو کرے جلا کر غدا

مر رہا ہون جلا خدا کے لیے
مے پلا اب نکر تو ناک مین دم

کیا ہی جلدی کیا ہے کام مرا
آپ ہین تینون لوک ... [illegible]

جبتلک دیر مین ہے خر مستی	طبع حیوان مین ہے شر گستی
دوڑین جب تک زمین پر گھوڑے	کھائین جب تک ہنٹر اور کوڑے
ہاتھی جب تک کہ مست ہو جائین	مست جبتک کہ کسمساتے چلین
جسم انسان مین جبتلک ہے دہن	اور دہن مین زبان زبان مین سخن
ہر سخن مین اثر اثر مین ظہور	نفع نقصان کا ما ہو المنظور
رہے دنیا مین پنچ باوا شاد	دم سے جسکے اودھ ہے آباد
بذلہ گوئی کی ہو ہمیشہ دھوم	سنگ ہو اور سکی بات سنگ موم

دوستون پر خدا کی رحمت ہو

دشمنون کو ہمیشہ زحمت ہو

ج ب - فہ درج

قطعہ تاریخ ارتحال پنڈت تربھون ناتھ ہجر

(از نتائج افکار نظر نعمت خان عالی - ثنائی رسالہ جناب پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار سابق فسانہ نگار پنیا اخبار وحال مترجم ہائی کورٹ الہ آباد)

ہوا ہے سوئے عدم ہو گئے جوان افسوس	مرے برادرِ خورش فکر بندلہجے دلیق
عیان ہو اسم اگر تربھون ناتھ تھے	جو غلق رکھتے تھے رکھتا ہی کب وہ کوئی خلیق
ظرافت انکی تھی لونڈی بلاغت انکی کنیز	ندیم حال تھی نیکی - تو خیر خیر رفیق
دقیقہ رس وہ طبیعت خدا نے دی تھی انکو	کہ جسکے آگے نہ تھا ایک کا کلام دقیق
عدو سے بھی نہین رکھتے تھے دلمین کینہ و بغض	تمام خلق کے وہ مہربان تھے سب کے شفیق
نہین تھا انکے سوا کوئی جوہری سخن کے	ہر ایک لفظ تھا گوہر ہر ایک حرف عقیق
رُلائے ہنستے ہوئے کو کلام مین وہ اثر	ہنسائے روتے ہوئے کو سخن مین وہ توفیق
کہے کلام کے اعجاز کو جو کوئی سحر	فریب کار ہے مکار ہے وہ اور زندیق
ہزار سال اگر غوطہ مارتے حکماء	پہنچتے تہ کو نہ دریائے فکر تھا وہ عمیق
یم معانی باریک کے شناور تھے	خدائے پاک کرے بحر مغفرت مین غریق

سن وفات دعائیہ کر رقم سرشار

وصالِ ہجر ہو حوروں سے ای خدائے عتیق

۱۸۹۲ء

لوکل

حضرت ہمارے لکھنؤ علیہ الرحمۃ پر سیفے خانصاحب کی اوسقدر نظر عنایت تو ہے نہین جس قدر اور مقبول شہرون پر ہے - مگر ان اکا دُکا سے انکار بھی نہین - اوسکا چندان تردد بھی نہ کرنا چاہیے کیونکہ آخر کچھ بندگان خدا مرتے تو ضرور ہی - انھین کے نذر سہی -

گرمی زور ون پر ہے - مہربانی روزون پر ہے - اسد فہ خوب گرما گرم تازہ پکوان کیطرح روزہ داریان ہوئین - ہمارے مسلمانون نے اس عبادت کو باحسن وجوہ انجام کو پہونچایا کیا سبب کہ مصائب اور صعوبات کے تو یہ حضرات مدت سے عادی ہو چکے ہین - یون بھی فاقہ کشی و فاقہ مستی مین مشاق ہین - پھر روزہ رکھنا - فرض خدا سے ادا ہونا انکے نزدیک کون بڑی بات ہے ابھی اگر انکے افلاس کی ارزانی اور مائحتاج کی گرانی کا یہی حال ہے تو دیکھیے گا سال مین تیرہ مہینے تک روزہ رکھین اور منہ سے اُف نہ نکالین گے بلکہ اسپر بھی الوداعی جمعے کو اسوجہ سے روتے روتے داڑھ کس جاری کردینگے کہ ہائے فاقہ کشی کا زمانہ ہم سے سبکدوشون کو چھوڑے یاردن سے مُنہ موڑے یون سدھارا جاتا ہے -

ہمارے لوکل ہمعصر ہندوستانی پر منشی نول کشور بالقابہ کی مُخبری اور سخت کوشش پر سٹی مجسٹریٹی سے ایک سو روپیہ بابت پر جرمانہ ہوا تھا کہ ایک مطبوعہ کا عذر مطبع کا نام نہ تھا - اسکا اپیل صاحب سشن جج مسٹر نوربری کے اجلاس مین ہوا اور صرف پانچ روپیہ جرمانہ باقی رہا صاحب موصوف نے فرمایا کہ کوئی جرم سنگین نہین صرف خفیف معاملہ ہے اسکے واسطے ایسی سزا جس سے تنبیہ لی جاتی ہو ناکافی - خیر تو ہو گیا - مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ منشی مخبر صاحب کی یہ حرکت شائستہ لہذا قابل آفرین و تعریف ہے - ہمارے ہمعصر ہندوستانی اونکو ایک نیا آدمی سمجھ کر در پردہ بناتے اور شکر یہ ادا کرتے ہین مگر ہمارے نزدیک کچھ کہنا ہی بیجا ہے - جناب منشی صاحب کی ذات ایسے قیود سے بالکل آزاد ہے جو ایک بلند حوصلہ - عالی فکر - صحیح دل ہمعصر وہم پیشہ کیو اسطے قانون اخلاق نے مقرر کیئے ہین - چاپلوسی - خوشامد - مطلب برآری - اور جبن - مکاری کمینہ دری کا چولی دامن کا ساتھ ہے - بہادر سپاہی للکار کر مقابلہ کرتا ہی - بزدل زنانہ لباس پہنکر بستر خلوت پر کٹار رکھتا ہے - یہ تو صرف لگائی بجھائی ہے اسپر خاک ہی ڈالنا اور سمجھ لینا چاہیے کہ

مقتضائے طبیعتش اینست

نیچے صاحب آبنوس کی بچپر عاج مین لگی - مشک وکافور مین اختلاط - بحرین اسود و ابیض کا اجتماع - حبش و حلب کا اتصال ہوا - شام صبح سے دست و گریبان ہولی - راہ اور کیسے چودھوین کے چاند کو دھر دابا - ظلمت نے نور پر چڑھائی کی - یعنے ایک سیمتن کو بلاتی نفع نقصان سیہ تاب کے ایک میر فرس صاحب ایسے پیارے معلوم ہوے ہین کہ اونکو صدر نشین بنایا - کالی بلا کو گیسوے مشکین سمجھ کر بہت کچھ سر چڑھایا ہے اگر یہی لیل و نہار ہے تو کسی دن اندھیرے اُجالے آقائے نعمت کے روبرو معاملہ روبکار ہے - پھر دلگی بازجو کہا کرتے ہین کہ اللہ اللہ باندی کا یار سدا کا خوار - خوب قہقہے لگائینگے اور حضرت تسبیح کے امام کی طرح شمار اور قطار سے باہر ہونے پر اندھیر مچائینگے - یہ کلنگ کا ٹیکا ہم چشمون کی نظرون سے گرائیگا بازار کا سد ہوگا - پھر تجربہ پیاے والون کے اور کوئی مشکل سے ادھر رُخ کریگا +

اشتہارات

اُردو شرح ایکٹ ۸۲ سنہ ۱۸۸۲ء

شرح مذکور مؤلفہ رام پرشاد وکیل ہائی کورٹ و منصف پرتاب گڈھ (اودھ)
قریب ساڑھے پانسو صفحہ کے دفعہ ۶۲ تک چھپکر طیار ہے اور شائقین کو
بادائے پوری قیمت کل کتاب یعنی ۵ روپیہ کے مل سکتی ہے۔ بقیہ اجزا دو مہینے کے
اندر بعد طیاری بلا قیمت ارسال ہونگے۔ علاوہ نظائر و دیگر کتب مستند کے
جنسے کہ تشریح ہذا مین مدد لیگئی ہے چند کا نام حسب ذیل ہے۔

رسالہ رہن۔ مؤلفہ فشر صاحب۔ رسالہ رہن۔ مؤلفہ کوٹ صاحب
رسالہ بائع و مشتری۔ مؤلفہ وارٹ صاحب۔ رسالہ قانون مؤلفہ
اسٹوری صاحب۔ رسالہ تعبیر قوانین مؤلفہ میکسول صاحب۔ رسالہ
مسائل قانون۔ مؤلفہ بروم صاحب۔ رسالہ رہن۔ مؤلفہ ہیکفرسن صاحب
رسالہ فریب و غلطی مؤلفہ کر صاحب۔ رسالہ جات معاہدہ مؤلفہ پالک صاحب
و ڈیپی صاحب۔ وکننگم صاحب و سدر لنڈ وغیرہ و اصول قانون مؤلفہ
مارکبی صاحب وغیرہ۔ وغیرہ۔

اگر خریداران کو ناپسند ہو تو تاریخ پہونچنے سے ایک ہفتے کے اندر واپس
کر سکتے ہین صرف محصول دونون طرف کا اُنکے ذمے ہوگا۔

جو صاحب بعد طیاری کل کتاب کے خریداری پسند کرین وہ اپنے
ارادے سے مطلع کرین۔

المشتہر

رام پرشاد منصف پرتاب گڈھ (اودھ)

اشتہار

۱۸-۲-۹۲ ۱۷-۸-۹۲

(۱) واضح ہو کہ ہمارے کارخانہ مین اوپن فیس کی گھڑیان نہایت عمدہ مضبوط
اور وضعدار ریورلیٹن نام کی آئی ہین جو چال مین بہت صحیح ڈائل پر
شنہلا گلٹ اور بیل دار کام کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۳ روپیہ ہے
خانہ بھی عمدہ۔ ایک کمانی اور ایک شیشہ فاضل دیا جاویگا۔

(۲) باسٹن بعد۔ یہ گھڑی مثل مذکورہ بالا جملہ خوبیان رکھتی ہے صرف گلٹ
نہین۔ قیمت کل ۱۱ روپیہ

(۳) سمپلکس گھڑی۔ بقول اسکے کہ کم خرچ بالانشین نہایت عمدہ چال کی
ہے جسمین چابی لگی ہوئی ہے ایسی گھڑی اس قلیل قیمت کی دنیا
پردے مین نظر نہین آئی قیمت صرف ۶ روپیہ

(۴) یکا گھڑی۔ یہ گھڑیان اسم بامسمے ہین بہ زیادہ قدر عجائب گھڑی و داخل قابل تعریف کے ہر
ہر جگہ سے لوگ تعریف ہی کرتے ہین قیمت صرف ۸ روپیہ۔ اور بھی انواع اقسام کی
گھڑیان ہمارے کارخانے مین قیمتی ۱۱ روپیہ سے ۸ آنہ ۵۰ روپیہ تک کی موجود ہین۔ فہرست
منگوا کر ملاحظہ فرمائیے۔ المشتہر۔ رام کرشن ورما۔ مالک بھارت جیون پریس بنارس

ترجمہ سفرنامہ شاہ ایران بابت سیاحت یورپ

اعلیحضرت شاہ ایران نے جبکہ روس جرمن بلجیم لندن فرانس وغیرہ یورپ
کے ملکون کی سیاحت کی تو تمام کیفیت ضیافت مہمانی سلطنتون کا سب حال
اپنے قلم سے لکھا یہ ایک نئی مثال ہے کسی بادشاہ نے سفرنامہ نہین لکھا ایسا
سفر کیا ہے اُردو مین ترجمہ جلد بندھا ہوا طیار ہے۔ قیمت ۲ روپیہ مع تصویر عکسی ۳ روپیہ
معہ محصول ڈاک

العـــــــــــــــــــــــــــــــــــبد

فرخی۔ اوستاد فارسی ہز ہائینس نواب صاحب بہادر رامپور از بریلی

مجموعۂ الشعبدہ (یعنی) طلسماتی کا ڈھیر

اس کتاب مین گلاب کے پھول کو چڑیا بنا کر اُڑانا تین لڑکون کا صندوق
کے اندر سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا۔ تماشا دیکھنے والون کے جیب سے
رومال کا بندوق کے فیر ہوتے ہی ثابت ہو کر چھاتے پر لٹک جانا۔ کنوئین
کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کا جلا ہوا رومال ثابت ہو کر
ایک ڈبیا روٹی سے نکلنا گھڑی کو منتر کے زور سے چلانا اور بند کرنا۔ میز پر
کاسہ ہر زبان مین گفتگو کرے وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے عجیب شعبدے
کہ جنکو انگریز لوگ کر کے ہزارون روپیہ کماتے ہین معہ تصویرون کے درج
ہین۔ اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین اگر غلط ہون قیمت واپس
کر دون۔ قیمت معہ محصول ۸ آنہ۔ یہ کتاب ہندی و ناگری مین بھی ہے۔
قیمت وہی ۸ آنہ

المشتہر

تصویر پرشاد بیرو پرائیٹر ٹیکل لینی جھانسی

تقویم اودھ پنچ

چونکہ با ظرافت و جدت کو زندہ دلی کا خیال اسطرح پیش نظر رہتا ہے جسطرح
وزیر خزانہ کو نئے ٹکس۔ روس کو ہندوستان کے جدید راستے امیر کابل کو
زرکشی کے تازہ حیلے۔ ہماری لوکل گورنمنٹ کو واٹر ورکس کے اجرا کا لہذا
سنہ ۱۸۹۲ء کی جنتری پیرایہ ظرافت مین شائع فرمائی گئی ہے۔ مضامین کی خوبی
و لطافت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ خریداران پرچہ کی خدمت مین بلا قیمت
بھیجی گئی ہے۔ عام خریدارون کے واسطے قیمت ۱ر محصول ۱ر یہ جنتری تھوڑی تھوڑی
فروخت ہو رہی ہے بہت ہی تھوڑی سی جلدین باقی ہین جن صاحب کو
درکار ہو قیمت روانہ فرماوین جنتری بھیجدی جاوے۔

حسب الحکم۔ حضرت اودھ پنچ

مضامین غیر

جدید امتحان

بھی واقعہ زمانہ بھی کسقدر ترقی کر رہا ہے۔ جسکو دیکھیے اپنے اپنے رنگ مین مست ہو رہا ہے۔ مدت ہوئی ایک غمزہ دلا لطیفہ سنا تھا امتحان کا قصہ نیا دیکھنے مین آیا۔ سُننے مین آیا کسی حضرت شوقین نوجوان ور ایک بی کانی صاحبہ سے آشنائی تھی عاشق صاحب نے اپنی معشوقہ سے کہا کہ پیاری مجھکو ناز و ادا سے بہت مرغوب ہے تم بھی کبھی کبھار غمزہ کیا کرو۔ معشوقہ کو صرف اونگھنے کو ٹھیلنے کا بہانہ درکار تھا دوسیدن غمزہ بازی پر آمادہ ہو گئی۔

دوسرے روز عاشق صاحب جیسے ہی اختلاط پر آمادہ ہوئے بی صاحبہ کو پاخانہ کی حاجت ہوئی عاشق صاحب نے بگڑ کر پوچھا تو معشوقہ نے ہنسکر کہا کیا تم خفا ہو گئے مین نے تو غمزہ کیا تھا۔

یہ تو پُرانا قصہ تھا اب نئی کہانی سُنیئے۔

ایک صاحب سے اور ایک بنگالی ڈاکٹر سے از حد دوستی تھی سوا بھی نہین بھائی چارہ تھا بلکہ ساری بد قول بھی ہو چکی تھی۔ ایک دوسرے کی دوستی پر بیحد ناز تھا اور ایک جان دو قالب کا معاملہ تھا۔ اتفاق سے دوست صاحب سخت بیمار ہوئے اور انھین ڈاکٹر صاحب کے شفاخانہ مین علاج کو تشریف لے گئے۔

ایک روز بیمار کی حالت ردی ہوئی کرب کی شدت درد کی زیادتی سے جان نکلی جاتی تھی اور ڈاکٹر صاحب ہین کہ سونٹھ کا ناس لیے بیٹھے ہین مریض کے قریب نہین جاتے جسقدر درد کی شدت سے شور و غل مریض کے کمرے مین زیادہ ہوتا جاتا ہے ڈاکٹر صاحب تغافل فرما رہے ہین۔ الغرض چار گھنٹہ تک ڈاکٹر صاحب پُرسان حال نہوئے اور مریض بھی فرط غیظ سے اسپتال چھوڑنے پر آمادہ ہوا۔ یہ خبر سنکر ڈاکٹر صاحب تشریف لائے

ڈاکٹر۔ آپ آج ہمارے نہ آنے سے خفا ہو گیا۔

دوست۔ خفا تو نہین ہوا مگر رنجیدہ ضرور ہوا

ڈاکٹر۔ اور یہی ہمارا مطلب تھا۔ ہم آپ کی دوستی آزماتا تھا کہ آپ کو اپنی تندرستی زیادہ عزیز ہے یا ہماری دوستی۔

دوست۔ سبحان اللہ ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھہری ٭

راقم

اپنی بیتی

جاٹ مرا تب جانیئے جب تیرہی ہو جائے

جناب اودھ پنچ صاحب۔ یہ پُرانی مثل تو آپ نے سُنی ہو گی لیکن ایک جدید مثل سُنیئے۔

ڈپٹی کلکٹر گیا تب جانیے جب برسی ہو جائے

جاٹ کے مرنے کا یقین تو تیرہی یعنے تیرہ دن گذرنے پر ہو ہی جاتا تھا مگر ڈپٹی کلکٹرون کے پنشن لینے کا اعتبار چھ مہینہ تک بھی کرنا نادانی ہے۔ میرے نزدیک تو کم سے کم ایک سال تک یہی سمجھنا چاہیئے کہ ڈپٹی صاحب آج گھر سے واپس آئے اور کل سے دوبارہ کام کرنے لگے۔

حال مین ایک ڈپٹی کلکٹر صاحب نے خدا خدا کرکے پنشن لی تمام مقام حضرات خوش ہوئے بغلین بجائین مٹھائیان بانٹین کہ اللہ پیر منا کے ایک جگہ تو خالی ہوئی۔ وہ سول لسٹ جسمین حضرت کے پنشن کی خبر درج تھی دو روپیہ خرچ کرکے سب نے خریدی اور اس اُمید پر مسرور تھے کہ اگلی سول لسٹ مین پنشن یافتہ پیر مرد کا نام ایسا غائب ہوگا جیسے گدھے کے سر سے سینگ یا ڈاکٹر بنو یا کے چہرے سے داڑھی۔ اُس مسرت کو چند ہفتہ بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ ڈپٹی صاحب بہادر نے رجعت قہقری کی اور گزٹ مین اونکی تعیناتی دوسرے ضلع کو چھپ گئی۔ اور اب خدا کے فضل سے حی القائم موجود ہین اور انشاء اللہ ابد الآباد تک موجود رہینگے۔

حضرت ہمکو اونکی واپسی سے چندان رنج نہین کیونکہ بیچارے ڈپٹی کلکٹرون کو ترقی کی تو اُمید ہی نہین پھر ایک گیا تو کیا اور رہا تو کیا البتہ یہ تجربہ نیا ہو گیا جو نذر ناظرین ہے ٭

راقم

۷۵ سالہ

مو بھی مرا روپیہ بھی گیا

لاہور مین مسٹر میک مین پر جو ایک ہندوستانی نیم وحشی نہین ذلیل وحشی نے نالش کی تھی کہ میرا باپ مور مار ڈالا ہے وہ مقدمہ ۹ [illegible] کو انصاف کی صورت مین ختم ہوا دعوے مدعی غلط تھا اسلیئے کہ مور [illegible] صاحب کے ہاتھ سے مرگیا اتفاق [illegible]

جب مور مراگنک کے ہاتھ سے تو مسٹر [illegible] یہ نالش [illegible] مدعی پر دس روپے جُرمانہ۔

حضور مین اپنے دعوی کا ثبوت دیتا ہون۔

تم جھوٹ کہتا ہے [illegible] سخت سے سخت سزا بھی کفایت نہین کرتی رحم ہوا کہ دس روپے جرمانہ پر خیریت گذری۔

حضور گواہ تو سُن لین۔

جھوٹا دعوی جھوٹے گواہ فیصلہ لکھ لیا آیا سنا دیا گیا اب کیا ہو سکتا ہے۔

واقعی ہندوستان جھوٹا ہے [illegible] قت کی ہان [illegible]

کوئی سال ایسا نہین گزرا کہ چند جانین یورپین کی جانمرداری کا جانذر نہ بنتی ہون اور مرگ اتفاقیہ یا تلی بڑہ جانے کے سوا دوسری بات سُنی نہین جاتی ایسی حالت مین ہم...ر کی نالش حماقت نہین تو کیا ہے *

مسلمان

نصیحتے کنمت بشنو وبہانہ مگر

کالون اسکول کی افتتاحی رسم ادا کرنے کی تقریب مین جو ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر نے تعلقداران اودہ کی طرف خطاب کرکے اپنی دُھوان دہار اسپیچ مین دہمکی آمیز فقرات کا استعمال فرمایا ہے ہم اونکا اقتباس اس مقام پر مناسب تصور کرتے ہین۔

(۱) جسطرح سے کہ اس کالج مین وہ لوگ جنکو یہ خاص بات حاصل نہین ہے کہ اونکا خاندان معزز ہے یا وہ ذی دولت ہین مگر محنت وجفاکشی کے عادی ہین آپ پر سبقت لے گئے اسی طرح رفتہ رفتہ اسی قسم کے لوگ اعزاز ملکی مین بھی آپ سے بڑہ جاینگے اور جو رتبہ وعزت سرکار نے آپ صاحبونکو عطا کی ہے وہ خود آپ کی غفلت سے جاتی رہیگی۔

(۲) آپ کا امتیاز کہ آپ گورنمنٹ کو اون معاملات مین صلاح وشورے دیسکتے ہین جنسے آپ کو تعلق خاص ہے وہ جاتا رہیگا۔

(۳) رعایا کو چاہیے کہ جس گورنمنٹ کی حکومت قائم رہنے کی وہ خواستگار ہو اوسکی خواہشون کے عملا پورا ہونے مین سعی کرے۔

(۴) آپ اپنی اولاد کو اس کالج مین تعلیم دلائین کہ جب وہ سن شعور کو پہونچین اونمین تحمل وبردباری اور جرأت آمیز خودمختاری وستقل مزاجی کی عادتین پائی جائین۔

یون تو اسپیچ اوّل سے آخر تک حکمت عملی کا سرچشمہ اور آئین فرمان روائی کا بحر ذخار ہے مگر فقرات مذکورہ کی رباعی مین جسپر فرمان دہی کے عناصر اربعہ کا مجموعہ کہنا چاہیے عجب پہلودار فقرے ہین جنکے ذریعہ سے بہت بڑی دہمکی دی گئی ہے ہز آنر نے پہلے فقرے مین ظاہر کیا ہے کہ گورنمنٹ کی نظر مین تعلقداری کے لیے فی حد ذاتہ کوئی عزت نہین ہو اگر ایک خاکروب کا لڑکا تعلیم پاکر نوکری کے اعزاز کا پر اپنی پگڑی مین رکھ لیگا تو اوسکے سامنے تعلقدار کی ہستی نیستی کے برابر ہوگی ذاتی وقعت کا اعزاز اورون ہی کے واسطے ہے۔

تعلقدار انگریزی پڑھکر گورنمنٹ کو مشورہ کیا دینگے جو موجود ہین اونکو طاغی باغی۔ فتنہ انگیز۔ اور نہین معلوم کیا کیا کہا جاتا ہے قید کرنے کی تدابیر پر زور دیا جاتا ہے مشورہ دینے کے اختیارات اونکو نہین دیے جاتے۔

تیسرے فقرے سے البتہ ہم بھی اتفاق راے کرتے ہین حکام کی خواہشون کے ساتھ اپنی خواہشون کا وابستہ کرنا رعیت کے واسطے زیبا ہے انکو خوشامد وسیلہ در بغل ہے

خوشامد بس عیب را کیمیاست
خوشامد ہمہ درد ہا را دواست

خوشامد کا بول بالا حکام کی نظر خوشامد پر ہوتی ہے دنیا مین خوشامد چیز ہے خوشامد سے بیڑا پار ہوتا ہے ہندوستان خوشامد کا عادی ہے ہمارا بھی صاد ہے خوشامد کرو خوش رہو خوشامد۔ خوشامد۔ خوشامد۔

اب پولیٹکل آزادی کیا ہوئی اون دم دعوون کا نشان نہین ملتا خوشامد کی ہدایت کس وطیرے سے ہوتی ہے۔ مشورہ دینے اور خواہشون کے پورا کرنے مین پیری صبح وشام سفید وسیاہ کا اجتماع نا ممکن ہے جسے خواہشین پورا کرنے کی دُہن ہوگی وہ مشورہ کیا دیگا۔

گذشتہ گورنمنٹون کا بھی اصول یہی تھا کہ رعایا ہماری خواہشون کو پورا کرے

مشورہ دینے کے بھی طریقے ہین مشورہ انصاف کا یا ظلم کا ارباب مشورے مین وہ لوگ چھانٹ چھانٹ کر بھرتی کیے جاتے ہین جو سناٹے کے عالم مین چپ چاپ بیٹھے رہین اور انجام کو جو نیت امام کی وہ ہماری راے مین راے ملا دین وہی نیکنام ہین وہی خیرخواہ ہین۔

چوتھا فقرہ امیر خسرو کی انملی کیبری اولٹی بدرجاج کا معما ہے ہندوستان اور جرأت آمیز خودمختاری وستقل مزاجی ع

ہوا رنگ چمن سارا ہا ہا ہا اہو ہو ہو

ہندوستان اور جرأت الله کی قدرت مار الگھنا پھوٹی آنکھ مورے بڑی دم الجزو اعظم من الکل ہندوستان کی قسمت مین تو غلامی لکھی ہو انکو مستقل مزاجی سے واسطہ غرض مطلب مدعا انکی جرأت کیا ہے خوشامد کرو ٹیکس دو۔ دعوتون پر روپیہ صرف کردو۔ چندون کے دینے مین کمی نہو۔ اے سبحان الله جرأت۔ جرأت جرأت۔ یہی منہ اور مسور کے پراٹھے مینڈکی کو بھی لوز کام ہوا۔ رہین جھونپڑون مین اور خواب دیکھین محلون کے کہین آزادی کا شکار نہ بنجا انگریزی پڑھکر انگریزی بولنے مین زبان ملجانا دماغ مین ہوا بھری اور لگے اونچے سُرون مین ویکپ کی تانین اُڑانے۔ ان جرأت اور استقلال کو صرف کیا جاے مگر کسوقت۔ اہن۔ اہن۔ کس وقت۔ کس وقت کسوقت۔ کبھی ہی ایک ہی کسی آدمی کا ہیکو بغلول ہو عقل بڑی کہ بھیس۔ سمجھکر بات کہا کرو قوم کا نرم اور سو کہا ہوا گلا کٹنے کے وقت اس جرأت اور استقلال کو کام مین لانا جو انگریزی بولنے رپ رپ کھٹ کھٹ چلنے کی تہذیب سے حاصل ہوا یہی کام ہے جس کام کے لائق لوگ ہمکو درکار ہین۔

تحکم حاکم

"دل - کوئی روٹھ جائے - کوئی پامال ہو - کچھ پروا کا باٹ نہیں"

اب توجوبات سے صاف صاف ہے پر انا رنگ عیان ہے عیان ا
جہ بیان کھاؤ اور دند ناؤ نہین پانی پیو اور جان و مال کو دعا دو انگریزی
تعلیم سے آدمی کا کا یا پلٹ ہوجاتا ہے ؎

رنگریز کی دکان مین بھرے ہون ہزار رنگ
طرہ وہ ہے جو یار کی دستار پر کھلے ✤

راو

مسلمان

ٹکس کی دوہائی

مراد آباد کے بیشتر اضلاع مین انکم ٹکس کی تشخیص مین سختی کا برتاو ہو رہا ہے بلاری چندوسی وغیرہ مین واویلا کی فریادین بلند ہین اور دہر کہ آمد بران مزید کرد کا حساب پیش نظر ہے تحصیلدار سابق کی تجویز بیبا کی کے اصول پر مبنی تھی ہنوز کام ناتمام تھا کہ اونکا تبادلہ ہوا جدید تحصیلدار صاحب نے اپنی نیکنامی کو افزونی ٹکس کا نتیجہ تصور فرمایا اب کیا تھا خدا دے اور بندہ لے پانسو روپے سال کی آمدنی کا نام ہے لیکن ایسے ایسون پر بھی ٹکس باندھا گیا ہے جنکو اس سال ایک حبہ بھی تجارت مین نفع نہوگا اسوقت تجارت کنندگان کی صورت خود ابتری کا مرکز بنی ہوئی ہے تحصیلدار صاحب فرماتے ہین سو روپے ٹکس کے دینا ہونگے تاجر کہتا ہے کہ مینے کارخانہ چھوڑا میری توبہ ہے کان پکڑ کے توبہ اٹھا بیٹھی کرکے توبہ تلا نعوذ باللہ آئندہ کو نام نہ لونگا پچاس روپے نفع کے دیجیے کا خیا ل کیجیے - ارے صاحب کیسا ٹکس ہمکو نفع ہو تو ٹکس بھی دین برابر جمع پر استعفا لیجیے ہوئے یہ سد ڈرے ادہر تجارت مین نقصان ادہر ٹکس کا بار دوہری مار دوہرا بار کیونکر بچین کیونکر اٹھائین کیا اسی کا نام انصاف ہے کیا اسی کا نام بیدار مغزی ہے تحقیقات کیجیے نفع ہو تو ٹکس لیجیے دل ماشاد و چشم ما روشن جو کچھ چورون نے چھوڑا پولس نے ہضم کیا ؏

ہاتھون سے جو بچے ترے یادون مر گئے

مرہٹے جب کسی ملک پر چڑہائی کرتے تھے پہلے اپنی رعایا کو لوٹتے تھے یہان موت سے پہلے قبر کھودی جاتی ہے آب ندیدم موزہ کشیدم قانون ٹکس پاس ہوا تو نفع پر ٹکس تھا لیکن یہان معلوم ہوتا ہے کہ نفع اور نقصان سے غرض نہین نفس تجارت پر ٹکس ہے ؎

زن دہقان بزاید یا نزاید
مرا جا ستد خرم را نیز جا شد

رعایا پروری اور معدلت گستری کے دم دعوی پر ہمکو امید ہوتی ہے کہ ان لوگون کے حال پر ضرور توجہ ہوگی ✤

راقم
مسلمان

رام پور

جنرل صاحب کے خون کے مقدمہ مین جو گواہ اثبات جرم کی طرف سے گزرے ہین انکی سوانح عمری بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی -

عبد الرزاق خان گواہ نواب خلد آشیان کے عہد مین تحصیلدار رہے بعد کو منصرم محکمۂ آبپاشی ہوئے جو اسوقت مین بہت بڑا عہدہ تھا اور محمد اصغر خان کی وساطت سے دربار مین پہونچے تھے جنکے حقیقی بھائی حافظ محمد مبارک علی خان جنرل صاحب کے ساتھ مقتول ہوئے ہین -

جب جنرل گردی آئے تو بدون ثبوت کسی جرم کے دیگر اہلکارون کی طرح یہ بھی نوکری سے برطرف ہوئے اسکے بعد انکے بیٹے پر ایک مقدمہ دجب تعزیرات ہند کے قتل عمد کا دائر ہوا یہ اور وہ دونون چلدیے ونیز زر مالگذاری بھی چاہیے تھا عبد اللہ خان نے بہت کچھ کوشش کی اونکے ایک عزیز نے روپیہ قرض دیا تب زر مالگذاری ادا ہوا اور یہ پھر آکر آباد ہوئے جنرل صاحب کی مقتولی کے بعد اسکے بھائی کا اضافہ ہوا جو کوتوال شہر ہین انکو بھی بعض گاؤن سرکار سے بدون ضمانت (یہان قاعدہ ہے کہ ایسے اشخاص کو بضمانت اجارہ ملتا ہے) ریاست سے عطا ہوئے -

دوسرے صاحبزادہ چھٹن صاحب بہادر ہین جنرل صاحب سے اور اہل خاندان سے جو عداوت واقع ہوئی ہے اوسکی بنیاد انہین نے قائم کی سب اول انہین نے دربار مین نشست کی کرسی کے نسبت نارضامندی کا اظہار کیا نہ بیٹھے بلکہ کھڑے رہے پھر گفتگو ناہموار کی جب نارضامند فریق کو حسب استدعا صاحبزادہ محمد صفدر علیخان بہادر پریسیڈنٹ سابق حدود عملداری ریاست رامپور مین آنے کا امتناع ہوا تو سب صاحبون کی تنخواہون مین اضافہ ہوا انکو ہرجانہ ملا لیکن انکے دعوے طول امل سے زائد وسیع تھے جنکا اسوقت تک نہ کچھ فیصلہ ہوا نہ خاندانی تنخواہ مقرر ہوئی بعد کو انھون نے چاہا تھا کہ جو کچھ جنرل صاحب تجویز فرمائین منظور کرلون مگر جنرل صاحب نے عدم آباد کا راستہ لیا آخر زمانہ مین جنرل صاحب بھی مہربان ہوگئے تھے مگر افسوس کہ موت نے جلدی کی --

صاحبزادہ محمد حیدر علیخان بہادر نواب خلد آشیان کے علاتی بھائی ہین جب مہاراجہ صاحب گوالیار ریاست کے مہمان ہوئے تھے صاحبزادہ صاحب کی اونسے موافقت ہوگئی تھی نواب خلد آشیان کو یہ ادا ناپسند ہوئی محمد عبد اللہ خان نے موقع پا اشارہ پا کر مہاراجہ صاحب سے (یہ مہمانداری کے اہتمام پر مامور تھے) کچھ ایسی تقریب کی کہ موافقت کا سر رشتہ منقطع ہوا یا قریب الانقطاع ہو دربار مین بھی

گفتگو بے مزہ ہوئی عبد اللہ خان کے ایک عزیز صاحبزادہ صاحب کا سودی قرضہ تھا اوسکے ادا کرنے کے وقت سود پر بحث ہوئی (عدالت سے سود پر ڈگری نہین ہوتی تہی) اس بارہ مین بہت سخت گفتگو ہوئی اور انجام کو عبد اللہ خان نے سود کی رقم کثیر نہ دی۔

اُردو اخبارات نے صاحبزادہ صاحب کی مخالفت پر زور دیا جسکی تحریک کا گمان آغا غنی پر تھا زمانے صاحبزادہ صاحب بہادر کو گمان بلکہ یقین تھا کہ یہ حکم آغا غنی کو عبد اللہ خان کی معرفت پہونچا ہے بلکہ اصل محرک عبد اللہ خان ہین۔

ریاست کے قدیم قانون کے بموجب جسکی پابندی خلد آشیان کے عہد مین بہت زائد ہوئی ملازمین کا فرقہ مجاز نہ تھا کہ اہل خاندان سے رسم و راہ رکھے اور اگر ذرا بہی ارتباط ثابت ہوتا تھا فوراً بلا عذر نام کاٹ دیا جاتا تھا۔

صاحبزادہ صاحب جب ایک زمانہ مین بے اختیار نائب ریاست ہوئے تو اسنے کمنڈسار کی تجارت کا ٹھیکا لگایا ریاست کو منظور ہوا کہ اس تجارت سے رعایا کو جبر ہوگا عبد اللہ خان اوسکی روانی کے سدراہ ہوئے انجام کو نقصان کے ساتھ کارخانہ توڑ دیا گیا۔

مسل مقدمہ سپرد سشن ہوئی ہے جسکی کارروائی عنقریب شروع ہونیوالی ہے گواہانِ اثبات جرم نے اگر بزمانہ حیات محمد عبد اللہ خان شہادت ادا کی ہوتی تو غالباً مزہ آجاتا مگر افسوس کہ وہ تو خدا کو پہنچ گئے۔ اولاد و اعزہ و احباب کو گو پولس نے دیس نکالا اسوقت عبد اللہ خان کا صرف ایک بیٹا اسد اللہ خان نامی زیر حراست ہے جسکا نام اسوقت تک ملزمون کی فہرست مین لکھا نہ گیا تھا۔

اس نازک وقت مین جوابدہی کے لیئے روپئے کا فراہم ہونا اور کوشش کرنا بھی سخت دشوار معلوم ہوتا ہے۔

یہ مقدمہ بہی رامپور کی نہین ہندوستان کی تاریخ مین یادگار رہیگا سبحان اللہ انصاف اسی کا نام ہے جو سکھا شاہی۔ امیر خانی۔ مرہٹی۔ پنڈاری۔ نادری۔ انصاف کو انگلش سے جدا کرتی ہین۔ دنیا بھر کی آنکھین اِس مقدمہ کی طرف لگی ہوئی ہین اور یہی وہ مقدمہ ہے جو محک امتحان انصاف ہوگا اور فیصلہ کے وقت بلند آواز سے کہدیگا کہ گورنمنٹ برطانیہ مین اسطرح انصاف کیا جاتا ہے اور معدلت گستری اسے کہتے ہین۔

اِس مقدمہ مین مسٹر برل صاحب اور مسٹر ہارسکنس صاحب سپرنٹنڈنٹ پولس مامورہ برآمد مقدمہ یا ثبوت جرم کے اور ڈاکٹر فریر صاحب بہادر کے اخبارات مین بہی عجیب عجیب تذکرے پائے جاتے ہین تینون عام عمر دست کا بہی اقبال کرتے ہین جو فیہ بہین جنرل صاحب اور رعایا سے رامپور کے تہی اور دوسرے صاحب یہ بہی فرماتے ہین کہ اپنے زور ماموری سے اسی امر پر کوشش کی کہ خاندان عبد اللہ خان پر جرم ثابت ہو۔

جنرل صاحب کی مقتولی کے دن رامپور مین یہ روایت مشہور تہی کہ حافظ مبارک علیخان نے اپنے بھائیون محمود علیخان و اصغر علیخان سے چند مرتبہ کہا تھا کہ ہمارا وہ جنرل صاحب کا ساتھ رہتا ہے وہ تو حاکم ہین مگر مجھے یقین ہے کہ مین ضرور مارا جاؤنگا۔ افسوس اگر حافظ صاحب زندہ رہتے تو اس معمے کا اب انکشاف ہوتا۔

مسلمان

صبح عید

روز عید است دگر کار جہان گشت بساز
باز شد بر رخ گیتی در امید فراز

پچھلا پہر ہے اور آخری رات کا سہانا سہانا وقت۔ سرسبز اور لہلہاتی ہوئی برگ و بار نسیم سحری کی ہلکی اور عشرت آمیز جھونکون سے مستانہ جھوم رہے ہین۔ باغ جہان مین ترو تازگی اعجاز مسیحا کا اثر دکھلا رہی ہے۔ چمن مین ہر روش پر پھولون کی قطارین کسی معشوق غنچہ دہن کے خندہ ناز سے مارے خوشی کے کھلے جاتے ہین۔ خود فراموش عاشقون کا دل و دماغ پھولون کی مہک سے بسا ہوا ہے۔ مُنہ بندھی کلیون نے اس سہانی سما مین مسکرا مسکرا کر عنادلین ایک شور برپا کر رکھا ہے شرمیلے غنچے اپنے مُنہ سے نقاب سحر کا کہ ہیا ایسی اور دلفریب نازک صورت کی جھلکیان دکھا رہے ہین۔ کھلے ہوئے پھول جو ابھی شام کو ہار بنے تھے کسی کے ابھرے ابھرے سینہ پر جھوم جھوم کر مزے لوٹ رہے ہین پامالی روندن کی دست درازی سے لوٹ پوٹ کر زمین پر گر پڑے ہین نسیم سحری کے جھونکے جھوم جھوم کر اون لوگون پر غفلت کا جادو یا سحر نوم کا عمل کر رہی ہین جنہون نے سوتے سوتے ابھی ابھی مرغان سحر کے غل سے ذرا آنکھ کھولدی تھی۔ ابر کی ہلکی ہلکی چادر میلی اور صاف آسمان پر اسوقت کسی کی چولی کی طرح مسک کر رہگئی جنمین سے حسینان فلک اپنے گورے گورے نورانی چہرہ کی جھلکیان دنیا والون کو دکھلا رہی ہین چراغ سحری کی طرح چند جھلملاتے ہوئے تارے آسمان پر جھلکتے ہوئے ہین اور قدرت کے سین کا عجب بے خود اور محو کرنے والا تماشا

[illegible] ہین ستوش پاک اور مقدس کی تسبیح و ہلیل مین جنھون نے اونکو ایسا پرنفس اور منور بنایا ہے تمام شب ذکر اور اشتغال مین بیداری کے ساتھ بسر کی اور اب اس جھٹ پٹے وقت مین فریضہ سحری کی تیاری مین سرگرم و مشغول ہین - شب بیداری کی وجہ سے اونپر کچھ جھلاہٹ اور زردی سی آگئی ہے - مگر موذن کی صدا سے اللہ اکبر شکر انھون نے ہی اس سمت بڑھکر جلد جلد اور جھٹ پٹ دوگانہ ادا کرنے کی تیاری کردی اور آنا فانا نظرون سے جماعت کی جماعت غائب ہوکر صلوٰۃ حضوری مین مصروف ہوگئی انکی دیکھا دیکھی ادھر ادھر بھی دوگانہ کے تہیہ مین مصروف ہوے - پاک اور مقدس لوگ غسل اور طہارت ظاہری کا انتظام کرنے لگے - وہ عمامی اور نورانی پوشاکین جنسے اسلامی شان و شوکت اور جوش دلانے والی حقانی کیفیت کا دلون پر اثر پڑتا ہے اہل اسلام کے زیب بدن ہین - ہمارے عاشق تن رند مزاج نوجوانون نے غدر اللہ مچا کیا ہے - نہایت باریک اور کسی ہوئی اچکن چست چالاک بدن اور ڈھیلے ہوئے بازون پر آراستہ شیروانی از امپنے ہوئے چھوٹی اور ہلکی سی ٹوپی سر پر رکھے ریشمی گلوبند گلے مین ڈالے اکڑاتے اور اٹھکھیلیان کرتی ہوئی جماعت مین ڈٹے ہین - کوئی فیل سیوہ پر بیٹھا ہوا ہے کوئی آب صبا رفتار پر سوار - پیچھے پیچھے خدام اور مصاحبون کی قطار کسی کے ہاتھ مین خاصدان کوئی مورچھل بغل مین ڈالے پس پشت اکڑ رہا ہے ہر خادم شبنم یا سرخ نیم زری کی وردی زیب تن کیے ہوئے جلو مین ساتھ ساتھ معشوقان پریوش نے بھی غضب سنگار کر رکھا ہے - اونکے اعضا کا تناسب عالم فریب فتن ابھرا ہوا جوبن بڑی بڑی اور جادو بھری آنکھین یاقوتی رنگ کے پتلے پتلے ہونٹ خوبصورت چہرہ جسمین گلابی سرخی کا پوڈر بھرا ہوا ہے ایسا کچھ بھلا معلوم ہوتا ہے کہ جسکو دیکھکر دیکھنے والے کو اپنے دل سنبھالنے مین بڑی مشکلون کا سامنا کرنا پڑتا ہے - سر کے لمبے گھونگر والے بال جو پیشانی پر بل کھا کر پتلی کمر سے اولجھے ہوئے تھے اب سمٹ سمٹ کر دلفریب اور خوشنما جوڑا بنگئے ہین - غرضکہ آمد عید جشن نوروز کی آرایش کا سامان بڑے اہتمام سے ہو رہا ہے مکان اور بارہ دری مثل دلہن کے آراستہ در و دیوار سے عظمت و جلال برس رہا ہے شیشہ آلات لگے ہوئے ہین جنکی صاف اور چمکدار سطح پر اون نقش نگارون کے عکس نے گلکاری کردی ہے جو سنگ مرمر کی سفید دیوارون پر آب زر سے نہایت نفاست کے ساتھ بنائے گئے ہین - ہر چیز سے نیچرل سادگی نکل رہی ہے جسکے دیکھنے سے وہی لطف مل رہا ہے جو کسی وسیع میدان مین خود رو سبزی دیکھنے سے ملتا ہے - کمرے مین اونی قالین کا فرش لگا ہے جسپر زرنگار کرسیان قرینے سے لگی ہوئی ہین اور آہ دوگانہ کا وقت قریب آگیا - سو عمامہ نورانی سر پر آراستہ کیے ہوئے زاہد سادہ خرقہ کہن پہنے ہوئے مولوی بشر جامہ زیب تن کیے نہایت شان و شوکت تمکین و حشمت سے لشکر اسلام ہمراہ لیے عیدگاہ مین تشریف لائے - خدا جانے رسل تجوید اور قرأت کے جادو بھری الفاظ کن پاکیزہ اور سما باندھنے والے لہجے مین ادا کیا کہ ہر متنفس از خود رفتہ اور محو ہوگیا - خطبہ پڑھنے مین ایسے شستگی زبان اور طلاقت لسان جادو بھری الفاظ مین ظاہر کی گئی جس سے اسلامی جوش از سر نو مردہ دلون مین تازہ ہوگیا ختم دوگانہ کے بعد ملنے والون کا ہجوم مبارکبادی کی دھوم لائق دید تھی ۔

[illegible]

عیدگاہ نمازی ج ب ف ر د غ

اشعار دکن

جناب پنچ صاحب آپ نے چند اشعار حیدر آباد دکن کی زبان کے کسی پرچے مین لکھے تھے مجھے بھی ایک قصیدہ یاد آگیا نذر ہے -

قصیدہ در طلب چندہ و مدح محمد انور خان صاحب لکھنوی تعلقدار حیدر آباد و ہو ہذا

محمد ہست انور در جہانست	شدہ توصیف بیرون لامکان ست
ز رتبہ شد بلندی بادشاہے	ہلال بدر شد آدم ہمانست
شکستہ دہالیا مسجد عفو را سہ	بعند اللہ ہمین توفیق خوانست
حسنی چون بگو ہست این قصیدہ	اگر البتہ ہمیش ہیچ خوانست

شکریہ

اودھ پنچ کے ناظرین کو خیال ہوگا کہ اودھ بیشتر اکثر نا دہندی کی شکایت کیا کرتے ہین اور یہ اپنے معاونون کی عالی ہمتی اور خوش معاملگی کی حکایت چنانچہ جن حضرات نے اس سال اعانت کارخانہ فرمائی ہے اونکے اسمائے گرامی درج ذیل ہین اور ترصد ہے کہ اسیطرح بقیہ حضرات بھی توجہ فرمائین گے -

جناب سکرٹری فتحپور کلب -	صہ/	ریاض حسن صاحب	عہ/
امراؤ علی صاحب	عا/	کاسمکل لبریری	ے/ ۱۲
جناب مولوی حسام الدین خان صاحب	عہ/	منشی بدری پرشاد صاحب	ے/
جناب گرو پرشاد صاحب	ے/	صاحب سکرٹری انسٹیٹیوٹ	
از ریاست سونگرہ	عہ/	کریتہ بی	عہ/
محمد اسحق صاحب	ے/	فری لبریری	ے/
جناب احمد مدنی صاحب	ے/	جناب سید محمد عمر صاحب	عہ/
یونین کلب بہرائچ	عہ/	جناب محمد ماجد حسین صاحب	عا/
بمناپور رینڈنگ روم	ے/	صاحب ہیڈ ماسٹر مشن ہائی اسکول	للعہ/
جناب احمد علی صاحب تعلقدار	ے/	عالیجناب سید خواجہ حسن صاحب	عہ/
پرائیوٹ سکرٹری حضور نظام الملک آصفجاہ	صہ/ ۱۲	جناب سید محمد حسن صاحب	ے/

سلہ اب ہلال ہے بدر ہوتے سنگ آدمی وہی ہوسکہ سائبان گرٹ گیا ۱۲

مضامین غیر

ایک افغانی اور ہندوستانی کی گفتگو

اس سے قبل ہی ایک مضمون ملٹری گزٹ نے شائع کیا ہے جو لطف سے خالی نہیں اور جسکو ہم ذیل میں ترجمہ کرکے اپنے ناظرین کی دلچسپی کے لیے شائع کرتے ہین -

ہندوستانی - کیون تمھارے قرابت داروسے سمجھوتہ کیون نہ کرلیا جائے؟ کیا یہ ممکن نہین؟

افغانی - ہم تو خدا سے چاہتے ہین کہ انگریزون اور امیرکابل مین لڑائی ہو.

ہندوستانی - اچھا اگر لڑائی ہوئی تو تم کسطرف ہوگے؟

افغانی - امیر کی جانب -

ہندوستانی - کیون؟ تم امیر کی رعیت تھوڑی ہو؟

افغانی - مین دونون پہلو لیے ہوئے ہون لیکن امیر مسلمان ہین بلحاظ اسلام کے اونکا طرفدار ہونگا -

ہندوستانی - مگر یہ لڑائی اگر ہوئی تو مذہبی تو ہوہی گی نہین -

افغانی - مین کہتا ہون کہ مذہبی ہوگی اور ہم اسلام کے لیے جنگ کرینگے

ہندوستانی - تمکو معلوم ہے ایک خونخوار اور جابر حاکم ہے پھر اوسکی طرفداری کیونکر کروگے

افغانی - وہ ایسا ظالم نہین جیسے انگریز ہین - انگریز جبر کرنے مین اوس سے دو گنے ہین - یہ درست ہے کہ کبھی کبھی افغانیون کو امیر سے شکایت ہوجاتی ہے مگر وہ اوسکی حکومت پسند کرتے ہین - انکا مزاج بعینہ بچون کی طرح سے ہے بدمزہ ہوا جیتے وقت اپنے مان باپ سے تھوڑی دیر کے لیے خفا ہوجاتے ہین - ہمارے یقین مین امیر کو رعیت کی بہبودی کا خیال ویسے رہتا ہے - بخلاف اسکے انگریز خودغرض اور جابر ہین -

ہندوستانی - اگر تم ایسا خیال کرتے ہو کہ انگریز جابر ہین تو بڑی بھول کی ہے قوانین قواعد اور ضوابط سے تو وہ سب کے ساتھ منصفانہ برتاو کرنے کا دعویٰ رکھتے ہین -

افغانی - یہی قواعد تو (جنکا تم نے ذکر کیا) ظلم کے باقی ہین - اسٹامپ کورٹ فیس انکم ٹکس اور دوسرے آمدنی کے ذریعہ رعیت کو مفلس اور گورنمنٹ کو مالدار کرتے ہین انصاف کے خلاف برتاو ہوتا ہے اگر ایسا نہوتا تو افغانستان مین انکو یہ شکستین نصیب نہوتین -

ہندوستانی - یہ غلط ہے - ملاحظہ کیجیے کہ عوام کے فائدہ کے خیال سے اس عقلمند اور مہربان گورنمنٹ نے کسقدر ترقی ہندوستان مین کی ریل تار - امن وامان اگر انگریز ہندوستان مین نہوتے تو افغانی آپکے حملون کو شروع کرکے ملک کو تباہ اور برباد کردیتے - اور یہ سرسبزی امن نہوتی

افغانی - یہ صحیح ہے کہ افغانیون نے ہندوستان کو کئی مرتبہ فتح کیا مگر اُنھون نے سواے شاہی طاقت کے اور کسی کو نہین لوٹا - جو افغانی لے گئے وہ پھر یہان واپس آگیا اور ملک اور رعیت کے فائدون مین صرف ہوا - نہ انگریزون کی طرح کہ ملک کو مفلس کردیا - ایک نوٹ ہی کے چلن کو دیکھیے کہ کس حیلہ سے روپیہ نکال لیا ہے - آج اگر انگریز چلے جائین تو کیا ہو؟ دولت کے بدلے بیکار کاغذون کا ایک ڈھیر ہندوستانیون کے پاس رہجاے! -

ہندوستانی - میرے نزدیک تو بخلاف تمھارے بیان کے انگریز اپنی رعیت کے ساتھ بڑے فیاض اور سخی ہین - جو روپیہ کہ وہ رعیت سے لیتے ہین وہ اون ہی کے کام مین صرف کردیتے ہین - افغانستانکو بھی اون سے فائدہ ہے - بہت کچھ مدد اوسکو ملی اور اب ملتی ہے کیون اب تم سمجھے نا ہے نا امیر ایک ظالم اور جابر حاکم؟

افغانی - سچ تو یہ ہے کہ انگریز اور امیر دونون خدا کرے غارت ہوجائین -

ہندوستانی - اب تو ایسے آثار نہین معلوم ہوتے کہ جس سے انگریزون اور کابل مین کوئی اندیشہ لڑائی کا پایا جاتا ہو -

افغانی - آپ غلطی پر ہین - معینہ سال ختم نہونے پائیگا اور لڑائی ضرور ہوگی - مین کہتا ہون - سُن رکھیے -

ہندوستانی - کیون لڑائی ہونے کی کیا بات؟ امیر انگریزون کا احسانمند ہے کہ انگریزون نے اوسکے ساتھ بڑے سلوک کیے امیر اوسی نے بنایا -

افغانی - کچھ بھی نہین؟ بلکہ ایک طرح سے انگریز احسانمند ہین ایک آدمی بوجھون مرا جاتا تھا کہ دوسرے شخص نے اوسکا بار لیکر اپنی فیاضی سے سبکدوش کردیا - یعنی امیر نے انگریزون کا بوجھ اپنے سر لے لیا - اب رہا یہ امر کہ انگریز امیر کی مدد روپیہ اور ہتھیارون سے کرتے ہین - سو جناب والا -

من خوب مے شناسم پیران پارسا را

بات یہ ہے کہ انگریز محض اپنے ذاتی فائدے کے لیے ایسا کرتے ہین جسکی وجہ سے دونون مین ایک طرح کی کشمکش ہے جب ایک پر دوسرے کا بھروسا نہین تو کیا ہے ضرور جنگ ہوگی -

ہندوستانی - تمھارے خیالات بالکل غلط ہین - امیر انگریزون کا دوست ہے - اس بات کا اظہار اُس نے راولپنڈی کے دربار مین جسوقت اُسکو تلوار دی گئی تھی ان الفاظ سے کردیا "اس تلوار سے انگریزون کے ہر ایک دشمن کو قتل کردونگا"

افغانی - واقعی تم سچ کہتے ہو لیکن تمکو یاد رکھنا چاہیے کہ امیر نے اپنے جدامجد دوست محمد خان کے الفاظ کو دوہرایا تھا اور یہ ایک

ہماری سرحدی پالیسی اور روباہ افغانستان کی مزاحمت

ورنہ وہ انگریزون کو جواب صاف نہ دیتا کہ مین اور ریل کا سلسلہ اپنے ملک مین نہین چاہتا روسی روزانہ بڑھتے آتے ہین - یہ ضروری بات ہے کہ امیر آخر کو روسیون کا ساتھ دیگا روسی اسکے ملک مین بجز اسکے کہ وہان سے ہو کر نکل جائین کچھ بھی مداخلت نہ کرینگے - ایسا موقع اگر انگریزون کو دیا جائے تو رفتہ رفتہ وہ ملک پر قبضہ کرلین اور امیر کو نکال باہر کرین - انگریزون نے اکثر حکومتین یون ہین دغابازیون سے لی ہین - اس قسم کے مداخلت کے خیال انگریزون کی جانب سے اور امیر کو پریشان کیئے ہین جسکے باعث وہ اور روسیون کے آغوش مین چلا جاتا ہے - انگریز بھی ان باتون کو غور سے دیکھتے ہین اور زیادہ امیر پر دباؤ نہین ڈالتے کہ کہین وہ علانیہ روسیون سے سازش نکرلے - اور جو بلا دو ایک برس بعد نازل ہو ابھی نہ آجائے - امیر کی فوج بھی بہت اچھی حالت مین ہے قوت - طاقت - ہتھیار اور لباس کسی بات مین انگریزون سے کم نہین اگر انگریزون نے ذرا بھی قندہار کی جانب جنبش کی تو ضرور امیر ہنیا در پر حملہ کردیگا - اب وہ زمانہ نہین رہا کہ آسانی سے افغانستان فتح کرلین اس ملک کی رعایا بھی جنگجو ہے اور جسوقت لڑائی ہوئی فوراً فوج کے ساتھ خود بھی وہ جنگ کریگی - انگریزون کے پاس سواے فوج کے اور کیا ہے اور جسوقت وہ کٹ گئی تو پھر کیا -

ہندوستانی - جب یہ مذہبی لڑائی نہوگی تو پھر رعایا کیون جنگ مین شریک ہوگی - ؟

افغانی - اسلیے کہ افغانی انگریزون کو کافر جانتے ہین " یہ نصاریٰ کتنے قابل قتل ہین " کہ اسلام کی حالت انکے ہاتھون ہندوستان مین کیسی ردی ہوگئی ہے آزادی کے ساتھ انکی حکومت مین فسق وفجور بہت بڑھ گیا ہے - اور تمام ملکی معاملات مین جھوٹ اور فریب ملا ہوا ہے مختصر یہ کہ افغان بالکل ہی انگریزون کے خلاف ہین اور امیر کی حکومت کو انگریزی سلطنت کے مقابلہ مین بدرجہا افضل جانکر اوسکے دشمنون کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہین ٭

نتیجہ پبلک سروس رپورٹ کمیشن

بڑا شور سنتے تھے پہلو مین دل کا ٭
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا ٭

ہت تری پبلک سروس کمیشن کی دُم مین نمدا اور پراونشل سروس کے حوالہ ! یہ لیجیے کیشن کمیشن سنتے سنتے کان بہرے ہوگئے گواہی ہوئی تماشا ہوئی جابجا ممبر لوگ گھومتے پھرے ہزارون ورق کا پلندہ طیار ہوا اور نتیجہ یہ کہ ؎

چو دم برداشتم مادہ بر آمد ٭

ہندوستانی بھائی خوش ہین کہ پراونشل سروس قائم ہوگئی اب کیا ہے دندنا کے کلکٹریان کرینگے ججی کی کرسیان توڑین یہ جانتے ہی نہین کہ چوبے جی چھبے ہونے گئے تھے دوبے رہ گئے ہاتھ کی ایل ہی تشریف لیگئی -

گورنمنٹ نے ۱۲ عہدے پراونشل سروس کے لیے مخصوص فرمادیئے انہین ما شاء اللہ ججی خفیفہ لکھنؤ الہ آباد اور اسسٹنٹ ہوم سکرٹری بھی شامل ہے جو ہمیشہ سے ہندوستانیون ہی کے ہاتھون مین رہی ہین - پوچھیے اسمین گورنمنٹ کا اجارہ اور کون احسان ؟ ہان اگر لکھنؤ کی سٹی مجسٹریٹی کردی گئی ہوتی یا لاٹ کی سب ڈویزنل مجسٹریٹی اور بہار کی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹی اوس فہرست مین شامل کرتے تو ایک بات بھی تھی رہی کلکٹری اور ججی اسکی امید کس بھکوے کو ہے - جو انگریز ہندوستان مین رہے یا ہندوستان مین پیدا ہوا ہو وہ از روے تعریف ہندوستانی سمجھا جائیگا - پھر کیا ہے مسٹر جمروصاحب اور مسٹر پلیلی صاحب سبھی ہندوستانی ہین اور بڑے بڑے عہدے انہین کو ملنے والے ہین

اب پوچھیے ہاتھ کی رہی سہی کیسی گئی ؟

ان احکام کے رد سے خاکی سول سروس لُٹ گئی سال مین دو تین آدمی بھرتی ہوتے تھے گو وہ تنخواہ کم پاتے تھے مگر ہر طرح پر وہی ہائی کورٹ تھے اور سی ایس سمجھے جاتے تھے اونکے حقوق پنشن رخصت موقوفی بحالی سب اوسی طرح تھی جیسے اصلی انگریزون کی ہوتی ہے انہین ہر نوکری مل سکتی تھی اونکا درجہ ہر طرح معزز تھا لیجیے اب وہ سب جہنم رسید ہوا اور اوسکے عوض مین بی پراونشل سروس صاحب تشریف لائی ہین جو گو بظاہر اپنی ہمشیرہ مکرمہ بی اسٹیوٹری سول سروس صاحبہ سے زیادہ چمکدار اور خوبصورت ہین لیکن دراصل جھوٹے زیور پہنے ہین اور روغن لگاکر حسن کو فروغ دے رہی ہین - پراونشل والے بیچارے وہی ذلیل کس مپرس اور چھوٹی امت والے رہینگے جیسے اب ہندوستانی غیر متعہد رہتے ہین - ہان اگر کسی انگریز کو ہندوستانی بناکر بھیجدیا تو اوسکی بات ہی اور ہے ؎

صد رہ بر جاکہ نشیند صدر است

پراونشل اور اسٹیوٹری کا فرق آپ اسی سے سمجھ سکتے ہین کہ پراونشل والے وہی ۴ ہزار اور تین روپیہ [illegible] پنشن پاتے تھے حالانکہ اسٹیوٹری والے [illegible] پاتے تھے [illegible] صدہا باتین ہین [illegible] ہندوستانی بھائی خوش ہو رہے ہین

ہم بھی انکے ساتھ خوش ہوتے ہین اور غل مچاتے ہین خہ خہ خہ خہ خہ -
قہ قہ قہ قہ قہ - ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا -

راقم

واقعہ نگار

دھرے گئے دل خانہ خراب کے بدلے

بعض واقعہ ہمارے خاکی صاحب لوگ بھی عجب شے ہین - ایک نہ ایک موقع یا لوگونکو کمال ہنسنے ہنسانے کا انکی بدولت مل ہی جاتا ہے کوٹ پتلون ترکی ٹوپی پہننا تو آسان ہے مگر اسکے خمیازہ بڑے - علاوہ فضول خرچی اور کثرت مصارف کے اور بھی صدہا ایسی باتین ہین جو صاحب بہادری کا نقشہ کرکرا کرنیکو کافی ہین - ایک تازہ لطیفہ سنیئے -

خاکی صاحب لوگ آپ جانتے ہین انگریزی سے شاذ و نادر ہی واقف ہوتے ہین - انھین صرف انگریزی کپڑے اور انگریزی طرز معاشرت پسند ہے انگریزی علم کا شوق نہین ہوتا کیونکہ اوسمین تو دماغ کی ضرورت ہے - مگر یہ نہین کہ اپنی ناواقفیت آپ پر ظاہر ہونے دین - ماشاءاللہ یس نو ڈیم فول وغیرہ چند الفاظ ورد زبان رہتے ہین جس سے ناواقف اور خاصکر انگریز لوگ یہ سمجھین کہ حضرت بڑے انگریزی دان ہین ہماری گورنمنٹ بھی چشم بد دور بڑی ٹھٹھول اور دلگی باز ہے حال مین ایک سرکار جاری کردیا کہ جتنے حضرات اپنے کو انگریزی دان تبلاتے ہین اگر انگریزی مین تجویز نہ لکھینگے تو ترقی سے محروم رہینگے -

اسکا سننا تھا کہ بڑھیا بیٹھ گئی - یس - نو بولنا اور شترے سیٹی بجانا بہت ہلانا سب آسان ہے مگر واللہ انگریزی مین تجویز لکھنا مشکل ہے - لیاقت کی اسمین ضرورت قانون دانی کی اسمین احتیاج الغرض انگریزی مین کارروائی کرنا بغیر انگریزی جانے مشکل ہی نہین بلکہ بقول لالہ بھائی کے غدار فیرنی (ٹیڑھی کھیر) ہے

اے بیٹے میری تیری اڑوسی پڑوسی کی تلاش ہونے لگی کیون بھائی صاحب آپ انگریزی سے واقف ہین ؟ بندہ کو ایک تجویز لکھانی تھی کیون منشی صاحب آپ انگریزی جانتے ہین نیازمند کو ایک فیصلہ تحریر کرانا تھا - نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے انگریزی دان وکلا جنکی وکالت حالت طفولیت مین تھی چڑھ دوڑے اور لگا اونکا طوطی بولنے - آخرش تو یہان تک نوبت پہونچی جسکو ڈگری دینی ہوئی اوسکے وکیل سے فرمایش کردی کہ اچھی سی تجویز لکھ لائیے ابھی ڈگری لیجیئے - وہی تجویز دستخط کرکے شامل کردی - چندے یون ہی گذری لیکن کاغذ کی ناو کب تک چلتی وکیل صاحب نے کسی مقدمہ مین ایک بڑے بھاری بیرسٹر سے تجویز لکھوا منگائی جسمین ہزارہا ولایت کے قوانین کا حوالہ تھا جنکو ہمارے ہندوستانی بھائی خواب مین بھی نہین دیکھتے - لیجیئے جناب وہ تجویز بھی شامل مسل ہوئی - فریق ثانی جسکے خلاف فیصلہ ہوا آدمی شریر تھا اوسنے وجوہات اپیل مین صرف یہ لکھ دیا کہ اگر عدالت ماتحت اپنی تجویز کا ترجمہ اردو مین کردے تو میرا مقدمہ خارج کردیا جائے کمشنر صاحب نے ڈپٹی صاحب کو لکھ بھیجا اور ترجمہ کی فرمایش کی اوسوقت ساری قلعی کھل گئی اور وہ فضیحتا ہوا کہ توبہ توبہ -

ہماری رائے مین تو گورنمنٹ کو تجویز انگریزی کی بیخ لگانا فضول ہے اسمین صرف افسرون کی بدنامی ہی نہین بلکہ کام کا ہرج ہے - لیکن اسمین گورنمنٹ کا بھی کیا قصور کردہ خویش آمدہ پیش ؎

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

راقم

رپورٹر

نماند ستمگار بدروزگار

بماند بر و لعنت کردگار

ایہا الخرفسو - کیف گزیدک البارحۃ المچھڑ والپسو - لانہ کمانک فی کل جہۃ وسو - ایہا الخرفسو - ما خنیدت بالزمیہ بالانی الکروٹ والپہلو - ایہا الخرفسو - اذا تخولید[1] المرغ بالصباح وقت البامداد والصباح - کیف رائت گروہ المچھر والپسو - انّ بھاگوا و قلّوا - وارِیٹو و اوگریختوا - ایہا الالّو - ما اعبرک وما اقترکن - ارنی عبوسًا وجہک وچہرک - ایہا الزشرو - یا قومنا کیف اراکم فی الخاموشی والنشست کالمالو ایہا الخرفسو - لم لا قتلتم گروہ المچھاہر[2] والپسائیس[3] فی اللیلۃ الگذشتہ - اکانوا من الملائک والفرشتہ - ایہا الکنیبۃ ہو - بل ہم الجانوران مثلکم الا انکم تنطقون وہم صامتون - و خاموشون وساکتون - ایہا البُدھو والسُدھو - لِمَ لا دنحوتموہم بالگوبھا - وجلتموہم السوختا کالجلبھا این کان فہمکم وسمجھکم - واین راح عقلکم وبوجھکم ایہا الچھلو - انتم ضربتم واحدہم بالیدین - وان قتلوا احدہم خرطومنین - الدرازین الطویلین - غیر الرجالین - والپٹرین - ایہا الخرفسو - قاتلہم اللہ لا عشتم بعد الیوم جہ انتم غلبتم من اچھوت القوم - فی الیقظۃ والنوم - یا اصحاب اللوم - والنجبت الشوم - ایہا البُوم - کالجغد الالّو - اتظنون انکم غالبون علی المچھاہر والکھٹمل والپسائیس - وانکنتم فی الشجاعۃ کالجرافش[4] - ایہا الدلیر العابس - کلا لا تغلبو براین شان - والا علی احد من گروہ ایشان - قولوا الہم ایہا التیز زبان فبای الاء ربکما تکذبان - نحن نضحک علیکم بانکم کیف ما قتلتموہم بعد سنجیدن الجزاع

---

[1] تخولیدن جیہانا مرغ کا ۱۲　[2] جمع مچھر ۱۲　[3] جمع پسو خلاف قیاس ۱۲　[4] جمع جرفس ۱۲

دوامعاً بعد واحد بالتلاش . المشراغ - ایہا الخرکس کالزاغ - ان کان ہذا النیذہ - تقتل واللہ العلیم وحدہ - سردار المہا مہر دھندہ - حتی کہ بوانی الگرتہ لافی حنہ . یا سیما الجواہری والرندہ - کفینا لکم نصیحۃ ہذا سبا الحجۃ تتوا ملاذ او معاذا - ان فوا دقلوبکم نقد ونا معکم ننفرکم - دگیرونا ہم اکم تجتنکم . لقد جاء فی الحدیث الیسیر والکلام المصطفوی والبیان النبوی - خیر الناس من ینفع الناس - ایہا الخ کو ختم الکلام - فی ہذا المقام - بالتحیۃ والکورنش . السلام - یا اہل الاسلام من العبید اراہ : النیام .

راقم

من لا یرحم لا یرحم

تسلیم

باد ذنگار — از ضلع تیرہ کمرلہ رامچندر پور .

توکل علیہ الرحمۃ

گرمی کا بازار گرم ہے - انسان شدت حرارت سے پگھلکر موم سے زیادہ نرم ہے - کبھی لو کے جھونکے طمانچہ آتشین لگاتے ہین - کبھی پروائی کی بادہوائی کارروائی خلقت کو پسینے پسینے کرتی ہے خربزے کا مزا امسال سے مرغ بادنما ہو رہا ہے - آج اگر شیرین ہے تو کل پھیکا ہے - مزاج معشوق سے دو چار ہاتھ تلون مین بڑھا ہے -

عوارض نے بھی اس خلط بحث کو غنیمت جانکر مرحوم شہر آکرم سے دھاوا بولدیا ہے - بخار - کھانسی - اسہال وغیرہ نے آنکر گھیر لیا ہے - اکا دکا کو میان مٹھے خانصاحب بھی دیکھ بھال لیتے ہین حکیمون طبیبون ڈاکٹرون مردہ شویون - مہابرہمنون کی بن آئی ہے - عطارون میڈیکل ہال والون کے پوبارہ ہین - خلقت جو عسرت اور فاقہ کشی کے بدولت ملک عدم کا سفر کا پاتراب کیے بیٹھی ہے خفیف عارضے مین گرفتار ہوتے ہی اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ پاکر بوریا بدھنا سمیٹ جلد کوچ کرجاتی ہے - اس انگریزی عملداری کے آرام و آسائش کی بیحد افراط نے صحت جمہور کو بہت ہی نازک کردیا ہے انسان کا ہیکل ہتھیلی کا پھپھولا ہے - افسوس ہے واٹر ورکس کی برکتین حاصل کرنے والے کم ہوتے جاتے ہین - مرنے والے اور کچھ نہین اجراے کارخانہ تک تو زندہ رہتے - ذرا اس پانی کا مزا بھی چکھ لیتے سنتے ہین ہماری میونسپلٹی سکندر جبروت سرآکلنڈ کالون کی معرفت آبحیات کے پیپے منگواکر اوس پانی مین ملائیگی - جو پیئے گا عمر بھر مرنے کا نام نہ لیگا -

واٹر ورکس کی بدولت جدید ٹکسون کی آمد آمد کا غلغلہ تھا اور اہل شہر نے بہت واویلا مچایا تھا سنتے ہین فریاد کارگر ہوئی کپڑے اور گوشت کا ٹکس نامنظور ہوا ہان گیہون پر البتہ قائم رہا - ہمارے نزدیک چاہیے بھی یہی تھا - کیا سبب کہ آجکل نمائش کا زمانہ ظاہری ٹیمٹام سب پر مقدم ہے ایک نور آدمی ہزار نور کپڑا مثل ہے اگر گیہون لوگ استعمال کرینگے کچھ ہرج نہین - ارزانی کے بدولت کپڑے تو اچھے پہنین گے - علےٰ ہذا غلے کی جگہ گوشت کھائین گے طاقت بڑھیگی روسیون سے لڑنے کو اچھے اچھے پہلوان نکلین گے کاش اگر جنت مین بھی گیہون پر ٹکس لگا ہوتا تو بیچارے بابا آدم کو کیون یہ روز سیاہ نصیب ہوتا -

سلہ ای تھا ۱۲ سلہ ای اختصر نا ۱۲

۱۲-۵-۹۲

اشتہار کلاہ کشتی دار ساخت امروہہ ضلع مرادآباد

ہمنے شروع ۱۸۹۲ء سے ایک کارخانہ کلاہ کشتی دار دگول کا کھولا ہے جسمین نادر کاریگر جمع کیے ہین ریشمی کام کلابتونی کام سلمہ کا کام عمدہ عمدہ ہوتا ہے اکثر ہر رنگ کلاہ یعنے اگرچہ سفید پارچہ ہے تو سفید ہی ریشم کا ہوگا اور سیاہ پارچہ ہے تو سیاہ ہی ریشم ہوگا اکثر طیار ہوتے ہین اور طرح طرح کے زری و نیم زری و سادہ کلاہ طیار ہوتی ہین کلاہ نہایت کفایت کے ساتھ فروخت ہوتے ہین زیادہ تعریف کرنا فضول ہے ملاحظہ سے کل کیفیت ظاہر ہوسکتی ہے کلاہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ ہوتی ہین جو صاحب خریدنا چاہین اور کلاہ منگائین اپنا صاف پتہ تحریر فرمادین ۔

المشتہر

سید محمد ماجد حسین ایجنٹ کارخانہ کلاہ سید محمد اختر حسین

امروہہ ضلع مرادآباد

۹۲ — ۱۲-۵-۹۲

Study of English.

آسانی سے اور بلا استاد انگریزی زبان سیکھنا چاہتے ہو تو یہ کتاب خریدو - اسمین تمام ضروری اور روزمرہ کے استعمال کے تمام الفاظ فقرے اور محاورے ترتیب وار مع معنی درج کیے گئے ہین - فقرے بطور سوال و جواب نہایت محنت سے منتخب اور تلاش کرکے لکھے گئے ہین - ممکن نہین کہ اس کتاب کا پڑھنے والا بہت ہی قلیل عرصہ مین انگریزی مین گفتگو نہ کرسکے - مڈل کے طلبا کے لیے تو اس سے زیادہ مفید کتاب آجتک طیار ہی نہین ہوئی خریدیگا تو پچھتائیگا - دوسو صفحہ کی کتاب اور ۱۴ قیمت ویلیو پے ایبل مین - سات جلد مع محصول صہ

Babu Amar Nath,
Balugunj, Agra.

بابو امرناتھ بالوگنج آگرہ

مضامین غیر

نئی وضع کی چوری کا سنئے فسانہ

جسوقت سے ہمنے یہ خبر سُنی ہے کہ اٹین ڈپٹی نیوٹرکے خزانچی کا صندوق جسمین کرنسی نوٹ - حصص کے پرچے - سرکاری کاغذات مالیت تقریبًا ایک لاکھ کے تھے بازار سے اُنکی گاڑی سے چوری گیا جبکہ وہ ایک دوکان سے چیز خرید رہے تھے -

ہمکو افسوس کے ساتھ تعجب بھی ہے - اور تعجب ہونے کے سبب بھی ہے

چور نئی چوری بھی ادھوری نہین پوری ع

ہاتھون سے جو نکلے تری بالو نسے مرگئے

ابتدا میں ایک مقدمہ رہا کیا پولس تفتیش مشتبہ اشخاص کو دا - گیرہ خزانچی صاحب کو ضمانت - جاکر نہین مشکا مین ڈالیئے خزانچی کی جانب سے وہ مدارت کا تعین اچھا یا نیگی کہ پولیس کی کوششین جمع کی ہوئی اشتہ فیالات مال ومجرم کی تلاش سراغ رسانی گرفتاری سب بے اصول ہے بے سود ہے پولس کو اپنی ہی ہنڈیا گرم کرنے کی فکر رہتی ہے -

پولس گلا پھاڑ پھاڑ کر چیخین ماریگی کہ خزانچی صاحب ایک لاکھ روپے کی مالیت کا صندوق کیون اور کس غرض سے لیکر بازارون مین پھرتے تھے خدا کو دیکھا کسنے نہین عقل سے پہچانا ہے عقل ہمکو اجازت نہین دیتی کہ اس محل رپورٹ کو یاد کرین اگر نوٹ چوری گئے تو اونکے نمبر لکھا ہے کہان سے آئے تھے تم کیون بازار کو لیکر گئے تھے -

فی الواقع ہمکو بھی متنبہ ہونا چاہیئے کثیر التعداد دولت کو اس بے احتیاطی سے رکھنے کا نتیجہ پشیمانی نقصان حیرانی پریشانی ہوتا ہے لاکھ روپے غت ربود ہوئے مدت تک عدالت کے دروازے پر پھاونی چھانا ہوگا خرچ پولس کا بار اوپر سے زادگداہی گیا - سب سے بڑی لطف یہ ہے کہ نقصان مایہ شماتت ہمسایہ جو ہے کا افتراض کے ڈونگڑے برسانے کا دولت کو اور جو رو کو محفوظ جگہ رکھتے ہین تاکہ یار و اغیار کی آنکھ نہ پڑے مگر زمانہ کا اولٹ پھیر ان کے جگر تہذیب کی ترقی کا حکم ہے کہ بازار کی سڑک بنادینا چاہیئے جھنڈے پر چڑھا و بانس پر نچا و لہ چور اُچکے گھرون مین کودنے والے سیندھ دینے والے بھی اپنے دلون کے ارمان نکالین جو عیار طرار چالاک بیباک چاہے تو لیکر اوڑنچھو ہوجاے انجن مین دوا بادریہ باد وہ جا گرد بھی اوڑتی ہوئی نظر نہ آئے ارباب استحقاق تڑپتے منہ تکتے رہجائین اور مُفت خورے لے بھگو مزے اوٹھائین ع

از دولت و شمشیر و زان چشم وفاداری غلط

ایک کارخانے کا نقصان ہوا پولس کو مشغلہ ملا برائے دیندسے گھر سے رنگیے پانچون گھی مین اور سر کڑاہی مین یہ سارے کرشمے جدید تہذیب نئی روشنی کے

ہین جسنے ہزارون لاکھون کے گھر گھالے ہین ؂

سلطان

سزائے موت اب موقوف ہوجاے

یورپ کے بعض دانایان تجدید کی راے ہے کہ بمقتضائے رحمدلی سزائے موت کے دفعات کو قانون فوجداری سے نکال ڈالنا چاہیئے -

اگرچہ ہم چاہتے ہین کہ اس قیمتی راے سے کامل طور پر اتفاق کرین لیکن جب اس تصویر کے دوسرے رُخ کو دیکھتے ہین تو ع

نکوئی با بدان کردن چنان است ؂
کہ بد کردن بجائے نیک مردان

ہمکو اختلاف کے سوا چارہ نظر نہین آتا -

مجرمون کے دو فریق ہین ایک وہ جنکو خباثت نفس اور بدنیتی نے ایسے جرائم کے ارتکاب کی ترغیب دی ہے جسکی پاداش مین وہ سزائے موت کے مستحق ہوئے ہین -

دوسرے وہ جو بمقتضاے بدقسمتی غلطی راے یا حفاظت عزت کے سبب سے مرتکب جرم ہوئے ہین

پہلے فریق کے ساتھ رحمدلی اگر کیجائیگی تو وہ ملک مین تمام فسادات برپا کردیگی بھیڑیے کی پرورش کا نتیجہ معلوم جسطرح تا تیا بھیل کے آئین حکم لکھا گیا تھا کہ اگرچہ کوئی جرم لائق سزاے پھانسی کے ثبوت کو نہین پہونچا لیکن یہ شخص قابل رحمدلی کے نہین ہے -

دوسرے فریق کی اگر سفارش کیجاے تو مناسب بالا انسب ہے -

اس مقام پر سفارش کرنے والے فریق سے اسقدر اور بھی عرض کرنا ہے کہ مقدمات فوجداری کی فہرست دیکھی جاے تو اون اشخاص کی تعداد کمتر ہے جو سزاے موت پاتے ہین البتہ جو لوگ جیل مین رہتے ہین انکی تعداد کثیر ہے وہ گورنمنٹ کے کماؤ پوت ہین وہ اپنی دستکاری کے ذریعہ سے ہرسال ایک رقم کثیر خزانہ مین داخل کرتے ہین اور گورنمنٹ نے رعایا کی صحت جسمانی کو اعلے اصول ملکداری قرار دے رکھا ہے لیکن اِن مصیبت زدون کی غذا کو دیکھا جاے تو انسان کے ہوش پران ہوتے ہین الغرض کیسی تکلیف قیدیون کو پہونچائی جاتی ہے اور تکلیف بھی غذا کی سے کوئی تکلیف نہین پہونچتی اعلے حکام سے لیکر سنتریون تک قیدیون کو معہ مبالغہ پیستے ہین جس غذا کو کتے نہین کھاتے وہ قیدیون کو عطا ہوتی ہے لباس اوس سے زیادہ تکلیف دینے والا اسکا بندوبست کی مشقت ابتدا ... اور برہمن سب ایک ہی پتی مین باندھے جاتے ہین ... مذہب - سب بالاے طاق ہے - رعایا پرور ... انصاف پسند ...

جدید انتخاب مین لبرل فریق کی نا امیدی۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

نواب حامد علی خان نابالغ ہین براے نام صفدر علی خان پریسیڈنٹ تھے
مگر واقعی پریسیڈنٹ جنرل تھے انکے وہ اختیارات بدستور تھے جو نواب
مشتاق علی خان کے زمانہ مین ملے تھے۔ میرا عبد اللہ خان کا اتحاد بھی تھا
قرابت بھی تھی مگر مین شادی یا دعوت مین شریک نہ ہوا مین شادی سے
ایک روز پہلے شاہ آباد کو چلا گیا تھا جو رامپور سے بارہ کوس ہے مین ناچ
کے جلسون مین بھی شریک نہوا جو شادی سے پانچ چھہ روز پیشتر سے تھے
مین ایک مرتبہ محمد نبی خان سے ملنے کو عبد اللہ خان کے مکان پر گیا تھا
جو بھوپال سے آئے تھے اور انکے مکان پر فروکش تھے۔ عبد اللہ خان نے
مجھسے کہا تھا کہ جنرل ہمارے خاندانی دشمن ہوگئے ہین عبد اللہ خان ایک
معزز شخص تھے اور انکے بیٹے حاجی مجتبے خان ایک پرہیزگار شخص ہین
دو بار حج کرائے ہین سابق ممبر جوڈیشل ممبر جنرل کو اپنا اعلے افسر سمجھتے تھے اور
پریسیڈنٹ بدون جنرل کی رضامندی کے کوئی کام سرکاری نہ کرتے تھے
نہ کرسکتے تھے ملزم جداگانہ کوٹھریون مین حوالات تھے میرا بیٹا ریاست مین
نوکر نہین ہوا ہے۔ ناظرین کچھ اور تصدیق کرین یہ اول نمبر کی شہادت استغاثہ
کی طرف سے ادا ہوئی ہے اور گواہ کوتوال شہر کا بھائی ہے۔

راقم

مسلمان

عرضی

بحضور پرنور شہر و ربعید از نور بے دم کے لنگور جناب نواب فسق و فجور دام ادبارہ

عرض میرساند

ما مخدومان انجناب را حضرت مولویان کہ اگر وہ مچھر و لوجر ہستند از بسکہ
تکالیف شاقہ سے دہند و اصوات فائقہ در گوشہا فدویان سے ڈالند توبہ۔
احیا مہاے ما خفتگان گزند مے پہچانند یکے را از ان طائفہ اگر ما مظلومان رد و کو
مے دیم بجاے یکے صد از نفر خونخوار از ایشان تکبیر گویان با دہل و ناقوس
و با ہزاران عزت و ناموس حملہ کنان گراید وے آیند و پٹیہاے خود را از خون
ما مزدلان چون خم شراب انگوری پر مے نمایند۔ چنانکہ از بادہ کشی شراب توتی
متوالی مے گشتند و تے دران گھڑی سے مے کمند کہ پرواز کنند یا اڑیدہ روند
نہفتہ اگر گہی براے اصلاح برسر لیاے نو دو دست غفلت لگائیدہ شود
دریاے خون موج زن مے گردد ہزار ہا خانہاے گو پٹیہا و مر چیلہاے سرخ
سلگانیدم را از گشت خون و جنگ و لڑائی باز نمے آیند ورکا لبد انسانی
و پیکر روحانی لنولوگرات جیچک مے کرند اگاہ دیکے اگر از ان طائفہ خونخوار
گشتہ شود از بے کینہ آتش ہزار ہا جنگ جو۔ کینہ خو۔ چون ابر سیاہ
از براے پیکار مست و سرشار۔ مثل ذو ذو الفقار۔ دہار دار۔ چون آبروے
دلدار۔ دوریدہ بتن تہنائیدہ ہر ما خفتگان و بیماران چہ پہلوانان و چہ کمزوران
و چہ جوانان و مردان۔ بیدہ ہر کس یکایک جھپا پا مے ارند و ہزار ہا بندگان خدا
را ناحق مے ستانند لہذا ما فدویان بدرگاہ ان حضرت بے غیرت التماس
ما سبق مے دہانیم۔ خدا را نگاہے از انصاف بر ما در وغ گویان مند و
و مسبول مے بکنند۔ آئیرز یاداش این احسان بروز الحساب از خداے پا
دہرہ انشاء اللہ تعالے نمے یابند زیادہ آفتاب زحمت و ہزیمت یوگا فیوما
در نقصان و خسران باد۔ بحق السین و النساد۔ وبحرمۃ الحسد و الکینۃ
والعناد۔

عرضی فسدویان
اندھیر مل۔ گربی رام۔ ولیینہ خان۔ و شیخ دست چپ و راست۔
ساکنان شہر گمنام محلہ جنگل نگر ضلع جھالی۔ محلہ بد ربو نگر۔

راقم

این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم
توت مچھر ہمہ از خون جگر مے بینم

بقلم

جادو نگار از ضلع تیرہ ملک نگالہ معروضہ ۵ ستمبر ۱۸۹۱ء

چیستان یا اہل ہندوستان

ایک مہربان کی فرمائش سے ناظرین کی تفریح کے واسطے ذیل مین یہ معما درج کرتے ہین۔ سب سے پہلے جو صاحب اسکا صحیح حل [illegible]
مبلغ [illegible] جو ہمارے پاس امانتاً رکھے ہوئے [illegible]

وہو ہذا

وہ کون لفظ ہے کہ جسکے نصف اول کو ملاحظہ کرین تو وہ [illegible]
اور جب نصف آخر کو ملاحظہ کرین تو [illegible] ہو وے۔ اور جب
دونون کو بلالحاظ ترکیب ملاحظہ کرین تو تیقن [illegible] کی [illegible]
ترکیب قلب کرین تو مرنے کے بعد اٹھنا ہو اور اسی لفظ سے
جدا کرکے کمر کو سر اور پیر کو کمر کر دین تو وہ ایک ناری کا ہو وے اور
پھر ناری کے پیر کو کاٹ کے اوسکے سر پر رکھدین تو بڑا اغل ہو اور ناری
کے سر کو جو کمر ہوگیا ہی اگر کاٹ ڈالین تو فنا آ ہر یا ہو جاوے۔ یہ آدمی
مرکب رباعی لفظ کے نصف ثانی سے نصف [illegible] کو کاٹ کے
اوس یار اندھیری ظلمت مین پھینکدو تو الٹ کر [illegible] جاوے۔ پھر اسکی
کمر کو کاٹو تو ذکر مقابل انثی نہ مقابل حرف مقلوب ہو جاوے پھر اسی
رباعی کے پانون کاٹ دین تو ایک طریقہ ہو وے۔ پھر اوسی رباعی سے
سر کو کاٹ کے جو حاصل رہے اسکے سر کو بجاے پیر سکون دیدین

مضامین غیر

نامون کا قحط

گڑھوال مین غلے کا قحط تو تھا ہی نامون کا بھی سخت قحط پڑا ہوا ہے صرف فرق یہ ہے کہ غلے کا قحط چند روزہ ہے اور نامون کا دائمی۔ غلے کے قحط کے انسداد کے لیے گورنمنٹ لاکھون کا روپیہ خرچ کر رہی ہے دیس سے غلہ آرہا ہے تحصیلدار صاحب نجیب آباد اپنی طرف پریشان ڈائرکٹر صاحب زراعت جدا حیران گڈھوال کے حکام اور افسرون کا ادھر ناک مین دم۔ غریبون کی داویلا سنیے تو کم ہی ہونے کو نہین آتی قلیون کی فریادین ختم ہی نہین ہوتین مگر افسوس اس اخلاقی قحط کے دفعیہ کی کوئی تدبیر نہین سوچی جاتی اور سر اکلنڈ کالون بالقابہ جو ہمیشہ جدت پسندی کی داد دیا کرتے ہین اس ضروری کمی کو پورا نہین کرتے۔

مین سمجھتا ہون کہ ابھی تک آپ میرا انشا ہی نہین سمجھے کیونکہ زبان مبارک سے "ہون" کی آواز نکلی اور نہ سر شریف کو جنبش ہوئی۔ قبلہ عالم میرا مطلب یہ ہے کہ گڈھوال مین نامون کا قحط ہے اور اسکی شدید ضرورت ہے کہ دیس سے ایک خزانہ اسماے نفاست بیچارے گڈھوالیون کے لیے مہیا کیا جاے۔

آپ ہی غور فرمائین کہ اس ضلع مین ساڑھے چار لاکھ آدمی آباد ہین اور انکے مجموعی نام چار درجن سے زیادہ نہ ہونگے اگر یقین نہ آئے تو ذیل کی فہرست ملاحظہ فرمائیے۔ دیکھیے بیچارون نے جب کہین گنجایش نہ پائی تو مہینہ دن اور موسم پر اکتفا کرکے چپ چاپ ہو رہے۔ مزہ یہ ہے کہ مرد عورت سب کے نام ایک ہی قسم کے ہوتے ہین۔

نام جو مہینون سے لیے گئے	نام جو دنون سے اخذ ہوئے	نام جو موسم سے لیے گئے
اساڑھو	اتوارو	برساتی
بیساکھو	منگلو	
چیتو	بدھو	
ساونو	سوکوا	
بھدیان	سنیچرو	
کنوارو		
کاتکو		
گھا		
جیٹھوا		
پوسی		

جب اس سے ضرورت رفع نہوئی تب جانورون اور حاجات ضروریہ سے نامونکی کمی پوری کی گئی مثلاً۔

کتا	چھچھوندری
بھیڑا	بلائی
طوطا	وغیرہ وغیرہ
بگارلو	
موتاڑو	
بڈالو	

مین نے جہانتک غور کیا اور اس بارہ مین جہان بین کرائی کل ضلع مین چار درجن سے زیادہ نام نہین ہین اور تماشا یہ ہے کہ ماں باپ بھائی بہن سب کے نام تیسری پشت مین اولٹ پھیر کے وہی ہو جاتے ہین کیا مسٹر پنچ آپ کی راے مین یہ قحط غلہ کے قحط سے زیادہ ضروری اور قابل لحاظ نہین ہے؟

راقم

گڑھوالی

اودھ کا محکمہ جوڈیشلی

ہو چکین غالب بلائین سب تمام
ایک مرگِ ناگہانی اور ہے

اودھ اور ممالک مغربی وشمالی کا الحاق کس خوبصورتی سے ہوا ہے کہ واہی واہ۔ ہزار اودھ کے امیر و غریب روئے پیٹے چلائے۔ لاکھ دہائی [illegible] چوتھائی مچائی۔ مگر نقار خانے مین طوطی کی آواز سنتا ہی کون ہے۔ ہم تو [illegible] سرکار دولتمدار کی حکمت عملی کے قائل ہین۔ کہ باوجود اس [illegible] دبیے پاؤن ایک ہی سمت کو اوسنے رخ رکھا۔ ایک ایک اینٹ [illegible] شروع کی کہ آخر مین پوری عمارت اڑ ا ڑ ا دھڑیم زمین پر آ رہے۔ پہلے [illegible] کی چیف کمشنری مغربی شمالی کی لفٹنٹی کی دم کی گئی۔ رفتہ رفتہ محکمہ جات [illegible] مال۔ فوجداری۔ پولیس۔ رجسٹری وغیرہ ایک کر دیے گئے۔ رہی سہی دیوانی باقی تھی وہ بھی جانکنی کی حالت مین سسک رہی ہے۔ دم توڑا ہی چاہتی ہے۔ عوام تیار کیے جاتے ہین کہ وقت پر فریاد تک نہ کر سکین۔ ایک مرتبہ خبر گرم ہوئی کہ جوڈیشلی توڑ دی جائیگی۔ لوگون نے جلسے کیے۔ میموریل بھیجے۔ کہ یہان کی غریب رعایا تباہ ہو جائیگی۔ ہائی کورٹ الہ آباد کے قاعدون کی رو سے صرفہ کا بار نہ اوٹھا سکیگی۔ اودھ کا رہا سہا نام مٹ جائیگا۔ غرضیکہ اور کچھ نہ سہی اس خبر کے مشہور کر دینے سے یہ نتیجہ تو ضرور پیدا ہوا کہ جوڈیشلی توڑ دینے کی خبر مرگ ناگہانی کا صدمہ نہ پہونچائیگی۔ مگر کارروائیان ایسی ہی ہوتی جاتی ہین کہ گورنمنٹ بہت جلد منزل مقصود تک پہونچ جائے۔ پچھلے سال محکمہ دیوانی کی عجیبان [illegible] کر دی گئی [illegible] منصفون کے اختیارات دونون صوبون مین یکسان [illegible]

اکلان وغیرہ کی اپلین نکال لی گئین اور نقل اُنکی تو تو آف ریونیو کے سپرد ہوگئین۔ آج کل یہ تحریک بھی درپیش ہے کہ جسطرح اُنکے صیغہ دیوانی مین ایک مہینے کی تعطیل ہوتی ہے اوسیطرح اودہ مین بھی ہوا کرے۔ چند بیرسٹرون نے درخواست دی ہے سُنتے ہین کہ ہندوستانی حکام دیوانی اور دو ڈسٹرکٹ جج اور فرقہ وکلا اسکے مخالف ہین مگر امید یہی ہے کہ اس امر مین بھی وہی پرانی حکمت عملی اپنا اثر دکھلائے۔ محکمہ دیوانی کے الحاق کے خلاف بڑی بحث یہ کیجاتی تھی کہ ہائی کورٹ الہ آباد مین مستغیثون پر صرفہ بہت پڑ جاتا ہے۔ اب یہ شق بھی مٹی جاتی ہے۔ سُنتے ہین صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر تو عہد جاری کرنے والے ہین کہ آیندہ جو مقدمات آنکی عدالت مین پیش ہون اونکی مسلین چھپا کرین۔ جب یہ بھی ہوگیا تو زیادہ خرچہ کا عذر بھی جاتا رہا۔ علاوہ اسکے آج کل یون بھی مقدمے والے بیرسٹرون کا محنتانہ دیتے دیتے عاجز آگئے ہین۔ ایک ایک مقدمہ مین مہینے مہینے دو دو مہینے کے قریب بحثین ہوا کرتی ہین۔ اور بیرسٹرون کی جیبین بھنبھیا جونک کیطرح پھول پھولکر ڈھول ہوتی جاتی ہین۔ شاید ہندوستان کے کسی اور ہائی کورٹ مین ایسی نظیر مشکل سے ملے کہ کسی مقدمے مین ڈیڑھ دو مہینے تک بحث ہوئی ہو۔ اسی اودہ مین بلرام پور۔ تعدونہ وغیرہ کے بڑے بڑے مقدمے تھے جنمین سرف آٹھ دس روز زیادہ سے زیادہ بحث سُنی گئی تھی۔ بہرحال خرچے کے لحاظ سے بھی اب اودہ اور ممالک مغربی و شمالی کی حالت یکسان ہوئی جاتی ہے۔ اب مخالفین الحاق کے مُنہ بالکل بند ہو جائینگے۔ اور اس حالت مین گورنمنٹ کا یہ کتنا غیر مناسب نہین کہ ایک ہی لفٹنٹ گورنری مین دو ہائی کورٹون کا ہونا فضول ہے۔

میرے نزدیک اس معاملے مین زیادہ کد نہ کرنی چاہیئے اگر مفلس رعایا کثرت مصارف کے بوجہ سے پسے ہے۔ ہان اگر کوشش کیجائے تو اس امر کی کہ الہ آباد سے ہائیکورٹ لکھنؤ آجائے۔ دونون صوبون کا مرکز بھی لکھنؤ ہے۔ یہان مکانات بھی مل سکتے ہین۔ اور اودہ والون کے کچھ نہ کچھ آنسو پونچھ جائینگے ؞

راقم

ب

غزلیا زبانی لالہ صاحب

حضرت نایخ آپ نے اچھی بہت سب طرح کے شاعرون کا کلام وقتاً فوقتاً ہدیہ ناظرین کیا جسکے ملاحظہ سے لوگ صرف محظوظ ہی نہین بلکہ مستفیض بھی ہوئے ہونگے مجھے چند اشعار جنکو مین نہ غزل کہہ سکتا ہون نہ مثنوی بہزار جد و جہد دستیاب ہوئے ہین مصنف اُسکے جناب لالہ صاحب مہربان ودستان شاعر زبان جناب منشی لکھمی چند تخلص بہ بیت مین ان اشعار کو اعزاز ملے حاصل ہوگا تو یقیناً ناظرین ہنستے ہنستے لوٹن کبوتر بنجائینگے اگر اتفاقاً ایسا نہو تو ہم اور آپ سب ملکر ناشنفی ناقدری کا خطاب دینگے خوب دل لگاکر دیکھا پہلے مین تھوڑی سی تعریف کرلون سبحان اللہ سبحان اللہ واہ لالہ صاحب واہ آپ ہی کا حق تھا قلم کا ہیکو قلمدان توڑ دیا۔

در مفلسی خود میگوید

نہ کوٹھی محل ہے نہ چھت ہے نہ اٹیا ؎۱ ۔۔۔ نہ دروازہ پھاٹک نہ سابوت ٹٹیا

در اخراجات تیوہار ہولی میگوید

بہت خلفشارن سے پکوان پاکا ۔۔۔ گرو ہوگئی جب لالائن کی ستیا ؎۲

در عدم دستیابی چارہ میگوید

مرے گاو بیش اور ترکا و گیا ۔۔۔ نہ بھوسا رہا او نہ کربی کی کٹیا

در گرانی غلہ میگوید

یقیناً میسر نہین مشت لسلا ؎۳ ۔۔۔ فضولن گرایو برو تھے مان چکیا

در عدم حاجت واٹر ورکس

سنن ؎۵ جو آب مصفا کی خواہش ۔۔۔ ملفی ؎۶ ہے لوگن کا ترہنہ کی تبیا

در مصیبت ٹکس ہاے نوع بنوع میگوید

تمہارے ٹکس اور ہندی کا جگرا ۔۔۔ ہو تم شاہ شاہان رعایا ہے خبیا ؎۷

در رنج و ماتم شاہزادہ وکٹر میگوید

حضورہ ضعیفہ او پوتے کا صدمہ ۔۔۔ غم شاہزادہ سے بہاتی ہے چتیا

در صفت اہالیان پولیس میگوید

نہ چورن کا پکڑین نہ خونی کا پکڑین ۔۔۔ زبردستی شرفا کے پکڑ کیا قسیا

در مقطع مطلب خود میگوید

بیت کی سماعت کرت ناہین حاکم ۔۔۔ ضروری بہو لیجبرن ؎۸ لاٹن کا بتیا

راقم

ح م ن

بقلم۔ بے بینک کا افیونی

؎۱ مکان بالاخانہ ؎۲ خفیف ؎۳ غلہ ؎۴ ... ؎۵ ... ؎۶ ... ؎۷ ... ؎۸ ... [illegible]

دوڑیو رے کیسی مصیبت ہے دادا

لکھنؤ کے خربزے

آج کل ہمارے شہر لکھنؤ مین مزے چلے اور کمرشے بیگ کی بدولت خوب چل پہل ہورہی ہے دور دور سے فرمایشین چلی آتی ہین کہ براہ عنایت تھوڑے سے خربزے بھیجئے بھیجنے والون کا عذاب مین جان اگر نہین بھیجتے تو شکایت اگر بھیجتے ہین اور اچھے نہ نکلے یا پسند نہ آئے تو شکایت روپیہ خرچ ہو محنت شفقت برباد ہو یہ فصل بھی عذاب جان ہے صدہا بیوپاری کلکتہ بمبئی۔ حیدرآباد۔ آگرہ وغیرہ سے آکر منڈیون مین خرید کرتے ہین شائقین دور دور از مسافت طے کرکے صرف خربزہ کھانے کو شہر مین آکر قیام کرتے ہین شہر مین دو منڈیان تو مشہور ہین ایک بڑی منڈی جو گول دروازے کے قریب ہے یہ منڈی نہایت پرانی ہے دوسری امین آباد کی منڈی تیسری ایک اور منڈی جدید چند سال سے نواب علی نقی خان صاحب سابق وزیر اودھ کے مکان کی پشت پر اونکے صاحبزادے لگواتے ہین جسمین صرف آنبہ و خربزہ کی فصل مین دلچسپی رہتی ہر منڈیون جسقدر کہا نچی اور انبار خربزے کے نظر آتے ہین وہ بیحد و شمار مین ہر سڑکون پر ۶ بجے صبح سے دوپہر تک لاکھون ٹوکرا دکھائی دیتاہے جس گلی کوچہ مین نکلے خربزے کی بو اسٹیشنون پر جائیے خربزے کی بو صدہا جابجا پلیٹ فارم پر ہزار ہا ٹوکرے سا فرخانے مین رکھے ہوئے ہین لاحول ولا قوۃ خربزے کی فصل تو آفت جان ہوگئی پنچ صاحب حضرات شائقین تعریفین کرین یا فرمایشین کرکے منگوائین مگر اینجانب کو تو خربزے کی بو سے ایسی نفرت ہوگئی ہے کہ جدھر اسکی بو معلوم ہوئی فوراً رومال سے ناک بند کی بلکہ جہان خربزے کے ٹوکرے رکھے دیکھے فوراً اوس راستہ کو چھوڑ دیتا ہون کون کون راستہ چھوڑون کس کس سڑک سے کنارہ کش ہون جدھر نظر جاتی ہر خربزہ ہی خربزہ نظر آتاہے واقعی ہر شئے کی کثرت وافراط اوس سے کو نظرون سے گرا دیتی ہے علی الخصوص خربزہ جسکا کھانے والا خود خربزہ ہوجاتاہے بدن سے جو عرق نکلتاہے اوسمین بھی خربزے کی بو آتی ہے*

راقم

تربز خان از منڈی

بلم

بے پینک کا افیونی

سچ کہا ہے وقت پر تو یہ بشر ملتا نہین

ڈھونڈھئے پر چاند کیا آئے نظر ملتا نہین

بھئی واہ چاند خانصاحب بھی حقیقت مین عجب دلگی باز حضرت ہین۔ ہر سال وقت پر آپ دو ہاتھ پیچ کی لیتے ہین کہ واہ ہی واہ۔ اول تو سلامتی سے اس زمانے مین انگریزی عملداری کی بدولت معدودے چند مسلمان۔ فضلی مومن آپ کی رویت کے مشتاق۔ دیدار کے منتظر رہتے ہین دوسرے سال بھر مین ایک دن۔ بالخصوص ۲۹۔ رمضان کو زیادہ تر آپ کی تلاش و جستجو ہوتی ہے۔ اسپر بھی آپ ہین کہ ہر سال بوڑھے غمزے۔ پیرانہ چوچلے بگھارنے سے باز نہین آتے۔۔ وہ تو کہیے خیر سے فقط ایک ہی روز آپ کے پوپلے نخرے برداشت کرنا پڑتے ہین۔ ورنہ خدانخواستہ باشد جو کہین بارہون مہینے آپ سے سابقہ پڑا کرتا تو پھر دیکھتے کہ آپ مشتاقین دیدار کو اپنی چاہ جستجو مین کنوئین۔ تالاب۔ پوکھرے۔ ندی نالے۔ دریا سمندر کیا کیا نہ جھنکایا کرتے۔۔ ملاحظہ کیجیے پچھلے چند سالون مین تو آپ کو سرد مہری دکھانے کے لیے برسات کا حیلہ۔ برشکال کا بہانہ ملا ہوا تھا۔ جہان ۲۹ تاریخ آئی اور دوپہری سے آپ نے پردۂ ابر مین منہ چھپایا۔ غائب غلہ۔ پانی کا بلہ۔ منتظران جمال ہین کہ ہزار کنوئین مین بانس۔ بانسون مین کنوئین ڈال ڈالکر حضرت کو ڈھونڈھتے تلاش کرتے ہین۔ مگر آپ آج نظر آتے ہین نہ کل۔ چھ چھ بارہ مہینے سنا تو بہ کوس تک کہین نشان ہی نہین۔ مجبوری بے بسی لوگ اتفاق اختلاف کے ساتھ ایک روز کے ہیر پھیر مین جون تون عید منا۔ سوئیان نوش فرما۔ فاغت کرلیا کرتے تھے۔ اب جو خوش قسمتی سے زمانے کی گردش۔ لیل ونہار کے انقلاب سے برسات کا حجاب ابر کا پردہ فاش ہوا اور گرمیون مین آپ کی آمد آمد کی گرما گرمی ہونے لگی تو پھر کیا پوچھنا۔ بلی کے بھاگون چھینکا ٹوٹ پڑا۔ تلاش و جستجو تو درکنار۔ لوگ سب بے خرخشے۔ کوٹھری مین بیٹھے۔ آنکھ بند کیے گئے آپکی زیارت سے بغلین بجانے۔ پگڑیان اوچھالنے۔ یہ کیفیت دیکھکر آپ نے سوچا۔ بھئی یہ تو بہت ہی بیطرح ہوئی۔ لوگ اگر یون ہی مفت خدا گھر بیٹھے شرف دیدار سے مشرف ہوا کرینگے تو کسیکو کیا پڑی ہوگی کہ اشتیاق رویت مین مسجد کے منارون۔ بالاخانے کے کھپرون۔ بہرام گھاٹ کے ٹھون پر چڑھ کر ہماری عزت افزائی وقعت فرمائی کریگا۔ ایسی صورت مین اس گئے گذرے زمانے کی رہی سہی قدر و منزلت [illegible] وحرمت بھی چلتی پھرتی نظر آئے گی۔ لہذا مناسب ہے کہ اب کوئی ایسی ترکیب اور بندش کرنی چاہیئے جسمین لوگ پیشتر سے بھی زیادہ تلاش تجسس پر مجبور ہون۔ آپ جانیے حضرت کی جدت طبع تو ما شاء اللہ تو عالم با تک روز ازل ہی سے میٹھا ہوا ہے۔ ذرا سے غور پر آپ نے وہ ترکیب ڈھونڈھ نکالی کہ بے اختیار طبیعت پھڑک ہی تو گئی۔ عین وقت پر ایکی آپ نے کیا کیا کہ پردۂ ابر کے بدلے جھٹ پٹ پردۂ گرد مین منہ ڈال۔ روپوش داخل دفتر۔ اب کیا کہنا۔ ابر تو تھا نہین کہ گھنٹے دو گھنٹے مین ہٹنے پھٹنے کی امید ہوسکتی۔ گرد کا حجاب۔ غبار کی اوٹ۔ ہلال خانصاحب کی کدورت طبع کا نشان۔ لم یظہر ولا یظہر۔ مشتاقان روئے انور لگے آنکھین پھاڑ پھاڑکر دیکھنے۔ گردنے گھما گھما کر گھورنے۔ مگر آپ نظر کیا آتے

خاک۔ وہان تک مسب نظر کا گذر۔ بینائی کی رسائی ہی تو ممکن ہوتی۔ علاوہ برین آپ کی زیارت کچھ ہنگام کی ملاقات تو تھی نہین کہ ٹکٹ پیش شرف دیدار حاصل۔ بڑی بات یہ کہ آپ ٹھہرے ہی تو عید کے چاند عنقا کیا سمجھے نتیجہ تک آپ کا کہین پتہ نہین۔ اتنی توبہ۔ کیا کیا جائے۔ دل حیران۔ طبیعت پریشان۔ کل روزہ رکھیں یا عید منائین۔ صلاح مشورہ لیتے ہین تو اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ۔ جتنے منہ اتنی زبانین۔ استغفر اللہ۔ ناک مین دم۔ دم مین ناک۔ گونا گون ترددات۔ بوقلمون تفکرات مین بیٹھے بیٹھے یکایک خیال آیا۔ لاؤ ذرا جنتری مین تو دیکھین رویت ہلال کے دریافت کرنے کا کوئی قاعدہ لکھا ہے یا نہین۔ مگر کوئی نئے طرز کی جنتری ہونی چاہیئے کیونکہ واسطے کہ چاند خانصاحب کی یہ کارروائی ٹھہری نئی اور معمولی جنتریون مین بجز وہی پرانی باتون کے ایسی جدید امور کا ذکر کہان۔ پس جھٹ سے تقویم اردو پنچ اوٹھا۔ شروع کے اوراق الٹ پلٹ صفحہ ۱۵ پر پہنچ۔ لگے خوب غور سے دیکھنے تعمق سے نگاہ ڈالنے۔ تمہیدی فقرون۔ ترکیبی جملون کے بعد آخری سطر پر جو نگاہ پڑتی ہے تو یا الٰہی خیر یہان بھی اسی شکل سے ٹڈبیر۔ اسی وقت سے ٹھیک ہینڈ۔ ارشاد ہوتا ہے "مگر اس ترکیب پر عمل بروناہر کرنا چاہیئے" آل رائٹ۔ اور بروناگر دیا آزمانا چاہیئے؟ ذکرے نباشد۔ اب کیا کرین۔ مجبوری بیچارگی۔ آخر تیرا سے نئے دل مین آیا۔ بھی جنتری مین یہی تو لکھا ہے کہ "ضرورت ہو تو اسٹینٹ کی عینک لگا تلاش کرین"۔ آؤ یہ ترکیب بھی کر لین۔ کیا عجب اسی سے چاند نظر آجائے پھر کیا تھا۔ جلدی سے اوٹھ۔ اسٹنٹ کی عینک لگا۔ لوٹے مغرب کی طرف سر اوٹھا غور جو کرتے ہین تو آہا ہا وہ ہے وہ ہے۔ دیکھ لیا دیکھ لیا مبارک مبارک۔ سلامت سلامت۔ کچھ دیر کے بعد حواس جو ٹھکانے ہوئے اور حساب کی سوجھی تو لیجیے آج ۲۸ تاریخ۔ معاذ اللہ۔ ہم بھی عجب احمق آدمی ہین۔ شدت عقل سے سمجھے کیا تھے کہ آج انتیس ۲۹ ہے لاحول ولا۔ گود مین لڑکا شہر مین ڈھنڈھورا۔ کوئی ہے۔ حاجر۔ بندوقین و اغو گولے چھوڑو کل عید ہے۔ بہت خوب۔ دنانانا دھڑاڑ اڑاڑا اے شور سرشٹ این یہ کیا؟ حجور سب گولے گئی ہے۔ اچھا دوسری بھرو۔ آواز سنکر یہ وہ ساڑوسی پڑوسی۔ یار ملاقاتی الکدم سے دمدار نازل۔ حضت تسلیم بندگی۔ کورنش۔ صاحبزادہ مبارک۔ مٹھائی کھلوائیے۔ یا وحشت۔ آپ بکتے کیا ہین۔ صاحبزادہ کیا یہان صاحبزادے کی امان جان تک ندارد۔ بھائی بات یہ ہے کہ چاند ہو گیا۔ خوشش۔ یہ کسطرح۔ اجی مین نے خود دیکھا۔ سوا اسکے آج تو تیس ۳۰ تاریخ ہے۔ دیکھیئے۔ بدہ بدہ انتیس ۲۹۔ جمعرات تیس ۳۰۔ چلیئے فرصت۔ گیارہ مہینے کی مہلت۔ بالخیر شما بسلامت

راقم

ڈھونڈھتے پھرتے تھے جسکو وہ گھر مین دیکھا
عید کا چاند مبارک ہو صغر مین دیکھا

(شوخ ظریف)

تلاش نامہ نگاران

آپ کے ہمعصر جناب اڈیٹر صاحب لاہور پنچ دریافت فرماتے ہین کہ آپکے نامہ نگار عرصہ سے مفقود الخبر ہین معلوم نہین کسی عیار کے ہتھے چڑھ گئے یا گورنمنٹ نے انکو کسی مہم پر بھیجا ہے یا قحط کی وجہ سے خیراتی کامون مین لگے ہوئے ہین یا فصل کی کٹائی پر چلے گئے ہین بہرحال جو صاحب انکو اطلاع دینگے اونکے ہم مشکور ہونگے۔ سو جناب من اگر آپ کے نامہ نگار ہرجائی ہین تو ٹھیک عیار کے ہتھے چڑھ گئے ہونگے اسکا تجربہ آپ ہی کو ہوگا۔ گورنمنٹ آپ کے نامہ نگارون کو مہم پر نہین بھیجیگی اس سے مطمئن رہیئے گورنمنٹ کو ایسی ضرورت نہین کہ آپکی ملوا جبا نہ اور حیرہ لیسے قحط کے خیراتی کامون کے وہ خود قریب نہ جائینگے اب رہی فصل کے کٹنے پر جانا ظن غالب ہے کہ آپ کی راے ٹھیک ہو ممکن ہے کہ آپ کے یہان صرف خشک بھوسہ ملتا ہو اب فصل کی کٹائی پر کھلیان کا دانہ چگنے رسی تڑا کر چلے گئے ہون بنظر ہمدردی آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ پہلے آپ کھلیان مین تلاش کیجیے اگر وہان نہ ملین تالابون کے کنارے شاید پانی پینے گئے ہون ڈھونڈھتے ہوئے کانجی ہوس دیکھیے ایک نہ ایک جگہ ضرور ملجائینگے مگر اسقدر ضرور خیال رہے کہ دستیاب ہونے پر یارون کا منہ ضرور میٹھا ہو ٭

کھوجی لال
بقلم بے مینک کا افیونی

رسالجات جدید

المناظرہ - اس نام کا ایک نہایت خوشخط صاف شفاف چھپا ہوا رسالہ جلسہ اتحادیہ قطب پور مرشد آباد کی جانب سے ہمارے دفتر مین پہونچا۔ اسمین دس مضمون اسباب ترقی ملک کے متعلق مختلف حضرات کے قلم سے نکلے ہوئے درج ہین۔ جہانتک ہم نے اسکے مضامین دیکھے اچھے پائے اگرچہ جدت کم ہے مگر اسطرح کے مناظرے سے اور زیادہ امید ہی کیا ہوسکتی ہے۔ چونکہ بار مصارف طبع حضور پرنس خورشید قدر حاجی سید اسکندر علی میرزا بہادر دام اقبالہ نے اپنے ذمے لیا تھا لہذا نہایت اعلے اہتمام کے ساتھ طبع کرانے مین کسی طرح کا تامل یا صرفہ نہین کیا گیا۔

المدنیت یہ مضمون رسالہ متذکرہ بالا کے مضامین مین سے ہے جسکو مرزا شجاعت علی صاحب سکرٹری جلسہ اتحادیہ

نے لکھا ہے جسمین ہندوستان کی علمی اور اخلاقی اور تمدنی ترقی کا بیان ہے اس مضمون کو لائق مصنف نے علحدہ بھی چھپایا ہے اور پبلک کو اپنی قابلیت اور لیاقت کا سیاہہ دکھایا ہے ✦

لوکل علیہ الرحمۃ

آجکل ہمارے لکھنؤ صاحب مارے گرمی اور پسینے کے بوکھلائے ہوئے ہین۔ کوئی چٹپٹی خبر پیدا کرتے ہین نہ مزیدار فقرہ سناتے ہین۔ ادہر ایک عدد بوندا باندی کی بدولت گرمی کچھ کم ہوئی تھی اب پہر وہی آفتاب کی تیزی اور گرم ہوا کے جھونکون کی خاک بیزی ہے سنتے ہین سوا نیزے پر آفتاب قیامت آئیگا مگر ہمکو تو شبہہ ہوتا ہے کہ آجکل اوس سے بھی زیادہ قریب حضرت کھسک آئے ہین۔ کیا عجب ہے اتحاد ذرات نے کشش و اتصال کے روابط مین استحکام پیدا کر دیا ہو پیر فلک کے لب زیرین کیطرح میان شمس صاحب نیچے لٹک آئے ہون۔ اگر خربزون کی طرح باہر سے گرمی کی فرمایشین بھی آنے لگین تو ہمارا شہر بہت بڑی منڈی ہونے کی قابلیت رکھتا ہے خوب مالا مال ہو جائے۔ سارا قطب شمالی منطقہ حارہ ہو جائے اور گرمی مین رتی بھر فرق نہ آئے۔

مگر باین ہمہ عوارض کی کثرت نہین۔ حکیم طبیب ڈاکٹر کا بازار سرد ہے۔ ہیضہ خانصاحب بھی بیرونجات کے دورون مین مصروف ہین ابابیلین صبح شام چکر لگاتی ہین اب وہوا مین سمیت نہین آئی۔ خدا کرے یہ فصل بخیر و عافیت گزرے۔ اور رعایا ٹکس دینے کو زندہ رہے۔

اسدفعہ ٹکس کی تشخیص حتی الوسع واجبی کی گئی ہے۔ یہ سب تحصیلدار صاحب لکھنؤ کی نیک نیتی اور تفتیش کا نتیجہ ہے۔ گو ہمیروہی ٹکس قائم ہے مگر سناگیا ہے کہ بہتون کے ساتھ رعایت مناسب کی گئی ہے۔ اگر ایسی ہی کارروائی ہر شخص کیا کرے تو ٹکس کی شکایت بہت کم ہو جائے۔

خربزے اس سال نہایت واہیات ہوئے۔ بیرونجات مین جن حضرات کے پاس پھیکے اور بدمزہ پہونچے ہون وہ شکر کی شکر ملا کے نوش فرمالین اور غنیمت سمجھین کہ ہلکے اور بیج تو لکھنؤ کے ہاتھ لگے۔ رہی شیرینی وہ بشرط حیات سال آیندہ سہی۔ یار زندہ صحبت باقی ✦

اردو شرح ایکٹ انتقال جائداد ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء

شرح ہذا جسکے زیر طبع ہونے کا اشتہار قبل اسکے دیا گیا تھا اب بضخامت ۱۰۱۲ صفحہ چھپکر طیار ہے۔ بغرض آسانی آخر مین فہرست مضامین اور اول مین فہرست مقدمات ردیف وار شامل کی گئی ہے جس سے ہر مضمون اور ہر نظیر کا پتہ بہت جلد مل سکتا ہے۔ شائقین بادائے قیمت نقد صر مع محصول ڈاک یا بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرمالین۔ اور اگر ناپسند ہو تو ایک ہفتے کے اندر واپس کر سکتے ہین اس حالت مین محصول ڈاک اونکے ذمہ ہوگا ✦

المشتہر

رام پرشاد منصف پرتابگڈہ (اودہ)

اشتہار کلاہ کشتی دار ساخت امروہہ ضلع مراد آباد

ہمنے شروع ۱۸۹۲ء سے ایک کارخانہ کلاہ کشتی دار بگول کا کھولا ہے جسمین نادر کاریگر جمع کیے ہین۔ ریشمی کام کلابتونی کام سلمہ کا کام عمدہ عمدہ ہوتا ہے اکثر ہر رنگ کلاہ یعنے اگر چہ سفید پارچہ ہے تو سفید ہی ریشم کا ہوگا اور سیاہ پارچہ ہے تو سیاہ ہی ریشم ہوگا اکثر طیار رہوتی ہین اور طرح طرح کے زری و نیم زری و سادہ کلاہ طیار ہوتی ہین کلاہ نہایت کفایت کے ساتھ فروخت ہوتے ہین زیادہ تعریف کرنا فضول ہے ملاحظہ سے کل کیفیت ظاہر ہو سکتی ہے کلاہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ ہوتی ہین جو صاحب خریدنا چاہین اور کلاہ منگائین اپنا صاف پتہ تحریر فرماوین ✦

المشتہر

سید محمد ماجد حسین ایجنٹ کارخانہ کلاہ سید محمد اختر حسین امروہہ ضلع مراد آباد

Sliu dn of English.

آسانی سے اور بلا استاد انگریزی زبان سیکھنا چاہتے ہو تو یہ کتاب خریدو۔ اسمین تمام ضروری اور روزمرہ کے استعمال کے تمام الفاظ فقرے اور محاورے ترتیب وار مع معنی درج کیے گئے ہین۔ فقرے بطور سوال وجواب نہایت محنت سے منتخب اور تلاش کرکے لکھے گئے ہین۔ ممکن نہین کہ اس کتاب کا پڑھنے والا بہت ہی قلیل عرصہ مین انگریزی مین گفتگو نہ کر سکے۔ مڈل کے طلبا کے لیے تو اس سے زیادہ مفید کتاب آجتک طیار ہی نہین ہوئی خریدیگا تو کچھتائیگا۔ دو سو صفحے کی کتاب اور ۱۴ قیمت ویلیو پے ایبل مین۔ سات جلد مع محصول مہ

B. Amar Nath,
Baluganj Agra.

بابو امرناتھ بالوگنج آگرہ۔

مضامین غیر

اسی خاطر تو قتل عاشقان سے منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسف بے کاروان ہو کر

خواجہ حافظ شیراز تو لسان الغیب تھے ہی مگر واللہ ہمارے خواجہ وزیر لکھنوی نے بھی کمال کردیا۔ دیکھیے ساٹھ برس پیشتر کیا شعر لکھ گئے جواب ہمارے اسٹیوٹری سولین بھائیون کے حسب حال ثابت ہوا۔ ۱۸۶۱ء مین جب خاکی سول سروس قائم ہوئی ہندوستانی حضرات سے

جنکی بڑھیا محل کے اندر
اونکا طالع بڑا اسکندر

بھرتی ہونے لگے پھر کیا تھا یار لوگون کا مزاج ہی نہین ملتا تھا۔ سی ایس کیا ہوئے خدائی فوجدار بن بیٹھے ہندوستانیون سے وہ نفرت کہ الٰہی توبہ ملنا اور بات کرنا تو ایک طرف آنکھ اوٹھاکر دیکھنا بھی دشوار تھا۔ "ہم ایک روز کمشنر صاحب ہوگا اگر کالا لوگ کو ابھی سے منہ لگادے تو اوس روز مشکل ہوگا"۔ سچ ہے حضور سچ ہے۔ یہ روسیاہ بھائی آپ کے اسی قابل ہین ہندوستانی ڈپٹی کلکٹرون سے انگریز سولین تو خاطر سے بھی پیش آوین اخلاق سے بھی کام لین مگر خاکی بھائی ہین کہ شرماتے ہی چلے جاتے ہین۔ کسی کے سامنے بات نہین کرتے کہ کہین لوگ یہ سمجھین کہ یہ بھی ڈپٹی ہین! کسی ناواقف گنوار نے اگر دھوکے سے ڈپٹی صاحب کہہ دیا تو آفت آگئی ہماکی صاحب بہادر پتلون سے باہر ہو رہے ہین "ہمکو گالی دیا" "ہمارے ساتھ گستاخی کیا ہم ازالہ حیثیت عرفی کی نالش کریگا"۔ "ہمکو جنٹ صاحب کیون نہین کہتا "ہم ڈپٹی نہین ہے سی ایس ہے۔ ڈپٹی لوگ کلکٹر نہین ہوسکتا اور ہم ایکروز لاٹ صاحب بھی ہونے سکتا ہے"!!۔

کسی دوست نے خط لکھا اور لفافہ پر نام کے بعد سی ایس۔ لکھا لیجیے بس گال دال اوس گال بھاث دوستی ختم! صاحب سلامت موقوف خط کتابت بند۔ والد ماجد مدظلہ العالی نے خط بھیجا بیچارے سیدھے سادے پرانے زمانے کے آدمی وہ کیا جانین سی ایس کس چڑیا کا نام ہے "برخوردار نور چشم بلند اقبال خجستہ خصال مولوی . . . صاحب بہادر اسسٹنٹ مجسٹریٹ سلمہ اللہ تعالے" یہ سب لکھا مگر سی ایس ندارد خط گو ٹکٹ چسپان تھا مگر بیرنگ واپس کیا گیا۔ اور لکھدیا کہ یہ خط ہمارا نہین ہے ہم سی ایس ہین اور اسپر ہمارے نام کے بعد سی ایس درج نہین۔ رجسٹری کی رسید۔ پیون بک۔ بنئیے کے رقعہ مین۔ شراب فروش کے خط مین الغرض ہر جگہ موقع بے موقع سی ایس لکھ لکھکر اصلی سولین صاحبون کے دل بھی سخت خفت پیدا کر رکھی تھی۔ خیر

سولین گورے کا چاہے کچھ ہی خیال ہو تا وہ قابل لحاظ نہ تھا مگر اپنی ہم قوم ہندوستانی ڈپٹی منصف اور سب ججون سے اسطرح فرعون بے سامان ہوگئے کہ آخرکار خدا کو بھی برا لگا۔ ڈپٹیون کی آہ نے اپنا اثر دکھلایا اور ۱۸۸۶ء مین سول سروس کمیشن قائم ہوا۔ کمیشن کے روبرو ایک بھی فرد بشر ایسا نہ تھا جسنے خاکی سول سروس کو برا نہ کہا ہو ہزارون عیوب جو در اصل اوس سروس مین نہ تھے وہ بھی بتلادے اور پرانی بدشگونی کو اپنی ناک کاٹنے والی مثل صادق کردی القصہ بالاتفاق نیٹو سروس راندہ درگاہ ثابت کردی گئی اور نتیجہ یہ ہوا کہ ساری صاحب بہادری فنا فی النفس ہوگئی اور اسٹیوٹری سول سروس شکست ہوکر پراونشل سروس قائم ہوگئی جسمین ذلیل اور کس مپرس ہندوستانی ڈپٹی کلکٹر بھی شامل ہین۔ اور لطیفہ یہ ہے کہ اسوقت جو حضرات جنٹ مجسٹریٹ بہادر ہین اونپر بھی تقاضا ہے کہ ڈپٹی کلکٹر ہو جائیے چاہے دو چار روپیہ تنخواہ زیادہ لے لیجیے۔ اسوقت تک تو ہمارے خاکی سولین بھائی ڈٹے ہوئے ہین کہ مرتے مرتے مرجائینگے مگر اپنے کو ڈپٹی نہ کہلائینگے و لیکن بالا کسکے ہاتھ رہتا ہے۔

واللہ ایمان کی بات تو یہ ہے کہ اسٹیوٹری سول سروس کو ڈپٹیون کی نظر لگ گئی اگر خاکی بھائی ڈپٹیون سے اچھا برتاؤ کرتے اور اونھین رنج کا موقع نہ دیتے تو شاید اس ذلت اور خواری کی نوبت نہ آتی۔

خیر شدنی شد دگر چہ خواہد شد — اب رونے چلانے سے ہوتا ہی کیا ہے

بالفعل تو سب خاکی سی ایس ملکر یہ نوحہ الاپ رہے ہین۔

اے کمیشن تجھپہ لعنت ہائے ہائے — کردی تو نے سب کی ذلت ہائے ہائے
لکھتے سب سید ہمین اسکوٹر تھے — اب کرینگے کیون وہ عزت ہائے ہائے
اس پراونشل سے اب کیسے بچین — آگئی کیسی یہ آفت ہائے ہائے
ڈپٹی چپراسین سی ایس ہوئے — اس کمیشن کی بدولت ہائے ہائے
اپنا تھا اعزاز قلت کے سبب — ہوگئی کیسی یہ کثرت ہائے ہائے
جنٹ صاحب ہمکو کہتے تھے سبھی — شہر مین تھی اپنی وقعت ہائے ہائے
ڈپٹیون کی کوئی پرسش ہی نہ تھی — صرف اپنی تھی حکومت ہائے ہائے
لاٹ صاحب کا وہ جلسہ آوآہ! — وہ سول سروس کی دعوت ہائے ہائے
وہ مس سیمین بدن سے فونٹ بال!! — وہ مسز جیرو کی صحبت ہائے ہائے!!
کون پوچھیگا ہمین کرکٹ مین اب — ہو کلب مین کیسے شرکت ہائے ہائے
لکھتے تھے سی ایس ہمین چھوٹے بڑے — خوب تھی اپنی وجاہت ہائے ہائے
گرچہ تھی تنخواہ تو اک ثلث کم — پر بہت تھی اپنی عزت ہائے ہائے
کہتے ہین ہم سب بھی اب ڈپٹی نہین — کیون گوارا ہو یہ ذلت ہائے ہائے
ہم رہین سی ایس ہمین منظور ہے — روکھی سوکھی پر قناعت ہائے ہائے
تھوڑا کھائین اور بنارس مین رہین — اب سبھون کی پر بھی مت ہائے ہائے

کوئی عجب نہین کہ ایسا ہی ہو! اگر یہی خفتی سلامت ہے تو ہے

پراونشل تی ایس

اودہ پنچ - بہت خوب -

امیر عبدالرحمن خان کے خیالات

آہ ! مین اب تمہاری حکمت عملی کو سمجھا - محض اپنی خود غرضانہ مقصدون کے حاصل کرنے کے لیے میرے ساتھ تم انگریزون کے یہ برتاو ہے - آہ ! کسی ذہیم کہا ہے -

کہ خبث نفس نہ گردد بسالہا معلوم

تمہاری یہ علانیہ خواہش (جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے) کہ مین ایک قوی اور خودمختار افغانستان کا فرمانروا ہون محض ایک دہوکے کی ٹٹی معلوم ہوتی ہے کیونکہ تمہاری اس نئی پیشقدمی نے اوسکا بطلان کر دیا ! اسکا آغاز لارڈ لٹن کے زمانہ ۱۸۷۹ء سے ہے جب تجویز کیا گیا تھا کہ میری خداداد حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاے اور وہ ہندوستانی ریاستون کی طرح تمہارے ہوجاے اب پہر تم اوسی سلسلہ کو چھیڑتے ہو - آج بہی ہماری یہی کوشش ہے کہ مین ایک ماتحت غلام تمہارا ہوجاؤن - تم مجکو مجبور کرتے ہو کہ مین کچھ حصہ اپنے ملک کا تمکو دیدون - تمہارے انجنیر اور سعار میرے ملک کی پیمائش کرین اور مین اس بات کی اجازت دون کہ کابل اور قندھار تک ریلوے جاری ہوجاے روس اور تم دونون اس بات کی کوشش مین ہو کہ افغانستان جو زمانہ سلف سے آجتک خودمختار اور آزاد سلطنت ہے تمہارا ماتحت ہوجاے - تم اس داؤن گہات مین ہو کہ مشرق سے ہندوکش تک لے لو اور روس اس تاک جہانک مین ہے کہ مغرب سے اس سلسلہ پہاڑ تک پہونچ جاے - روس کو لڑنے کے لیے ایک بہانہ چاہیے اور تمہارے لیے یہ عذر کہ ہم بطور حامی افغانستان اوسپر حفاظت کی غرض سے قبضہ کرتے ہین ! اگرچہ مجھے تمہارا یقین نہین مجھے خوف ہے کہ تم قابض ہوگئے تو پہر تمہارا نکالنا مشکل ہوگا آخر بلوچستان مین تمنے یہی کیا - بہانے سے آگئے اور چھاونی ڈالدی - اب نکالے نہین نکلتے - عہدنامہ کی رو سے تم کہتے ہو کہ میرے ملک کو دست برد سے بچانا تمہارا فرض ہے مگر تم بارہ لاکھ روپیہ سالانہ جو ایک برگیڈ کا خرچ ہے میری سرحدی حفاظت کی غرض سے دیتے ہوئے کہپاتے ہو - مگر نہین میری سرحدی کیون تمہاری کہنا چاہیئے کیونکہ یہ افغانستان نہین بلکہ ہندوستان کی حفاظت ہے - آہ ! تمکو اپنے اس روپیہ اور سامان کے دینے کا افسوس ہے اور پہر تم یہ چاہتے ہو کہ مین جی سے تمہارے ساتھ مردن اور کٹون - آہ ! تمکو سعدی کا قول یاد کرنا چاہیئے -

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد

وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

کیون یہ ایک ناچیز رقم جسکو مین نے کیسی مغلظت سے قبول کر لیا ہے تمہاری سرحد کو ان چند نامراد بدمعاشان کوہ سیاہ سے نہین محفوظ رکھ سکتی ؟ تمنے سال گذشتہ مین تیس لاکھ روپیہ صرف چند لٹیرون کے سزا دینے مین اوٹھا دیا ! مین تو اسقدر رقم مین خدائے پاک کی قسم کافرستان فتح کر لیتا ! - مگر پہر تمکو اس بات کا خیال ہے کہ مجھے بارہ لاکھ روپیہ سالانہ جو پچیس میل سرحد کی حفاظت کی غرض سے اور اسلیے کہ روسی پیشقدمی کو روکون دیا جاتا ہے وہ بہت ہے - تم افغانستان کو قوی اور متفق دیکھنا چاہتے ہو نا ؟ کیون ہے نا یہی بات ؟ تو پہر کیون تم پچاس برس کی خاموشی کے بعد اب میرے معاملون مین دست اندازی اور خواہ مخواہ دخل در معقولات دیتے ہو کہ فلان فرقہ کو نہ چھیڑو اوسکو نہ ستاؤ - وہ ہمارا دوست ہے - اوسپر ہمارا اثر ہے معقول ! کیا تم نہین جانتے کہ پشتہا پشت سے یہ نصف خودمختار فرقے میرے آبا و اجداد کے مطیع اور زیر فرمان ہمیشہ بطور رعیت کے خراج تحفہ تحائف اور نذر دیتے رہے ہین جسکے صلہ مین اونکو روپیہ اور خلعت سرکار سے ملتا رہا ہے - یہ صحیح ہے کہ کسی والی کابل نے ان فرقون کو فتح نہین کیا مگر اوسکی وجہ یہ تہی کہ اس بات کی ضرورت ہی نہوئی - یہ مخالفت کی قدرت ہی نہین رکھتے تھے اور نہ اس قابل تھے کہ اس جانب توجہ کیجاے - کافرستان یا سین - چترال سے آپ کو واسطہ ؟ آپ کو اسسے غرض مطلب ؟ مگر نہین پہر آپ در پردہ کارروائی کیے جاتے ہین - شمال مغرب اور خاص کابل کے فرقون سے ساز رکھتے اور اس داؤن گہات مین ہین کہ انکو اپنی جانب کر لین - بغیر میرے مشورہ اور صلاح آپ اونسے عہدنامے اور شرائط کرنے والے کون ؟ اور پہر میری دوستی کا دعویٰ ! - اچھا فرمایئے بجو - اور اس لٹیرے عمرا خان سے آپ کو کیا واسطہ ؟ ان معاملات مین آپ مداخلت کرنے والے کون ؟ آپ کو عمرا خان کا سرپرست کسنے بنایا - وہ ایک بدمعاش اور لٹیرا آدمی آپ اوسکی بندوق اور ہتھیارون سے مدد کرین اور اسکو سردار اور والی ملک بنادین کہ میرے سامنے آکر وہ سینہ زوری کرے؟ تاؤ دے ! کیا یہی آپ کے دوستانہ برتاؤ ہین ؟ کیا ملکہ معظمہ اسبات کو جائز رکہینگی کہ اونکا جانشین دوسری ریاست مین اس قسم کی سازشین اور ریشہ دوانیان کرے ؟ مین جب اپنے ملک کے باغیون اور بدمعاشون کو سزا دیتا ہون تو آپ کے ویسرائے مجھے دوستانہ صلاح مشورہ دینے کی جرأت کرتے اور مجھپر زور ڈالتے ہین کہ اونکے ساتھ رحم کا برتاؤ کیا جائے - واہ یہ کیا معقول دوستانہ صلاح ہے ! کیا ویسرائے کو اس بات کا تجربہ نہین کہ افغانی لاتون کے دیو ہین نہ کہ باتون کے اگر مین اسقدر سخت نہون تو کیا کابلی مجھے کچھ خیال مین بہی لاتے ہین ؟

نشہ چھٹے مجھسے یہ ممکن نہین

میرے کہنے کی ضرورت کیا ع

ہر کسے مصلحت خویش نکو مے داند

آپ کو خود اسیطور پر سمجھنا چاہیئے تھا - دلیپ سنگھ کا معاملہ آپ کے آگے پڑا کیا مینے اسمین مداخلت کی ؟ خان اگرور اور ہنگو کے ساتھ جو آپ نے چاہا وہ کیا - مینے ایک بھی لفظ منہ سے نکالا ؟ غازیون کا مرتبہ مجھے معلوم - مین مسلمان اور میرے بھی وہی خیالات مگر کبھی مینے تم سے کہا کہ غازیون کی لاشون کو جلانا نہ چاہیئے ؟ کبھی نہین - ہرگز نہین ! تو پھر آپ کیون میرے مجرمون کے بارہ مین مداخلت کرتے ہین ؟ - آزرا آپ کو شکایت ہے کہ مین دست درازی کرتا ہون مگر آپ کہ سکتے ہین کہ کسطرف کس جانب ؟ وہ گومل میرا اور میرے آبا و اجداد کا سلیمان خیل اور لفیری جو میرے ماتحت فرقے ہین ہر سال جاڑون مین وہان مقیم ہوتے اور میرے سردار ہمیشہ رہتے ہین - یہ بیان کیا جاتا ہے کہ چکانی کو مینے ہی اغوا کیا کہ وادی قوم مین توریون کو لوٹے ! مگر مین کہتا ہون کہ بخدا یہ محض بہتان اور افترا پردازی ہے مینے ہرگز اوسکو اشتعالک نہین دی - اب رہا یہ امر کہ مین نے اسکی شراکت کی - وہ بھوکا تھا مینے اوسکو غذا دی وہ ننگا تھا مینے اوسکو کپڑے پہنائے - یہ میری بالکل ایک خیر تھی جو مصیبت زدون کے ساتھ کیجاتی جو افغانون کی ایک اعلے رسم اور عادت مین داخل ہے - کیا اسطور سے لندن مین دوسرے ملک کے قاتلون - باغیون اور فتنہ پردازون کو پناہ نہین دیجاتی ؟ بفرض محال اچھا مینے مان بھی لیا کہ مین چکانی کا طرفدار ہون تو آپ اس لٹیرے قاتل اور غاصب عمرا خان کی جانبداری مین کیا وجوہ پیش کر سکتے ہین ؟ - میری دست درازی کے آپ شاکی ہین - مگر مین آپ سے پوچھتا ہون کہ یہ آپ نے میری سرحد پر کیا چھین جھپٹ مچا رکھی ہے - اسکا آپ کیا جواب دینگے کہ چمن پر آپ کو کیا حق حاصل تھا ؟ آپ اوسکو دبا بیٹھے - ریل جاری قلعون اور مورچون سے مضبوط اور مستحکم - غلہ - رسد اور سامان جنگ کل فراہم - قندہار پر بڑھنے کے لیئے یہ پیش بندیان ہین - اور پھر آپ اطمینان دلاتے ہین کہ گورنمنٹ کا منشا ہرگز مداخلت کا نہین - بیان کیا جاتا ہے کہ کابلی ملا افریدیون اور وزیریون کو بہکاتے ہین کہ انگریزون پر جہاد ہو - ممکن ہے کہ کوئی ایسا کرے مگر میرا ایما اسمین ہرگز نہین چند متعصب نیش زن زنبور ین سرحد پر آپ کو کیا نقصان پہونچا سکتی ہین ؟ ہزار ہا برس سے یہ جہاد کا سلسلہ جاری ہے مگر کون نقصان گورنمنٹ کو اسے آجتک پہونچا ؟ اچھا اب اپنے مولویون کی جانب آپ دیکھیے یہ مولوی پائونیر اور ملا سول اینڈ ملٹری گزٹ - ہا ! اب آپ چونکے !! ہان جناب یہی دونون روزنامچے جو ایک الہ آباد اور دوسرا لاہور سے شائع ہوتا ہے ! کیا یہ محض جھوٹی اور فضول باتون اور دلیلون سے انگریزی قوم کو جنگ وجدل کی اشتعالک نہین دیتے ؟ کیا کبھی بھی انھون نے ایمانداری کے ساتھ اصلی باتون سے بحث کی ہے - بخدا یہ اپنی فتنہ پردازیون سے صرف ویسرا ے ہی کو نہین بلکہ کل قوم کو جہاد کی اشتعالک دیتے ہین - کیا یہ شرم کی بات نہین ؟ یاد رکھیے کہ اگر جنگ ہی منظور ہے تو یہان بھی خدا کے فضل سے اوسکی کمی نہین - مصیبت اور دقت آپ ہی کو ہوگی گذشتہ دو لڑائیون مین بیس کرور روپیہ پر پانی پھر گیا - کیا آپ جنگ کے مصارف کو اسقدر جلد بھول گئے کیا آپ کے کانون سے ہندوستانی ٹکس دینے والون کی ہائے وائے کی آوازین اسقدر جلد زائل ہو گئین مین پھر بطور قدیم دوست کے سمجھائے دیتا ہون کہ اس مرتبہ جو لڑائی کا ! ! تو آپ کی گورنمنٹ کا دیوالہ ہی نکل جائے گا - ہندوستانیون مین سکت نہین کہ وہ ٹکس دین آپ کی قوم پہلے سے شور و شغب مچا رہی ہے پھر سمجھ لیجیے کہ کیا انجام ہوگا - یہ مین بھی جانتا ہون کہ آپ مجھے آسانی کے ساتھ پامال کر سکتے ہین مگر میری خودمختاری میرے بہادرون اور قوم کی آزادی کی خصلت کو آپ نہین مٹا سکتے - خواہ روس ہو یا انگلستان مگر میری دوستانہ نصیحت یہی ہوگی کہ مجھے اپنے حال پر چھوڑ دو تمنے ذرا پیشقدمی کی کہ روسیون نے ہرات پر دھاوا بولدیا اور پھر افغانستان میدان جنگ کا ایسا آتش فشان کوہ ہو جائے گا کہ اوسکی لپٹین لاہور اور دہلی ہی تک نہین بلکہ فورٹ ولیم اور فورٹ سینٹ جارج تک پہونچینگی اور پھر کچھ بنائے نہ بنے ! آیندہ آپ کو اختیار ہے - ؎

نصیحتے کنمت بشنو بہانہ مگر
کہ انچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

ماخوذ از ملٹری گزٹ

مہاراجہ الور

۲۱ - مئی ۹۲ء کو مہاراجہ سر منگل سنگھ جی - سی - ایس - آئی - نے

نینی تال مین بعارضہ نمونیا انتقال فرمایا۔ مہاراجہ صاحب بہادر متوفی اک نوجوان تعلیم یافتہ۔ مہذب۔ خلیق۔ عیش پسند۔ روشن خیال۔ وجیہ رئیس تھے۔ اور ملک و رعایا برایا کی درستی و آراستگی اور آسائش اور فائدے کی فکر رکھتے تھے۔ وارث کم عمر ہونے کی وجہ کونسل کا تقرر تو بندھی ٹکی چوٹ ہے۔

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ۔ ۲ جون [illegible]

شکایت نامہ بنام مسٹر نیو جنٹ

لاحول ولا! آپ بھی عجب مہمل۔ واہیات۔ اگلی دم کا فختہ آدمی ہین۔ انگلش سوسائٹی آپ سے خوش ہو یا ناراض۔ محافظان عصمت آپکو اچھا سمجھین یا نیا سس پر ائس کے ہونیوالے ممبر۔ آپکو اپنے انتخاب پر صاد کرنے والا سمجھ کر دوست قرار دین یا قائم مقام۔ اون کی بلا سے ہو جائین۔ عدالت میں پہونچ کر سے یا یہ مہینے کی سزا دے۔ مجھے اِن سب خرافات جھگڑون بکھیڑون سے کچھ واسطہ اور مطلب نہین۔ مین تو اِس بات کا شاکی ہون کہ آپ نے ریل پر مس موصوفہ کو چھیڑ کر ستا کر۔ اور نہین معلوم کیا کیا کر کے ہم روشن خیال۔ تہذیب سے مالامال۔ آزاد مزاج۔ ترقی گروہ ہندوستانیون کے گروہ کو ایسا صدمہ پہونچایا کہ ایک مدت کے واسطے ہماری کوششین بے سود ساعی فضول رہینگے۔ آپ کی حرکت ناشائستہ اور تشہیر ناشائستہ کی بدولت۔ ہمارے خیالی پلاؤ کے چاولون کا پیٹ پھٹ گیا ہوائی قلعہ پاش پاش ہو گیا۔ اُنیس بیس سال کا زمانہ ہوا آپکے برادر شغال کرنیل بیکر نے اک بانکرہ کو اسیطرح چھیڑ کر اس امر کا شبہہ پیدا کرا دیا تھا کہ ریل پر عورات کا بے پردہ سفر کرنا خطرے سے خالی نہین۔ اگرچہ اوس زمانے مین بھی آزادی نے قدم زیر پردہ خفا سے باہر رکھا تھا۔ مگر بر قعہ قلت مین روپوش اور جلباب استغنا بردوش تھین۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ "جیل" اور "کرنیل" ہمارے کان تک پہونچی تھی۔ کرنیل صاحب فوج سے خارج ہوئے مگر خوش قسمتی سے ٹرکی کی لڑائی چھڑ گئی۔ انگلستان کے بگڑے ٹرکی مین بنے۔ کرنیل بیکر سے باقر پاشا ہو گئے۔ معاملہ رفت گذشت ہو گیا کسیکو وہ قضیۂ نامرضیہ یاد بھی نہ تھا مگر اسدفعہ آپ کی تکرار نے زخم تازہ کر دیے۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارا ہندوستان وحشت نشان ابھی کامل یورپین تہذیب کی خلعت سے بہمہ وجوہ مخلع نہین ہے۔ بدقسمتی سے ابھی کثرت کے ساتھ تاریک خیال کنسرویٹو موجود ہین رسم پردہ داری کو غیرت حمیت اور حیا و شرم کا ثمر خوشگوار سمجھتے ہین ہمارا لاکھ جی چاہتا ہے کہ ہماری نوجوان دوشیزہ۔ وضعدار۔ طرحدار۔ طناز۔ پری چہرہ۔ حور وش۔ جنس نازنین ہمارے جلسہاے تفریح و رقص و سرود و صحبت احباب باصفا۔ سیر و سفر مین اپنے غمزہاے دلربا او رعشوہاے جان ستان۔ پاک بولی ٹھٹول بتبسم

چہلون۔ بے عصمت اشارون کنایون سے یورپین بہنون کی طرح اِس دنیا کو ہمارے واسطے نمونہ بہشت بریں بنائین۔ مگر انھین کمبخت پرانے خیال کے وحشیون کی بدولت دلکی ہوس کم نکلنے پاتی ہے۔ اب فرمائیے جب آپ کا یہ ناگوار قضیہ پبلک سن پائین گے تو کسقدر غوغو شتو مچائینگے۔ ابھی ادھر تو اودھر مجھے اپنا رونا پڑا ہے اور کیا عجب ہر روشن خیال تہذیب یافتہ اسی عذاب مین مبتلا ہو۔

آپ جانتے مین بڑا مہذب آدمی مین نے اول تو شادی ہی ایسی کے ساتھ کی جو پڑھی لکھی دست و قلم تھی اور پھر طرہ میری صحبت اور تعلیم و تربیت کا اثر۔ مین نے بہت سی باتین واہیات شرم و حیا کی کم کرا دی ہین اب خدا کی عنایت سے ہر ریڈیکل سوشیل۔ معاملے مین وہ نہایت مستعدی اور چستی کے ساتھ میرے مقابلے مین رائے زنی کرتی اور سو سو طرح سے مباحثے پر جُٹ جاتی ہین۔ اگرچہ بعض اوقات اونکی آزادی حرکات [illegible] مقابلے مین رہ جاتا ہون اسیقدر ذلت کا باعث ہوتی ہے۔ مگر زنانہ جودت اور طبیعت داری دیکھکر ایک غیر مترقب خوشی بھی مجھے حاصل ہوتی ہے۔ الغرض شومی اتفاق سے کسی پرچے مین آپکے مقدمے کو اون نیکبخت نے بھی دیکھ پایا۔ مین باہر گیا تھا جون ہی گھر مین قدم رکھتا ہون بی صاحب نے شکرنی لی۔ اور اخبار میرے آگے پھینک دیا [illegible] میرے سر کی قسم اسمین دیکھو تو کیا اچھی خبر لکھی ہے۔ تم مجھپر بہت زور ڈالتے تھے کہ سب کچھ کرتی ہو مگر یہ واہیات پردہ ابھی تک چلا جاتا ہے۔ لو دیکھو یہ مس صاحب اسی بے پردگی کی بدولت اِس دہاڑے کو پہونچین کہان تو جاتی تھین اپنے سنگیتر کے پاس کہان اک راہ زن صاحب نے راہ کھوٹی کی۔ ایک تو ہوتی ہی آبرو پر پانی پھر گیا مرے پر سو دُرّے فضیحتا وہ ہوا کہ معاذ اللہ کا مقام ہے۔ ارے اِن فرنگیون فرنگنون کا یہی حال ہے۔ جب تک بات نہین کھلتی معاملہ گپ چپ رہتا ہے سب شرارت کے سے گھونٹ آتا رتے جاتے ہین۔ جب کسی کے انیلے پن سے بھانڈا پھوٹتا ہے تب البتہ چرچے ہوتے ہین۔ تم سمجھو کالی گری پھوٹی تو جھنکار نہ پھوٹی تو جھنکار۔ نا بابا مین اِس مین تمھارے ساتھ نہین۔ جو چاہو کرو میرا تو یہی عقیدہ ہے کہ راجہ بائی کے گنڈے گھر کا معاملہ بھی اسی بے پردگی کے صدقے مین ہوا۔ نہ وہ دونون پاسنگین کھلے خزانے جاتین نہ اون بدنظرون لچون کو ستانے کی ہمت پڑتی۔

المختصر گھر کے لوگون کو بھولا لگا ہوا ہے۔ نہائے چڑے کی طرح پھولی بیٹھی ہوئی ہین۔ عورت کا ہیکو خونی منڈا ہین یا شکاری بلڈاگ۔ مین جب گھر جاتا ہون چوٹ بچائے رہتا ہون مگر پھر بھی ایک نہ ایک بات ایسی ہو جاتی ہے کہ سارا نزلہ مجھی پر اوترتا ہے۔ آپ نے جرم کر کے اتنی سزا نہ پائی ہوگی جتنی مجھے اب

اپنے گھر کے ہاتھوں مل رہی ہے۔ جب زچ ہو کر باہر نکلتا ہوں تو وحشی غیر مہذب کنسر ویٹو خیال کے دگنی باز الگ آوازے کستے ہیں " کیوں جناب مسس پرائس کا قصہ آپ نے دیکھا غیرت کے تو یہی معنے ہیں کہ اسپر ہی پروست کی مخالفت کیجیگا اور کوئی نہیں پادری لوگ تو آپ کے ساتھ ہیں"۔

الحاصل میرا ناک مین دم ہے اور ہر دفعہ آپ ہی پر غصہ آتا ہے آپ کی قوم کو چاہیے کہ اس بات کو ملحوظ رکھے کہ اوسکی ہر حرکت کا اثر ہاؤگون پر پڑتا ہے — بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیے — کسی قوم اور ملک پر حکومت کرنا آسان نہیں سب سے پہلے اخلاق کی درستی مقدم ہے ٭

راقم

ایک نیا ہندوستانی مہذب

لوکل

میاں لکھنؤ صاحب بخیریت ہیں اور شہروں کی خیر و عافیت اور مژدہ صحتوری مزاج کے درگاہ خداوند کرم سے مستدعی ہیں۔

کل حضور پرنور والی ریاست کپورتھلہ کے تولد فرزند ارجمند کی تہنیت کا جلسہ تھا جناب کنور ہرنام سنگھ بہادر اہلو والیہ سکرٹری انجمن اور خان بہادر چودھری نصرت علی صاحب بہادر اسسٹنٹ سکرٹری کے اہتمام سے تمام مہمان نہایت درجہ محظوظ و مسرور آئے۔ گر جلسہ چونکہ بادشاہ باغ مین تھا ارباب نشاط کو وہان جانے مین بہت تامل ہوا ہنوز ملازمان مہاراجہ پٹیالہ کے حسن سلوک کا ذائقہ بھولا نہ تھا کئی رنڈیون نے تو انکار ہی کردیا اور جو بیچاری جی کڑا کرکے گئین وہ گورون سپاہیون کی صورت دیکھ دیکھ سہمتی رہین۔ بقول شخصے مار گزیدہ از ریسمان پیچیدہ مے ترسد ٭

اشتہارات

اردو شرح ایکٹ انتقال جائداد ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء

شرح ہذا جسکے زیر طبع ہونے کا اشتہار قبل اسکے دیا گیا تھا اب بضخامت ۱۰۱۲ صفحہ چھپکر طیار ہے۔ بغرض آسانی آخر مین فہرست مقدمات رولنگ وا شامل کی گئی ہے جس سے ہر مضمون اور ہر نظیر کا پتہ بہت جلد مل سکتا ہے۔ شائقین باداے قیمت نقد ۵ مع محصول ڈاک یا بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرمالین۔ اور اگر ناپسند ہو تو ایک ہفتہ کے اندر واپس کرسکتے ہین اس حالت مین محصول ڈاک اونکے ذمہ ہوگا ٭

المشتہر

رام پرشاد منصف پرتابگڈھ اودھ

اشتہار کلاہ کشتی دار ساخت امروہہ ضلع مرادآباد

ہمنے شروع ۱۸۹۲ء سے ایک کارخانہ کلاہ کشتی دار و گول کا کھولا ہے جسمین نادر کاریگر جمع کیے ہین ریشمی کام کلابتونی کام سلمہ کا کام عمدہ عمدہ ہوتا ہے اکثر ہر رنگ کلاہ یعنے اگرچہ سفید یا رنگ ہے تو سفید ہی ریشم کا ہوگا اور سیاہ یا ... ہے تو سیاہ ہی ریشم ہوگا اکثر طیار رہتی ہین اور طرح طرح کے زری و نیم زری و سادہ کلاہ طیار رہتی ہین کلاہ نہایت کفایت کے ساتھ فروخت ہوتی ہین زیادہ تعریف کرنا فضول ہے ملاحظہ سے کل کیفیت ظاہر ہو سکتی ہے۔ کلاہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ ہوتی ہین جو صاحب خریدنا چاہین کلاہ منگائین اپنا صاف پتہ تحریر فرمادین ٭

المشتہر

سید محمد ماجد حسین ایجنٹ کارخانہ کلاہ سید محمد خضر حسین

امروہہ ضلع مرادآباد

Study of English

آسانی سے اور بلا استاد انگریزی زبان سیکھنا چاہتے ہو تو یہ کتاب خریدو۔ اسمین تمام ضروری اور روزمرہ کے استعمال کے تمام الفاظ فقرے اور محاورے ترتیب وار مع معنی درج کیے گئے ہین۔ فقرے بطور سوال و جواب نہایت محنت سے منتخب اور تلاش کرکے لکھے گئے ہین۔ ممکن نہین کہ اس کتاب کا پڑھنے والا بہت ہی قلیل عرصہ مین انگریزی مین گفتگو نہ کرسکے مڈل کے طلبا کے لیئے تو اس سے زیادہ مفید کتاب آجتک طیار ہی نہین ہوئی جو خریدیگا تو پچھتائیگا۔ دو سو صفحہ کی کتاب اور ۱۴ قیمت، ویلیو پے ایبل مین سات جلد مع محصول ...

B... Mal... Baloogunj Agra

بابو امرناتھ بالوگنج آگرہ

اشتہارات

اردو شرح ایکٹ ١٨٩٢ء

شرح مذکور مؤلفہ رام پرشاد وکیل ہائی کورٹ مصنف پرتاب گڈھ (اودھ)
قریب ساڑھے پانسو صفحہ کے ونمبر ٩٢ تک چھپکر طیار ہے اور شائقین کو
بادائے پوری قیمت کل کتاب یعنی صہ رکے مل سکتی ہے۔ بقیہ اجزا دو مہینے کے
اندر بعد تیاری بلا قیمت ارسال ہونگے۔ علاوہ نظائر و دیگر کتب مستند کے
جنسے کہ تشریح دفعات میں مدد لیگئی ہے چند کا نام حسب ذیل ہے ۔
رسالہ رہن ۔ مولفہ فشر صاحب ۔ رسالہ رہن ۔ مولفہ کوٹ صاحب
رسالہ بائع و مشتری ۔ مولفہ ڈارٹ صاحب ۔ رسالہ قانون مولفہ
اسٹوری صاحب ۔ رسالہ تعبیر قوانین مولفہ میکسول صاحب ۔ رسالہ
مسائل قانون ۔ مولفہ بروم صاحب ۔ رسالہ رہن ۔ مولفہ میکفرسن صاحب
رسالہ فریب و غلطی مولفہ کر صاحب ۔ رسالہ جات معاہدہ مولفہ پالک صاحب
وچٹی صاحب ۔ کننگم صاحب و مدراس طہ وغیرہ و اصول قانون مولفہ
مارکبی صاحب وغیرہ ۔ وغیرہ ۔
اگر خریداران کو ناپسند ہو تو تاریخ پہونچنے سے ایک ہفتے کے اندر واپس
کرسکتے ہین صرف محصول دونون طرف کا انکے ذمہ ہوگا۔
جو صاحب بعد طیاری کل کتاب کے خریداری پسند کرین وہ اپنے
ارادے سے مطلع کرین ۔

المشتہر
رام پرشاد مصنف پرتاب گڈھ (اودھ)

١٨-٢-٩٢ **اشتہار** ١٠-٨-٩٢

(١) واضح ہو کہ ہمارے کارخانہ مین ادین فیس کی گھڑیان نہایت عمدہ مضبوط
اور وضعدار ریورسلسٹن نام کی آئی ہین جو چال مین بہت صحیح ڈائل پر
سنہلا گلٹ اور پھولدار کام کیا ہے ۔ قیمت صرف ١٣ روپیہ ہے
خانہ بھی عمدہ ۔ ایک کمانی اور ایک شیشہ فاضل دیا جائیگا ۔
(٢) باسٹن معہ ۔ یہ گھڑی بشکل مذکورہ بالا جملہ خوبیان رکھتی ہے صرف گلٹ
نہین ۔ قیمت کل ١١ روپیہ
(٣) سپلکس گھڑی ۔ بقول اسکے کہ کم خرچ بالا نشین نہایت عمدہ چال کی
ہے جسمین چابی لگی ہوئی ہے ۔ ایسی گھڑی اس قلیل قیمت کی دنیا کے
پردے مین نظر نہین آئی قیمت صرف ٦ روپیہ
(٤) یکا گھڑی ۔ یہ گھڑیان اسم باسمے ہین نہ زیادہ تعریف لغو ہے ۔ دراصل قابل تعریف تم
ہر جگہ سے لوگ تعریفین کرتے ہین قیمت صرف ٧ روپیہ ۔ اور بھی انواع اقسام کی
گھڑیان ہمارے کارخانے مین ملتی ہین ٥ روپیہ ٨ آنہ ۔ سے ... تک کی موجود ہین فہرست
منگوا کر ملاحظہ فرمائیے ۔ المشتہر ۔ رام کرشن ورما ۔ مالک کارخانہ جیون بریش ناتھ

ترجمہ سفرنامہ شاہ ایران بابت سیاحت یورپ

اعلیحضرت شاہ ایران نے جبکہ روس جرمن بلجیم لندن فرانس وغیرہ یورپ
کے ملکون کی سیاحت کی تو تمام کیفیت ضیافت مہمانی سلطنتون کا صاحب عالی
اپنے قلم سے لکھا یہ ایک نئی مثال ہے کسی بادشاہ نے سفرنامہ نہین لکھا ایسا
سفر کیا ہے اردو مین ترجمہ جلد بندھا ہوا طیار ہے ۔ قیمت معہ تصویر عکسی ١ ٫ ۔
معہ محصول ڈاک ۔

المشتہر
فرخی ۔ اوستاد فارسی ہز ہائینس نواب صاحب بہادر رامپور حال بریلی

مجموعۂ شعبدہ (یعنی) طلسمات کا دفتر

اس کتاب مین گلاب کے پھول کو چڑیا بنا کر اڑا دینا تین لڑکون کا صندوق
کے اندر سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا ۔ تماشا دیکھنے والون کی جیب
رومال کا بندوق کے فیر ہوتے ہی ثابت ہو کر چھاتے پر لٹک جانا ۔ کنوین
کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کا چلا ہوا روپیہ
ایک ڈبل روٹی سے نکلنا گھڑی کو منتر کے زور سے چلانا اور بند کرنا میز پر
کا سر ہر بات مین گفتگو کرے وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے عجیب شعبدے
کہ جنکو انگریز لوگ کرکے ہزارون روپیہ کماتے ہین معہ تصویرون کے درج
ہین ۔ اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین اگر غلط ہون قیمت واپس
کردون قیمت معہ محصول ۸ ٫ یہ کتاب ہندی و ناگری مین بھی ہے
قیمت دہی ۸ ٫

المشتہر
منشی تصویر شاہ مدیر و پرائیویٹ سکریٹری کمپنی جھانسی

تقویم اودھ پنچ

چونکہ بالطرافت وجدت کو زندہ دلی کا خیال اسطرح پیش نظر رہتا ہے جسطرح
وزیر خزانہ کو نئے ٹکس ۔ روس کو ہندوستان کے جدید راستے امیر کابل کو
ذرکشتی کے تازہ مہیلے ہماری لوکل گورنمنٹ کو واٹر ورکس کے اجرا کا لندن
١٨٩٢ء کی جنتری پیرایۂ ظرافت مین شائع فرمائی گئی ہے ۔ مضامین کی خوبی
و لطافت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ۔ خریداران پرچہ کی خدمت مین بلا قیمت
بھیجی گئی ہے ۔ عام خریدارون کے واسطے قیمت ٫ معہ محصول ۔ یہ جنتری انتہا
فروخت ہو رہی ہے بہت ہی تھوڑی سی جلدین باقی ہین ۔ جن صاحب
درکار ہو قیمت روانہ فرمائین جنتری بھیجدیا جاوے ۔

حسب الحکم ۔ حضرت اودھ پنچ

مضامین غیر

آز سر ما چو ہوش شد سرما
چیت مین گرمی جیٹھ مین گرما

مونث — مذکر

گرمی اب کی برس ہے ایسی سخت
سوکھ کر خار ہو گئے ہین درخت

لو کی شدت سے ہر طرف ہے پکار
وقنا ربنا عذاب النار

بس تفتہ ہے فرش روے زمین
روے دوزخ ہے آج سونے زمین

وہ ہوا گرم گرم چلتی ہے
آہ آنکھون سے اب نکلتی ہے

آنکھ بھی اشک سے نہین ہے تر
عاشقون کا جگر ہوا بستر

سرد مہری بتون مین آج نہین
سرد کافور کا مزاج نہین

گرم او خشک دونون ہین بھائی
بلغمی ہو گئے ہین سودائی

اُف ری گرمی وہ دھوم ہے تیری
حبشی ہو گئے ہین کشمیری

جیٹھ مین دھوپ کا تڑاقہ ہے
ہر انار آتشی پڑاقہ ہے

پیاس سے خار حلق نشتر ہے
العطش العطش زبان پر ہے

سوکھ کر آبلہ ہوا ہے گھر تڈ
آج خسخانون مین نہین ہے ٹھنڈ

جیٹھ مین تشنگی ہوئی جیسی
رمضان مین نہین تھی پیاس ایسی

پیاس بجھتی نہین بجھانے سے
گرمی جاتی نہین نہانے سے

سینہ پھنکتا ہے قلب پھنتا ہے
جانور تک بھی سر کو دھنتا ہے

نرخ غلہ کا انتظام کہان
ٹھنڈے پانی کا اہتمام کہان

غلہ جاتا ہے ریل پر چڑھکر
پانی آتا بھی برف سے بڑھکر

غلہ جاتا ہے بھاگ کر لندن
پانی نل سے ہو گئے مشفق من

بھوکھ مین پیاس کا مزا بھی ہے
کس کا آمین ٹوم گزا بھی ہے

فصل مین قحط اناج سولہ سیر
ارے بنئیو یہ کیسا ہے اندھیر

قحط سے رو رہا ہے ہندستان
رمضان سال بھر رہے مہمان

تسنہا مین اگر نفاق نہین
شرفا مین بھی اتفاق نہین

ہان زر دساکرو ذرا ہمت
قحط بھی دور ہو بڑھے دولت

گر ریاست کے لوگ باندھین کمر
غلہ جانے نہ پائے پھر باہر

نفع گر تاجرون کا ہے منظور
حالت عام پر نظر ہے ضرور

لیک تقلید نے کیا مجبور
عقل وانصاف مین پڑا ہے فتور

علم اخلاق کیون نہین پڑھتے
شرع کے کیون قدم نہین بڑھتے

کیون نہین سیکھتے ہو علم معاش
شب کو شطرنج دن کو گنجفہ تاش

قحط ہے روزگار کا بیشک
کیا تجارت نہین ہے زیر فلک

کیون ہے حرفت سے آپکو نفرت
سود کھانی ہی سے بڑھے دولت

آئین سفر گو بصورت سقر است
لیک اکثر وسیلۂ ظفر است

شرم آتی ہے کیا تجارت مین
چاہیے کچھ حیا ظلاکت مین

ہاے افلاس کفر سے بدتر
کھائے مُردار بھی جو ہو مضطر

کیا ہے تہذیب کیا ہے آزادی
نیچریت ہے دین کی بربادی

اسے تفسیر مین کرو تحریف
پھر نئی روشنی کی ہو تعریف

خرق اجماع کا جو ہو قائل
وہ بھی اسلام کے ہو پھر قابل

جسکے نزدیک ہے رسول خدا
جاہلیت کی رسم مین حاشا

حامی قوم دوستو وہ ہے
ماحی قوم دوستو وہ ہے

تقویت ہے یہ دین وایمان کی
تقویت ہے یہ ہر مسلمان کی

دین سے نفرت جو تمکو بالکل ہے
یہ ترقی ہے یا تنزل ہے

حفظ ملت کے ساتھ علم معاش
سیکھا آفرین ستو شاباش

گرچہ دنیا سراے فانی ہے
دین ہی وحی آسمانی ہے

عقل سے شرع ہو اگر باہم
آدمیت کی جڑ ہو مستحکم

سیکھ لو اتفاق کے ٹھٹکے
دور ہون سب نفاق کے کھٹکے

علم اخلاق کی ہے صاف سڑک
دور وحشت جو ہو رہی نہ بھڑک

آیا قرآن مین ہر کہ شاد رہم
کیون ہوئی مثوبت کی راہ بھی گم

ہان حسد کے عدد بہتر ہین
جنگ ہفتاد و دو کے انجھر ہین

کون تھا بانی حسد شیطان
انا خیر تگفت از انسان

طرز تعلیم نیچری بگذار
از خدا شرم دار اے ہشیار

علم وفن کز خدا کند غافل
جہل ازو بہتر است اے عاقل

رہ تفریط بدتر از افراط
عیش دنیا بود دو روزہ نشاط

غم دین خور نشاط دنیا گیر
لب انجام راہ مولی گیر

گر تہذیب آدمی باشی
ہمہ اخلاق ہاشمی باشی

راقم

برکفے جام شریعت برکفے سندان عقل
نیچری ہرگز نداند جام وسندان باختن

بقلم

قیامت نگار صفی پوری

لاٹ کی بحث میان ذرا ہونے دو
دل لگی خوب ہے ایسمبلی ہونے دو

لیجیے حضرت ہمارے حضور پُرنور ہز اکسلنسی ویسرائے گورنر جنرل لارڈ لینسڈون صاحب بہادر بالقابہ ہندوستان ہی مین تشریف رکھتے ہین اور وہان انڈیا آفس مین ابھی سے لگی بحث ہونے کچھڑی پکنے

کہ ہندوستان کا آیندہ ویسراے کون ہوگا - اسپر لطف یہ کہ بحث ہوتے ہوتے گرما گرمی کی نوبت پہونچی - کچھ آپ سے سکرٹری آو اسٹیٹ مصر ہین کہ جناب لارڈ لنسڈون صاحب بہادر - دیگر مشیر بجد ہین کہ نہین کوئی اور شخص ہو - اودہر لوگ منتظر ہین کہ دیکھین یہ اونٹ اب کس کروٹ بیٹھتا ہے - مگر کچھ تہ نہین ہوتا ہے - مگر جناب - ہماری تو صلاح ہے کہ سکرٹری آو اسٹیٹ اور دیگر مشیر لوگ چندے یون ہی جھگڑتے تکرار کرنے دیا جائے - اور جھٹ پٹ حضور اینجانب کو ہندوستان کا آیندہ لاٹ صاحب مقرر فرمادیا جائے کیونکہ ویسرائیٹ مظہری ہندوستان کی اور مابدولت ہین بھی ہندوستانی دیسی آدمی - لہذا معاملات کی تہ تک جس پھرتی کے ساتھ ہم پہنچ سکینگے ناتوبہ چھوٹا کر پل بھر مین دور کی کوڑی اسلاح ول پالیسی ڈھونڈھ نکالین گے مجال کیا جو کسی اور سے پانچ برس کے عرصے مین بھی نکلنا کیا سمجھنے پتہ تک لگ سکے - مگر حضرت ایک مشکل اور بھی ہے - ہمارے حضور فیض گنجور ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر سر آکلنڈ کالون صاحب بہادر بھی عنقریب ہم لوگون کو داغ مفارقت - معدمہ مہاجرت عطا فرمانے والے ہین - کل کو انڈیا آفس مین اسبات پر بھی بحث چھڑے گی کہ آیندہ ممالک مغربی و شمالی کا ہز آنر کون ہوگا - پس لحاظ جھگڑہ بالا اینجانب مناسب تصور فرماتے ہین کہ ویسرائیٹ کے ساتھ ہز آنریت کا عہدہ بھی مابدولت کو عنایت فرمادیا جائے - اسمین فائدہ یہ ہوگا کہ ادہر گورنمنٹ کو ایک تنخواہ کی بچت ہوگی اور ادہر حضور اینجانب کو دوہرے عہدے - ڈبل حکومت کی خوشی - بقول شخصے -

پانچون گھی اور سر کڑاہی مین

بجا ارشاد ہوا - مگر ذرا یہ تو فرمائیے - دشمنون کے دماغ پر اندنون کہین گرمی تو نہین چڑھ گئی ہے - ہونہ - بڑے کہین کے وہ بن کے آئے ہین - خدا کی شان - آپ اور ویسرائیٹ کا نازک عہدہ - ہز آنریت کا اہم منصب - چھوٹا منہ بڑی بات - کیا پدی کیا پدی کا شوربا - پھر پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل لیاقت و یاقت تو خاک نہین اور خیالات اتنے بلند - لاحول ولا - ہین جھونپڑے مین خواب دیکھین محلون کا - مرد آدمی ہوش مین آؤ - ہوش کی باتین کرو - ورنہ خدانا کردہ کوئی ایرا غیرا سن پائے گا تو ویسرائیٹ کے عوض پاگل خانیکی ہوا کھانا پڑیگی - پھر ساری شیخی - تمام بلند خیالی نزلہ بنکر ناک کی راہ خارج ہوجائے گی - بس بس - خاموش خاموش - زبان سنبھالیے - منہ مین لگام دیجیے - اینجانب کی شان مین ایسے ناملائم کلمات - توبہ کیجیے توبہ - آپ کیا جانین - مابدولت مین کسقدر قابلیت - کتنی لیاقت بھری ہوئی ہے - بندہ پرور خیر سے وقت تو آنے دیجیے پھر دیکھیے گا وہ وہ جوہر لیاقت نفس علمیت دکھائے - ایسے ایسے عالی انتظام - اعلے کام نمایان کیے جائینگے جو آجتک کسی بندہ بشر سے ہونا تو درکنار - کسو کو سوجھے بھی نہونگے - سنیئے سب سے ضروری

مسئلہ لازمی معاملہ حیات و ممات کا ہے - مابدولت کو یہ امر ہرگز ہرگز گوارا نہوگا کہ اونکی رعایا آئے دن یون بے موت مرکر ہندوستان خالی کرتی جائے اور نقشہ مردم شماری مین خلل پیدا کرے - اسلیے سب سے پیشتر حضور اینجانب حضرت عزرائیل کے نام حکم جاری کرینگے کہ بہت جلد فی الفور اپنے ٹرنس ہندوستان جنت نشان سے محکمہ قضا اوٹھالین پھر جناب میکائیل کو تاکید فرمائین گے کہ ہمیشہ وقت پر بلاتکلف موسلادہار مینہ برسا کر زراعت کو سرسبز - رعایاے ہند کو شاداب رکھا کرین - کبھی بھولکر بھی سوکھی نہ ستائین کہ دور تون کو ٹونے ٹوٹکے کے ہل جوتنے کی تکلیف - اور لوگون کو ڈانا میٹ کے گولے چھوڑنے کی دقت برداشت کرنا پڑے - ان کارروائیون کے بعد مابدولت حفظان صحت اور ترقی دولت کی جانب خیال عالی رجوع فرمائینگے - اگرچہ محکمہ ممات کی مسدودی کے بعد حفظان صحت کی چندان حاجت نہوگی - مگر بیماری علالت - ناسازی طبیعت کے احتمال سے ایک محکمہ بنام محکمہ حیات - بجاے محکمہ ممات بالضرور قائم کرنا پڑیگا اور چونکہ حفظ صحت کے لیے صاف پانی - صاف ہوا - صاف مقام اشد ضروری امور ہین اسواسطے مابدولت کمال سیر چشمی سے موجودہ آب مصفا کے نلون کو جو ابتک صرف چند شہرون ہی محدود ہین گانون گانون - دیہات دیہات - بلکہ گھر گھر پہونچا کر تمام رعایا کا ہاضمہ قوی فرمائین گے تاکہ زراعت کی افزونی - غلے کی ارزانی سے خلاف عادت دو وقتہ شکم سیری سوے ہضمی نہ پیدا کرسکے - ہرچند کالے ہندوستانی باوجود مرفہ الحالی اور خوش گذرانی کے اپنی جبلی عادت - نیچرل خصلت سے مجبور ہوکر ٹل کی صورت دیکھتے ہی بجاے اسکے کہ اینجانب کی دریادلی کے شکرگذار ہون - اولٹے شکوہ شکایت - داد فریاد - آہ و نالے کا پل باندھے بغیر ہرگز نہ رہین گے مگر جب وہ دیکھین گے کہ سلامتی سے ہمارے لاٹ صاحب بھی کالے ہی آدمی ہین تو مثل مشہور ہے الجنس یمیل الی الجنس* - وہ ضرور ہی اینجانب شریف کا تھینکس ادا کرینگے - اور نہ کرینگے تو قومیت کے لحاظ سے کچھ پرواہی نہ ہوگی - صاف ہوا کی بابت اینجانب کو زیادہ انتظامی ہوا و ہوس کی ضرورت نہ پڑیگی کیونکہ یہ جگہ کی صفائی پر منحصر ہے - مقام صاف ہوگا تو ہوا خود بخود صاف ہوجائے گی - پس صفائی مقام بدرجہ غائت لازمی بات ہوگی جسمین اللہ نے چاہا تو وہ صفائی طبیعت دکھائی جائے گی کہ چند ہی روز مین ہر چہار طرف صفائی ہی صفائی کیا معنے صفایا نظر نہ آئے تو بات نہین - باقی رہی ترقی دولت - شوئیے انکم ٹکس کی بدولت چشم زدن مین حاصل ہوجائیگی - اسیطرح دیگر ضروری اور غیر ضروری باتون کو بھی سمجھ لیجیے - چلیئے جھگڑا اٹھے - مابدولت شاد - رعایا آباد - الٰہی رحم کر - آج تو بیطرح حواس اوڑے ہوے نظر آتے ہین

انٹی کانگریس کی نیچرل حالت

پر گر گئے دُم جھڑ گئی پھرتے ہین لنڈورے - چُون چُون کرو حضرت

مین کہتا ہون کہین گھانس تو نہین کھا گئے - ہزار سمجھاؤ مانتے ہی نہین -
ارے تم اور ڈپٹی کی کا حوصلہ - لفٹنٹ گورنری کا ارمان - پھر خدا کی خدائی
مین دخل - عزرائیل کے نام حکم میکائیل کو تاکید - نعوذ باللہ - استغفر اللہ -
معاذ اللہ - کیا کفر بکتے ہو - توبہ کرو توبہ سے

بت کرین آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

بہت اچھا صاحب بہت اچھا لیجیے توبہ توبہ - منہ کھول کے توبہ - زبان
ہلا کے توبہ - کان تھام کے توبہ بلکہ ہر دم مین توبہ بس اب تو خوش ہو گئے *

الراقــــــــــم

دیکھیے کرتی ہے کیا فصل بہاری انصاف
گل و بلبل مین ہے جھگڑا کہ چمن کس کا ہے

(شعاع طریف)

ہمکو جب کہتے ہو سر کہتے ہو
غیر کو مائی ڈیر کہتے ہو

ہائے ری حسرت! سچ تو یہ ہے کہ بیچارے ڈپٹی کلکٹرون کے لیے
ہزارون ہی باتین ایسی ہین جنہین سمجھدار کی موت ہے - جوتے ٹوپی کا
جھگڑا تو ایک طرف رہا اب تیجیے القاب آداب پر بھی تکرار نہین نہین ہوتی
بیزار شروع ہو چلی - پچھلے زمانے کے دقیانوسی حضرات جو انگریزی
طرز معاشرت سے ناواقف تھے اونھین کسی انگریز نے سر لکھا اور
تیجیے ’’آپ کا تابعدار‘‘ لکھدیا تو گویا اونھین ہزار روپیہ کی جاگیر دیدی خوش
ہین پھولے نہین سماتے نان پاؤ ھو رہے ہین عبا سے باہر ہوئے جاتے
ہین جس ذرہ چٹھی آئی اور کسی انگریزی دان سے ترجمہ کرایا گیا القاب دیکھتے ہی
اوچھل پڑے گھنٹون اسی کا تذکرہ مہینون اسی کا چرچا رہا -

ایک - واللہ ان فرنگیون مین جو حضور کا اعزاز ہے کسی کو آجتک نصیب نہین ہوا
دیکھیے کلکٹر ضلع حضرت کا کلکٹر کا ہیکو بادشاہ ضلع کیے اوسنے
حضور کو سر لکھا! اللہ ری وقار! اللہ رے اعزاز!!

دوسرا - جناب خالی سر سے دماغ کیون پھرا ہے ذرہ پیرون کی طرف تو
نگاہ ڈالیے - آپ کا خادم جیسے کوئی ماتحت اپنے افسر کو لکھے -
سچ ہے خدا نے حضور پرنور کا مرتبہ ہی اتنا بلند کیا ہے -

ڈپٹی صاحب ہین کہ ریشہ خطمی ہوئے جاتے ہین جی مین کس لائق
ہون یہ حکام والا مقام کی نوازش ہے عزت افزائی ہے
عنایت ہے کرم ہے من آنم کہ من دانم الغرض اسی قسم کے
انکسار آمیز فقرے منہ سے کہ رہے ہین کہین دل ہی دل مین خوشی
کے مارے ایکٹ ۱۴ سنہ کی جلد یا بورڈ کے سرکلرون کا

مجموعہ ہو رہے ہین -
ایک تو وہ زمانہ تھا اور یا آج کل کی نئی اُمت کا قصہ سنیے
ذرا ذرا سی بات پر زہر کھانے کو طیار ہین - کلکٹر صاحب نے
کہین چٹھی مین خالی سر لکھدیا ڈیر نہ لکھا تو لیجیے آفت آگئی
خفا ہین رنجیدہ ہین کھانا نہین کھاتے منہ لپیٹے ٹوٹی ہوئی
آرام کرسی پر اٹوائی کھٹوائی لیے پڑے ہین - خدمتگار کھڑا
ہے ’’حضور کھانا میز پر ہے‘‘ کچھ جواب نہین، گھر سے ماما بلانے
آتی ہے ’’خاصہ دسترخوان پر ہے‘‘ کچھ پروا نہین -
شدہ شدہ اسکی خبر گھر مین پہونچی اور سرکار ابی بیگم صاحب
(یا میم صاحب جو چاہے دل خوش کرنے کو کہ لیجیے) کے کوٹ
سے سیلے گئے -

بی بی - آخر یہ ماجرا کیا ہے آج نصیب دشمنان کیا کچھ مزاج بدمزہ ہے؟
میان - مزاج تو بدمزہ نہین مگر نوکری سے دل ضرور پھیکا ہو گیا ہے ۔ ان
لوگون نے سچ کہا ہے

ادتم کھیتی مدھم بان
نکشٹ چاکری بھیک ندھان

اب افسرون کو اپنے اسسٹنٹ اور مددگارون کا ذرا
بھی خیال حفظ مراتب باقی نہین رہا - لیکن اب کیا کیا جائے
اس عمر مین نوکری بھی چھوڑتے نہین بنتی - ہائے افسوس!
بندگی بیچارگی ہا!

بی بی - آخر مین بھی تو سنون فرنگی نے کونسی بے توقیری کی کیا
خدانخواستہ بنگلہ سے نکلوا دیا - ملاقات بند کر دی یا کرسی
نہین دی -

میان نہین یہان تک تو نوبت نہین پہونچی مگر آج مجھکو کلکٹر صاحب نے
چٹھی مین صرف سر لکھا ہے حالانکہ اور سب حکام مجھکو
مائی ڈیر سر لکھا کرتے ہین اور مین نے انھین کلکٹر صاحب
کی ایک چٹھی نواب محمد حسن خان کے نام دیکھی ہے اونکو
مائی ڈیر محمد حسن لکھا ہے - اس سے زیادہ اور بے توقیری
کیا ہو سکتی ہے -

بس تمکو اسی بات کا رنج تھا - ایسی بے سر پیر کی باتون کا
خیال ہی فضول ہے کوئی تمسے اُنسے رشتہ ناتہ نہین برادری
نہین دوستی نہین پھر اونکے بیچ کی مدارات پر رنج کرنا
واہیات ہے -

میان - تم ان باتون کو نہین سمجھتین ایسی ہی چھوٹی چھوٹی باتون سے
دلی خیالات کا اندازہ ہوتا ہے میری سمجھ مین کلکٹر صاحب

نار اض ہین ۔ دیکہو انھون نے مجھے کبھی کھانے پر بہی نہین بلایا ۔

الغرض اسی قسم کے صدہا فرضی شکایتین پیدا کر کے ہمارے نوجوان افسر دلگرفتہ او مغموم رہا کرتے ہین ۔ خدا کرے کوئی ان بیچارون کے مصائب انگریزون تک پہونچا دے تاکہ آیندہ وہ لوگ ایسی باتون کا لحاظ رکھا کرین اور خاکی صاحب لوگون کو ناحق کے رنج سے بچنے دین ۔

ر ا ـــــــــــــــــــــ م
زنیر ع

ایک صاحب کا پچھتاوا

منشی عزیز الدین احمد صاحب نے حال مین ایک نیا ناول جسکا نام شامت اعمال ہے تصنیف کیا ہے اور اسمین ایک نوجوان مسلمان کی سرگذشت لکھی ہے جو انگریزی فیشن انگریزی سوسائٹی اور انگریزی لباس کا دلدادہ تھا جسطرح یہ پرانی مثل ہے کہ آدمی کچھ کھو کے سیکھتا ہے اسی طرح یہ حضرت بہی بہت کچھ کھو کے سیکھتے ہین اور اپنی پچھلی بے اعتنائیون فضول خرچیون اور حماقتون پر نادم ہین ۔ کتاب ہنوز شائع نہین ہوئی ہے اسلیے انکی مفصل کہانی تو کتاب کے چھپ جانے پر معلوم ہوگی لیکن اسمین کے چند اشعار ہم نذر ناظرین کرتے ہین ۔ جب انگریزی آشنا سے خوب تباہ ہو کر حضرت گوشہ نشین ہوئے اسوقت یہ اشعار انکے ورد زبان تھے ۔

وہو ہذا

سر مین فیشن کا نہین اب مرے سودا باقی	دلمین میئرز کا کچھ بہی نہین دہڑکا باقی
کرتے کی اب ہے ضرورت نہ ہوس کالر کی	دلمین نکٹائی کا بہی اب نہین کانٹا باقی
لال موزہ ہو ڈریس سوٹ ہین یا ہو کالا	ریشمی یا کہ ہو سوتی نہین جھگڑا باقی
کھانا کھانے کو ڈریس سوٹ بہی پہنا (کھانے کے وقت کا لباس)	کیون ہو اب ٹائی کی رنگت کا جھگڑا باقی
حسن یورپ کا نہین شوق نظارا دلمین	لیڈیون کا نہین سر پر کے سایا باقی
بال ہوتے رہین ہر روز بکر کو دیکھے	اچھے کی نہ ہوس ہے نہ تمنا باقی
جب تمھارا جی چاہے بلائے نہ بلائے مجھکو	کچھ کلب مین نہین شرکت کی بہی پروا باقی
ہے کہان بہات کی خواہش نہ ملن کا لالچ	اب نہ سپر اور ڈنر کا نہین چسکا باقی
مچھلی کا ٹونا چھری سے یہ قباحت کیسی	روٹی کھانے مین نہین ہاتھ کو خطرا باقی
نیند آتی نہ تھی دن رات بلون کے ڈر سے	اب ہے آرام کہ بکنا نہین دینا باقی
جسقدر ملتی ہے تنخواہ بہت کافی ہے	قرض کا ڈر نہ مہاجن کا ہے خطرا باقی
کام رکتے نہین مجھسے ہین ادب کوئی	اگر ہے اسٹاف مین سر دانہ بیرا باقی

خواب غفلت سے بہت جلد مین چونکا غافل
پچھلی حرکات کا ہر ہے مجھے صدما باقی

غزل بے بدل

افسر الشعرا سٹر اودھ پنچ صاحب بہادر دام مذاقہ ۔ اسوقت مین ایک غزل ارسال حضور کرتا ہون جو میرے ایک دوست لالہ صاحب متخلص بہ منشی کی تصنیفات سے ہے ۔ اسکو بغور ملاحظہ فرمایئے مگر اوکارلیس نہین ۔ میری ہدایت کے موافق ۔ مارکین کی دھوتی باندہیے اور اوسکی ایک کانچھ کھول دیجیے ۔ نرریکو جسپر بڑی سی مٹی کی چلم رکھی ہوا و دہقون دہنیا نکلتا ہو ہاتھ مین لیکر کرسی پر اکڑ کر بیٹھ جایے اور اسٹیٹ کی عینک لگا کر غزل کو ملاحظہ فرمانا شروع کیجیے ان ایک بات بھول نہ کسی کان مین قلم بہی دبا ہوا ور سامنے ایک مٹی کی دوات ہو جسمین واجد علی شاہ کے کلکتے چلنے کے وقت سوت ڈالے گئے ہون ۔

اسطور پر پڑھنے مین اگر آپ کو شاعری کا ذائقہ نہ حاصل ہو اور ہنستے ہنستے فرش پر لوٹ نہ جائیے تو میرا ذمہ ۔ حضرت حق یہ ہے کہ غزل کے ہر ایک مصرعہ سے فصاحت بلاغت نازکخیالی یون ٹپک رہی ہین جیسے تازہ جلیبیون سے شیرہ ۔ میرے خیال مین لالہ صاحب کے جسم مین قاعدہ تناسخ کے موافق سودا اور میر درد کی روح باہم گھوب کر پھونک دی گئی ہے ۔ لیجیے غزل یہ ہے ۔

طائرون کا پرا خورشید پہ سایا الٹا	کیا زمانہ نے نیا رنگ دکھایا اولٹا
شہ کو ہو وے ورندے وا ابابیل غضب	کر دیا روز مین اندہی ولنگایا اولٹا
مرغ نے رقص مین اب خوب نچایا طاؤس	کیا ڈفالی نے ربانے کو بجایا اولٹا
راستگو یان شرم کھائے چلے جائین	حق مین ڈگری ہوئی جو حلف اٹھایا اولٹا
بیگہ ان خانے مین ہے آگ بکایا یوہی	زندہ طاؤس کو چھپے پہ نچایا اولٹا
پیش بلبل کے کرے زاغ و زغن قوالی	موش بلی کو بڑے زور بھگایا اولٹا

حرز کن ایدل منشی کہ زمانہ باریک
پھر سے اب جام کی حکمت کو چلایا اولٹا

ر ا ـــــــــــــــــــــ م
ج ۔ ب ۔ فروغ

قطعہ تاریخ انتقال پنڈت تربھون ناتھ ہجر

(ریختہ کلک گہر سلک جناب پنڈت رتن ناتھ صاحب در سرشار سابق فسانہ آزاد منبیا اخبار)

سدہارے جہان سے جوانی مین آکے	مرے یار صادق مرے خواجہ تاش
ہوئی آج بیوہ عروس سخن	جگر ہے فصاحت کا بہی پاش پاش

ہے معروف ہین وہ جا شاعری ۔ آشنا جب سے یہ نوحہ دلخراش
نئے رنگ کی فکر تھی روز و شب ۔ نئی بندشون کی ہمیشہ تلاش
ہنسا دیتے روتے کو ایک بات مین ۔ بڑے بذلہ سنج اور بڑے یار باش
زروے بحا سال ہجری ۔ سروش ۔ بگفتا شدہ ہر بیکنٹھ باش

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ؛ ورنہ در مجلس رندان خبرے نیست کہ نیست

آجکل ایک انگریزی پمفلٹ نے جسکو کسی مخالف نے سابق کے مسٹر مہدی حسن تحصیلدار و منصف اودھ اور گزٹڈ ڈاملی ۔ اور حال کے نواب فتحنواز جنگ ہوم سکرٹری گورنمنٹ نظام اور لیڈی فتحنواز جنگ کی تفضیح کی غرض سے فرضی طور سے تو لکھنؤ مین باد سے منگوا ۔ مرزا باقر حسین اور در اصل کسی آتش زبان عدو نے بمبی سے شائع کیا ہے ۔ سولن سے میکراود و تک گوناگون سے تواتر ۔ اور تقاطع تلاطم امواج تعجب و تفکر کا نظارہ بنا رکھا ہے ہمین جوش لکھنے والے نے شاہدیان کے عارض سے اس درازدستی کے ساتھ برقع حیا اتارا اور معشوقہ واقعات مندرجہ کے سر سے رداے عصمت اس بیباکی سے کھینچ لی ہے کہ قیصر تہذیب اس تمام قصۂ مرضیہ اور قصۂ ناپاک کو ٹھوکر مار کر نہایت تنفر سے روان دامن بچا اور بلعث کو زبان حال یہ شعر پڑھتے اس کامیابی پر شادان چھوڑ گئی ہے ۔ ع

شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی ؛ گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

چونکہ فسانہ نگار زمانہ نے اس کامیڈی کے ابتدائی سین ابھی کچھ ہی دن ہوئے اسی لکھنؤ سے شروع کئے تھے بہت سے یاران طریقت اور آشنایان بحر معرفت اسی ذوق شوق سے بالاجتماع و بالانفراد مشتاق ہین کہ اس پردۂ خفا مین جھکبے دھوئین کی توپ داغنے والے "رند عالم سوز" کا پتا چل جا اور جیسا مشہور ہے یہ ساری داستان اسدفعہ تماشا گاہ عدالت مین نمودار ہو کی صورت سے پھر دلکشی اور دلفریبی کرے اور یاران از یاد رفتہ "ذکر عیش بہ از عیش" کی لذت سے لطف یاب ہون اگر بفرض محال ان حسن قصے پر ہم صداقت کی مقدس نظر ہی ڈالین تو کئی غلطیان بادی النظر مین پہر بھی رہتی ہین یعنے اس کہانی کے زمرے پر آنے کا زمانہ شمہ ہو ہی نہین سکتا ۔ اور اس زمانے مین وہ حضرات جو اس طوفان عشرت رانی مین "اس جہاز دلکش" (ای تو بہ وہ کشتی) پر اپنے اپنے مستولون کو بادبان ہوا و ہوس سے مسلح کرتے ہوئے کہے جاتے ہین ۔ مثل ملاحان طوفان زدہ حوادث زمانہ کے تھپیڑے کھا کھا کر ایک سے جدا کہین کے کہین پہونچ گئے تھے ۔ علے ہذا مسٹر ا گسن کہین تشی نہین گئین ۔ ان سے غرض ہو تعین تو مضائقہ نہ تھا سنگو لکھنؤ کیا ٹیپالہ تک جانا ہوگا ۔ ایک نکتہ اور ہے اگر لکھنے والے کا پتا چل گیا (جیسا کہا جاتا ہے) تو نواب صاحب کے واسطے نالش کرنا کیا نتیجہ پیدا کریگا ۔ اس سوال کا جواب بدون دھوکا دہی حالات مضیہ محال اور زبان نا صحیح شفق مصالح مختلف بیان نصیحت مین اہل سوا ایمان یا ضمیر حالات گذشتہ واقعات صحیحہ ۔ مقدار و تعداد ثبوت ۔ نتیجہ شہرت و تشہیر کا فرق و تحقیقات زیر تحقیق ۔ ان سب پر غور کرنے سے جو رائے قائم ہو وہی قابل اعتبار ہے کیا سبب کہ اپنے چہرے کے دانت خود ہی معلوم ہوتے ہین سہنے والے ہی کا دل جانتا ہے جو تاکس جگہ دیتا ہے ۔

راف

اشتہارات

اردو شرح ایکٹ ۱۸۹۲ء

شرح مذکور مولفہ رام پرشاد وکیل ہائی کورٹ ومصنف پرتاب گڈہ (اودہ) قریب ساڑھے پانسو صفحے کے ۹۲ء تک چھپکر طیار ہے اور شائقین کو بادائے پوری قیمت کل کتاب یعنی صہ کے مل سکتی ہے بقیہ اجزا دو مہینے کے اندر بعد تیاری بلاقیمت ارسال ہونگے علاوہ نظائر و دیگر کتب مستند کے جسے کہ تشریح ہذا مین مدد لیگئی ہے چند کا نام حسب ذیل ہے۔ رسالہ بیع۔ مولفہ فشر صاحب۔ رسالہ رہن۔ مولفہ کوٹ صاحب رسالہ مائع دستبری۔ مولفہ ڈارٹ صاحب رسالہ قانون مولفہ اسٹوری صاحب۔ رسالہ تعبیر قوانین۔ مولفہ میکسول صاحب۔ رسالہ قانون۔ مولفہ بروم صاحب۔ رسالہ رہن۔ مولفہ میکفرسن صاحب رسالہ فریب وغلطی مولفہ کر صاحب۔ رسالجات معاہدہ مولفہ پالک صاحب و جٹی صاحب۔ کننگم صاحب و سدرلینڈ وغیرہ و اصول قانون مولفہ مارکبی صاحب وغیرہ۔ وغیرہ۔

اگر خریداران کو ناپسند ہو تو تاریخ پہونچنے سے ایک ہفتے کے اندر واپس کرسکتے ہین صرف محصول دونون طرف کا انکے ذمہ ہوگا۔

جو صاحب بعد طیاری کل کتاب کے خریداری پسند کرین وہ اپنے ارادے سے مطلع کرین۔

المشتہر

رام پرشاد مصنف پرتاب گڈہ (اودہ)

اشتہار

۱۰-۲-۹۲ ۱۷-۸-۹۲

(۱) واضح ہو کہ ہمارے کارخانہ مین ادنے فیس کی گھڑیان نہایت عمدہ مضبوط اور وضعدار ریورسیلٹن نام کی آئی ہین جو چال مین بہت صحیح ڈائل پر شنہلا گلٹ اور پھولدار کام کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۳ روپیہ خانہ بھی عمدہ۔ ایک کمانی اور ایک شیشہ فاضل دیا جایگا۔

(۲) باستثنی بعد۔ یہ گھڑی نسل مذکورہ بالا جملہ خوبیان رکھتی ہے صرف ملکٹ نہین۔ قیمت کل ۱۱ روپیہ

(۳) سیملکس گھڑی۔ بقول اسکے کہ کم خرچ بالانشین نہایت عمدہ چال کی ہے جسمین جابانی لگی ہوئی ہے۔ ایسی گھڑی اس قلیل قیمت کی دنیا کے پردے مین نظر نہین آئی قیمت صرف ۶ روپیہ

(۴) بگا گھڑی۔ یہ گھڑیان اسم باسمے ہین زیادہ تعریف لغو ہے دراصل قابل تعریف ہر ہر جگہ سے لوگ تعریف ہی کرتے ہین قیمت صرف ۸ روپیہ۔ اور بھی انواع اقسام کی گھڑیان ہمارے کارخانے مین قیمتی ۶ روپیہ سے ۴ آنہ ۵۰ روپیہ تک کی موجود ہین فہرست منگواکر ملاحظہ فرمایئے۔ المشتہر۔ رام کرشن ورما۔ مالک تجارت جیون پرشاد

ترجمہ سفرنامہ شاہ ایران بابت سیاحت یورپ

اعلیحضرت شاہ ایران نے جبکہ روس جرمن بلجیم لندن فرانس وغیرہ یورپ کے ملکون کی سیاحت کی تو تمام کیفیت ضیافت مہمانی سلطنتون کا اپنے قلم سے لکھا یہ ایک نئی مثال ہے کہ کسی بادشاہ نے سفرنامہ نہین لکھا تھا فقرکیا ہے اردو مین ترجمہ مجلد بندھا ہوا طیار ہے۔ قیمت معہ تصویر عکسی ۱/ آنہ معہ محصول ڈاک

المشتہر

زخمی۔ استاد فارسی ہر ہائینس نواب صاحب بہادر رامپور وابریلی

مجموعہ الشعبدہ (یعنی) طلسمات کا ڈھیر

اس کتاب مین گلاب کے پھول کو چڑیا بنا کر اڑا نا تین لڑکون کا صندوق کے اندر سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا۔ تماشا دیکھنے والون کی جلیہوئے رومال کا صندوق کے فیر ہوتے ہی ثابت ہو کر چھاتے پر اٹک جانا۔ کبوترون کی ڈال ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کا جلا ہوا رومال ثابت کرکے ایک ڈبل روٹی سے نکالنا لکڑی کو منتر کے زور سے چلانا اور بند کرنا۔ میز پر کٹا سر ہر زبان مین گفتگو کرے وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے عجیب شعبدے کرکے ہزارون روپیہ کماتے ہین۔ تصویرون کے درج ہین اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین اگر غلط ہون قیمت واپس کردون قیمت معہ محصول ۸/ یہ کتاب ہندی و ناگری مین بھی ہے - قیمت دہی ۸/

المشتہر

تصویر شاہ وزیر اعظم محمد جمال الدین حسینی

تقویم اودھ پنچ

چونکہ باظرافت وجدت کو زندہ دلی کا خیال اسطرح پیش نظر رہتا ہے جسطرح وزیر خزانہ کو نئے ٹکس۔ روس کو ہندوستان کے جدید راستے امیر کابل کو زرکشی کے تازہ حیلے ہماری لوکل گورنمنٹ کو ڈاکٹر ورکس کے اجرا کا لندن ۱۸۹۲ء کی جنتری بپیرایہ ظرافت مین شائع فرمائی گئی ہے۔ مضامین کی بوالعجبی دلطافت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے خریداران پرچہ کی خدمت مین بلاقیمت بھیجی گئی ہے۔ عام خریداران کے واسطے قیمت ۸/ مع محصول۔ یہ جنتری ہاتھوں ہاتھ فروخت ہورہی ہے بہت ہی تھوڑی سی جلدین باقی ہین۔ جن صاحب کو درکار ہو قیمت روانہ فرمائین جنتری بھیجدی جاے۔

حسب الحکم۔ حضرت اودھ پنچ

مضامین غیر

بہار آئی ہے پتھر تانتے پھرتے ہین دیوانے

دیکھو دیکھو ہٹو بچو وہ اینٹ آئی وہ پتھر آیا ابھی کنپٹی اوڑ گئی ہوتی خدا نے خیر کی اے وہ اور ڈھیلا آیا ابھی یہ کیا آفت ہے - وہ اور بعد اکا ہوا ابکی مرتبہ تو بہت ہی - وہ وہ پتھر آیا (سر بچا کے) وہ اور اینٹ آئی -

اینٹ پتھر کا مینہ برس رہا ہے مگر خیریت ہے کہ پھینکنے والے کے ہاتھ مین طاقت نہین اور نگاہ دیکھی کمزور ہے نشانہ نہین تاک سکتا -

آخر یہ ہے کیا جو دھادھم ڈھیلے اور اینٹ پتھر برس رہے ہین -

ہوتا کیا ہے مسٹر میکلین صاحب بہادر مسٹر ہیوم پر خفا ہین اور جوش عتاب مین دیوانہ وار حملے کر رہے ہین -

پھر مسٹر ہیوم صاحب کیون اپنی حفاظت نہین کرتے اور اگر حفاظت نہین کرتے تو جگہ چھوڑ دین ذرا ہٹکر کھڑے ہو جائین -

کچھ حاجت نہین ہے ایسے بےتکے پن کی ڈھیلا بازی سے یہان کچھ نہین بگڑتا -

اسکی علت کیا ہے -

علت نہ پوچھیے مسٹر ہیوم صاحب ہندوستان کو ہدایت کرتے ہین کہ گورنمنٹ کی طرف سے بدگمانی کے خیالات کو اپنے دماغ مین جگہ دے اور جان نثاری و فرمانبرداری مین ثابت قدم رہے -

گورنمنٹ کے حضور مین عرض کرتے ہین کہ الکریم اذا وعدہ وفا پر عمل کرے مسٹر میکلین فرماتے ہین کہ ہندوستان کے زخمی گدے کی پیٹھ کا گوشت نوچتے رہو اور مرہم پٹی کی فکر نہ کرو اور جو کوئی ہندوستان کی حمایت زار پر رحم کرنے کا لفظ زبان پر لائے اسے پھانسی دیدو -

یہ تو ایک ایسی تجویز ہے جسے کوئی شخص پسند نہین کر سکتا -

جی پسندی کے بھروسے نہ رہیے گا گورنمنٹ کو ہدایت کیجاتی ہے کہ خودسری اور مطلق العنانی کے طریقہ کو اختیار کرے ہندوستان نفاق کا مرجع مختلف المذہبی کا منبع ہے وہ کیا کر سکتا ہے کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا اور جو کچھ نہین کر سکتا اسکی مروت حماقت مین داخل ہے ہندوستان چیز ہی کیا ہے اسکی راے کی وقعت ہی کیا ہے ہندوستان کی بڑیون کے چونے کی تباہی سے ہمارے مکان کی دیوارین مستحکم ہونگی اسکی جھک جھک کو نہ سنو -

ایسو ایسی ان کی راے کو تو ہم بس کا انڈا کہتے ہین صداقت شعاری قیمتی جوہر ہے لیکن یہ بھی ایک بیوقوفی ہے اور حماقت کی نشانی اور حکمت عملی دنیا مین بڑی چیز ہے جیسا دیس ویسا بھیس جیسا موقع دیکھا بات کہہ دی ایفاے وعدہ کون کرتا ہے کمزور اور نادان - دانا کون ہے جو ایک بات بھی بدون حکمت عملی کے نہ کہے ؎

تیرے ہر ایک سخن مین ہین بہم دو پہلو
کبھی اقرار سے ہوتا نہین انکار جدا

بچون کو بہلانے پھسلانے کے لیے کہدیتے ہین کہ تمکو بازار سے ایک ہاتھی ایک گھوڑا منگا دینگے لیکن کوئی منگاتا نہین ہے نشہ کے وقت جو بات آدمی کہتا ہے اوسکا اعتبار کب ہوتا ہے -

آپ کی شان سے آپ کی وضع سے یہ عذر بدتر از گناہ بعید ہے اگر پھر کبھی ضرورت لاحق ہوئی تو آپ کی سچی بات پر بھی اعتبار نہ ہوگا - اس بک بک سے کچھ حاصل بس خاموش ہو جاؤ ::

راقم

مسلمان

گھر بار سب تیرا کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا

جس فقرہ کو ہمنے اس مضمون کے عنوان پر لکھا ہے وہ سنا تو بیشتر ناظرین اودھ پنچ نے ہوگا لیکن اسکی پورے قد کی تصویر نوک پلک سے درست بہت کم دیکھی ہوگی -

اگر ہم اسکی تصویر کو دکھانا چاہین تو لیجیے اسے باقاعدہ کی کونسل ہے جسکا قانون لارڈ کنینگ صاحب بہادر نے بنایا تو دیسی ممبر بھرتی ہوئے ایسے ممبرون کا وجود و عدم برابر ہے ممبر نہ ہوئے منبر کا گلدستہ ہوئے اس خوبصورت طریقہ سے راے لیجاتی ہے درست ہی بجا ہے -

کیا بجا ہے اور کیا درست ہے گھنٹہ درست ہے ایک بجا ہے -

ارمیان کہان بیٹھے ہو کونسل مین جہان تمھارے ملک کے لیے قانون ڈھالے جاتے ہین -

قانون ایک باجا تھا جو پہلے بجایا جاتا تھا اب تو کوئی اوسکی صورت سے بھی واقف نہین ہے - لاحول ولا - قانون کی کتابین بنائی جاتی ہین - وہ طب اب متروک ہوگئی جسمین شیخ کا قانون پڑھایا جاتا تھا - ارے بھائی صاحب قبلہ تمھارے ملک کے لیے قانون اور ضابطہ بنایا جاتا ہے - ہم تو بیگار مین پکڑے ہوئے آئے تھے حکم تھا کہ چپ بیٹھے رہو کوئی کاغذ پیش ہو تو اوسپر دستخط کردو اسکے سوا ہم تو انگریزی گٹ پٹ کو کچھ نہین سمجھتے حکم کی تعمیل کردی چھٹی ملی گھر کو جاتے ہین ::

راقم

مسلمان

خود را فضیحت دیگرے را نصیحت

پانیر لکھتا ہے کہ چینی عدالت مین تین شخصون پر نا قابل برداشت ظلم ہو رہا ہے تاکہ وہ عاجز ہو کر اقرار کرین کہ مسن نے بغاوت کی ہے تو ہم اوسکے شریک تھے۔

پانیر اس مقام پر بہت کچھ شکایت کرتا ہے چینی عدالت کو ظلم کا گھر اور اس کارروائی کو شیطانی کارروائی کہتا ہے۔

عدالت کے واسطے اس سے زائد کوئی بات معیوب نہین ہے کہ وہ کسی شخص کو اقبال جرم کرنے کے لیے سزا دے عذاب کے شکنجہ مین کھینچے یا کسی قسم کا لالچ دے۔

لیکن اگر پانیر اللہ ولہ بہادر نے ریاست رامپور مین جسکی میجری کی مدت پر ایک یوروپین صاحب بہادر مامور ہین جنکے واسطے قومی طور پر تقدس اور نصفت شعاری کی صفت ثابت ہے اور ریاست کے اعلےٰ نگران مسٹر اکلینڈ کالون بہادر ہین جو جو کچھ جنرل اعظم الدین خان بہادر کے قتل کا الزام ثابت کرنے کے واسطے شرمناک کارروائیان ہوئی ہین اندازہ کیا ہوتا تو اس طمطراق سے چینی عدالت پر نہ آتا اسوقت جن ملزمون نے اقبال جرم کیا ہے انھون نے یہ بھی کہا ہے کہ سات مہینے تک ہمکو قید تنہائی بھگتنا پڑی ایک دفعہ صاحب کمشنر بہادر نے ہماری گت دیکھی آپ کو رحم آگیا تو اتنا ہوا کہ اندھیری کوٹھری کے کواڑ کھولدیے گئے گرٹلی لگادی گئی جھنے نہ اوس زمانہ مین آدمی یا روشنی کی صورت دیکھی نہ ہوا کا ہم تک گذر ہوا کبھی سیر ہو کر روکھی سوکھی بھی روٹی ملی ایک اور شخص نے یہ بھی کہا کہ بچھو سے پیر سے ہاتھ مین ڈنک لگوائے گئے مارپیٹ اوسپر مستزاد۔ اب فرمایئے کہ چین کی عدالت مین کیا اس سے بھی کچھ زیادہ عذاب دیا جاتا ہے +

راقم

مسلمان

رعایاے رامپور کی افسوسناک حالت

اس ریاست کی رعایا جسنے غدر ۱۸۵۷ء مین اون برٹش افسرون کی بہت کچھ خدمتگذاری کی جو کوہ نینی تال پر مقیم تھے اور ممالک مفسدہ مین بھی ہر طرح امن و امان قائم رکھا تھا۔ اب ایک ایسی آفت مین گھری ہوئی ہے کہ دوست دشمن ہر شخص اوسکی حالت زار پر افسوس کرتا ہے۔

کونسل مجلسی کا روبکار شائع ہوا ہے کہ رامپور مین قدیم سے لوگ کنکوا اڑاتے ہین اور چونکہ کونسل کو رسوم قدیمہ مین دست اندازی کرنا منظور نہین ہے اسلیے پولس کو چاہیے کہ امتناع نہ کرے۔

اس عنایت کا شکریہ تو ہم تہ دل سے ادا کرتے ہین لیکن اسکے ساتھ ہم یہ بھی استفسار کرنا چاہتے ہین کہ قیدیون کی ودنی بھی تو قدیم رسوم کے خلاف تھی لیکن کونسل نے اسقدر اس رسم کی بیخ کنی پر زور دیا کہ کتنے ہی آدمیون کی جان گئی اور کتنون کی قید مین اضافہ ہوا اور کتنے ہی زخمی ہو کر شفاخانہ پہونچے یا نیم جان ہو کر زندگی کے دن بھرنے کے لیے بیچ رہے

شرع شریف کی جگہ قانون نافذ کیا گیا جسے نہ تو یہان کی رعایا جانتی ہے نہ وکلا جانتے ہین ہر شخص اندھون کیطرح ادھر ادھر ٹھوکرین کھاتا ہے۔

اب یہ حکم جاری ہوا ہے کہ زائد میعاد کے قیدی رامپور مین نہ رکھے جائین بلکہ انگریزی جیلخانون کو بھیجدیے جائین چنانچہ تعمیل بھی ہو گئی۔

اسوقت بہت سی ریاستین زیر نگرانی گورنمنٹ ہین لیکن ایسا ہر نوع کہین نہین سنا جاتا۔

تمام ممالک مغربی و شمالی مین ایک ریاست اور اوسکی یہ حالت۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ان تمام قوانین و رسوم کو بدلدیا لیکن کنکوا اڑانے پر یہ لنبا چوڑا روبکار شائع کیا کہ کونسل رسوم قدیمہ مین دست اندازی نہین کرتی۔

جنرل صاحب والے مشہور مقدمہ کی مثل تو مرتب ہو گئی لیکن جج صاحب بہادر کوہ نینی تال پر تشریف لیگئے ہین جہان اس زمانہ مین نواب لفٹنٹ گورنر بہادر قیام فرماتے ہین اور پریسیڈنٹ ریاست بھی بعض دیگر یوروپین افسرون کو ساتھ لیکر گئے ہین ملزم حوالات مین ہین وکلانے اپنے اپنے مرکز کی طرف رجوع کی ہے۔

نینی تال پر حکم اخیر کا مسودہ طیار ہو کر حکم سنایا جائیگا۔

ہم نہین جانتے کہ ایسے ذی اختیار تجربہ کار حاکمون کو مسودہ کے طیاری مین اس اہتمام بلیغ کی کیون حاجت پڑی۔

قیدیون کو جس غرض سے رامپور کے جیلخانہ سے نکالکر انگریزی جیلخانون کو بھیجا گیا ہے اگرچہ اوسکی علت غائیہ پر کسی قدر علم ہم کو بھی ہے لیکن سنی سنائی بات اس قابل نہین ہوتی ہے کہ اوسپر اعتماد کیا جائے اسلیے ہم خاموشی کے طریقہ کو اختیار کرتے ہین ٭

راقم

مسلمان

کلام بلاغت نظام مولوی عتیق الدین صاحب مشرقی

کچھ عرصے سے ہمارے ناظرین جناب مولوی صاحب موصوف کے کلام کی چاشنی سے محروم تھے کچھ یہ وجہ نہ تھی کہ مولوی صاحب کے دماغ مین زرخیزی باقی نہ رہی تھی یا خدانخواستہ خبط شاعری سے خالی ہو گیا تھا۔ بلکہ اصل سبب یہ تھا کہ حضرت اجل والا الاقبالی

محکمۂ پولیس پر اصلاح کی بوچھار

لیلاکی بے چینی اور حسرت ـ لائق مصنف نے اس موقع پر ذرا تیزی کی اور للت کو بہت جلد رخصت کر دیا جس سے وہ درد انگیز حالت جو لیلا اور للت کی جدائی سے دیکھنے والون کے دلون کو بہت کچھ لطف دیتی گھٹ گئی ـ

دوسرے انک کے تیسرے بھاگ مین لائق مصنف نے چند مختصر جملون سے طرز معاشرت کی ایک بڑی خرابی کو ظاہر کیا ہے ـ للت بہاری کے چلے جانے پر لیلا دق اور اداس ہے ـ میا آکر پوچھتی ہے کہ بے چینی کیون ہے ـ لیلا اپنی حالت پر افسوس کرکے کہتی ہے کہ اسکا بیاہ ایسے کے ساتھ قرار پایا ہے جسکو وہ اچھا نہین جانتی ـ ان فقرون سے ہندوستانی عورتون کی وہ مصیبت آنکھون مین پھر جاتی ہے جو انکو مجبوری کے شکنجے مین کسے ہوئے ہے ـ باوجود سہاگ کے شوہر اور زوجہ مین تمام عمر کے ساتھ کی گرہ مضبوط کیجاتی ہے لیکن کچھ اس بات کی پروا نہین کیجاتی کہ دونون مین اتحاد اور اتفاق کے اسباب تلاش کیے جائین ـ عورت درکنار ـ اسکے ماں باپ بھی پوری جستجو اسکے حال کی نہین کرتے جنکے ہاتھون مین بدنصیب لڑکی کی قسمت سپرد کیجاتی ہے ـ ذات یا قرابت کا سلسلہ تمام اخیال کے غافل کردینے کے واسطے کافی ہوجاتا ہے ـ ہمارا یہ مطلب نہین ہے کہ یورپ کی طرح کورٹ شپ کا شرمناک رواج ہو لیکن اتنا تو ہو کہ جائداد کی طمع قرابت کا لحاظ یا ایسے ہی اسباب عقد کے واسطے کافی نہ قرار پائین ـ مصنف نے مختصر جملون مین عورتون کی اس بیکسی کو بہت ہی خوب ظاہر کیا ـ

تیسرے انک کے پہلے بھاگ مین کشن بہاری اور مرلیدھر جعلی مقدمہ بناکر للت بہاری کے پھنسانے کی فکر کرتے ہین ـ یہ تقریرین اس بات کے سمجھنے کے لیے کافی ہین کہ بنسی دھر نے محض اس خیال سے کہ کوئین ہے لیسے بدطینت اور جھوٹے انسان کے ساتھ اپنی لڑکی لیلا کا عقد کرنا چاہا تھا جو انسانی اوصاف کا ایک عمدہ حصہ کھو بیٹھے ـ مصنف نے اسی تیسرے انک کے بھاگ مین کشن بہاری اور اسکی زوجہ چمپا کے باہمی برتاؤ کا نقشہ کھینچا ہے ـ جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کشن بہاری کلکتے کی سیر کے واسطے جانا چاہتا ہے ـ وہ انکار کرتی ہے کشن بہاری زبردستی لینا چاہتا ہے یہانتک کہ مار پیٹ ـ یہ حالت واقعی ایک سچی سرگذشت ان جابرانہ ارادون کی ہے جو ہندوستان کے مردونکی جانب سے عورتون کے ساتھ ظاہر ہوتے رہتے ہین ـ

چوتھے انک کا دوسرا بھاگ مانکچند کی بدچلنی کا ایک واقعہ ہے جسنے لکشمی کی عزت لینی چاہی تھی اور کوتوال نے اس بدچلن کو گرفتار نہ کیا ـ یہ چھوٹے چھوٹے سین طرز معاشرت کے اصلاح کے واسطے بہت ہی عمدہ ذریعے ہین ـ اسی انک کا چوتھا بھاگ بھی ایک عجیب حصہ اس ناٹک کا ہے ـ کوتوال اور جوگ جیون سنیاسی یہ کوشش کر رہے ہین کہ مانکچند اور لکشمی آپس مین بیاہ کرلین ـ مصنف نے اس سین مین یہ عجیب بات کی کہ پولیس کے ایک افسر کی حالت ایسی اچھی دکھائی جیسی بہت کم ہوتی ہے ـ ہم یہ نہین کہتے کہ پولیس کا کوئی ملازم نیک نیت ہوتا ہی نہین مگر عام حالت پر ناٹک کا سین قائم کرنا تھا کہ اس سے پولیس کی اصلاح حالت کے واسطے ایک معقول اثر پڑتا ـ برخلاف اسکے مصنف نے خاص حالت دکھادی جو ناٹک کی فلاسفی کے لیے موزون نہین خیال کیجاسکتی ـ

پانچوین انک کے پہلے بھاگ مین مانک چند ـ مرلیدھر اور کشن بہاری ایک ساتھ مے نوشی کر رہے ہین ـ مانک چند ان دونون کا ماموں ہے ـ گو ایسا ممکن ہے اور ہوتا بھی ہے مگر بہت کم ـ کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا کہ ماموں اور بھانجے محض ایک خیالت کے ایسے خراب مشغلے مین ایک ساتھ بہت بے تکلف نظر آئین ـ ناٹک کے سین جہانتک عام حالت پر قائم ہون وہان تک عمدہ ہوتے ہین اور اسی عام خرابی پر اصلاح پسند خیالات کو توجہ ہوتی ہے لیکن لائق مصنف نے شاید اسکا خیال نہین رکھا ـ

صفحہ ۱۹ سطر ۱۶ مین خود اس بات پر تعجب ظاہر کیا ہے کہ ماموں بھانجے باہم ایسے بے شرم اور بے تکلف ہون ـ اگر ہم اس خیال سے قطع نظر کرین جو نقص معاشرت پر ظاہر کیا گیا ہے تو ہندوستان کی ناقص سوسائٹی کی حالت ظاہر کرنے کے واسطے یہ سین ایک نصیحت نامہ ہے ـ

چھٹے انک کا دوسرا بھاگ بہت ہی دردانگیز ہے ـ لیلا بے چین ہے ـ بیہوش ہوگئی ہے باپ سرہانے ہے اور پھر وہی بیٹھے ہین ـ لیلا بیخودی کی حالت مین للت کو پکار رہی ہے ـ بنسی دھر پشیمان ہے کہ اسنے نالائق اور بدچلن مرلیدھر کے ساتھ لیلا کے بیاہ کا قصد کیون کیا ـ بنسی دھر کی یہ پشیمانی نہایت ہی عمدہ تنبیہ اس ناٹک کے ایک معقول حصے کا ہے ـ لائق مصنف نے لیلا کی بیخودی مین جذبات حسرت کے الفاظ بنسی دھر کو سنانے یہ بہت ہی مناسبات کی ـ اگر وہ ہوش مین کہتی تو یہ حرف آتا کہ وہ شرم جو ہندوستان کی لڑکیون مین صفت سمجھی جاتی ہے بے شرمی کے عیب سے بدلگئی ـ بنسی دھر کا متنبہ ہونا اس امر کے لیے کافی ہے کہ انسان کو اپنے ایسے ارادے سے بازگشت کرنا ہی بہتر ہے جو ارادہ آئندہ کے واسطے برائیون کا سبب ہو ـ

چھٹے انک کا تیسرا بھاگ کامنی کی اس مصیبت خیز اور حسرت انگیز حالت کا نقشہ ہے جو ہندوستان کی عورتون پر شوہر کی جدائی سے طاری ہوتی ہے ـ اس سین سے دو باتین پیدا ہوتی ہین ایک یہ کہ عورتونکی مجبوری یہان کس حدتک بڑھی ہوئی ہے اور وہ ایسے زمانے مین جبکہ اسکو اپنے شوہر کی عارضی جدائی کا داغ نصیب ہو کسقدر بے بس ہوتی ہے ـ دوسری بات یہ کہ یہانکی عورتین اپنی عصمت کی حفاظت اور شوہر کی محبت مین کس حدتک مستقل مزاج ہین اور کیسی کیسی آفتین جھیلتی ہین مگر استقلال کے دائرے سے باہر قدم نہین رکھتین ـ یورپ اور ہندوستان کی عورتون مین جو فرق ہے اسکو یہ سین صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے ـ ڈاکٹر شنر کی تقریر جو ابھی کچھ دن ہوئے ہندوستانی عورتون کی وفاداری کی تائید مین شائع ہوئی تھی ـ شاید یورپ والونکو اسپر حیرت ہوئی ہو مگر کچھ حیرت کی بات نہین ہے ـ غیرت ایک قفل ہے جو یہانکی عورتونکو عصمت کے احاطے مین مقید رکھتی ہے اور یہ غیرت یہانکی سوسائٹی کا اثر جو انکی طبیعتونکو نیک نیتی اور پاکدامنی کے حدود مین رکھتا ہے ـ یورپ سے یہ ایک دلیل پیش کیجاتی ہے کہ ہندوستان مین عقد ثانی کا رواج نہین ہے اس سبب سے عورات اپنی زندگی اور موت صرف ایک ہی شوہر تک سمجھتی ہے ـ بیشک ایسا ہے مگر عصمت کو اس سے کچھ تعلق نہین

یہ ایک دوسری چیز ہے اور گو نیک نفسی بالکل بڑا سبب ہے مگر نیک نفسی کو ترقی دینے اور پابندی کے احاطے مین قائم رکھنے کے واسطے سوسائٹی ایک بڑی چیز ہے -

ساتوین انک کا پہلا بھاگ مرلیدھر اور نانک چند کے حال اور دونو کی بات چیت مین ہے ہم اسمین بھی وہی بات پاتے ہین جسکا ذکر ہمنے چوتھے انک کے دوسرے بھاگ کی نسبت کیا ہے اسمین مامون و بھانجے کی بے تکلفی اور بھی زیادہ نظر آتی ہے لیکن ہم یہ خیال کرتے ہین کہ مرلیدھر اور نانک دونون نہایت ہی بے شرم اور بد سرشت مین دو نوا مشوش ہین نانک چند کی جو حالت کلکتہ مین ساتھ ظاہر ہوئی وہ اس امر کی شہادت ہے کہ نہایت بد افعال تھا کلکتہ مین وہی عورت جسپر نانک چند نے بد ذاتی سے جبر کیا تھا اور جو گ جیون اور گو تو ال نے اسکی شادی نانک چند کے ساتھ کرائی - مصنف نے فسانۂ لبت بہاری اور نبسی دھر کے مقابلے مین مرلیدھر اور نانک چند کو دکھایا ہے تاکہ نیکی اور بدی دونون کا موازنہ ہو سکے - نبسی دھر نے اگرچہ دنیا کے رواج سے پہلے ذات کا لحاظ کیا اور کولین ہونے کی وجہ سے لیلا اور مرلیدھر کی شادی تجویز کی لیکن یہ سوچ سمجھکر اس خیال پر نادم ہوا اور اسنے اپنا رخ اس راستے سے پھیر لیا - خطا پر پشیمانی اور پشیمانی کے ساتھ خطا کی اصلاح بے شک بڑے انسانی اوصاف ہین مصنف نے اسی بھاگ مین یہ دکھا دیا ہے کہ مامون بھانجے مین جو بیہودہ گفتگو ہوئی وہ بیخواری کا نتیجہ ہے - مداری مل کی زبان سے یہ بالکل ٹھیک اور حقیقت قرین قیاس ہے -

ساتوین انک کے پہلے بھاگ مین نانک چند اور مرلیدھر نے اس بات کا افسوس کیا ہے کہ کشن بہاری جلسے مین شریک نہین - پھر اسی انک کے دوسرے بھاگ مین یہ دکھایا ہے کہ کشن بہاری جو کسیوقت بد افعالی مین مرلیدھر کا ہم مشرب تھا اب سنبھل گیا ہے اور اسنے ان ناشائستہ حرکات کو چھوڑ دیا ہے جیسے دنیا مین بد چلن خیال کیا جاتا ہے چمپا اسکی عورت اور وہ دونون خوش ہین کلکتے پلٹ کر وہ اس بات پر نادم ہو کہ اسنے اپنی عورت چمپا کا نوٹ کیون جبر لیا تھا - اسنے روپے کو ضائع نہین کیا بلکہ چمپا کے واسطے اچھی چیزین لایا - اسنے چمپا سے عہد کیا کہ وہ مرلیدھر کی صحبت سے دور رہیگا - اس سین کا حاصل یہ ہے کہ انسان اگر ارادہ نیم سے کام لے تو اپنی حالت کی اصلاح خود کر سکتا ہے اور یہ کہ نیک شیر کا مشورہ اسکو بہت کچھ سنبھال سکتا ہے جسطرح کشن بہاری اور چمپا کے واقعے سے ظاہر ہے -

آٹھوین انک کا پہلا بھاگ بہت ہی درد کا ہے - کامنی اس خیال پر کہ نبسی دھر ایک لڑکے کو پاس بٹھانا چاہتے ہین نہایت بیچین ہے - وہ روتی ہے اور سوچتی ہے کہ اگر رام کشن (نبسی دھر کا لڑکا اور کامنی کا شوہر) نہ نکل جاتے تو یہ غم اسپر نہ ٹوٹتا - دعا مانگتی ہے کہ رام کشن آجاے - لیلا اپنی بھاوج کے ساتھ بیچین ہے اور ہمدردی کر رہی ہے - اپنے بھائی کے آنے کی دعا مانگ رہی ہے - کامنی کے پر درد خیالات اور افسوسناک کلمے واقعی اسکے ہلا دینے کو ویسے ہی ہین جیسے آندھی کے جھونکے شاخون کے ہلا دینے کو - کامنی کو مختلف مصیبتون کا سامنا ہے ایک تو مدت سے شوہر کی جدائی - دوسرے یہ آفت کہ اسکا سسر ایک لڑکے کو پاس بٹھانے پر تلیا ہے جو لڑکا اس جائداد اور گھربار کا مالک ہوگا جسکا مالک رام کشن (کامنی کا شوہر ہوتا) کامنی کو اس اندیشے نے گھیرا ہے کہ شاید رام کشن (اسکا شوہر) مرگیا اور نبسی دھر کو خبر ملی ہے کہ ایک لڑکے کو پاس بٹھانا چاہتے ہین - وہ چمپا سے کہتی ہے کہ مین اب ستی ہو جاؤنگی - چمپا اور لیلا سب سمجھا رہی ہین لیکن کامنی کو تسکین نہین ہوتی - یہ قدرتی جوش جو کامنی کے دل کو بے چینی کے

ہنڈولے مین جھلا رہا ہے اور یہ فطرتی حسرت جو کامنی کی زبان سے آواز بنکر نکل رہی ہے انسان کو دل اور دماغ کو اپنی جگہ پر آرام کے ساتھ نہین چھوڑ سکتی -

مینے اگرچہ اس ریمارک کو کسیقدر طوالت دی تاہم پورے ناٹک کی نوبت بہ نوبت لکھنا کچھ آسان تھا - مینے اسیقدر پر اکتفا کیا اور اپنی دانست مین پھر بھی مختصر لکھا ہے مین جانتا ہون کہ اس فسانۂ محبت کے دیکھنے والے بول چال کی وجہ سے ذرا الجھینگے مگر مین اوپر لکھ چکا ہون کہ ہندوون کا ناٹک ہے اور اسکے ایکٹرس سب ہندو سوسائٹی کے ہین اس سبب سے مصنف کو مجبوری تھی کہ وہ وہی زبان رکھے جو سوسائٹی مین مروج ہے - ناٹک کے اصول کی خوبیان جو اسمین ہین وہ میرے قیاس مین ایسی ہین جیسی کسی اردو زبان کی اوریجنل ناول یا ڈراما ابتک نہین نظر آئین -

اس فسانۂ محبت کی قیمت فی جلد ۶/ ہے اور بابو تیل چند صاحب ساکن شہر آگرہ سے مل سکتا ہے ٭

راقم - احمد علی دیوان ریاست پرتابگڈھ

اردو شرح ایکٹ انتقال جائداد ایکٹ نمبر ۴ ۱۸۸۲ء

شرح ہذا کے زیر طبع ہونے کا اشتہار قبل اسکے دیا گیا تھا اب بضخامت ۱۱۲ صفحہ چھپکر طیار ہے - بغرض آسانی آخر مین فہرست مقدمات ردیف وار شامل کی گئی ہے جس سے ہر مضمون اور ہر نظیر کا پتہ بہت جلد ملسکتا ہے - شائقین دلسے قیمت نقد صہ مع محصول ڈاک یا بذریعہ ویلیوپے ایبل طلب فرمالین - اور اگر ناپسند ہو تو ایک ہفتے کے اندر واپس کرسکتے ہین اس حالت مین محصول ڈاک انکے ذمہ ہوگا ٭

المشتہر
رام پرشاد مصنف یہ کتاب کٹرہ اودہ

اشتہار کلاہ کشتی دار ساخت امروہہ ضلع مراد آباد

ہمنے شروع ۱۸۹۲ء سے ایک کارخانہ کلاہ کشتی دار و گول کا کھولا ہے جسمین نادرہ زمانہ کلاہ طیار کیے ہین ریشمی کام کلابتونی کام مسلسل کا کام عمدہ عمدہ ہوتا ہے اکثر ہمرنگ کلاہ یعنے اگر پارچہ سفید ہو تو سفید ہی ریشم کا ہوگا اور سیاہ پارچہ ہے تو سیاہ ہی ریشم کا ہوگا اکثر دیدہ زیب ہوتی ہین اور طرح طرح کے سادی و نیم زری و سادہ کلاہ طیار ہوتی ہین کلاہ نہایت کفایت سے فروخت ہوتی ہین زیادہ تعریف کرنا فضول ہے ملاحظہ سے کل کیفیت ظاہر ہو سکتی ہے کلاہ بذریعہ ویلیوپے ایبل پارسل روانہ ہوتی ہین خریدار یا ہین کلاہ منگائین پتہ ذیل تحریر فرمادین ٭

المشتہر
سید محمد ماجد حسین ایجنٹ کارخانہ کلاہ سید محمد اختر حسین امروہہ ضلع مراد آباد

آسانی سے اور بلا استاد انگریزی زبان سیکھنا چاہتے ہو تو یہ کتاب خریدو - اسمین تمام ضروری اور روزمرہ کے استعمال کے تمام الفاظ فقرے اور محاورے ترتیب وار درج کیے گئے ہین فقرے بطور سوال و جواب نہایت محنت سے تلاش کرکے لکھے گئے ہین - ممکن نہین کہ اس کتاب کا پڑھنے والا انگریزی مین گفتگو نہ کرسکے مڈل کے طلبا کے لیے تو اس سے زیادہ مفید کتاب آجتک طیار نہین ہوئی خریدیگا تو پچھتائیگا دوسو صفحہ کی کتاب قیمت ۱۲/ محصول ڈاک مع ویلیو پے ایبل ۴/ بابو رام سروپ بالوگنج آگرہ -

مضامین نثر

کوئی انسان نہین آزاد مقید ہین سب

آدمی اگر اپنی حالت پر ابتدا سے انتہا تک نظر ڈالے تو اُسکو صاف طور سے کھلا ہے کہ وہ ہرگز بعد تا انا دمطلق نہین ہو سکتا۔

پہلی حالت انسانی زندان شکم مادر ہے طوق و زنجیر ہے ڈر ایمن و عروق مین جکڑا ہوا جھلیون کے کملیون مین لپٹا ہوا طفل بے دست و پا پڑا ہوا ہے - نہ پاسے ماندن نہ روسے رفتن - مدت معہود کے بعد آزادی کی دھن مین پیٹ کے باہر ہوا اُسکی ہوا لگتی ہوئے رو یا پیٹا چلا یا مگر یہان دوسرا قید خانہ آغوش دایہ اور گہوارہ ہے - طفل نوزائیدہ آزادی کی فکر مین یہان بھی ہاتھ پاؤن مارتا ہے - مگر مادر مشفقہ خون جگر پلاتی ہے اپنے ساتھ سلاتی ہے - مگر شکنجہ آغوش سے آزاد نہین کرتی - رفتہ رفتہ کسیقدر لڑکا کھیلنے کودنے دوڑنے سے آشنا ہوا ماں باپ نے آزادی آوارگی کے خوف سے تیسرے قید خانہ مکتب مین لیجاکر اسیر کردیا یہان تجھ کو اپنی آزادی کی نکار در قید کا غم ہے - تھوڑی مدت بلکہ چند گھنٹون کے لیئے جو لڑکا زندان مکتب سے آزاد ہوتا ہے والدین کہین نہلانے کہین سلانے کے لیئے پھر گرفتار کرتے ہین اور صبح ہوتے ہی پھر لیجاکر مکتب مین اسیر کرتی ہین یہان طفل نادان آزادی طلب کی مخالف طبع پڑھنا لکھنا ایک جگہ ادب کے ساتھ بیٹھے رہنا کیسی کیسی سخت سزا ئین مقرر ہین - دو گھڑی کے لیئے جو بند مکتب سے باجازت استاد آزاد ہوتا ہے جھوٹی خوشی آزادی کے ساتھ دلشاد ہوتا ہے - جس خوشی کا اندازہ اس شعر بیت سے ظاہر ہے ؎

برزم آمدہ آنچنان آنزہ روئی

چو طفل از دبستان در آید بکوئی

ایک میعاد دراز تک طفل بیچارہ اس زندان سوہ مکتب کی مصیبتین جھیلتا ہے والدین او روش تک کے مذاق کے موافق کبھی تحصیل علوم عقلیہ کو علوم نقلیہ کی قید پاتا ہے شتیات انسانی علوم فلسفیہ کے ساتھ ملحدانہ خیالات سوفطانہ حرکات کی طرف مائل کرتی ہین - علوم نقلیہ برکات کی طرف راغب کرتے ہین خیالات شیطانیہ وساوس نفسانیہ دور کرتے ہین - یہانتک کہ جب مقام تحقیق تک رسائی کرتا ہے عقل کو پابند شرع پاتا ہے - اور احکام شرع کو موافق حکمت نظام عالم مطابق عقل مستعلم سمجھ لیتا ہے اور کہتا ہے ؎

بہر نظر من جلوہ میکند لیکن ✤

کس آن کرشمہ نہ بیند کہ من ہمی نگرم

تیسرا زندان ہمارے سب قید خانون سے سخت تر اور جانگزا تر قید مذہب ہے جو بالکل مخالف طبع متعرض ہے کبھی ملحدانہ خیالات عقلی شبہات سے الجھکر کہتا ہے ؎

قید مذہب واقعی اک روگ ہے

آدمی کو چاہیئے آزاد ہو ✤

یہ ملحدانہ خیالات مذہب سے آزادی دین و ایمان کی بربادی کے علاوہ پھر بھی آزادی نہین بلکہ عقل ناقص کی پابندی ہے -

پاے استدلالیان چوبین بود

پاے چوبین سخت بے تمکین بود

یہ وہی عرب کی مثل صادق آئی کہ فررتُ من المطر و وقفتُ تحت المیزاب خدا و رسول کی پابندی چھوڑ کر کتب آسمانی سے منہ موڑکر پھر بھی آزادی کے خیال محال مین مبتلا ہو کر ایک ادنیٰ مخلوق عقل ناقص کا مقید ہوا - اگر بخت تہذیب کا دعویٰ کرتا ہے علم اخلاق کا پابند ہے - اگر نیچری ہونے کا مدعی ہے نیچر کا بستہ کمند ہے - اگر جاکٹ پتلون ڈاٹے بے ضرورت عینک چڑھائے خواہ مخواہ منہ پھیلائے - سرخ ٹوکری پھندنے دار نگوان بخت سر پہ اوندھائے - رب رب وحشت مجسم اندھی کا کوا بنا اوڑا جا رہا ہے یورپین غیر مذہب غیر قوم کا نقال ہے اور زبان پر یہ شعر حسب حال ہے -

ہاتھ بھر تو ہے مین بھی گز بھر ہون

تو جو نیچر ہے مین نیچر ہون

اگرچہ ابھی بہت سے قید خانے - زندان ملازمت - زندان تعلق اہل و عیال

در گلویم سنت پیغمبر است

کا تال باقی ہین ؎

گفتمش چیست نو عروسی گفت

ساعتے عیش و غصہ سالے چند

یہ سب آدمی کو جھیلنا ہے - اور بعد مرگ بھی تا حشر زندان گور کی قید ہے حشر مین سوال و جواب حساب و کتاب نتیجہ خواہش آزادی ظاہر ہوگا - فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر - آخر کار رب پروردگار - اُدھر پابندان مذہب حقہ کو حکم خلود دار النعیم ہوگا -

ایکطرف خواہشمندان ملحدانہ آزادی کی خانہ بربادی ہوگی - نار جحیم کے کسی سخت طبقہ مین دائم الحبس دوامی قید کا حکم اخیر ہوگا -

یان فکر معیشت ہے وہان وغدغہ حشر

آزادگی اک حرف ہے یان ہو نہ وہان ہے

اپنے بندہ پر جو کچھ چاہو سو بیداد کرو ✤ یہ نہ آجائے کبھی دل مین کہ آزاد کرو

بقلم قیامت نگار صفی پوری

دیکھا بھالا سون کو لندن مین
آگیا اک پری پہ جی ہی تو ہے
بابو ہونے گئے تھے بیرسٹر
بن گئے چور مفلسی ہی تو ہے

ہمارے بنگالی مہاشادون نے ولایت مین بھی خوب ہی نام حاصل کیا -
ننکول چندر داس کو بیرسٹری کے امتحان پاس کرنے کا شوق جو چرایا تو
چادر دھوتی چینک پھانک کوٹ پتلون ڈانٹ پی آر اینڈ کمپنی کے جہاز پر
بڑے کر وفر سے لندن روانہ ہوئے انرٹیمپل مین نام لکھایا - لیڈرز کے
لکچرون مین حاضر باشی شروع کی - مگر جوانی کا عالم شباب کے دن رکھے
پھیکے لکچرون اور تنہا کمرون مین جی گھبرایا - سوچے کہ بھئی ادھر ادھر کی ہوا
کھانا چاہیئے - سیر کے لئے لندن سا مقام - پریون کا اکھاڑا بتان
سیمین بدن کا جمگھٹا - کوئی گاڑی پر کسی ماہوش کو ساتھ لیے ہوئے
کانا پھوسی کرتا یار کی نگاہون سے دیکھتا ہوا چلا جاتا ہے - کوئی کسی بت
زاہد فریب کی کمر مین ہاتھ دیئے ہوئے مسکرا مسکرا کر عشق و محبت کی باتین
کرتا ہوا اچھل قدمی کر رہا ہے پارکون مین حور وشش فرنگنون کا اٹھلا اٹھلا
سبزے کے فرش مخمل پر ٹہلنا - کہین اپنے یار جی کے ساتھ دزدیدون
کی آڑ مین ناز و نیاز کی باتین کرکے بوسون سے محبت کی مہر لگانا - ہمارے
بنگالی بابو کا جی بھی جو بھر آیا تو

کرے خورند حریفان و من نظارہ کنم

آپ نے بھی اپنے ہمسائے مین ایک جگہ ڈورے ڈالنے شروع کیئے
ٹمپل کے لکچرون کو دھتا بتائی - اس کان سنا اس کان اڑا دیا - اب تو
معشوق پری پیکر کے کتابی چہرے کا مطالعہ ہوتا تھا - بابو صاحب نے
ناولون مین جتنی راز و نیاز کی باتین کورٹ شپ کی گھاتین پڑھی تھین سبکو
آزمایا - مس صاحبہ بھی خوش تھین ایک راجہ بابو کو پھانس لیا گرم ملک
کے ایک نوجوان کی گرمجوشی مین نیا لطف حاصل ہوا - دونون الٹھ انیلے
ایک طرف اوس گل تر کی نوبہار لوٹنے کا لپکا - دوسری طرف نئی بات
کا چسکا - آخرش دونون کا عقد ہوگیا - مگر بے زر عشق ٹین ٹین - ایک
پوشاک بنوانے مین بابو صاحب کی ساری پونجی بک گئی - یہانتک کہ
فاقہ کشی کی نوبت پہونچی - بابو صاحب نے ادھر ادھر ہم مکتبون کی چیزین
چرا چرا کر بیچنا شروع کین پھر سرکاری کتب خانے کی کتابون پر ہاتھ
صاف کیا - خفیہ پولیس نے پتہ لگایا - بچارے دھر لیے گئے -
مجسٹریٹ کے سامنے بابو صاحب کے وکیل نے بہت کچھ کہا کہ یہ بچارے
عشق کے پھندے مین پھنس کر اس بلا مین گرفتار ہوئے - مگر مجسٹریٹ صاحب
نے ایک نہ مانی - تین مہینے کی قید سخت کا حکم دے دیا *

راقم
عشق ازین بسیار کردست و کند
بسمل
برق

خوشتر آن باشد کہ راز دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران

قصبہ ... ضلع ... ملک اودھ مین واقعی ایک مردم خیز جگہ ہے ماشاء اللہ
چشم بد دور - ایشیائی کروفر کے علاوہ نئی روشنی کا چراغ بھی وہان کبھی کبھی
ٹمٹمایا کرتا ہے - پرانے زمانہ کے چکلہ دار عامل اور تحصیلدار اب باقی نہین ہے
مگر انگریزی ملازمت کے بھی ہر قسم کے عہدہ دار اس قصبہ مین موجود ہین -
گو پرانی "برکت" تو قصبہ مین باقی نہین رہی لیکن جدید شان و شوکت ابھی
کسی قدر وجود ہے - بڑے دن مین جب سب لوگ اپنی اپنی نوکریون پر
سے رخصت لیکر وطن مالوف کو تشریف لاتے ہین واللہ یہ چھوٹا سا قصبہ
بھی اپنی وضع کا کلکتہ ہو جاتا ہے - کہین کوئی بزرگ خواہ مخواہ کو بھی انگریزی کپڑے
پہنے ہوئے کھٹ پٹ کرتے بازار مین ٹہل رہے ہین اور اپنے ہموطنون کو
جتلانا چاہتے ہین کہ ہم چو من دیگرے نیست کہین کوئی صاحب بلا وجہ ہی
مولود شریف کرا رہے ہین تا کہ فیاضی اور دینداری کا ہم وطن بھائیون پر اثر
پڑے - مگر آپ جانیے قصباتی حضرات بھی ایک ہی مرشد ہوتے ہین وہ
ان گیدڑ بھبکیون مین بھلا کب آنے والے -

ایک - کیون جی مولوی صاحب سنا میان مٹھن کلواسے بھی ڈپٹی کلکٹر
ہوگئے - اللہ کی قدرت! ابھی کل لنگوٹا باندھے گھومتا تھا آج بازار
مین کوٹ پتلون پہنکر کاتا پھرتا ہے - بھائی یہ انگریزی جو نہ کرے
سو تھوڑا -

دوسرا - مگر شیخ جی کوٹ پتلون ہی دیکھ لیجیے اور کچھ پونجی دکھائی نہین دیتی
ان لونڈون سے شہر کو بھی کچھ فائدہ نہین پہونچ سکتا دیکھیے نیک
خدا بخشے حاجی صاحب تھے اپنے وطن کا کوئی ایسا تھا جس کے
ساتھ کچھ نہ کچھ احسان نہ کیا ہوا اور ایک یہ حضرت ہین کہ کسنیمین
پر مقدمہ بڑا جھوٹا ان پر ہوئے - وہ تو خدا نے فضل کیا جو حاکم

راز و نیاز انگلینڈ و کابل

میرے... کی پہلی بیوی کی اکبر ... میں آئی تھی۔
تیسرا ... اصل سے ... اصل سے وفا نہیں۔ اور ... سکا
... کسی کی نوکری ... سے کیا واسطہ کیا غرض ہے

ہے ... اگر ... الٰہی ہے ... ی
جو ... نوازی کرے دل اسپہ فدا ہے

ایک ... ہوں کہ ... کا بھا بنجا مرے میں ہے۔ دیکھیے جولاہے کا
رتبہ اور یہ حکومت۔ دو ہی برس کی تھانہ داری میں گھر بھر لیا
مکان پختہ بنوالیا باپ دادا کا قرض ادا کردیا اور کیا چاہیے۔
دوسرا ... میاں ... کا لڑکا بھی مزے میں ہے تین ضلع کے ڈاکخانوں کا
افسر ہے اور آدمی بھی برا نہیں میرے چھوٹے لڑکے کو ڈاکخانہ میں
... منشی کردیا ہے۔ سچ پوچھو تو ان ڈپٹی صاحب سے ہزار درجہ
یہ بچارا غنیمت ہے۔
تیسرا ڈپٹی صاحب تو ستانا نیچری ہوگئے انگریزوں کے ساتھ کھانا
کھالیتے ہیں بھلا ان سے کسی اہل برادری کو کیا توقع ہوسکتی ہے۔
میں تو انکے یہاں مولود شریف میں بھی نہیں گیا۔ اجی ایسے
آدمی کا مولود کب مقبول ہوسکتا ہے۔ محض دکھلانے کے لیے
یہ مجلس کی تھی انکو کوئی مذہبی پابندی نہیں ہے۔
القصہ قصبہ کے عام باشندوں کے خیالات جو تھے
... میں ... اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیے۔
واقعہ عورتیں بھی عجب ذات شریف ہوتی ہیں۔ جسقدر رشک اور حسد
عورتوں میں ہوتا ہے اسکا ہزارواں حصہ بھی اگر مردوں میں ہو تو دنیا کا
کام بند ہوجائے۔ ہر عورت اپنے حال میں دوسری عورت سے زیادہ
ممتاز ہو۔ ... دولتمند اور حسین ہوا کرتی ہے اس کلیہ سے ہمارا
قصبہ بھی خالی نہ تھا۔ قصبہ میں انگریزی ملازمت کے اعتبار سے گویا تین گھر
سربرآوردہ تھے۔ ایک ڈپٹی صاحب دوسرے سپرنٹنڈنٹ صاحب
ڈاکخانہ تیسرے میاں جولاہے تھانہ دار صاحب۔ جولاہے صاحب
کو پہلے پوچھتا ہی کون تھا مگر اب تھوڑے دنوں سے انکی بی بی گھر بیبی صاحبہ
بھی ہر تقریب اور جلسہ برادری میں بن بلائے پہونچ جاتی ہیں۔ لباس
کی ... اور زیور کی آب و تاب کی بدولت شرفا کی بی بیاں بھی شرما شرمی
اچھی طرح پیش آنے لگی ہیں اور اب بی جولاہن بھی اپنے کو اوروں سے کم نہیں
خیال کرتیں ... ڈاک منشی کس شمار و قطار میں مگر ڈپٹی کی بی بی صاحبہ بھی ہر تقریب
میں ... جانے لگیں۔ جب سے بہت سے لوگ اس قصبہ میں سرکاری ملازم
ہوگئے ... کے ... ملکہ ... کا سالگرہ کا بھی گھر گھر جشن
ہوا کرتا ہے چنانچہ امسال ڈپٹی صاحب کے دولتخانہ پر بڑی دھوم دھام
سے یہ تقریب تھی۔ صحن میں چار پائیاں بچھی ہوئی تھیں جابجا گھڑونچیوں پر

گھڑے اور کٹورے اور چھوٹی چھوٹی چوکیوں پر سماعدان اور پاندان دھرے
ہوئے تھے۔ میرا ثنیں اور دیہاتی گانے والیاں ڈھول بجا بجا کر ملکہ معظمہ
کی تندرستی اور سلامتی کے گیت گا رہی ہیں۔

ملکہ ہماری جگ جگ جیوین
راجہ پرجا سب ہین راجی
چور۔ جلم نہین کرتے کاجی
ملکہ پیاری جگ جگ جیوین

میرا ثنوں کے اس گیت نے ڈپٹیائن صاحبہ کو بھی اپنی خوش آوازی
یاد دلادی۔ یہ کیا تھا وہ بھی الاپ چلیں۔

ہمرے میاں ہین سب سے بھاری
تنیہ کرت سب کا سرتاری
بیت لگاوت باری باری
اونکا حکم ہے سرکاری
ہمرے میاں کا عہدہ بھاری

ڈپٹیائن صاحبہ کی یہ تعریف سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ کی بی بی کو بہت ہی بری
لگی چنانچہ اسوقت جواب ترکی بہ ترکی دینے کو مستعد ہوگئیں۔

میاں ہمارے سب سے بڑے ہین
اونکے نیچے چار چلیے ہین
ڈپٹی کا بھتہ ایک چونی
ہمرے میاں کو ملتی اٹھنی
ہمرے میاں کے درجے بڑے ہین
ڈپٹی کا مالک بورڈ کا افسر
ہمرے میاں کا حاکم گورنر
ہمرے میاں کے رتبے بڑے ہین

دادرے کی دھن میں اس زور شور سے شیخانی گائی کہ ڈپٹی صاحب
کی بی بی بغلیں جھانکنے لگیں اور سچ یہ ہے کہ ایسی پتہ پتہ کی کہی کہ بیچاری
ڈپٹیائن کو سوا بغلیں جھانکنے کے اور چارہ ہی کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ
سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ ہرنی میل اور پانچ روپیہ روز بھتہ پاتے ہیں
اور ڈپٹی کلکٹر صرف ۸ ہرنی میل اور تین روپیہ روز۔ یہ بھی ظاہر ہے
کہ ڈپٹی کلکٹر فرضی طور پر لفٹننٹ گورنر کے ماتحت ہیں ورنہ انکی زندگی موت
ترقی تنزلی موقوفی بحالی سب بورڈ مال سے تعلق ہے اور سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ
کا تعلق سیدھا گورنر جنرل سے ہے بہرحال ڈپٹیائن صاحبہ خوب ہی
جھینپیں مگر ابھی انھیں بی جولاہن کی خبر ہی نہ تھی۔ سب کے خاوندوں
کی تعریف سن سن کر یہ بھی جھلا رہی تھی آخر کو ضبط نہو سکا بے تامل سر
الاپنے لگی۔

اودہ نہین جبل ہانس موجود ہوجانے انسان کے گھر کیون پیدا ہوئے تھے سوال کرتے ہو کون دیکھا دیتا کون میونیم وحشی ناقابل رحم ہندوستانی جنبیرناتہ کے ساتھ پیاس کی بلا کی بن سالا ہے۔

آفرادون کے ذریعہ سے پانی نہین آتا۔ اجی یہان ماقبت رلے صاحب بہادر آتا ہے کہ جنکی قسمت مین ہے اونکو لسابت کالا مین اس حیات بخش پانی کا عادی نہین ہے۔ یہانتک ہی مہرتا آنت بالاسے آفت تو یہ ہوئی کہ پانی کے ساتھ غلہ کا قحط امراض کی بھرپھوٹ گئی ہے اس طوفان بے تمیزی کو دیکھکر حکم دیاگیا ہے جسطرح روس نے یہودیان کو نکال باتھ ملہ سے غربا کو نکالدیا جاسے تقدیس کدہ مین جہان آبحیات کا چشمہ ناتحیت کی ظلمت مین مستور ہے اون لوگون کا کیا کام ہے جو نہ تو یاران طریقت کو تحفہ دین نہ چندہ نہ دعوت کرین نہ قماربازی مین کچھ ہارین ہے

ہزارون ہار گئے نقد جان سواری مین
ہوا جو دیکھ لیا آپ کی جھوٹی کا ہ

نہ انکے پاس سواری کہ ہم مانگ کر ہوا خوری کو جائین نہ مکان کہ بے کرایہ لین نہ روپیا کہ ہم کو نہین حسنستان کی پریون اور پریزادون سے یارانہ کرکے کچھ دین

فرمانشون مین جان بھی جائیگی ایکدن
دل لیکے پھر اینکے کلیجا نکالدے ٭

نہ شمع ہین کہ موسئے اوپر کچھ دین۔

غربا پروری کا نام ہے یہ اے یاسے زمعدلی کے قیامت خیز سیلاب کی پہلی موج ہے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا +
آگے آگے دیکھ تو ہوتا ہے کیا +

جس جگہ نل کی دہم مین نگب نل لگایا جائیگا دہان موت کا تو گذر و نشوا ہے اور آبادی کے لیے ایک حد ہوتی ہے ؏

انچہ از حد بگذرد رسوا کند +

جب موت کے شور وغل سے کان ٹھنڈے ہوئے تو رہنے کو جگہ کھانے کو غلہ پینے کو پانی کہان سے ملے گا اگر موت نہوتی تو آدمیون کے بار سے زمین دھنس جاتی اور غربا کی تعداد ہر جگہ زائد ہوتی ہے اسلیئے انھین پر ہاتھ صاف کیا گیا۔ اہل دول کی اولاد کے دل سے کوئی پوچھے آجتک اس اُمید پر زندہ رہے کہ باپ مرے تو دولت ملے باپ کو ملک الموت سے مصافحہ کرنے کی نوبت نہ پہونچی تھی کہ چشمۂ حیات ملگیا اب نہ باپ مریگا نہ دولت ملے گی +

راقم

مسلمان

مسودہ قانون حفظان صحت دیہات

ممالک مغربی و شمالی و اودھ

مسٹر پنچ - برا ماننے کی بات نہین مگر اس ضروری مسودے پر آپ کی باتہ کے نامہ نگار - ون کی خاموشی ضرور تعجب خیز ہے - اور اردو اخبارون کو کیا کہون - فضول باتون سے کالم کے کالم سیاہ - دنیا بھر کی اوٹ پٹانگ خبرین لکھا کرتے ہین - فلان گاؤن مین ایک عورت کے تین بچے جنے - فلان صاحب نے دھوم دھامی دعوت کی - اس موقع مین رات کو کیڑے ستاتے ہین - اس کمرہ مین کالا سانپ نکلا - غرضیکہ معمولی باتین جنسے عوام کو تعلق بھی نہو لکھا کرتے ہین لیکن جب کوئی ایسی ضروری بات ہوئی جس سے ہزارون لاکھون کی جانون کی حالت پر اثر پڑے تو کانون پر جون تک نہین رینگتی - لاحول والا کیا لکھنے بیٹھا تھا اور کدھر بہک گیا - اسوقت مسودہ قانون حفظان صحت دیہات میرے سامنے میز پر رکھا ہوا ہے - ایک ایک دفعہ غور سے پڑھ رہا ہون اکثر دفعات کا مضمون پڑھکر طبیعت اُلجھتی ہے --- جو کچھ نوٹ کیا ہے وہ آپ کے نذر ہے ---

یہ مسودہ اُس فکر کا ایک نتیجہ ہے جو گورنمنٹ عالیہ کو صفائی کے بارے مین اور ہمارے لفٹنٹ گورنر دام آبرسانی کے متعلق ہے - اسلیئے اس قانون مین صرف دہات کا پانی صاف رکھنے کے لیئے قاعدے بنائے گئے ہین ہان بعض ضرورتون مین دہات کی عام صفائی کا بھی اختیار دیا گیا ہے - اس قانون کا اثر صرف اون دیہات پر ہوسکتا ہے جنمین دو ہزار سے کم آبادی نہو یا اون قصبات مین جنمین ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۵۶ء اثر پذیر ہے -

دفعہ ۱ - اس دفعہ کی رو سے اس قانون کا اثر کل اضلاع ممالک مغربی و شمالی و اودھ پر نہ ہوگا بلکہ صرف اون اضلاع پر جنکے لیئے لوکل گورنمنٹ وقتاً فوقتاً حکم دے مختلف مقامات کی مختلف حالت کو دیکھتے یہ دفعہ بہت مناسب ہے -

دفعہ ۲ - مین چند الفاظ کی تعریف لکھی گئی ہے جنکا استعمال اس ایکٹ مین ہوگا -

مثلاً " موضع " کے معنی مقام آباد ہین مگر اس لفظ مین میونسپلٹی یا کنٹونمنٹ یا وہ قصبہ جسمین ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۵۶ء اثر پذیر ہے شامل نہین - لفظ " مجسٹریٹ " سے مراد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہے - اور وہ مجسٹریٹ جسکو لوکل گورنمنٹ خاصکر اس قانون کی کارروائی کے لیئے نامزد کردے -

حصہ اول -

دفعہ ۳ - کا منشا ہے کہ مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ کسی موضع مین جسمین

پارلیمنٹ جدید اور مسٹر گلیڈاسٹن کی ہوس انتخاب

دو اور لائق ممبر ان سے محروم ہو گئے۔ کہ ہمارے ساتھ پارلیمنٹ میں ظلم ہو رہا ہے کمشنری کے ممبران نے پیشبندی کر کے ایک قانون پاس کر دیا کہنے کو تو ہو گیا مگر جس سے ہندوستان کو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور پہونچا یا بغیر خدا خدا کر کے وہ پارلیمنٹ شکست ہوئی۔ اب سب کی نگاہیں نتیجہ انتخاب پر لگی ہوئی ہیں جو غالباً جولائی بھر میں ختم ہو جائے۔ ہندوستان والے تو لبرل گروہ کے دعاگو ہیں۔ اس نظر سے مگر اور کچھ نہیں زبانی ہمدردی تو ہندوستان کے ساتھ کی جاتی ہے۔ یہ اسی قوم کی بدولت تھا کہ ہم لارڈ رپن سا گورنر جنرل ایک زمانہ میں نصیب ہوا۔ اگر لبرل فرقے کے ہاتھ پالا ہا تو شاید ہندوستان کے نصیب پھر جاگیں اور کوئی لارڈ رپن سا وسیرا ہے پھر ہم کو ملجائے اب تک جو ولایت کے اخبار آتے ہیں ان سے تو یہی امید پائی جاتی ہے کہ انتخاب میں مسٹر گلیڈسٹون کے پیرو زیادہ منتخب ہوں۔ مگر اندیشہ ہے تو گھر کی پھوٹ سے۔ ادھر کچھ لبرل فرقہ یونینسٹ میں شامل ہو گئے۔ ادھر مسٹر پارنل کے وجہ سے آئرش پارٹی میں بھی پھوٹ پڑ گئی۔ دو گروہ ایک دوسرے کے مخالف پیدا ہو گئے۔ مگر امید کی جاتی ہے کہ آپس کے رنج و ملال سے غنیم کے مقابلہ میں فرق نہ آنے۔ علاوہ برین ۱۸۸۶ء کے انتخاب میں صرف آئرلینڈ کی بحث پر مسٹر گلیڈسٹون کی شکست ہوئی۔ اب پانچ چھ برس کے تجربے سے رعایا انگلستان نے دیکھ لیا کہ بوڑھا سچ کہتا تھا اب قوی امید ہے کہ عوام اپنی پچھلی حرکت پر منفعل ہو کر اپنے اس لیڈر کا ساتھ دین جسکی بدولت ان میں سے بہتیروں کو رائے دینے کا اختیار حاصل ہوا ٭

راقم —— ب

لوکل علیہ العن

جیسے صاحب جیسا برسنا پر تینا سبحان اللہ۔ ادھر ساون خان کا پیش خیمہ آیا ادھر میان بادل آ دھمکے۔ اس زور سے مینہ برسنا شروع ہوا کہ اللہ دے اور بندہ لے۔ انجانی میں جیٹھ کو دیکھئے اکی فصل کیا رنگ دکھاتی ہے۔ ادھر نمیوں کا زہرہ آب ہوا کہ پیدا وار خوب ہوگی غریب غربا خوش تھے کہ اب موٹا اناج پیٹ بھر کھانے کو ملیگا۔ لے مرا بھائی۔ دو دن کے بعد جو دھوپ نے آنکھ دکھائی تو ایک ایک بوند مٹھائی کے مول ہو گئی۔ بارش جیسی دو اور دو جیٹھ بیساکھ میں بھی اس تڑاقے کی دھوپ نہ پڑی تھی۔ بعضے ستارہ شناس کہتے ہیں کہ آفتاب معہ بالخر کسی متند جہاب آیا۔ کچھ ہی کیون نہو۔ خدا اینار حم کرے اور اعتدال سے پانی برسے۔

آجکل ہمارے لکھنؤ کے محکمۂ فوجداری میں خوب گرم بازاری ہے۔ امیر جہان بیگم نواب ملکہ جہان کی پوتی جو انتہا سے زیادہ ہست خیفہ تھین ان پر مار پیٹ کا مقدمہ قائم ہوا۔ ۲۹ - ء بحال کو سٹی مجسٹریٹ نے چار مہینہ قید کی سزا مع جرمانہ ٹھونک دی۔ ایک نواب صاحب جوا کھیلتے پکڑے گئے مقدمہ زیر تحقیقات ہے ٭

اردو شرح ایکٹ انتقال جائداد ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء

شرح مذا جسکے زیر طبع ہونے کا اشتہار قبل اسکے دیا گیا تھا اب بضخامت ۱۰۱۲ صفحہ چھپکر طیار ہے۔ بغرض آسانی آخر مین فہرست مقدمات ردیف وار شامل کی گئی جس سے ہر مضمون اور نظیر کا پتہ بہت جلد ملسکتا ہے۔ شائقین باداے قیمت نقد مع محصول ڈاک یا بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرمالین۔ اگر ناپسند ہو تو ایک ہفتہ کے اندر واپس کر سکتے ہین اس حالت میں محصول انکے ذمہ ہوگا۔

المشتہر

رام پرشاد منصف پرتابگڈھ اودھ

اشتہار کلاہ کشتی وار ساخت امروہہ ضلع مراد آباد

ہمنے شروع ۱۸۹۲ء سے ایک کارخانہ کلاہ کشتی وار گول کا کھولا ہے جسمین نادر کاریگر جمع کیے ہین ریشمی کام کلابتونی کام مسلہ کا کام عمدہ عمدہ ہوتا ہے اکثر ہر رنگ کلاہ یعنے اگرچہ سفید پارچہ ہے تو سفید ہی ریشم کا ہوگا اور سیاہ پارچہ ہے تو سیاہ ہی ریشم کا ہوگا اکثر طیار ہوتی ہین اور طرح طرح کے زری و سادہ کلاہ طیار ہوتی ہین کلاہ نہایت کفایت کے ساتھ فروخت ہوتی ہین زیادہ تعریف کرنا فضول ہے ملاحظہ سے کل کیفیت ظاہر ہو سکتی ہے کلاہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ ہوتی ہین خریدنا چاہین کلاہ منگائین اپنا صاف پتہ تحریر فرماوین ٭

المشتہر

سید محمد ماجد حسین ایجنٹ کارخانہ کلاہ سید محمد اصغر حسین

امروہہ ضلع مراد آباد

"Study of English"

آسانی سے اور بلا استاد انگریزی زبان سیکھنا چاہتے ہو تو یہ کتاب خریدو اسمین تمام ضروری اور روزمرہ کے استعمال کے تمام الفاظ فقرے اور محاورے مع معنی درج کیے گئے ہین فقرے بطور سوال و جواب نہایت محنت سے منتخب اور تلاش کر کے لکھے گئے ہین ممکن نہین کہ اس کتاب کا پڑھنے والا بہت ہی قلیل عرصہ مین انگریزی مین گفتگو نہ کر سکے مڈل کے طلبا کے لیے تو اس سے زیادہ مفید کتاب آجتک طیار نہین ہوئی نہ خریدیگا تو پچھتائیگا۔ دوسو صفحہ کی کتاب اور ۱۲؍ قیمت ویلیو پے ایبل مین سات جلد مع محصول ۱۲؍

بابو امر ناتھ بالوگنج آگرہ

B. Amar nath
Baloo gunj,
Agra.

اطلاع

چونکہ اکثر حضرات اس خیال کے رہنے والے ہین لکھنؤ سے طلب فرماتے ہین مگر بوجہ انتظام معقول کے قاصر رہتا ہے ایک شاخ اپنے کارخانہ کی ... کی کل سامان بلا ... کے پتہ پر ارسال ... ہوا اگر کل تعمیل ... کفایت سے ... جو نہایت طویل ہو اخبار مین شائع نہین ... ٹکٹ بھیجیے ... پتہ یہ ہے۔ مقام دہلی بازار ... محمد عبد الرحمن حکیم

پنچ - فرمائیے - اب کے انتخاب مین کیا امیدین ہین -

گلیڈاسٹن - انشاءاللہ بالا یارون کے ہاتھ رہے گا -

کی نسبت کچھ نہین کہا مین بوجہ خوف کے جنرل صاحب کے کہنے سے رام پور سے چلا گیا۔

صاحبزادہ چھٹن صاحب بہادر بہی فرماتے ہین کہ مینے جو پہلے مسٹر کیڈل اور مسٹر لائوس صاحب سے صحیح حال نہ کہا بلکہ غلط کہا تو اسکی وجہ یہ ہے کہ عبد اللہ خان سے ڈرتا تھا۔

کوتوال شہر ممبران کونسل۔ غرض ہر شخص کہتا ہے کہ ہم کو عبد اللہ خان کا خوف تھا اور ایسا خوف تھا کہ نہ تو اوس سے ریاست کی فوج اور توپخانہ بچا سکتا تھا نہ صاحب کمشنر بہادر و دیگر یوروپین افسرون کی تشریف آوری سے وہ رفع ہوا جنکی بہادری کا نشانہ علی العلم ہے۔

ہم کو رامپور کے حالات اور عبد اللہ خان کی صفات کا بہ ابو اعظم نہین ہے کیا عجیب ہے کہ آنھون نے کبھی کوئی ایسا کارنمایان کیا ہو جسکا اندازہ کرنے سے یہ عام خوف کی ہوا چلی تھی۔

انکے خاندان کے سب آدمی زندہ ہین صرف عبد اللہ خان مرے کہ خوف رفو چکر ہوگیا۔

عبد الحمید خان سپرنٹنڈنٹ نے لکھا ہے کہ جن لوگون نے بریلی مین باوصف وعدہ کر لینے اور پولس ریاست کے سامنے عبد اللہ خان کا نام لینے کے بریلی مین جا کر اثبات جرم کی شہادت نہین دی تہی مینے اونکی نسبت ریاست کو رپورٹ کی تہی کہ انپر مقدمہ فوجداری کے صیغہ مین قائم ہو۔

(ہمین آجتک تعجب تھا کہ یہ لوگ کیون تارک الوطن ہو کر سرگردان و پریشان پھرتے ہین لیکن اب گل کھلا کہ رام پور مین اونکے لیے جیل کا دروازہ کھلا ہوا ہے)

میرا خیال ہے کہ وہ لوگ محض دھوکا دہی کے لیے مقرر ہوئے تھے (یہ نہین بیان کیا کہ مقرر کسنے کیا تھا) صاحبزادہ چھٹن صاحب بہادر اور صاحبزادہ محمد حیدر علی خان بہادر نے یہ بہی بیان کیا ہے کہ ہم سے اور جنرل صاحب سے سررشتہ اتحاد مستحکم تھا جنرل صاحب ہمکو اپنا دوست جانتے تھے اگرچہ ہمکو حدود عملداری ریاست مین آنے کی اجازت نہ تھی

ڈاکٹر فرائر صاحب بہادر نے لکھا ہے کہ اگرچہ مجھسے صاحبزادہ چھٹن صاحب بہادر نے کہا تھا کہ جنرل صاحب کی جان پر حملہ ہونیوالا ہے اور مینے جنرل صاحب کو اطلاع بہی کر دی تہی مگر نہ مجھے صاحبزادہ صاحب کے قول پر وثوق تھا نہ جنرل کو بلکہ ہمنے ان باتون کو معمولی باتون کی طرح ناقابل وثوق تصور کیا تھا مجھسے عبد اللہ خان کا نام لیا تھا نہ صفدر علی خان نہ محمود علی خان کا۔ البتہ صاحبزادہ محمد حیدر علی خان بہادر پولٹیکل طور پر جنرل کے مخالف ہین مجھے یاد نہین ہے کہ خون سے پہلے عبد اللہ خان کے نام کا ذکر ہوا ہو۔ صاحبزادہ صاحب ظاہر مین جنرل کے دوست باطن مین خلاف تھے

صاحبزادہ محمد حیدر علی خان بہادر نے لکھا ہے کہ چودہ پندرہ برس ہوئے کہ غلام حیدر خان نے (عبد اللہ خان کے برادر نسبتی) قضا کی بیٹے اونکی بی بی پر ایک تمسک کے ذریعہ سے نالش کی تہی مین نہین جانتا ہون کہ آیا عبد اللہ خان آنکے پیروکار تھے (یہ اوس مقدمہ کا تذکرہ ہے جسمین بحضور نواب خلد آشیان فیمابین صاحبزادہ صاحب اور محمد عبد اللہ خان کے سخت گفتگو ہوئی تہی صاحبزادہ صاحب قرضہ مع سود طلب کرتے تھے اور عبد اللہ خان کو سود کے دینے سے بپابندی قواعد مجریہ عدالت انکار تھا اور گفتگو طولانی ہوئی اور بہت مرتبہ ہوئی اور ان الفاظ کا استعمال ہوا تھا جو ایسے دربار کے لائق نہ تھے عوام کا گمان تھا کہ دربار کی شہ ہے) صاحبزادہ صاحب بہادر نے قرآن کی قسم کہا کر خون کی شرکت سے انکار کیا ہے (شاید یہ قاعدہ اوسوقت یاد نہ ہوگا کہ فوجداری مین قسم مدعے علیہ کی غیر مفید ہے اور دیوانی مین جب تک مدعی حلف نہ کر دے) یہ بہی فرمایا کہ چھٹن صاحب نے مجھسے کوئی تذکرہ نہین کیا تھا ؎

راقم

مسلمان

لڑتے بھی ہین اور ڈرتے بھی ہین

ہندوستان کی کھوپری بھی نئے سانچے مین ڈھلی ہے بڑے بڑے جنٹلمین تہذیب کا جامہ پہنکر ایسی افعال کے مصدر بنتے ہین کہ توبہ بھلی جو ادا ہے دنیا سے نرالی ہے جو بات ہے زمانہ سے جدا ؎
اگرچہ انکی بدنامی کے ڈنکے بجے انکی نخوت کے بیر بہوٹی بڑے بڑے پہاڑون پر اوڑے بربادی کی کالی پیلی آندھیان آئین مگر الحمد للہ ہے حوصلہ بلند کہ یہ اپنی آن سے باز نہ ہوئے بلکہ اور زیادہ مہذب و دیگر اپنی حرکات کو خفیف اپنے ارادون کو ضعیف کر لیا نا عاقبت اندیشی کا مادہ انکے خمیر مین پڑا ہوا ہے عدم استقلال کے گھوڑے پر ہر وقت سوار رہتے ہین ہندوستان مین لاکھ طرح کی مخالف ہوائین چلین اس ملک نے گرگٹ کی طرح بہت سے رنگ بدلے نہ وہ زمین رہی نہ وہ آسمان رہا مگر یہ ذی حوصلہ خواب غفلت سے نہ چونکے بلکہ جیا دستان کر نیچے بہ کر دو نے لگے نقارے بجین بالفرض صور قیامت پھونکا جاے بھونچال آے زمین کو جنبش ہو ادھر کی دنیا ادھر ہو جاے مگر ؎

سونے والے کہین کروٹ بھی لیا کرتے ہین

بمبئی کے پارسیون نے اوتیج کی بلند پروازی کی ہوا دماغ مین بھری تو راجہ بالی گنگادھر کے مقدمہ کی دوبارہ تحقیقات ہونے کی غرض سے

ایک میموریل طیار کر لیا اور ایک دن مین سات سو مزید دستخط بھی کرا لیے کسی کی کے ذریعہ سے اور دیہ بہندی خدمت مین روانہ بھی کر دیا گو یا اپنے حسابون بلوہ ختم کر لیا اب ہندوستان کا انتظام ... ہم کر دینے مین کسر ہی باقی نہین رہی میموریل پہونچا اور ریاست آئی ... بھائی اور ... کرتے ہین کہ ... حکام کی کارروائی پر ... اعتراض نہین ہے ... دستخط کر دیے ہین کہ کمیٹی اور جماعت کے ممبر ... +

رام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مسلمان

رام پور کے خون کا مقدمہ

... کہتے ہین جسکا گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے انتظام الدین خان ... مین ملزمون کے ساتھ برتاؤ کیا تھا ... بلکہ لاکھ بار ماشاء اللہ آج تو ... ان کا نام تاریخ کے صفحون سے مٹا دیا گیا ہے آج وہ دن ہے ... قانون - آئین - ضابطہ - پر کامل بھروسا کر لینا چاہیے آج وہ دن ... گورنمنٹ کی منصف مزاجی نے ... مین بستان خیال یا داستان حمزہ کی ... نظر آتی ہین ...

... نے تیرہ چودہ مہینے تک طرح طرح کے رنگ بدلے ... آخر کو دو صاحبان جج ہائیکورٹ نے رام پور مین آکر تحقیقات کی مسل ... کی ... بڑھا ہی جسکا ... تحریر کرنے کے لیے ... حاکم جنکو انصاف ... کا مہتمم کہنا چاہیے مسل مقدمہ کو جو ایک دفتر سے کم نہین ہے ... اور پریسیڈنٹ کونسل ریاست رام پور مع دیگر حکام کے جو اس مقدمہ مین ... تھے ساتھ لے گئے اور ... ساتھ اون بیش قدر اشیا کو بھی لے گئے (از قسم کاغذات وغیرہ) بالآخر یہ قرار پایا کہ جنرل کے عوض سزا دینا ضرور ہے -

خلاصہ یہ کہ ۲۱ - جون کو صاحبان جج بہادر رونق افروز ریاست رام پور ہوئے حکام ریاست بھی اونکے ساتھ آئے ۲۲ - جون کو ملزم طلب ہوئے اور حکم سنایا گیا کہ عزن خان - بھوندا خان - چونکہ سرکاری گواہ تھے رہا ہوئے - اسد اللہ خان پسر عبد اللہ خان کی حالت مشتبہ ہے لہذا وہ بھی رہا - علی حسین خان حمایت خان سید حمایت علی - مدن خان - کو سزاے موت دیجاسے اور اس حکم کی قانوناً اپیل بھی نہین ہوسکتی - باقی پسران عبد اللہ خان اور اونکے نوکر جو فراری ہین انکی نسبت ابھی عدالت نے کچھ تجویز نہین کر سکتی یا زندہ صحبت باقی جب وہ حاضر ہونگے اسوقت تجویز مناسب عمل مین آئیگی -

اگر یہ تجویز اس نظر سے ہوئی ہے کہ جنرل کے خون کا نہ برآمد ہونا باعث بدنامی ہوگا تب تو بیشک عین صواب ہے -

دو دل سابقہ مین تو صرف رگون مین ... خون کا ... چھاننا اور ... سب سر کا ...

دیکھنے کی غرض سے گردنین اوڑا دی گئی ہین اور بیان تو نیکنامی و بدنامی کا اس سزا سے تعلق تھا اور وہ بھی کس کی بڑے بڑے ... کی -

اگر یہ فیصلہ کسی اخبار مین مفصل طور پر شائع ہوگا تو ناظرین خود فرمالینگے کہ ان سوالات کا کیا جواب دیا گیا ہے جو بحق ملزمان فائدہ مند تھے -

تینون اشخاص جو ... پا گئے ہین اپنے گھر گئے ہین انمین سے بعض کا چال چلن بھی اسی مسل مین قابل اطمینان ثابت نہین ہوا ہے اور ... انکو انگریزی قانون پر بھی " علم آگیا اب خدا خیر کرے -

اس مقدمہ نے نہ صرف لوکل گورنمنٹ کو بلکہ گورنمنٹ ہند کو ایسا نیکنام کیا ہے کہ گذشتہ دو سو برس مین کوئی نہ ہوا ہوگا -

لطف یہ ہے کہ ہنوز مقدمہ اختتام کو نہین پہونچا ہے جسوقت خاندان عبد اللہ خان کے باقیماندہ فراری اشخاص مین سے کوئی ظاہر ہوگا تو مقدمہ ... نہین کہہ سکتے کہ ملزمون کے اصول مین کچھ ترمیم ہوگی یا نہین -

اس مقدمہ مین آج تک جو کارروائی ہوئی وہ بے نظیر ہوئی اور خون ناحق کے چھینٹون نے بڑے بڑے دامنون کو بھی رنگین کر دیا کسی نے خوب کہا ہے کہ

۶ جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

رام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مسلمان

بیضۂ فیل بشاخ قالین داوند

اجی حضور ظرافت الدولہ بہادر آپ دنیا بھر کی سیر گشت لگاتے رہتے ہین کہین کھٹ ہوا اور آپ موجود ہین کہین پتا کھڑکا اور آپ داد دینے کے لیے کھڑے ہو گئے کسی نے کانا پھوسی کی حضور نے سن لی کسی نے اشارہ کیا آپ نے تاڑ لیا غرض سایہ کی طرح ہر سرکار مین ہر دربار مین ہر مجمع مین ہر جلسہ مین ہر موقع پر ہر محل پر آپکا گذر ہوتا ہے واقعات پر راے دینا آپکا خاص حصہ ہے مگر کبھی کام کی بات نہ کہی ہمیشہ اوٹرن گھائیون سے واسطہ رکھا گایا ہوا گیت بے تال بے سُرا گانا ہولی کی فصل ہے تو آپ ملار گاتے ہین دیوالی مین ہولی گاتے ہین اور ساتھ ہین جب ہانک لگائی بے تکی جب راے سنائی اٹکل بے جوڑ جب تقریر کی بے ٹھکانے کی ؎

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

آئین یہ "ناول" کیسا بندہ درگاہ ناول نگار نہین ہین کہ عشق و محبت کے رازہاے سربستہ کو فاش کر کے نوجوان طبیعتون کے لیے سیاہی گری کرین نہین نہین آپ کیا سمجھے آجکل دماغ وحشتکدہ بنگیا ہے "ناولہا" عربی کا لفظ ہے اسکے معنون مین عشقیہ ناولون کی بو باس نہین ہے -

اچھا سنے آپ پوچھتے کیا ہین لیکن خبردار اسکے لیے سوال نہ کرنا -

مضامین غیبیہ

پس از سی سال آخر یہ محقق شد بخاقانی

کہ بورانی است بادنجان و بادنجان بورانی

چند لوگوں کے تجربہ کے بعد اس جانب کو واضح ہوا کہ مختار نامجات عام جو تعلقہ داران زمیندار اور علاقہ دار صاحبوں کی طرف سے عدالتوں میں داخل ہوتے ہیں غیر ضروری اختیارات اور ہدایات کی ادنہیں بھرمار ہوتی ہے۔ مگر وہ خاص الخاص اختیارات جنکے مختاران مذکور کو روزمرہ کی کارروائیوں میں ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔ اور بیشتر مقدمات میں اونکی عدم موجودگی کی وجہ سے خرابی پیدا ہوتی ایک قلم چھوٹ جاتے ہیں۔ آپ نے روز مرہ کے پولیٹکل معاملات میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں مگر اس معاملہ پر ایسی کم توجہی فرمائی کہ چراغ کے نیچے اندھیرے کی مثل صادق آگئی لہذا اس جانب نے بلحاظ عام فوائد اور منافع کے اسکی تکمیل اپنے اوپر فرض سمجھکر ایک مسودہ مختار نامہ عام طیار کیا ہے۔ اگر بجمیع الوجوہ ناپسند ہو تو اسکو چھاپ لیجیئے زمیندار اور تعلقہ دار اس سے دین و دنیا دونوں جگہ فائدہ اوٹھائینگے۔

منکہ بنگیہ خان ولد بسوہ خان ابن بسوانسی خان ساکن موضع کھیت پور متعلقہ پرگنہ چک نگر تحصیل خرخشہ گنج ضلع تنازعہ آباد کا ہون۔

چونکہ اکثر مقدمات مجھ نامظہر وغیرہ مقر کے طرف سے خلق خدا پر گورنمنٹ برطانیہ کے مختلف کشنریون اور عدالتون مین وغیرہ سب سے بڑے اور اونچے محکمہ مین جسکو نیچری اصطلاح مین محکمہ الٰہی کہتے ہین اور اعلے سے لیکر اسفل السافلین تک گھیرے ہوئے سے اسوقت دائر ہین اور آیندہ دفعتاً فوقتاً قیامت تک ہوا کرینگے۔ اگرچہ کوئی مقدمہ ایسا نہین ہے کہ انصافاً و قانوناً سطرح سے اولٹ پلٹ کے دیکھا جائے میرے حق مین ڈگری کے قابل ہو لیکن ہر ایک مقدمہ کا رنگ بروا عنوان مقصد جدا گانہ ہے۔ کسی مین مجکو صرف اسقدر منظور ہے کہ فریق مقابل نیچا دیکھ جائے۔ زیادہ نہین تو چندی روز کے لیے جانگھیا کرتہ پہنکر جیل کی سیر کرے یا قرقی و نیلام کے مقدمون مین مبتلا ہوکر روتا پھرے۔ پیرا مین خرچ کرتے کرتے جائے اپنی ہی لنگوٹی بک جائے یا کچھ اولٹی سیدھی ایسی پڑے کہ اسکے عیوض مظہری ہیڑیان کھنکھناتا ہوا بڑے گھر کا رستہ ناپے۔ کسی مین اپنے ہاتھ پائون بچائے ہوئے مدعا علیہ کی لوٹیری ہی تک اوتار لینا مقصود ہے اور بس۔ کسی مین بات اٹک گئی ہے جسکی وجہ سے لنگوٹے مین پھاگ کھیلنا شروع ہوگیا مقدمہ کا اور خرچ کیا ہوئے کہ آئے کہان سے قرض لیکر متفرق اجزا زمینداری کو رہن بیع کر کے اور آخر کوئی گھر لیسی کی ناک کی تھ اور ٹانگ کا پائجامہ بیچکر اسیطرح سیکڑون ہزارون لاکھون کرورون اونکے لیس مقدمات بندگان خدا کی طرف سے مجھپہ دائر ہین اور قیامت تک میری آل اولاد پر دائر ہوتے رہینگے۔ وجہ کیا اُس متبرک تقریب کے دن جسکو تیرانی اصطلاح مین بسم اللہ کہتے ہین اوستاد بزرگوار نے بہ رسم الشیطان کہکر پہلا سبق مجکو یہ دیا تھا دنیا مین سب سے بہتر بے ہنے ترنبے کے کمائی قرض ہے۔ مثل مشہور ہے لینا مرے کہ دیتا۔ ملتا ہوا مال چھوڑ دینا بڑی حماقت ہے نسیم دہلوی فرماتے ہین ع

آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجئے +

حرام حلال کی تفصیل عقلمندون کی ایجاد نہین ہے۔ کسی مال کی نسبت حرام کا اطلاق ہو ہی نہین سکتا سب حلال طیب ہے۔ جھگڑا اور فساد دولت کی پوٹ یہ مالداری کی گٹھری ہے۔ ایک بڑا پرانا شاعر کہ گیا ہے شعر

نخشے خرخشہ عجب چیز است

خواہ مخواہ زبردست مے آید

زبردست اپاہج لوسے لنگڑون کی سرپرستی پر ہمیشہ تک رہنا چاہیئے زبردست کا ٹھینگا سر پر سامنا ہوا اور سے دھیلے کی فوراً جوتہ بازی شروع کردی ان نصائح کو مین نے اوسیوقت گرہ مین باندہ کر دماغ کے نوٹ بک پہ فوراً ٹانک لیا تھا اسوقت تک اونیر بفضل خدا عملدر آمد جاری ہے خوب دولت جمع ہوگئی علاقہ بڑھ گیا۔ لیکن نتیجہ مین نالشات کی بھرمار ہوگئی۔ کوئی اپنا دیا ہوا قرض مانگتا ہے کوئی رہن کی ہوئی زمین چھوڑانا چاہتا ہے کوئی چھینے ہوئے مال کی واپسی کا دعوے کرتا ہے اور مین ہون کہ سب سے منکر اور مقابلہ مین جوابدہی کو طیار غریب غربا نے تو گورنمنٹ کے قانون کی شہ پاکر ایسے اتر گئے ہین کہ جہان ذرا اکلا دبایا آنکھین نکالدین۔ حاصل یہ کہ مقدمات کی کثرت سے مجکو حاضری عدالت کی ایسی لازم و ضروری ہوگئی ہے جیسے صبح اُٹھا بیت الخلا جانا مگر مجھکو اسقدر فرصت کہان تمام رات جعل فریب کی تدبیرین سوچنا صبح سے شام تک اونپر عملدرآمد کرنا اٹھنا جھگڑنا تقاضے ٹالنا دم لینے اور آنکھ بند کرنے کی مہلت تو ملتی ہی نہین۔ ان وجوہ سے سب سے بیزار ہو کے بکمال اطمینان کے جوتے بیزار کے اپنے ملازم جدید اور بدخواہ قدیم شیخ جعل ساز ابن میر دغاباز کو جنکی چرب زبانی دروغ بیانی چالاکی فریب کاری کاٹ پیچ کتر بیونت پر مجکو ایسا ہی اعتماد ہے جیسا کہ گورنمنٹ کو اپنی قوم کے لوگون کو اپنی فہم پر مختار عام مین الخاص والعام اور قائم مقام ذات بالکفی والاثبات مقرر کیا کہ اگرچہ نہ کچھ اقرار کرتا ہون نہ کچھ لکھتا پڑھتا ہون تاہم مختار خدائی فوجدار کو دہنے بائین مشرق سے مغرب تک آگے پیچھے جنوب سے شمال تک نیچے اوپر اسفل السافلین سے لامکان کی چوٹی تک غرضکہ سارے خدا کی خدائی کی بیوت بادشاہون کی ملکتون مین وہ اختیارات حاصل ہوگئے جو میری سات پشت مین کسی کو حاصل نہ تھے اور شیطان کو اپنے خاص مریدون اور پیر کو اپنے چیلی چاپڑون پر بھی حاصل نہین تفصیل

اون کی یہ سبب ہے -

(۱) فتنہ مذکور کو اختیار ہوگا کہ دیوالی لڑواۓ - توجداری لڑواۓ - نسبری لڑواۓ - سرسری لڑواۓ - خاص الخاص لڑواۓ - عام العام لڑواۓ متفرقات لڑواۓ - ریاست لڑواۓ - مقدمات سے تعطیل میں فراغت پاکر مرغ لڑواۓ - بٹیر لڑواۓ - کنکوا لڑواۓ - ہاتھی لڑواۓ - گھوڑا لڑواۓ - کبوتر لڑواۓ - جوڑا جوڑا لڑواۓ - پیچ پیچ لڑواۓ - کھڑے لڑواۓ بیٹھے بیٹھے لڑواۓ سوتے سوتے لڑواۓ اگر کوئی موقع نہو تو بیٹھا بیٹھا خالی لڑواۓ -

(۲) میری قائم مقامی میں دست اختیار ہوگا کہ عدالت کے دروازہ سے ٹیک جھنڈا سا بیمان چاہے ایمان پیدا کرے - ہر ایک شخص سے ہاتھا پائی کرے - نشتر اشنا کرے - گتھم گتھا کرے - گالی گلوج کرے - نوچ کھسوٹ کرے - چغلی چپاری کرے - ڈانٹ ڈپٹ بتاۓ پھر دوڑ کر پولیس میں جھوٹی رپٹ لکھواۓ -

(۳) جھوٹے عرضیدعوے - جھوٹی تصدیق لکھے - بیانات تحریری میں کہ بنیاد کھڑے ہوۓ قانونی اور واقعاتی عذرات درج کرے - جھوٹے گواہ بناۓ اور (قانونی مشیروں کی معرفت) بنواۓ - جھوٹی حلف اٹھاۓ اور اٹھواۓ - تمام فریبانہ اور مکارانہ کاروائیاں کرے اور کراۓ مقدمہ کا جیت لینا اپنا فرض منصبی سمجھے ایمان رہے یا جاۓ -

(۴) فرضی دستاویز لکھے - رہنامہ لکھے - بینامہ لکھے - مختارنامہ لکھے - وکالت نامہ لکھے - نکاحنامہ لکھے - مہرنامہ لکھے - عاق نامہ لکھے - طلاق نامہ لکھے - اقرارنامہ لکھے - انکارنامہ لکھے - یہ لکھے وہ لکھے جو چاہے سو لکھے - اوسکے تمام تحریرات کی پابندی عدالت چھوٹ ہر جگہ مجھپر لازم ہوگی اور اونکی تعمیل مین خدا کے سامنے قیامت کے روز بعد تولنے جانچے نامہ اعمال کے ذرا بھی چین چپڑ کروں تو شیطان کا گنہگار جہنم کا سزاوار ہوں گا -

(۵) دشمنوں سے جان بچاۓ - دوستوں کا سر سہلاۓ بھیجا کھاۓ - رہزنی کرے - دغابازی کرے - چوری کرے - جعلسازی کرے - مارے اور ٹلیا سے لے اور نکلجاۓ - اقرار میں انکار - انکار میں اقرار ہو جوبات منہ سے نکلے الجھی اور پیچدار ہو -

(۶) قرضداروں سے قرضہ کاشتکاروں سے لگان وصول کرے - رسید لکھے اور بدل جاۓ - پھر الٹا سیدھا دھڑا باندھکر عدالت مین نالش کرکے دوبارہ سہ بارہ لے لیا کرے -

(۷) جورو کو طلاق دے - لڑکوں کو عاق کرے - باپ سے جھگڑا لے - بھائیوں سے لڑواۓ - بہنوں کو گھر سے نکال دے - کنبہ مین نفاق پیدا کرے - نوکر چاکر کہ بلام خدمت لے تنخواہ مانگیں تو معزول کردے -

سودا لے اور دوام نہ دے - مزدوروں سے مزدوری کراۓ اجرت مانگیں تو گردن ناپے - مہاجنوں سے قرض لے تمسک لکھنے کو کہیں توٹالا بالا بتاۓ - دستخط کراۓ تو جعلی جنکی شناخت نہو سکے گواہی کراۓ توجب وق کے تیسرے درجہ کے مریضوں کی جو دنیا سے یا تراب کیسے بیٹھے ہوں یا اذ انکم یہ یقین کلی ہو کہ انقضاۓ وعدہ کے بعد جنکی تعمیل اسطرح ہوسکے گی کہ عالم بالا مین کسی متوفی رزیڈنٹ کے پاس مگر چپراسی کی روح کے گاڑن مین بھیجا جاۓ (بشرطیکہ رزیڈنٹ صاحب وہان بھی رزیڈنٹی کرتے ہوں)

(۸) جسٹری کے تکلے کے آگے دم نہ پٹکنا چاہئیے اور احیاناً کوئی ضرورت ایسی پڑجاۓ کہ بے رجسٹری کے کام ہی نہ چلے تو مختار مذکور کو کامل اختیار ہوگا مگر ہوشیاری اور خبرداری کے ساتھ - رجسٹری مین گورے منہ کو کالا اور صاف چہرہ کو چیچک دار بنا کر اور جا بجا تپ چھاؤ کرکے نئے خال خطوط جمالے اور نسبے پیدا کرکے جانا چاہئیے گواہ ایسے ہمراہ ہوں کہ جھوٹ بولنے مین طاق حلف اٹھانے مین مشاق - اور اون سے ایسے ایسی قارورہ آمیزی بھی ہو کہ زمین آسمان ٹل جاۓ مگر وہ بے ایمانی پر اڑے رہیں -

(۹) کوئی مقدمہ ہرتا ہوا معلوم ہو تو مختار مذکور اختیارات مفصلہ ذیل عمل مین لانے کا مجاز ہوگا -

(۱) حاکم مجوز کے کسی دوست آشنا نوکر چاکر لونڈی بی بی سے قارورہ آمیزی کرکے سفارش کراۓ (یہ نسخہ خوب ہے اگر ہاتھ آجاۓ)

(۲) اگر یہ میسر نہو تو دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ پر عمل کرکے درمیانی کو دے دلا کر کام نکالے - (۳) یہ بھی ممکن نہو تو خود بدولت تک (بشرطیکہ وہ اس فن کے ہوں) رسائی پیدا کرکے اس مقولہ پر عمل کرے - سارا دیکھے جات تو آدھا دیوے بانٹ - لیکن مقدمہ بات کا ہو تو آدھی تہائی کی کچھ قید نہیں آنکھ بند کرکے توڑے کا منہ کھول دے -

(۴) اگر خدانخواستہ متدین حاکم کا سابقہ ہوا اور وکلا بیرسٹروں کے گلاۓ قانونی دال بھی نہ گلی ہو تو حاکم کے سامنے رونے پیٹنے چلانے اور ایسا مکر کا جال پھیلاۓ کہ خواہ مخواہ اسکے دل مین رحم پیدا ہو - پھر مسجدوں مین دعائیں مانگے حافظوں سے ختم پڑھواۓ - دریائی گولیاں چھوڑے - پنڈتوں سے گائے بجواۓ وغیرہ وغیرہ -

(۱۰) اینجانب کے مرنے کے بعد بھی مختارنامہ ہذا بدستور نافذ و قائم رہے گا قبر سے لیکر تمام مواقف حشر مین اور پیر دوزخ مین مختار مذکور تمام اختیارات مندرجہ بالا اور اوسکے علاوہ دیگر اختیارات جو وقت اور ضرورت کے مناسب ہوں عمل مین لانے کا مجاز ہوگا لیکن بدقسمتی سے اینجانب بہشت مین رونق افروز ہوۓ تو مختار مذکور

ہند - شاباش! بیٹا! شاباش! ع - این کار از تو آید و مردان چنین کنند -

(مسٹر دادابھائی نوروجی پارلیمنٹ انگلستان کے ممبر منتخب ہوئے)

[illegible] اختیارات ... تا ...

(۱۱) جبکہ منکر نکیر انجناب کو اٹھا کر سوال بازی شروع کرین تو مختار مذکور دلائل و معقولات دیگر چرب زبانی شیرین بیانی کے ساتھ اوسکا قانونی دلائل و منطقی تقریر سے معقول کرے - وہ عربی مین پوچھین من ربک کون ہے پروردگار تیرا تو فوراً ٹوک دے کہ یہ کیسی بے ضابطہ اور خلاف قانون [illegible] بات ہے - حضور آقا نعمت عربی نہین جانتے انسے اردو مین بات چیت کرو - پھر کہو یہ سوال ہے کچھ اوجھا الجھا سا جسکے معنے معلوم ہوتا ہے رب کے معنے پرورش کرنے والے کے ہین - پیدا ہونے کے بعد دائی تین سال تک انکو دا تانے دودھ پلایا کھلائی نے کھلایا اس حساب سے اوسوقت بھی دو نیک سیرت پاکذات عورتین انکے رب (پرورش رب) تھین پیرو انت جب پیرون مین اٹھنے کو دلنے کی طاقت آ گئی تو والدنا جد اور والدہ محترمہ نے پرورش کے بیشتر حصہ راوبیت ربوبیت اوہ رنگ ... کہ نصف ذکر ہو گئے یہ سلسلہ ۲۰ سال تک جاری رہا - حسب وہ ... کو ... ہارے تو اپنی جوانی سے آغاز پیری تک ... کا ... اور اسے اسوقت خود ہی رب تھے خود ہی مربوب - بڑھاپے کے عالم مین لڑکے بالون نے پرورش کی غرضکہ ہر زمانے مین آپ کے رب بدلتے گئے اور ربوبیت کا طریقہ اور نوعیت بھی بدلا کے - اب نہین معلوم آپ کس وقت کے رب کو پوچھتے ہین جواب دین کیا خاک -

ایسا ہی دین کے ... سوال کرین تو صاف جواب دینا چاہیے اسکا پوچھنا ہی کیا ہے - الناس علے دین ملوکہم مشہور بات ہے تعجب ہے کہ آپ فرشتہ ہو کر کمستان ہی نہین جانتے گورنمنٹ برطانیہ جسکی علم کے جھنڈے کے نیچے یہ پرورش پا کر اس قابل ہوئے کہ آپ کے ساتھ جواب دہی کے لیے بیٹھے ہین - تثلیث کے قایل تھے وہی عقیدہ انکے دین کا بھی اصل الاصول تھا مگر تھوڑے سے تغیر کے ساتھ وہ کہتے تھے باپ بیٹا روح القدس - اور انکا عقیدہ تھا - زن زر زمین ... طرز معاشرت اور ... مذہب تا ... مین انگریزی فیشن کے پیچھے ہو کر اسلامی طریقہ کو کوسون گرد نہین پھٹکنے دیا - تفصیل اونکی بتانا مرنے کے بعد بیکار ... دوسری ... اگر تم کو کچھ بھی شک ہو تو - جاکر ... سے حلفیہ دریافت کرلو

(۱۲) عذاب قبر کے فرشتے انجناب کو ستانے آوین تو مختار مذکور کو وہی اختیارات حجت اور دلائل اور جھوٹے گواہ تمثال کے پیش کرنے کے حاصل ہونگے جو اسوقت حاصل ہوتے ہین کہ انجناب ... مرتکب ... جرم کے ... استعمال بالجبر مین ماخوذ ہوتے ہین اور ... کہتا ہے جرم ثابت اسکو حوالات مین لیجاؤ -

(۱۳) میدان حشر مین ہر مقام مین انجناب کے ہمراہ رکاب رہے - پل صراط پر چڑھتے وقت کاندھا دے - چلنے مین نیچا ... کر پکڑے رہے اگر بد شامت اعمال سے لڑکھڑا ئین اور انجناب نیچے جہنم مین لنڈھک جائین تو ایسے نازک وقت مین نمک حلالی کو نمک حرامی پر ترجیح دیکر قعر دوزخ تک ساتھ نہ چھوڑے -

(۱۴) حشر مین جسوقت تمام جن و انس نفسی نفسی پکارین مختار مذکور کو لازم ہے آقائی آقائی یا میرے میان میرے میان پکارے -

(۱۵) نامہ اعمال کے تولنے کے وقت میزان کے پلون کو دیکھتا رہے جو ... فرشتے جو انجناب کے مظالم سے برہم اور تاک مین لگے ہوئے ہیں ... مار دین اور نیکیون کا پلہ اونچا ہو کر آسمان پر پہونچے -

(۱۶) خدا ... اگر ... کے وقت ... ابدہی منظور کی ہے تو مختار مذکور کو تمام سوالات کے جواب دینے اور الزامات کی توجیہ اور برائیون کے تاویل کرنے کی نسبت پورے پورے وہی اختیارات حاصل ہونگے جو کہ اب عدالت دیوانی مین حاصل ہین -

(۱۷) مختار مذکور کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ انجناب کو عذاب سے چھڑانے اور دوزخ سے بچا کر بہشت مین لیجانے یا دوزخ مین عذاب کی تخفیف ہونے کے لیے تمام جائز ناجائز خفیہ اور علانیہ کارروائیان عمل مین لائے - اور مالک داروغہ دوزخ اور رضوان داروغہ جنت اور دیگر اہلکاران میدان قیامت اور محکمہ عذاب ثواب سے ... نذرانہ اور پیشکش ... کی نسبت اختیارات ... کہ اسوقت دیوانی اور فوجداری کی عدالتون اور گورنمنٹ کے دیگر سرشتون مین ہین -

(۱۸) مختار مذکور کی کارروائی سے کوئی مقدمہ ... روپیہ ملے کوئی مال ہاتھ آئے تو یہان سے ایکدم ... تک مجکو اور میرے تمام آل اولاد عزیز قریب کو جو اسوقت موجود ہین یا آیندہ قیامت تک پیدا ہون ہر حال مین سوتے جاگتے اندھیرے اجالے گلے لگائے پانی اور کمر تک دہکتی ہوئی آگ مین اوسکے قبول و منظور کرنے مین کوئی عذر نہ ہوگا اور اسکے خلاف سب الفاظ اور ... کوئی اوسکا ثابت نہین کرسکتا - اسلیے یہ مختار نامہ لکھدیا کہ دنیا مین سند ہو اور عقبےٰ مین کام آوے ۔

ا ...

زمیندار

انجمن ... فروغ

شہوس شاعری

یا ایہا المتمین الانبیا ... دلائل و ... و التقعبات لیس ... فقدان الشعرا ایسا ... ہے کہ اگر ... سے ترتیب اشعار چاہے تو محال ہے اور ... لہذا ...

پریشان وسرگردان ودہ ہرپلاد دیار دیوانہ وار پہرتا رہا - یاسیت ہی مشکور ہوئی - مراد دلی پائی - یعنے صورت شاہد مقصد نظر آئی - کیونکہ لکھنؤ علیہ الرحمتہ والغفران مین قسمت لائی - اکثر مشتاقون سے صحبت کمال کی زیارت ہوئی - اوہر فن جیسے یہان بکثرت دیکھے اور مقام پر کم کیسے نایاب ہوگئے لیکن جو رنگ خاص احقرالناس کے مطبوع طبع ہے اوسکی بو تک دماغ مین نہ آئی - المختصر جوئندہ یابندہ - ایک دن ایک مطلع نہایت بلند خاص اپنی پسند کا سنائی دیا -

وہو ہذا

حاسد نہ میرے عذر و تہذیب تک گئے
رستے مین بال طائر ادراک تھک گئے

پھر اپنی فرحت وانبساط کا حال کیا گذارش کرون - کلفٹ سے مستند ستے قلابازیان کہاتا تھا - جھومتا تھا - پھڑکتا تھا - کودتا تھا اچھلتا تھا - بلکہ خلاف تہذیب بات سے ملکتا تھا عرکتا تھا - واہ ری فکر واللہ ری نازک خیالی - مضمون کا کیا ذکر زبان بھی دنیا سے نرالی - گر دنیا اہل کمال سے خالی نہین - ادھر تو اس نعمت غیر مترقب کا مزا لیتا تھا ادہر قدرتی آسمان سے من وسلوا اوترا یعنی اسیطرح مین ایک غزل ملک الشعراے زبان حال کی ایک دوست نے لادی - بغیر تو مبالغہ یہ حال تھا کہ مارے ہنسی کے اوٹن کبوتر ہوگیا زعفران کا کہیت کیا قہقہہ دیوار دیکھ کے بھی آنا کوئی نہ منسے گا - اسوقت تک باچھین نہین بند ہوئین - یہ مضمون - یہ فصاحت - یہ تازگی یہ بلاغت آج تک نہ دیکھی نہ سنی - سب سے بڑھکے زبان تو اپنی سلیس پاک وپاکیزہ آب مطہر سے دھوئی ہوئی کہ صل وبلا باامنیمہ تنہا خورہی گوارا نہین - جی چاہتا ہے کہ نعمت عظمی کو دور دور پہونچا دیجیئے جسمین کوئی شہر کوئی ملک کوئی قصبہ محروم نہ رہے - ناظرین اگر محظوظ ہون تو اس فقیر کو دعائین دین -

غـــزل

حاسد جو رجل مصعد تعلیم تک گئے
دونون جناح ققنس ادراک تھک گئے

نالے بلند ہوکے نہ عنقا تلک گئے
کرکے طنین حلق مگس ہاے تھک گئے

ہے ساغر ذفیف مین غمجہ عقار کا
ساقی کی ضنک قلبیون سے رند تھک گئے

مضمون نہ جاہلون کو یلا شبکے بو نہ نہ
غبرا سے گو سماکی بہی جانب اوچک گئے

ایسا پڑا ژرووش قلب ژرم کا صبر
دوڑا وہیت غیر غلس مین جھانک گئے

قاقشلر جو ماسے ہوئی قصعہ مین شراب
رند ژرم جو مصطبہ مین آئے چہک گئے

ساقی نے غنج سے بدنامی کا ایک ترشح
فاترہ یہان تک آئے کہ ہم رند تھک گئے

فائح ہوا جو شوخگن یار شئی مین
شم کرتے ہین رجل یہ ضو کے مہک گئے

دہ مردہ نے قریض جو نکہی مری رسا
فرہنگ مین ڈھونڈھ کیا الفاظ تھک گئے

فرہنگ

رجل بالکسر پا	مصعد بالفتح اسم ظرف جاے بالا رفتن
جناح بالفتح بازو	طنین بالفتح آواز مگس و پشہ
ذفیف بالفتح سبک	غمجہ بالضم پس خوردہ آب وغیرہ
عقار بالضم شراب	ضنک بالفتح تنگ وتنگی ہر چیز
غبرا بالفتح زمین	ژرووش بالضم ناخوش
ژرم بفتحتین افسردہ واندوگین	غلس بفتحتین تاریکی و آخر شب
قاقشلر آمیختہ	قصعہ بالکسر کاسہ بزرگ
مصطبہ بالفتح میخانہ	غنج بالفتح کرشمہ وناز
ترشح بیاے معروف قطرہ	فاترہ درون دہ کہ بہندی جاہی گویند
فائح بوے خوش دہندہ	شوخگن بالضم وکاف فارسی مکسور یعنی جامہ وبدن کہ پرچرک باشد بہندی میلا گویند
دہ مردہ بالفتح اول وسوم ہرزہ گو	قریض بالفتح شعر وکلام موزون -

راقم

بقلم نواب ...... نوشاہ مرزا خان البلجرامی ثم الفتح فوری —

ممبران پارلیمنٹ کا انتخاب

آج کل گریٹ برٹن مین خوب ہیل ہیل ہے قریب قریب روزمرہ ممبرون کا انتخاب ہوتا ہے - جہان دیکھیے ٹھٹ کے ٹھٹ لوگ جمع ہین - غول کے غول ادہر سے آدہر ادہر سے ادہر چکپھیریان کرتے ہین - کوئی لبرل ممبر کی تعریف مین پل باندہ رہا ہے - کوئی کنسرویٹو ممبر کی طرفداری مین رطب اللسان ہے - کوئی لکچر دے رہا ہے - کوئی ہونے والے ممبرون سے اونکی پالیسی پر بحث

کر رہا ہے - کہیں جگہ لبرل مراسے دینے والے ٹوپیاں اوچھال رہے ہیں کہ وہ مارا - کہیں کنسرویٹو ہرا ہرا کی صدا بلند کر رہے ہیں کہ وہ پچھاڑ دکھایا - ابھی تک تو مسٹر گلیڈاسٹون کا فرقہ زوروں پر ہے اور انشاء اللہ یہی فرقہ اپنی فتح وظفر کا جھنڈا وسٹ منسٹر ہال پر نصب کریگا - اس انتخاب میں ایک ایسی خوشی آیندہ بات ہوئی جو دنیا کی تواریخ میں یادگار رہیگی یعنے ایک لائق وفائق باشندہ ہند مسٹر دادا بھائی نوروزجی کو ولایت کی ایک کونسل نے اپنا ممبر منتخب کیا -

سبحان اللہ سبحان اللہ کیوں نہو : ایسی آزادی اور لیاقت پسندی کا نتیجہ ہے کہ آج انگلستان والوں کا مقابلہ دنیا میں کوئی نہیں کرسکتا - لارڈ سالسبری نے مسٹر دادا بھائی کو "کالا آدمی" کا لقب دیا تھا - اب اونکے کان کھڑے ہونگے کہ کالا آدمی گوروں پر سبقت لیگیا -

مسٹر کین جو ہندوستان کے دوست ہیں وہ بھی ممبر منتخب ہوئے مسٹر سیکلین جنھوں نے غریب ہندیوں کی مخالفت کا بیڑا اوٹھایا تھا ناکام رہے - اب چاروں طرف سے نگاہیں نتیجہ انتخاب کی طرف لگی ہوئی ہیں - امید ہے کہ دو ایک ہفتے میں معلوم ہو جاسے کہ اب کے کس گروہ کے سر سہرا رہا ؛

راقم

ب

ہمکو یہ خبر سنکر کمال رنج ہوا کہ جناب میاں نوازش علی صاحب تعلقدار گنڈارہ ضلع بہرائچ و آنریری مجسٹریٹ نے ۲۷ جون ۱۸۹۲ء کو اس دار فانی سے انتقال فرمایا یہ صاحب نہایت ہی باخدا شخص تھے اور اپنے علاقے کا انتظام نہایت خوبی اور رحمدلی سے فرماتے تھے - خدا اونکو جنت نصیب کرے اور اونکے اعزا و متعلقین کو صبر عطا فرماوے ؛

انگلینڈ - اے ہند خوش ہو ترا دُکھ درد مٹائیں گے ہم
تیرے بیٹے[1] کو تُشیر اپنا بنائیں گے ہم

[1] مسٹر دادا بھائی نوروجی

اردو شرح ایکٹ انتقال جائداد ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء

شرح ہذا جسکے طبع ہونے کا اشتہار دیا گیا تھا اب بقدر ۳۱۲ صفحہ چھپکر طیار ہے۔ بغرض آسانی آخر مین فہرست مقدمات رولنگ کا شامل کی گئی ہے جس سے ہر مضمون او نظیر کا پتہ بہت جلد ملسکتا ہے۔ شائقین بارسال قیمت نقد صہ مع محصول ڈاک یا بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرماوین اگر ناپسند ہو تو ایک ہفتہ کے اندر واپس کر سکتے ہین اس حالت مین محصول اونکے ذمہ ہوگا +

المشتہر

رام پرشاد مصنف پرتابگڈھ اودھ

Study of English

آسانی سے او بلا استاد انگریزی زبان سیکھنا چاہتے ہو تو یہ کتاب خریدو۔ اسمین تمام ضروری اور روزمرہ کے استعمال کے تمام الفاظ فقرے اور محاورے مع معنی درج کیے گئے ہین۔ فقرے اور سوال و جواب نہایت محنت سے منتخب اور تلاش کر کے لکھے گئے ہین۔ ممکن نہین کہ اس کتاب کا پڑھنے والا بہت ہی قلیل عرصہ مین انگریزی مین گفتگو نہ کر سکے۔ مدارس کے طلبا کے لیے تو اس سے زیادہ مفید کتاب آجتک طبع نہین ہوئی۔ نہ خریدیگا تو پچھتائیگا۔ دو سو صفحہ کی کتاب اور ۴ر قیمت ویلیو پے ایبل تین سات جلد مع محصول صہ

B. Amar nath
Baloo gunj
Agra.

بابو امرناتھ بالو گنج آگرہ۔

اشتہار

(۱) واضح ہو کہ ہمارے کارخانہ مین اوپن فیس کی گھڑیان نہایت عمدہ مضبوط اور وضعدار ریورلسٹن نام کی آئی ہین جو چال مین بہت صحیح ڈائل پر نہلا گلٹ اور پھولدار کام کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲ روپیہ ہے خانہ بھی عمدہ۔ ایک کمانی اور ایک شیشہ فاضل دیا جائیگا۔

(۲) باسٹن بعد۔ یہ گھڑی مثل مذکورہ بالا جملہ خوبیان رکھتی ہے صرف گلٹ نہین۔ قیمت کل ۱۱ روپیہ۔

(۳) سمپلکس گھڑی۔ بقول اسکے کہ کم خرچ بالا نشین نہایت عمدہ چال ہے جسمین چابی لگی ہوتی ہے۔ ایسی گھڑی اس قلیل قیمت کی دنیا کے پردے پر نظر نہین آئی قیمت صرف ۶ روپیہ

بچا گھڑی۔ یہ گھڑیان اسم با مسمٰی ہین۔ زیادہ تعریف لغو ہے۔ درحقیقت قابل تعریف ہے۔ ہر جگہ سے لوگ تعریف ہی کرتے ہین۔

قیمت صرف ۸ روپیہ۔ اور بھی انواع اقسام کی گھڑیان ہمارے کارخانہ مین قیمتی ۶ روپیہ سے ۹ آنہ ۵۰ روپیہ تک کی موجود ہین۔ فہرست منگواکر ملاحظہ فرمائیے۔ المشتہر۔ رام کرشن ورما۔ مالک بھارت جیون پریس بنارس

ترجمہ سفرنامہ شاہ ایران بابت سیاحت یورپ

اعلیٰحضرت شاہ ایران نے جبکہ روس جرمن بلجیم لندن فرانس وغیرہ یورپ کے ملکون کی سیاحت کی تو تمام کیفیت ضیافت مہمانی سلطنتون کا سب حال اپنے قلم سے لکھا یہ ایک نئی مثال ہے کسی بادشاہ نے سفرنامہ نہین لکھا نہ ایسا سفر کیا ہے اردو مین ترجمہ جلد بندھا ہوا تیار ہے قیمت ۱۲ محصول ۴

المشتہر

فرخی استاد فارسی ہز ہائنس نواب صاحب بہادر رامپور بانز بریلی

مجموعہ الشعبدہ (یعنی طلسمات کا ڈھیر)

اس کتاب مین گلاب کے پھول کو چڑیا بنا کر اڑانا۔ تین لڑکون کا صندوق کے اندر سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا۔ تماشا دیکھنے والون کے جلے ہوئے رومال کا بندوق کے فیر ہوتے ہی ثابت ہو کر چھلے پر لٹک جانا۔ کنوئیں کی ڈوری ہولی آگ بجھی اور تماشا دیکھنے والون کا جلا ہوا رومال ثابت ہو کر ایک ڈبل روٹی سے نکلنا۔ گھڑی کو منتر کے زور سے چلانا اور بند کرنا۔ نیز پتلا سب زبان مین گفتگو کرے وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے عجیب شعبدے کہ جنکو انگریز لوگ کر کے ہزارون روپیہ کماتے ہین مع تصویرون کے درج ہین۔ اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین اگر غلط ہون قیمت واپس کر دون۔ قیمت مع محصول ۸ر یہ کتاب ہندی دیوناگری مین بھی ہے۔ قیمت وہی ۸ر

المشتہر

تصویر شاد پروپرائٹر میڈیکل کمپنی جھانسی

تقویم اودھ پنچ

چونکہ بالظرافت وجدت کو زندہ دلی کا خیال اسطرح پیش نظر رہتا ہے جسطرح وزیر خزانہ کو نئے ٹیکس روس کو ہندوستان کے جدید راستے ہمارے کو ندکشی کے تازہ حیلے ہماری لوکل گورنمنٹ کو واٹر ورکس کے اجرا کا لہذا ۱۸۹۲ء کی جنتری پیرایہ ظرافت مین شائع فرمائی گئی ہے۔ مضامین کی خوبی و لطافت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ خریداران پرچہ کی خدمت مین بلا قیمت بھیجی گئی ہے۔ عام خریدارون کے قیمت ۸ر محصول ۰ ر یہ جنتری ہاتھون ہاتھ فروخت ہو رہی ہے بہت ہی تھوڑی سی جلدین باقی ہین۔ جن صاحب کو درکار ہو قیمت روانہ فرمائین جنتری بھیجی جائیگی۔

حسب الحکم حضرت اودھ پنچ

سلاطین دنیا کی سپر اندازی اور شیطان روسی کی بلند پروازی

مین غلطنامہ ہے تاریخون کی تفصیل طولانی ہین کچہ مصنف صاحب کے دوستون کے مرنے کی - کچہ مصنف صاحب کے اعزا کے مرنے کی کچہ مصنف صاحب کی بیویون کے مرنے کی کچہ مصنف صاحب کی بھاوجون کے مرنے کی کچہ مصنف صاحب کے احباب نزادون کے تولد کی باقی اونکے خاص دیوان کی تاریخین ہین -

کسی مین صنعت مہملہ کسی مین صنعت غیر منقوطہ کوئی واسع الیدین مین کسی مین صنعت واسع الرجلین کوئی بست و درست کا نقش غرضکہ کہان تک بیان کرون ایک صنعت ہو تو کہی جائے خیر یہ تو باتین ہوا ہی کرتی ہین - اس زمانے کے اشتہار سمجہ لیجیے کہ اوراق معمولی پورے ہوجائین - اب اصل مطلب ملاحظہ فرمایئے سر دیوان کی غزل کا دوسرا مطلع ؎

لکھا جسوقت وصف مصحف رخسار جانان کا
منور ہوگیا ممتاز مطلع میرے دیوان کا

کیون مولانا یہ وصف کی اضافت (کا) کے ساتھ گندہ بیروزہ ماخنکہ سے کم وقعت نہین رکھتی اگر ایسی چکتی ہوئی ردیف نہ ہوتی تو کبھی مطلع منور نہ ہوتا - سچ ہے یجوز للشاعر مالا یجوز لغیرہٖ

تیسرا شعر

جنون عشق سے پیراہن تن دھجیان ہوگا
بتاؤن حال کیا تار گریبان چاک دامان کا

اسے سبحان اللہ بس قلم سے قلمون شکستہ کردیا - مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ پیراہن تن مراد جسم سے ہے یا کوئی اور شے اگر جسم سے مراد ہے تو حالت جنون مین اسکا چاک کرنا بھی ایک نئی بات ہے - مگر ممکن ہے کہ دست جنون یا مقراض جنون اوسے چاک چاک کر ڈالے لیکن شاید یہ مفہوم مصنف صاحب کا نہو انھون نے پیراہن تن سے مراد ملبوس سے لی ہو اگر ایسا ہے تو پیراہن کے واسطے تخصیص کی کیا حاجت تھی دری جاجم قالین چاندنی دوسوتی وغیرہ وغیرہ پر اطلاق پیراہن کا ہو نہین سکتا شاید اسمین بھی کوئی تہ ہو تو قبل از مرگ واویلا کیسا ہوگا آگے بڑہیے نہین دیتا کیونکہ اسکے معنے مستقبل کے ہین - اور مصرعہ اولے سے ظاہر ہے کہ ابھی جنون عشق سے پیراہن تن دھجیان ہوا نہین - پھر دوسرے مصرعہ مین گریبان کا تار تار اور دامن کا چاک ہوجانا کیسے ممکن ہے ہان اگر (ہوگا) بمعنی ہوگیا لیتا ہون تو معنے صحیح ہوئے جاتے ہین مگر مصرعہ موزون نہین ہوتا سو نہو -

چوتھا شعر

گذر رہتا ہے پریون کا ہمارے شیشۂ دل مین
نمونہ ہوگیا شاید ہے یہ تخت سلیمان کا

واسطے رہے (ہے) اور (یہ) صرف مستحسن تو شنا ہوگا بھرتی مستحسن نہتنی ہوگی اس شعر مین دیکھیے اسکو چھوڑکر آگے چلیے دل کی تشبیہ تخت سلیمان کے ساتھ کسقدر عمدہ اور مناسب ہے کہ سبحان اللہ دیکھیے تشبیہ تام اسی کا نام ہے اور یہی تشبیہ تام کہلاتی ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ کی ایک صورت ہو - تخت بھی بسیط ہوتا ہے اور دل بھی -

یہان (مین) اور (پر) کا خیال نہ کیجیے کہ دل مین پریان رہتی ہین اور تخت پر پریان رہتی ہین - ممکن ہے کہ تخت مثل صندوق یا الماری بکس کے ہو اور اسمین پریان مثل پاکٹ اور خطوط وغیرہ کے پڑی رہتی ہون -

پانچوان شعر

نہین اوٹھتا ہے بار معصیت ممتاز سے مولا
بولا لو کربلا پر وہ ہے یہ شاہ شہیدان کا

(ہے) اور (یہ) کو تو آپ کسی شعر مین دیکھیے نہین صرف اس شعر کی صفائی بندش اور لطف مضمون کو خیال کیجیے کہ کس پردے مین اداے مطلب کیا ہے کہ جسکو بجز مصنف صاحب کے اور دوسرا سمجہ نہین سکتا یہ شعر پورا پورا اسکا مصداق ہے (المعنے فی بطن الشاعر)

دوسری غزل کہ یہ بھی خاصی ہے ملاحظہ ہو

بوے گل آج صفیران چمن گر لاتے
کام ہوتا میرا اور آپ کا احسان ہوتا

دیکھیے کیسی تیز بوے گل تھی کہ جسنے از خود رفتہ کرکے پیشہ تجارتی بندرون کو دلوادیا ہم یہ سمجھتے تھے کہ بو بذریعہ ہوا کے محسوس ہوتی ہے - یہ تو اب معلوم ہوا کہ صفیران چمن کے ذریعے سے بو آنے لگی - کیون نہو موجودہ صدی کا خدا بھلا کرے ابھی کیا کیا نہو گا جہان ہماری گورنمنٹ نے قلیون کا کام اسٹیشن ماسٹرون کو کمپونڈرون کا کام ڈاکٹرون کو پوسٹ ماسٹرون کا کام بنیون کو بنظر تخفیف عطا فرمایا وہان شاہ بہار نے نسیم شمیم یا صبا کو تخفیف کرکے بو رسانی کا کام صفیران چمن کو دیدیا ہوگا کہ سفارت بھی کرین اور یہ بھی خیر اسو ملکات خویش خسروان دانند اسکو بھی جانے دیجیے -

اب لطف بندش دیکھیے کہ (صفیران) صیغہ جمع اور مصرعہ ثانی مین ضمیر واحد حاضر سے حفظ مراتب شاید یہ غلطی کتابت کی ہوگی کہ (آپکا) کی جگہ (آپکا) لکھ گئے اور اسکو غلطنامہ مین بھی نہین صحیح کردیا - مگر خرابی یہ ہے کہ غلطی کتابت تسلیم کرلینے سے بھی جان نہین چھوٹتی مصرعہ جو موزون نہین ہوتا اور سنیے -

مصحف رخ کی تلاوت نے اثر دکھلایا
ورنہ ہندو بھی کبھی حافظ قرآن ہوتا

دیکھیے کیا سچا مضمون ہے مولانا آپ کو قسم ہے اپنی ظرافت کی کہ آپ نے بھی کہین ہندو حافظ قرآن دیکھا یا سنا ہے ہنے تو نہین دیکھا اور نہ سنا ہے لوگ کہتے ہین کہ لالہ خوشوقت راے اور ٹھاکر انت جودھ سنگہ اور مہاراج لبار پرشاد حافظ تھے - اگر یہ خبر صحیح ہے تو بیشک مصحف رخ کی تلاوت کا اثر ظاہر ہوگیا ورنہ (اثر دکھلایا) بالکل مہمل ہوا جاتا ہے یہ کہیے کہ ہندؤن نے مصحف رخ کی تلاوت کیا کی گویا حافظ قرآن ہوگئے یا یون کہیے کہ ہندؤن کو مصحف رخ کی تلاوت کی وجہ سے مرتبہ حافظ قرآن کا حاصل ہوگیا اب رہی مصحف رخ کی تخصیص ہندو کی اسکو تو بس شاعر کہ گئے ہین مزا تو جب ہی ہے کہ جب ہر شخص کا منہ عام اس سے کہ وہ حبش کا رہنے والا ہو یا زنگبار کا مصحف ہوجاے صرف حیوان ناطق ہونا چاہیے

عام خاص کی بحث بیکار ۔

چوتھا شعر

آبلہ پا کے لیے برہنہ پائی میں ہے
کیون نہین تیز سر خار مغیلان ہوتا

آت ری نازک خیالی اور اللہ ری مضمون آفرینی دیکھیے ایک ہمارے اوستاد کہ گئے ہین سہ تیز رکھیو سر ہر خار کو اے دشت جنون
شاید آجاے کوئی آبلہ پا میرے بعد

یہ اونکو بھی نہ سوجھا تھا کہ جب آبلہ پا ننگے پانون ہے تب خار مغیلان کی تیزی کی ضرورت ہے ۔ واقعی کیا ترقی کی ہے کہ جب آبلہ پا جوتا پہنے دشت نوردی کرتا تھا تب تو خار مغیلان تیز نہ رہے اب تیز ہون تو لطف ہے ۔

پانچوان شعر

پا بہ زنجیر ہو وحشت تو نہ ہوتا ممتاز
ہی ابادیہ خانہ زندان ہوتا

اس مقطع نے تو مشاعرہ لوٹ لیا سمجھنے والے کی مرن ہے اللہ نہ کرے مین کن باریکیان اس کی سمجھون جو صاف اور ظاہر ہین وہ کیا کم ہین ایک تو یہ کہ اگر حالت وحشت مین پا بزنجیر ہوتا تو کبھی یہ خانہ زندان آباد نہ ہوتا ۔ دوسرے (ہ) کی ضمیر سے بجز اس جیل کے جو پیش نظر ہے تمام جیلون نے ممالک مغربی و شمالی کی آبادی سے محروم ہو کر بھی نہین آباد ہو سکتے اس جیل کی آبادی صرف مصنف صاحب کی ذات پر موقوف ہے ۔

بلیلیہ شعر تو جبتک آپ اپنے اخبار مین درج فرمایئے باقی آیندہ پرچہ مین ۔ ناظرین واضح رہے کہ حق اشاعت اسکا آپ ہی کے واسطے محفوظ ہے ایسا نہو کہ یہ لاجواب اشعار کوئی اور صاحب اخبار بخیال نفع اپنے پرچون مین درج فرما کر تحصیل زر کرین کیونکہ راقم نے حسب قانون ستم اسکی رجسٹری مصنف صاحب سے آپ کے نام کرالی ہے ۔

راقم

شمع کو دیہ گرد

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع
چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

جو لوگ حکومت دولت ۔ رشوت ۔ کے مرد افگن نشہ سے بدمست اونکی دم مارتے ہین کہ غربا کے خون ناحق کو سبیل کا پانی جان کر خونریزی اور سفاکی کو اپنے مقطع چہرہ کا غازہ بناتے ہین بیگناہون کا گلا گھونٹ کر بیجان کرنا اونکی ناموری کا سبب ہے خون ناحق نے اونکے چہرہ کو سرخ نہین سیاہ کر دیا ہے بے ایمانی کی کیچڑ مین جسکی بدبو سے شیطان کا بھی دماغ پراگندہ ہو جاے لت پت ہین ۔
کیا وہ یقین نہین کرتے کہ اونکو خدا کے سامنے جانا ضرور ہے سہ
پشہ کے داند کہ بستان از کے است

در بہاران زاد و مرگش در دے است

دنیا مین اون حکام کو جو بندۂ طمع اور غلام حرص ہین نرم و گرم سنہری اور روپہلی نوالے کھلا کر مسند مین بٹھا کر رضا مند کر لینا بعض بیگناہون کو گولیون سے اوڑا دین پھانسیان دین اپنے ہاتھون مین برچھون سے ڈنک لگوا ئین مرچون سے توبڑے اونکے سر پر چڑھا ئین کولھو مین ڈالکر پیسین اونکے خون کا گارا بنا یا جاے اونکی ہڈیون کی دیوارین چنوائین لیکن دنیا فانی ہے ان سختیون کا زمانہ مختصر ختم ہو جائیگا مگر عقبے کے وبال کا پشتارہ اونکے کاندھے پر ہوگا اور اوس عذاب مین گرفتار ہونگے کہ دنیا بھر کے عذابات جو یوم ظلم سے قیامت تک جمع کیے جاتے تو اوسکی گرد کو بھی نہین پہنچ سکتے پرائی جان بلکہ جانون کا لینا کسی نابالغ کی دولت کا لے لینا نہین ہے خون ناحق کا عوض ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے سہ

بنداشت ستمگر کہ ستم بر ما کرد
بر گردن او ... بماند و بر ما بگذشت

دنیا مین بڑے بڑے ستمگارون کی نوبتین بج چکی ہین مگر بیشترون نے دنیا ہی مین اوس وبال کی جھلک دیکھ لی ہے جو قیامت مین اونکے سر پڑیگا یزید ۔ مروان ۔ چنگیز خان ۔ نادر ۔ ہلاکو خان ۔ تغلق ۔ میرن ۔ غلام قادر ۔ اور انکے سوا سیکڑون ہزارون نہین لاکھون کرورون ظالم کیا ہوئے نادر نے دلی کو قتل کیا دلی آجتک آباد ہے نادر کی اولاد کا نام صفحۂ عالم سے مٹگیا فرعون نے بنی اسرائیل کا استیصال چاہا تھا مگر انجام کیا ہوا فرعون اور قبطیون کا کوئی نام لیوا نہ رہا بنی اسرائیل ہٹے کٹے دندنا رہے ہین ۔ گو نا ممکن سہی لیکن بالفرض اگر کسی ظالم نے ایک شہر کے آدمیون کو کشتنی و گردن زدنی سمجھ لیا ہے اور وہ فرعون بے سامان بنکر قتل پر بالفرض کمر باندھے اور اسکی سنہری رنگت کی شوخی حکام کی آنکھون پر موتیا بند کا بھوت سوار کر دے تو کیا ان بیگناہون کے خون ناحق کا وبال قیامت کے دن اوسے دوزخ کا کندہ نہ بنائیگا اور ضرور بنائے گا بلکہ دنیا مین بھی ایک نہ ایک دن حقیقت کھلجاگی ۔

راقم

مسلمان

برسات ۔ برسات ۔ برسات

بارش کی صورت ۔ آسمان کی شکل ۔ ہوا کے رخ ۔ رات کی خنکی ۔ دن کی نیم گرم موسم ۔ بادل کے دل اوچاٹ ہو جانے ۔ بے استقلالی کے ساتھ ادھر اودھر منہ گشت لگانے کو دیکھکر پیٹ مین چوہے دوڑ رہے ہین عقل کو سرسام ہو گیا حواس ہزیان بکنے لگے دل مین پنکھے لگے ہوئے ہین اگر خدانخواستہ برسات نے ذرا بھی سوکھی سنائی تو ہندوستان بھتے سے اوکھڑ جائیگا گرانی کا چہلم ہو گیا اور وہ ہرم پڑگی گھٹنے کا نام نہین لیتا اب اگر ہوا بھی بدل گئی تو بس خاتمہ شد

ہندوستان کے بیکر دن فاقہ مستون کو غلہ کی فکر ابھی تو نہیں ہے کھانے کا مدار صرف غذا پر رکھا گیا ہے غم ہے غصہ ہے گالیان ہین لات گھونسا گلگل جوتا آخری غذا بندوق کی گولی تلی کے مریضون یا اتفاقیہ بے موت کے ملک الموت سے معانقہ کرنے والون کے لیئے ہے

ہان سچ ہے تو اس بات کا کہ موسم بہار کی رت ہم کو سوکھے گھاٹون اوتا کہ ہوا پر اوڑھی ہوئی چلی جاتی ہے نہ ملار کی تانون کی دلکش رسیلی آوازین کان مین آتی ہین نہ بلبلون کے کاگ اوڑتے ہین نہ کسی کو جھولنا کی پینگھیا جھیلنے کا موقع ملتا ہے اسے کسی کا پیاری آواز سے کتنا کہ مینہ برستا ہے آج یہین سو رہو موسلادھار پانی پڑ رہا ہے جانے کا موقع نہین ہے بادلون کی سیاہی بھی شام کی جدائی کی سیاہی سے کم نہین ہوتی —

سنئین حضور شرابی کی ٹر لگا کر کان

دختر رز کے چاہنے والے — بنت عنب کے بیاہنے والے
ہم ہین آج حکومت والے — مست ہین بیخود اور متوالے
لاا ے ساقی لندن والی — بوتل ہی ہو جو بن والی
دن سے کاگ اوڑا دے پیارے — قفل توبہ چھڑا دے پیارے
لنتالون سے جام پلا دے — جاؤ مین الو ہمکو بنا دے
نشہ سے آنکھین ہون متوالی — دون مین کاٹ مین کو گالی
برہم کالا مین اگر ہو — ترشتے اور سپر گولی سرپر
ستن میرے نام ہو جاری — تلی کی اوسکو ہو بیماری
بھائی میرے جو رہی بیٹھین — میرے مجرم ہونے کو دیکھین
نمکا دیدین صاف رہائی — غیر نہین ہین وہ ہین بھائی
ہم سب ملکر باہم بیٹھین — کو دین پھاندین اچکین اینٹھین
چوترا کوٹین دہم دھم ناچین — چھت کو اوڑا دین جب ہم ناچین
محنت کی ہے کیسی کیسی — بات بنی ہے جب کہین ایسی
بیٹھین ناین کوئی نہ بولے — دوسرا ایسا کوئی تو ہو لے
مفت مین دولت ملتی نہین ہے — باتون سے قوت بڑھتی کہین ہے
نشہ نے ہمکو کر دیا پاگل — ہوش و حواس دماغ ہین مختل
ساری باتین ہین یہ خیالی — دیتا کون ہے ناحق گالی

راقــــــــــــــــم

مسلمان

گوڈال کا خضاب

یہ خضاب رقیق ہے۔ دو تین مہینے تک اسکا رنگ رہتا ہے لمحہ بھر مین بال سیاہ بھونرا ہو جاتے ہین اور جلد کو بھی نقصان نہین پہونچتا ترکیب استعمال ہمراہ بکس عہ

اطلاع

چونکہ اکثر حضرات اس خیال سے کہ یہ دہلی کے رہنے والے ہین لکھنؤ سے دہلی کا سامان طلب فرماتے ہین مگر بوجہ نہونے کسی انتظام معقول کے قاصر رہتے ہین لہس ہمنے ایک شاخ اپنے کارخانہ کی دہلی مین کھولی ہے۔ جب کوئی سامان دہلی کا طلب منظور ہو تو ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائی جاوے وعدہ کیا جاتا ہے کہ تعمیل انشاء اللہ دیانت اور کفایت سے کیجاویگی چونکہ فہرست اسباب طویل ہے اخبار مین شائع نہین ہوسکتی ہے علیحدہ سے ۔ ٹکٹ بھیجنے پر روانہ ہوگی ۔ پتہ یہ ہے ۔

مقام دہلی بازار چاوڑی عقب جامع مسجد پاس منیجر دوکان محمد عبد الرحمن

المشتہر محمد عبد الرحمن ۔۔۔ بازار ۔۔۔ گل ۔

اشتہار

ایک زنجیر ہاتھی مادہ فیل رنگ سیاہ عمر تخمیناً ۔۔ سال دونون دانت سفید پانچ پانچ انگل کے پشت پر داہنی جانب ایک داغ رگڑ کا اور سونڈ و دم کے پاس چند داغ سفید سے جو بین ملاتقع ہو ۔ مئی ۱۸۹۲ء کو کانجی ہوس کرنیلگنج ضلع گونڈہ مین گرفتار ہوئی ہے لہذا یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جس شخص کا یہ مادہ فیل ہووے اندر پندرہ روز کے حاضر ہوکر درخواست واپسی کی کرے ورنہ بعد پندرہ یوم کے ہاتھی مذکور نیلام کر دیا جائیگا اور پھر کوئی عذر کسیکا سماعت نہوگا ۔ دستخط حاکم انچارج کانجی ہوس

اردو شرح ایکٹ انتقال جائداد ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء

شرح مذکور جسکے تیار ہونے کا اشتہار قبل سے دیا گیا تھا اب بعض ہیئت ۱۰۱۲ صفحہ چھپکر طیار ہے۔ بغرض آسانی آخر مین فہرست مقدمات ردیف وار شامل کیگئی ہے جس سے ہر مقدمون اور نظیر کا پتہ بہت جلد ملسکتا ہے۔ شائقین بارسال قیمت نقد عہ مع محصول ڈاک یا بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرماوین اگر ناپسند ہو تو ایک ہفتہ کے اندر واپس کرسکتے ہین اس حالت مین محصول اونکے ذمہ ہوگا +

المشتہر

رام پرشاد منصف پرتابگڈھ اودھ

Study of English

آسانی سے اور بلا استاد انگریزی زبان سیکھنا چاہتے ہو تو یہ کتاب خریدو۔ اسمین تمام ضروری اور روزمرہ کے استعمال کے تمام الفاظ فقرے اور محاورے مع معنی درج کیے گئے ہین۔ فقرے بطور سوال و جواب نہایت محنت سے منتخب اور تلاش کرکے لکھے گئے ہین ممکن نہین کہ اس کتاب کا پڑھنے والا بہت ہی قلیل عرصہ مین انگریزی مین گفتگو نہ کرسکے مدل کے طلبا کے لیے تو اس سے زیادہ مفید کتاب آجتک ایسی نہین ہوئی نہ خریدیے گا تو پچھتائیے گا۔ دو سو صفحہ کی کتاب اور ۴ر قیمت ویلیو پے ایبل مین سات جلد مع محصول عہ

B. Amarnath

بابو امرناتھ بالوگنج آگرہ۔

Baloogunj

اشتہار

(۱) واضح ہو کہ ہمارے کارخانہ مین اوپن فیس کی گھڑیان نہایت عمدہ مضبوط اور وضعدار ریلیور بسٹن نام کی آئی ہین جو چال مین بہت صحیح ڈائل پر سنہلا گلٹ اور پھول ار کام کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲ روپیہ ہے خانہ بھی عمدہ ایک کمانی اور ایک شیشہ فاضل دیا جائیگا۔

(۲) باسٹن بعد۔ یہ گھڑی مثل مذکورہ بالا جملہ خوبیان رکھتی ہے صرف ہلکٹ نہین۔ قیمت کل ۱۱ روپیہ۔

(۳) سیملکس گھڑی بقول اسکے کہ کم خرچ بالا نشین نہایت عمدہ چال ہے جسمین چابی لگی ہوئی ہے ایسی گھڑی اس قلیل قیمت کی دنیا کے پردے نظر نہین آئی قیمت صرف ۶ روپیہ

پکا گھڑی۔ یہ گھڑیان اسم بامسمے ہین۔ زیادہ تعریف لغو ہے۔ دراصل قابل تعریف ہے۔ ہر جگہ سے لوگ تعریف ہی کرتے ہین۔

قیمت صرف ۸ روپیہ۔ اور بھی انواع اقسام کی گھڑیان ہمارے کارخانے مین قیمتی ۲ روپیہ سے ۸ آنہ ۵۰ روپیہ تک کی موجود ہین فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے۔ المشتہر رام کرشن ورما مالک بھارت جیون پریس بنارس

ترجمہ سفرنامہ شاہ ایران بابت سیاحت یورپ

اعلیٰ حضرت شاہ ایران نے جبکہ روس جرمن بیلجیم لنڈن فرانس وغیرہ یورپ کے ملکون کی سیاحت کی تو تمام کیفیت ضیافت مہمانی سلطنتون کا سب حال اپنے قلم سے لکھا یہ ایک نئی مثال ہے کسی بادشاہ نے سفرنامہ نہین لکھا نہ ایسا سفر کیا ہے اردو مین ترجمہ جلد بندھا ہوا تیار ہے مع تصویر قیمت ۱۰ر

العبد

فرخی استاد فارسی ہزہائنس نواب صاحب بہادر رامپور بریلی

مجموعۃ الشعبدہ (یعنی طلسمات کا ڈھیر)

اس کتاب مین گلاب کے پھول کو چڑیا بنا کر اڑانا۔ تین لڑکون کا صندوق کے اندر سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا تماشا دیکھنے والون کے ملے ہوئے رومال کا بندوق کے فیر ہوتے ہی ثابت ہوکر پھاٹنے پر لٹک جانا کنوین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کا جلا ہوا رومال ثابت ہوکر ... سے کانا گڑی کو منتر کے زور سے چلانا اور بند کرنا۔ نیز یہ کتاب ہر زبان مین گفتگو کرے وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے عجیب شعبدے کہ جنکو انگریز لوگ کرکے ہزارون روپیہ کماتے ہین مع تصویرون کے درج ہین۔ اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین اگر غلط ہون قیمت واپس کردون۔ قیمت معہ محصول ۸ر یہ کتاب ہندی دیوناگری مین بھی ہے۔ قیمت وہی ۸ر

المشتہر

تصویر شاد پرویرائیٹر میجکل کمپنی جھانسی

تقویم اودھ پنچ

چونکہ بالظرافت وجدت کو زندہ دلی کا خیال اسطرح پیش نظر رہتا ہے جسطرح وزیر خزانہ کو نئے ٹکس روس کو ہندوستان کے جدید راستے اپریل کو نکتشی کے تازہ چیلے۔ ہماری لوکل گورنمنٹ کو واٹر ورکس کے اجرا کا لہذا ۱۸۹۲ء کی جنتری پیرایہ ظرافت مین شائع فرمائی گئی ہے مضامین کی خوبی و لطافت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ خریداران پرچہ کی خدمت مین بلا قیمت بھیجی گئی ہے۔ عام خریدارون سے قیمت ۸ر محصول ۸ر جنتری ہاتھون ہاتھ فروخت ہوری ہے بہت ہی تھوڑی سی جلدین باقی ہین۔ جن صاحب کو درکار ہو قیمت روانہ فرماوین جنتری بھیجدیجاے

حسب الحکم حضرت اودھ پنچ

سرشتی کے مشن کبھی کیے ہون تو سامنے کی دونون آنکھین نیم ہونا ہین ہم سے
ا... ہوسے سنے ... سے آیا وا ...

باتین بنانے سے یہ نہین پاتا ہوئے آپ مخالفت کا راگ گاتے ہین مگر کون
کیوبہ مثال دیتی ہوتا ہے ہی ا دیکھیوان کی نہین نکاتا ہے اتون کے تھوت
باتون کو نہین ماننے اور نہین مقلول ہوتا ہ کر دیکھو اورٹ بلیک کے یہ ا
کچھ جانتے ہو نہین ۔ وہی ایک وقت کھا و کیڑا نہ ہینو انگوٹھا بانا بھولیئن مولیا۔
دستخط اکرو ورند ع

سمجھ لو بازو جائیگی ہجے تمے ۔

اگر لی خطاب و ... دستخط اکردین ...

را ...

مسلمان

فرائض انسان

پر

ریویو

یہ کتاب اٹلی کے ایک نامور پولیٹیشن جوزف مسزینی کی تصنیف "ڈیوٹیز آف مین" کا نہایت سلیس - بامحاورہ اور بے تکلف ترجمہ ہے - منشی نتھورام نندنے اُردو خوان ناظرین کے انکشت او ٹھانے کو محنت اپنے سر لی اور ملک کو اوسکا مشکور ہونا چاہیئے کہ اونکی لیاقت نے ہندوستانی روشن خیال فرقہ کو ایسی گران قدر تصنیف سے محروم نہ رکھا -

ہم اس کتاب پر بحیثیت تصنیف ونیز بحیثیت ترجمہ نظر کرنا چاہتے ہین کیونکہ دونون حیثیتون سے یہ کتاب خوبیون سے مالامال ہے اور اسلیئے صرف ایک ہی رخ سے دیکھنا غالباً انصاف کے خلاف ہوگا -

مصنف نے اس کتاب کی علت غائی کو " خدا - نوع انسان - وطن اور کنبے کے متعلق بیانات پر منحصر اور مترجم نے تین حصون پر منقسم کیا ہے - اسوقت صرف حصہ اول ہمارے سامنے ہے جسمین ایک مطالب خیز معقول تمہید کے بعد خدا اور قانون کے دو باب ہین - لیکن چونکہ تمہید بھی اپنی جگہ پر مہتم بالشان ہے اور ۴۸ صفحہ مین تمام ہوئی ہے اسلیئے مقاصد ابتدائی پر ایک سرسری نظر ڈالنا ضروری ہے - تمہید مین مصنف نے فرض اور حق کی بحث نہایت معقولیت سے لکھی ہے اور ہر پہلو سے بہت ہی وقیق اور بلیغ معنی آفرینی کی ہے - واقعات تاریخی اگرچہ بہتایت کے ساتھ نہین ہین لیکن جسقدر ہین دلچسپ اور موزون ہین - عقل و تجربہ سے استدلال بہت خوبی سے کیا ہے اور پیر تسلسل بیان نے سونے مین سہاگا کر دیا ہے مصنف نے اس تمام بحث کا آخری نتیجہ یہ دکھلایا ہے کہ ہمکو صرف اپنے حقوق کا علم و ادراک ہوجانا ہی اصل اصول ترقی نہین ہوسکتا بلکہ ہمکو اپنے فرائض سے آگہی پیدا کرنا مقدم ہے تاکہ معلوم ہو کہ ہمارے فرائض دیگر افراد انسانی کے ساتھ کیا ہین - مصنف نے فرانس کی مثال دیکر ثابت کیا ہے کہ صرف "حقوق انسانی کا اعلان" کرنے سے سوسائٹی - قوم اور ملک کو نفع نہین پہنچا چونکہ ... کے سول وار (فرانس) کا ذکر کرکے بیان کیا ہے کہ کیونکر خود غرض لوگ پہلے تو تمام افراد جنس کی حقوق کی آڑ پکڑکے لڑائی چھیڑتے ہین اور جب خود فائز المرام ہوتے ہین تو اپنے سے کمزور والون کو پامال اور اون کے حقوق سے چشم پوشی کرتے ہین لیمینس کی مثال دیکر مصنف نے ثابت کیا ہے کہ وہ لوگ جو صرف طالب حقیقت ہوتے ہین " جہودنے کومون کی آگ ہوتے ہین اور وہ جو اپنے فرائض کو سمجھتے ہین برابر اپنے مشن مین ثابت قدم رہتے ہین آگے چلکر مصنف نے لکھا ہے "جہان یہ غرض مد نظر ہو کہ قوم کے مختلف اجزا مین ایک اعلے اور زبردست اتفاق پیدا ہو وہان حقوق کا اصول محض ناکارہ ہے" مصنف نے انتظام - ... اور بے انصافی کی مذمت کرکے ثابت کیا ہے کہ ترقی کی مانع و مزاحم یہی باتین ہین - سوشیل انتظامات کی نسبت مصنف کی یہ رائے نہایت نفیس ہے کہ " وہ طریق استعمال سے زہر اور دوا دونون ہوسکتے ہین" ایک مقام پر اُسنے لکھا ہے کہ "اس خود غرضی کے باعث جو سالہا سال سے انسانی مسرتون کا وعظ ہونے سے ناگزیر طور پر پیدا ہوگئی ہے متمول لوگ غربا کی تکالیف سے جزوی طور سے واقف ہین" خاتمہ تمہید پر مصنف نے مسیح کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ "مسیح نے اس دنیا مین آکر صرف فرض - محبت قربانی اور ایمان کی تعلیم دی اور حق کا ذکر نہین کیا"

۵۳ صفحہ سے دوسرا باب "خدا" کے نام سے شروع ہوتا ہے - مصنف الکمنٹ ڈرجہ کا موحد اور اوسکے خیالات بہت ہی اعلے وارفع اور بالکل توحید مین ڈوبے ہوئے ہین - مصنف یہ لکھکر کہ "خدا موجود ہے" کہتا ہے کہ "اوسکے وجود کے اثبات کی کوشش اوسی طرح داخل کفر ہے جسطرح اوسکے وجود سے انکار داخل دیوانگی ہے" اگرچہ مصنف نے اثبات واجب الوجود مین کوئی حکیمانہ وفلسفیانہ بحث نہین کی ہے تاہم جسقدر اوسنے لکھا ہے ضرورت تصنیف کے مناسب وشایان ہے -

اوسنے کیا خوب لکھا ہے "بلاشبہ ایسے نادان دین موجود ہین جو اپنے کسی دنیاوی فائدہ کے لالچ سے خدا کے نام کو برے طور پر استعمال کررہے ہین اور ایسے ظالم بھی ہین جو اپنے ظلم کی تائید مین اوسکا نام لیکر اوسے جھٹلاتے ہین لیکن کیا اس باعث کہ بہت دفعہ غلیظ بخارات آفتاب کے سامنے آکر اوسکی روشنی کو دھندلا کر دیتے ہین ہمین ضرور ہے کہ خود آفتاب عالمتاب کے وجود اور اوسکی شعاعون کے جان بخش اثر سے انکار کرین"

اس بحث مین مصنف نے اپنے سلسلہ بیان کو اسطرح چھیڑا ہے کہ وہ خدا کے وجود اوسکی پرستش وعبادت کا ذکر نہین کرتا بلکہ ایک غلطی کا ذکر کرکے اوس غلطی سے لوگون کو متنبہ کیا چاہتا ہے اور وہ غلطی مختصراً ومجملاً یہ ہے کہ " خدا کو کم وبیش ظاہرا طور پر اوسکے کام سے - اوس زمین سے جسپر ایک حصہ زندگی کا پورا کرنے کے لیئے ہمین بھیجا گیا ہے - جدا کر دیا جاتا ہے" مصنف نے دکھلایا ہے

پیرے کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است

گلیڈاسٹن (درانتظار وزارت) لائیے تشریف صاحب لائیے ٭ دل بہت مشتاق ہے بس آئیے ٭

کہ اس دنیا مین دو گروہ ہین جنکے خیالات ایک دوسرے سے بالکل مختلف اور جداگانہ ہین ایک کا خیال ہے کہ خدا اور اسکے مذہب کو اس عالم اسباب مین اور ملکی معاملات مین کچھ دخل نہین اور دینی عالمون کو امور مملکت اور معاملات دنیوی سے کوئی سروکار نہین - دوسرے کا عقیدہ ہے کہ خدا ایسا برتر ہے کہ انسان کسی صورت سے اس تک پہونچ نہین سکتا صرف انسان کے واسطے سہل تو یہی راہ ہے کہ تعلقات دنیوی حتی الامکان کم کرے اور یہ کہ انسانون کے تعلقات دنیوی پر جیسے ہی بڑھے ہون نظر نہ کریگا بلکہ وہ صرف یہی دیکھے گا کہ اوسکو کس قسم کا روحانی تعلق رہا ہے اور یہ کہ دنیا سے بے لوث ہو کے مر جانے پر پانے کا استحقاق ہوجاتا ہے - ان دو گروہون کا محاکمہ ان الفاظ مین مصنف نے کیا ہے "وہ کہتا ہے کہ جو لوگ تمسے اسطرح کی گفتگو کرتے ہین اونمین سے پہلے خدا کو معرفت نہین کرتے اور دوسرے اسکو جانتے ہی نہین"۔

اسی جملے … کے بعد مصنف نے ایک تفصیلی بحث ہر دو فریق کے اقوال کے ابطال مین شروع کی ہے اور یہ بحث اسقدر نازک اور لطیف ہے کہ جی چاہتا ہے ایک ایک حرف نقل کر دیجیے لیکن خوف طوالت تمامتر نقل کرنے سے مانع ہے اور خوبی بیان اوسکی اقتباس کرنے کی مزاحم ہے اسلیے ہم اپنے ناظرین سے استدعا کرتے ہین کہ اگر اونکو اتفاق مطالعہ ہو تو یہ بحث بہت غور سے دیکھین اور … پر عمل کر کے کام کی باتین صفحہ دل پر نقش کرلین - مصنف نے اس بحث مین ثابت کر دیا ہے کہ نظام عالم … تک ایک معقول عنوان پر قائم نہین رہ سکتا جبتک تمام یا اکثر افراد انسانی کسی خاص اصول و عقیدہ پر متفق نہون اور جسے خود اجتہادات عقل انسانی سے کوئی تعلق نہو بلکہ وہ ایزدی قانون ہو جسکے حقانیت کی اگر کل نہین تو اکثر معتقد ہون اور اسکے ساتھ ہی یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وہ لوگ جو ترک دنیا اور تزکیہ باطن ہی کو منشأ تخلیق سمجھے ہوئے ہین غلطی پر ہین — بلکہ دنیا مین پیدا ہوکر انسان کو اپنے معاملات و معاشرت مین اچھا ہونا چاہیے اور یہ کہ خالق فطرت نے ہرگز رہبانیت کی تعلیم انسان کو نہین کی ہے بلکہ اوسے مدنی الطبع پیدا کیا ہے اور بنائے سوسائٹی اوسکی سرشت مین داخل ہے - یہ ایک بالکل مجمل تذکرہ اور ناکمل خاکہ اوس بحث کے اصول کا ہے اور جس متانت سے مصنف نے بحث کی ہے وہ نہایت قابل قدر ہے -

۶۲ صفحہ سے "قانون" کا باب شروع ہوا ہے مصنف نے عالمانہ و محققانہ رنگ پر یہ بحث نہایت خوبی سے تحریر کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ ہر ایک شخص کا یہ فرض ہے کہ وہ ایزدی قانون کا علم حاصل کرے کیونکہ "یہی قانون اون نامنصفانہ قوانین کے مقابلہ مین تمہاری سپر ہوگا جنکو ایک یا متعدد اشخاص اپنے ظلم سے تمہارے گلے ڈالنا چاہتے ہین" - مصنف نے یہ بات دکھائی ہے کہ دنیا مین کبھی کوئی ایسا قانون انسانون نے نہین بنایا جسپر چند صدیون تک ایک جماعت … عمل کیا ہو … برابر … لوگ

پیدا ہو رہے ہین - پھر مصنف نے لکھا ہے کہ "شخصی ضمیر کو یہ درجہ دینا کہ تنہا وہی صداقت کا پرکھنے والا ٹھہرے بغیر ابتری پیدا کرنے کے ناممکن ہے"۔

مصنف نے ایک مقام پر خوب لکھا ہے "تم نیکی کی طرف رغبت لیکر پیدا ہوئے ہو اور ہر دفعہ جبکہ تم اس امر کا ارتکاب کرتے ہو جسکو نوع انسان نے متفق اللفظ گناہ کا نام دیا ہے تمہارے اندر کوئی چیز تمھین ملامت کرتی ہے - ایک آواز سرزنش نکلتی ہے جسکو تم دوسرون سے چھپا سکتے ہو لیکن اپنے آپ سے چھپا نہین سکتے" مصنف نے یہ بحث بھی اسی معقولیت و سنجیدگی سے تمام کی ہے جس سے پہلے وہ بحثین بھری ہوئی ہین - ہم بخوف طوالت زیادہ اقتباس نہین کرتے اور تسلسل بیان ہمارا دیگر ایسے اقتباس کی اجازت نہین دیتا

اب ہم مترجم صاحب کی جانفشانیون اور عرقریزیون کی داد دو لفظون مین دیتے ہین حق یہ ہے کہ ایسی کتاب کے ترجمہ کے واسطے ایسے ہی مترجم اور ایسے شراب ناب کو ہندوستانی شیشہ مین بند کرنے کے واسطے ایسے ہی ساقی کی ضرورت تھی - مترجم صاحب نے وہ تمام خوبیان جو ترجمہ کے واسطے ضروری ہین اور جو مجموعی طور سے ابتک کسی ترجمہ شدہ کتاب مین نظر نہین آئین اس کتاب مین جمع کر دی ہین - بلاشبہ ایسے حکیمانہ و محققانہ بحثون کا اس خوبصورتی اس خوش اسلوبی اور اس بے تکلفی اس سادگی سے ترجمہ کرنا کہ جس سے اصل تصنیف کا وقار قائم رہے اور عالمانہ طرز تحریر مین ادچھاپن نہ پیدا ہو اور خیالات کی رفعت الفاظ کی شان و شکوہ بھی بدستور باقی رہے یہ … ہی کی لیاقت ہے اور اس طرہ کو اونھین کی دستار کا زیب و زینت رہنا تھا … مترجم صاحب نے اس ترجمہ سے پبلک پر یہ ثابت کر دیا کہ اردو زبان پر کم مایگی کا جو داغ ناواقف اجہل الناس رکھتے ہین وہ بالکل بے بنیاد ہے ورنہ اردو ہر ایک طرح کی علمی مباحث کے واسطے طیار ہے لیکن اوسکے واسطے لیاقت - ارادہ اور استقلال چاہیئے - یہ کتاب سید رحمت علیشاہ شفیق سے درخواست کرنے پر نیو امپیریل پریس سے چار آنہ کو مل سکتی ہے +

راقم

محمد احمد علی از لکھنؤ

رام پور

محمد عبد الرزاق خان سپرنٹنڈنٹ پولس ہوئے دیگر افسران پولس اس تقرر پر دلون مین کشیدگی کا اظہار کرتے ہین وہ کہتے ہین ہمارا فریق اس اسامی خدمت کا مستحق تھا جسکی خدمات پسندیدہ ہوتین وہ ترقی پاتا نہ ایک ایسے شخص کو ایک دم سے ذمہ داری کا کام ملجاتا جو اس سے پہلے غیر نوکر تھا یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی ریاستون مین ہر ایک کام خلط مبحث ہو جاتا ہے ترقی بتدریج نہین ہوتی ملازمت کے قوانین غیر منضبط ہین -

محمد عبد الرزاق کا ایک بیٹا بھی ریاستی پولس مین … ہوا اور دو بیٹے … کہ

مسٹر ہاسکنس صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ پولیس جو اپنے ساتھ میرٹھ کو لیگئے تھے اونکو بھی پچیس روپے کی اسامی ملی لیکن وہ بیس روپے کی اسامی طلب کرتے ہین غالباً مل جائیگی۔

عبدالرزاق خان وہ شخص ہین کہ جب مسٹر ہاسکنس صاحب بہادر جنرل بابا کے ذون کی تحقیقات کے لیے رامپور کو آئے ہین تو انھون نے خود بھی گواہی اثبات جرم کی طرف سے دی تھی اور دیگر گواہون کو بھی فراہم کیا تھا اور کرنل میوری صاحب بہادر سیشن جج لکھنؤ سے واسطے تحقیقات کے تشریف لیگئے تو انکی شہادت کے وقت مسٹر ولنسٹ ٹارٹ نے اعتراض کیا تھا کہ انکو پولیس کی خدمات دی گئی ہین یا دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

واحد علی حضور تحصیل کے چپڑاسی ہوئے۔

راقم ———

مسلمان

چانڈو خانہ کی باتین

شیخ ممن۔ ارے میان غضب ہوگیا عبداللہ خان کے چار آدمیون کو انھون نے پھانسی دیدی ہاں انکو تو بڑا خوف ہے کیونکہ

نور علی۔ این۔ انھون نے کنھون —

انھون کوئی عہدہ ہے یا کوئی جانور ہے؟ یا کسی جلاد کا نام ہے جسنے پھانسی دیدی —

الطاف خان۔ نہین بھائی۔ میاں مہاتی ملی یہ اونکو نا۔ ممبر صاحب کو۔ نہین نواب صاحب یا لاٹ صاحب کو کہتے ہونگے۔

رمضانی۔ ممبر صاحب سے کیا مطلب اور لاٹ صاحب سے کیا میان ممن پریسیڈنٹ صاحب کو کہتے ہونا۔

شیخ ممن۔ قسم خدا کی انھین کو کہتا تھا۔ شیخ رمضانی صاحب اسوقت تو آپنے ہمارے دل کی بات کہدی (اجی میان صاحب ذری ایک چھینٹا اور دیجیے) اور ہمنے سُنا ہے کہ عبداللہ خان بڑا بہادر آدمی ہے اوسنے سیکڑون باغیون کو غدر مین مار ڈالا۔ اور اوسکے بھی بہت سے عزیز سرکار انگریز بہادر کی طرف سے مارے گئے (چونک کر) اور ہمنے یہ بھی سُنا ہے کہ اونکو خیرخواہی مین علاقہ اور خلعت بھی بڑے لاٹ صاحب کے یہان سے ملا ہے۔ فتنۂ گورکھپور کے ۱۶ جون کے پرچے مین ۳ جولائی صبح مقام عدم کی جو تاربرقیان درج ہین ذرا اونکو تو ملاحظہ فرمائیے۔ لکھا ہے کہ حمایت خان۔ علی حسین خان سعدن خان۔ حمایت علی نے وہان جرنیل صاحب بہادر کا پیچھا نہین چھوڑا کفن سے سر باندھکر اڑنے مرنے پر تیار ہین دو بیچارے دو بیمار۔ سُنا ہے کہ جرنیل صاحب بچ گئے اب مدد کے خواستگار ہین۔ لاٹ صاحب وغیرہ نے تو جواب دیدیا وسٹ ملا ہری دوستون نے شاید کچھ مدد دینے کا سامان بہم پہونچایا ہے۔

رمضانی (جھلا کر) شیخ ممن صاحب آپ کس خواب خرگوش مین ہین عبداللہ خان قضا کیے ہوئے تو عرصہ دراز گذر گیا۔ (ایک دم کھینچکر) ہان دیکھو انھون نے نومبر ۱۹۰۹ء مین بمقام بریلی بعارضۂ وبائی اس جہان سے انتقال فرمایا ہے۔ اور آپ کہتے ہین کہ بڑا بہادر آدمی ہے

شیخ ممن۔ میان کچھ نشہ زیادہ تو نہین ہوگیا ہے۔ بھلا عبداللہ خان مرنیوالا آدمی ہے۔ اچھا فرمائیے کہ اونکا کون معالج تھا۔ اور انکو کسنے سنکھیا کہنے دھولایا۔ اور کس کس نے منہ دیکھا سب باتین جانے دیجیے اونکے دانت جو اسپنکی صاحب نے ساڑھے چار سو روپیہ مین بنائے تھے وہ کہان ہین اور اونکی نام کی مہر کہان ہے۔ بھائی ابھی تم کل کے بچے ہو ہم زمانہ دیکھے ہوئے ہین ایسے وقت مین تو وہ کسی طرح مرنا قبول نہین کرتے۔ گو گورکھپور کے فتنہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ملک عدم مین ۳۔ جولائی سے برابر تلاش ہے مگر خانصاحب کا پتہ نہین چلتا (ذرا سوچ کر) اچھا یہ بھی معلوم ہوا کہ اونکی بیماری اور مرنے کے وقت اونکی اولاد مین سے کون کون موجود تھا۔

الطاف خان۔ بھئی اسقدر تو ہمکو معلوم ہے کہ تجہیز و تکفین اونکے بڑے بیٹے حاجی مجتبیٰ خان نے کی تھی اور منجھلے خان وغیرہ بعد کفن دفن کے پہونچے۔

رمضانی۔ اجی دلگی باز ون نے ہمارے خانصاحب کو گانٹھ کر کہین چلتا کردیا ہوگا کہین سے مردہ تلاش کرکے نماز پڑھ لی ہوگی دفن کردیا ہوگا اور دنیا بھر مین مشہور کردیا خانصاحب کا انتقال ہوگیا۔ خانصاحب کہین بیٹھے مقدمہ کی تدبیر کر رہے ہونگے۔

این! یہ تو کوتوال صاحب موجود ہین۔ غضب ہوا لو سب لوگ گرفتار ہوکر کوتوالی بھیجے گئے۔ مقدمہ جنٹ صاحب کے اجلاس مین چالان ہوا۔ لاحول ولاقوۃ۔ اب معلوم ہوا کہ عرصے سے ٹھیک شکست ہوگیا ہے یہ خفیہ چانڈو خانہ تھا۔ بھئی ہم تو خوب بچے ہماری تو خدا نے عزت رکھ لی۔

راقم ———

گستاخ۔ از ر۔ م۔ د

مثیل مسیح قادیانی کی اپچ

حضرت سیدنا مولانا اودھ پنچ صاحب۔ کچھ اور بھی آپ نے سُنا حضرت مثیل مسیح قادیانی پر ابتو وحی کا نزول بھی بہت دھڑلے سے ہونے لگا ہے

علیہ الصلوۃ والسلام کا رویاء صادقہ جسطرح سے وحی تھا اوسی صورت سے آکا بھی خواب ناصواب وحی ہے جسکو آپ الہام الٰہی سے تعبیر فرماتے ہین اور باطناً اپنے اوپر نزول وحی کے قائل ہین چنانچہ زبان ترجمان سے یون ورد زبان ہین کہ ایک دن مین نے اپنے برادر مرحوم کو خواب مین دیکھا کہ وہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہین جب انھون نے یہ آیت تلاوت کی (انا انزلناہ قریباً من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل وکان وعدہ اللہ مفعولا) سنتے ہی کمال متعجب ہوکر اونسے پوچھا کہ کیا قرآن مجید اور فرقان حمید مین قادیان کا بھی ذکر ہے فرمایا کہ ہان دیکھو تب مینے باعمان نظر شاہدہ کیا کہ نصف قرآن کے فلان پارہ مین یہ مذکورہ بالا الہامی عبارت پر بشارت بقلم قدرت لکھی ہوئی ہے تو جناب اب تو قادیان والا شان بند و دو ہان اچھے فاصے نبی مرسل بن بیٹھے قرآن بھی آپ پر نازل ہونے لگا جسطرح جبرئیل امین جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات پر وحی لیکر آتے تھے اوسی صورت سے انکے برادر مغفرت پناہ انپر ابھی تو ابتدائی نبوت ہے رفتہ رفتہ عالم بیداری مین بھی کھلم کھلا وحی کا نزول ہونے لگا سابقہ لہذا اب یہ الفیل ما الفیل وما ادراک الفیل کا نزول ہوا تھا آپ پر مذکورہ بالا آیت کا اب پیروان قادیانی صاحب بہت ہی خوش ہونگے لیکن اینجانب کو خوف ہے تو یہ ہے کہ کہین الفیل ما الفیل کی طرح انکی بھی قرار واقعی درگت نہو جائے حضرت خالد سیف اللہ کوئی پیدا ہو جائے تو انکی بھی درگت بنائے کچھ تعجب ہی نہو تو نہین حیدرآباد کی ریاست مین بھی بعض نااہلون کے دلون پر انکی ہفوات کا سکہ بیٹھا ہوا ہے اگر ان حضرات معتقدین سے پوچھیے کہ براہ مہربانی ضرب زید عمراً کی ترکیب تو ارشاد فرمایئے تو سوائے غین غین کے اور کچھ نہ سنیئے گا باوجود اس نااہلی اور جہل مفرط کے حضرت قادیان کی طرف سے بحث کرنے کو موجود ہین تمام علما و فقہا مجتہدین محدثین مفسرین جھوٹے نفتری لم یفہم اور جناب مثیل مسیح صاحب سچے راست گفتار اسکو سوائے جنون اور مالیخولیا کے اور کیا کہنا چاہیے سچ ہے خدا جسکو گمراہ کرے اوسکو کون راہ راست پر لاسکتا ہے مجھے اون حضرات پر تعجب آتا ہے جو ایسے نااہلون سے بحث کرنے کو جاتے ہین ان معتقدین قادیان کے زعم اور عقیدہ مین معانی قرآن وحدیث نہ تو نعوذ باللہ پیغمبر صاحب سمجھے اور نہ صحابہ اور تابعین نہ تبع تابعین سمجھے تو قادیان صاحب اور اونکے ذریات اور تو ابعین بلکہ انکے عقیدے مین احمد صاحب کی بھی سمجھ مین نہ آیا قرآن سارا کہ ڈالا لیکن معنے اوسکے خود بھی نہ سمجھے قادیان بیچارے نے اوہین معنی بتائے اس حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین ایک غازی مرزا جو مثیل مسیح صاحب کی اجلہ اصحاب مین شمار کیئے جاتے ہین بکمال مردی اور مردانگی گھر بیٹھے ہوئے اونکے دعاوی باطلہ اور بکواس کے ثبوت مین گردن ہلا ہلا کر باواز بلند بصدائے ارجمند چہ میگوئیان کر رہے ہین اور اسی کو اپنی نجات کا باعث

سمجھے ہوئے ہین ارحم الراحمین انپر رحم فرمائے اور اس عقیدہ باطل سے آکو نجات دے ۔ ۔

راقم

ح ۔ ی

باتھی خرافات بھی چنانچہ یہ مضمون

میان بھی بیوی بھی	چنانچہ	پیارے صاحب
رنگ بھی نام بھی	"	لال خان
رنڈی بھی صاحبزادی بھی	"	چھٹکن صاحب
زندہ بھی اور مردہ بھی	"	محمد عبداللہ خان
معشوق بھی پٹھان بھی	"	دلدار خان
جانور بھی آدمی بھی	"	شیر خان
ہتھیار بھی اور نام بھی	"	شمشیر خان
درخت بھی آدمی بھی	"	شمشاد خان
نٹ بھی اور خان بھی	"	قلندر خان
جھگڑے بھی اور پٹھان بھی	"	ہنگو خان
نام بھی نشان بھی	"	جھنڈا خان
بندہ بھی خدا بھی		الٰہی خان

اشتہار کلاہ کشتی دار ساخت امروہہ ضلع مرادآباد

بہفتہ شروع ۱۸۹۲ء سے ایک کارخانہ کلاہ کشتی دار گول کا کھولا ہے جسمین دو دیگر جمع کیے ہیں نئی کلا بنتی کام سلمہ کا کام عمدہ عمدہ ہوتا ہے اکثر بڑا کلاہ پہننے اگر چہ سفید یا رنگ ہے تو سفید ہی ریشم کا ہوگا اور سیاہ یا بہت ہے تو سیاہ ہی ریشم کا ہوگا اکثر تیار ہوتی ہیں اور ہر طرح طرح کے نمونے سادہ کلاہ تیار ہوتی ہیں زیادہ تعریف کرنا فضول ہے ملاحظہ سے کل کیفیت ظاہر ہوسکتی ہے کلاہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ ہوتی ہیں خریدنا چاہیں کلاہ منگائیں اپنا صاف پتہ تحریر فرمادیں ٭

المشتہر

سید محمد حامد حسین ایجنٹ کارخانہ کلاہ سید محمد اختر حسین امروہہ ضلع مرادآباد

اطلاع

چونکہ اکثر حضرات اس خیال سے کہ یہ دہلی کے رہنے والے ہیں لکھنؤ سے دہلی کا سامان طلب فرماتے ہیں مگر بوجہ نہونے کسی انتظام معقول کے قاصر رہتے ہیں لہٰذا میں نے ایک شاخ اپنے کارخانہ کی دہلی میں کھولی ہے - جب کوئی سامان دہلی کا طلب انکو منظور ہو تو ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائی جاوے وعدہ کیا جاتا ہے کہ تعمیل ارشاد دیانت اور کفایت سے کیجائیگی چونکہ فہرست اسباب طویل ہے اخبار میں شائع نہیں ہوسکتی ہے علیحدہ سے ہر کا ٹکٹ بھیجنے پر روانہ ہوگی -

پتہ یہ ہے -

مقام دہلی بازار نیا دری عقب جامع مسجد پاس نہر دوکان محمد عبد الرحمن

المشتہر

محمد عبد الرحمن چکن فروش پارچہ والی گلی

اشتہار

۱۰-۲-۹۲   ۱۶-۸-۹۲

(۱) واضح ہو کہ ہمارے کارخانہ میں اوپن فیس کی گھڑیاں نہایت عمدہ مضبوط اور وضعدار ریولسٹن نام کی آئی ہیں جو چال میں بہت صحیح ڈائل پر سنہلا کلیٹ اور پھولدار کام کیا ہے - قیمت صرف ۳ روپیہ ۱۲ آنہ سے خانہ ہی عمدہ - ایک کمانی اور ایک شیشہ فاضل دیا جائیگا -

(۲) باسٹن بعد - یہ گھڑی مثل مذکورہ بالا جملہ خوبیاں رکھتی ہے صرف ٹکٹ نہیں - قیمت کل ۱۱ روپیہ -

(۳) مینکس گھڑی - بقول اسکے کہ کم خرچ بالانشین نہایت عمدہ چال ہے جسمین چابی لگی ہوئی ہے - ایسی گھڑی اس قلیل قیمت کی دنیا کے پردہ پر نظر نہیں آئی قیمت صرف ۶ روپیہ پنج گوشہ - یہ گھڑیاں اسم باسمے ہیں - زیادہ تعریف لغو ہے -

دراصل قابل تعریف ہے - ہر جگہ سے لوگ تعریف ہی کرتے ہیں - قیمت صرف ۶ روپیہ - اور بھی انواع اقسام کی گھڑیاں ہمارے کارخانے میں قیمتی ۶ روپیہ سے ۶ آنہ ۵۰ روپیہ تک کی موجود ہیں - فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے -

المشتہر

رام کرشن ورما - مالک بہار تحرجیون پریس بنارس

کالیداس سرکار کا نادر علاج آتشک بلا آمیزش پارہ

قریب اختتام ایام غدر کے یہ نسخہ مجھے ایک بزرگ اہل اسلام درویش سے نیپال کے جنگل میں دستیاب ہوا تھا جو ہر قسم کے مرکبات پارہ سے پاک ہے یہ آجتک بلاقیمت تقسیم ہوتا رہا ہے مگر بباعث شہرت و عجیب سریع التاثیر ہونے کے و نیز مبرا ہونے پارہ سے اسکی جلد اسقدر بڑھ گئی ہے کہ مفت تقسیم کرنا دشوار ہوگیا - علاوہ اسکے اکثر اشخاص کو بلاقیمت لینے ایک گونہ عار بھی ہوئی ہے پس درینحالت و بالخصوص اوس ترتیب سے جو حتی الامکان بخوبی روشن و ہویدا ہوجائیگی - یہ امر مناسب سمجھا گیا ہے کہ اس نسخہ کی اسیقدر قیمت مقرر کردیجائے اور اخباروں میں بھی اسکا اعلان کردیا جاوے گذشتہ ۱۶ برس کے عرصہ میں صدہا مریض جو نہایت سخت اور مہلک عارضہ میں مبتلا تھے اور بہتیرے لڑکے جو اپنے آبائی مرض میں مبتلا تھے کامل طور سے اچھے ہوئے حالانکہ انکو صرف خارجی طور سے لگانے سے شفا حاصل ہوئی - کیونکہ حمل میں اندرونی استعمال ادویہ مطلقاً ممنوع ہے - علاج اس بیماری کی سب حالتوں میں اثر پذیر ہے فی الحقیقت اسوقت تک اس مرض کے لیے کوئی دوسری مجرب سریع التاثیر دوا بلا آمیزش پارہ کے معلوم نہیں ہوئی بیانات [illegible] بالا کی تصدیق میں چٹھیاں تجربہ کار و لائق صاحبان اسسٹنٹ سرجن و دیگر اشخاص ہمراہ ہدایت استعمال ادویہ شیشی کے ساتھ چھپی ہوئی ملینگی اور اگر کوئی صاحب صرف کاغذات مذکورہ بالا طلب فرمائیں تو بلا محصول ابلاغ خدمت ہونگے -

قیمت فی شیشی ۱ روپیہ ۴ آنہ   پیکنگ ۴ آنہ

المشتہر

کالیداس سرکار پنشن یافتہ گھسیاری منڈی لکھنؤ

اردو شرح ایکٹ انتقال جائداد ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء

شرح ہذا چھپکے تیار ہونے کا اشتہار قبل اسکے دیا گیا تھا اب بضخامت ۴۱۲ صفحہ چھپکر طیار ہے - الغرض نسانی آخر میں فہرست مقدمات ردیف وار شامل کی گئی ہے جس سے ہر مضمون اور نظیر کا بہت جلد پتا لگ سکتا ہے - شائقین بادائے قیمت نقد صہ مع محصول ڈاک یا بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرمائیں - اگر ناپسند ہو تو ایک ہفتہ کے اندر واپس کرسکتے ہیں اس حالت میں محصول آمد و رفت ذمہ ہوگا ٭ المشتہر رام پرشاد مصنف پتا لکھنؤ

مضامین غیر

ہجر مین بارہ مہینے کتنی اب اوقات ہے
گو کبھی جاڑا کبھی گرمی کبھی برسات ہے

سنبر مجھون کے پیر تا نہ کی ملک سے کے منبر حضرت اودھ پنچ بہادر دام غضبکم گھاٹوپ بندگی - بصد سر افگندگی پہونچاتا ہون - حضرت بدلی نے زمانہ کی کیفیت بدلی - زمین و آسمان کی قدرت بدلی - نباتات کی خلقت بدلی - میدان کی صورت بدلی آپ کی قدیم عنایت بدلی - ہماری خلعت بدلی - ہوا کی حرارت بدلی - آفتاب کی تمازت بدلی - گھڑی ساعت بدلی - غرضکہ سب کی حالت بدلی - مگر غلہ کی قیمت نہ بدلی - قوم کی غفلت نہ بدلی - تونگرون کی ہمت نہ بدلی - اہل دل کی فصاحت نہ بدلی - رؤس کی شامت نہ بدلی - اودھ پنچ کی ظرافت نہ بدلی - اوسکے مضامین کی شوخی و صداقت نہ بدلی - مگر خون کی شرارت نہ بدلی - عاشقون کے سر کی آفت نہ بدلی - انکی حاجت نہ بدلی - شریفون کی شرافت نہ بدلی - رذیلون کی رذالت نہ بدلی - کاہل کی حماقت نہ بدلی - لاہور سے ہیضہ کی شکایت نہ بدلی - اعیدہ وغیرہ کی حالت نہ بدلی - یہین مین ہواکی مستانہ بہری ساونون کی تجویزین جھوم مچائے ہے - برساتی پھل - آم کٹھل - جامن - رسبری ماز ا کی رنگ و بو بدلی ہوئی ہے سب کچھ ٹھیک ہے سالغ علیہ المٹکار عنقاے روزگار ہین ایک دن مین بھی بیٹھا بیٹھا مضمون لکھ رہا تھا کہ حضرت ناسخ کا مطلع یاد آگیا بس پھر کیا تھا گویا اوسی غزل مین حسب حال نظم کرنے اور جھٹ پورا ہی کر چھوڑا - اور آپ کے دربار مین داخل کر کے امیدوار داد کا ہون - کہ حضرت تعریف کا دونگڑا برسایئے -

وھونڈا

خط مین خوش آئے بدلی کیا ہوا برسات کی — اپنی ٹھنڈی سانس ہے گویا گھٹا برسات کی
حالت رنجور کیا ہم اب بت لندن لکھین — درد کو کردیتی ہے دونی ہوا برسات کی
نوکری ملتی نہین اور گھر سے نکلتے ہین جدا — جی مین ہے صورت نہ دیکھین ابتدا برسات کی
منس کی بڑہتی لگی چھیڑ کا دہر جانب کو ہے — میم صاحب کو ہے اب حاجت بھلا برسات کی
کوٹ پتلون کارڈون کون ورمش دامن گلاس — ایک دل ہے اور حسرت ہے برابر ساتی کی

انگلشون کو چاہئے سندی کا دیکھ مین داج
لیٹ یو کیا رنگ دیتی ہے حنا برسات کی

راقم ———————

نیچرل خیال - گرد گلفشال
م ت ح موگیری

مسودہ قانون حفظان صحت دیہات

بعض حضرات ہمکو اوس مسودہ کی طرف متوجہ ہونے کی ترغیب دیتے ہین جسنے اس مضمون کی پیشانی پر روشن ستارہ کی طرح جگہ پائی ہے

پولس کو اختیار ہے کہ قدیم کنوون کو بند کرائے جدید کھدوائے اس الٹ پھیر کا نتیجہ کیا ہوگا رعایا کی زیر باری اور پولیس کی منفعت آج یہ کنوان خراب ہے کل اوس کنوین کے پانی مین ہیضہ کا تخم گلا یا گیا ہے پرسون اس تالاب مین تپ لرزہ نے انڈے دیے بچے نکالے ہین انکو پاٹو جدید کھود و چار سو روپے صرف ہونگے اچھا بانٹا مد ہے سو بار دن کے نذر کرو سو نہین پچاس دو - باقی خیر شما سلامت -

ہدایات مجسٹریٹ کی تعمیل اگر مالکان اراضی خود کرین تو کل خرچہ کا بار انہین کی گردن پر رہے اور مجسٹریٹی کی وساطت سے تعمیل ہو تو نصفی بنصف لکم -

واہی واہ بھئی واہ بیکار ہی اور صرف نہ رہی -

واقعی یہ مسودہ ہے تو اس قابل کہ لندن کے عجائب گھر مین شیشہ کے صندوق مین بند کر کے رکھا جائے پلیس کے ہاتھ کی چھری کو دمبدم تیز ہی کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خلاق کے گلے بھی محفوظ رہین ؎

ملحمہ گرسنہ در خانہ خالی بر خوان
عقل باور نکند کز رمضان اندیشد

اب قانون جو بنتا ہے وہ رعایا کے گلے کی زنجیر مین پیوند رہ ہے کانٹے اور لگا دیا ہے اور اونپر غفلت کی روئی کانون مین ٹھونس دیا ہے

کہنے کو تو ہم بہت کچھ کہہ سکتے ہین - زبان مین لکنت نہین ہاتھ مین رعشہ نہین دماغ مین ضعف نہین قلم مین سوائے افلاس اور کسی قسم کا انتشار نہین ؎

فغان مین آہ مین فریاد مین شیون مین نالے مین
سنا دین درد دل طاقت اگر ہو سننے والے مین

راقم ———————

مسلمان

دوست

کارم بدوستی ریا سے فتادہ است
در مرگ دوستان بگریبان خورم دریغ

دوست یا دوستی اسقدر مشہور الفاظ ہین کہ غالباً ہر زبان ہر قوم ہر ملک ہر مذہب مین بچہ بچہ جانتا ہوگا حضرت شیخ سعدی کا پڑانا گھسا پسا فرسودہ زبان زد خاص و عام شعر دوستی اور دوست کے یہ معنے بتاتا ہے ؎

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشان حالی و درماندگی

دنیا مین ہزارون کتابون مین دوستی کے متعلق ہر مذاق اور ہر طبیعت کی مخلوق نے بحث کی ہے ہر زبان کی تاریخ اور ہر عہد کے کارنامے اسکی شہادت مین موجود ہین مذہبا بھی اسکی نگہداشت اور اولویت مین ہر فرقہ کی

ایک خاص شمار رہا ہے پچھلے زمانہ کی قصہ کہانیون مین کون ایسا ہے جو اس لفظ کو نہین دیکھیگا اور اسکے شدید اولداد ہ بلکہ اسکے شہید ہر قوم مین پائے گئے مین مینے کسی کتاب مین دیکھا ہے یا شاید کسی سے سنا ہے کہ دو شخصون مین انتہا کی دوستی تھی ایک دوست آدھی رات کو دوسرے کے مکان پر کسی ضرورت یا مشورہ کے لیئے گیا دروازہ بند اور گھر مین سوتا پڑا تھا آواز دی تو گھر والا دوست چونکا آواز پہچان کے ہزار روپیہ کی تھیلی بغل مین دبائی پھر تلوار میان سے گھسیٹ لی دوسرے ہاتھ سے گھر والی کا ہاتھ تھاما اور اسی ٹھاٹھ سے باہر نکلا پہلے جو بات اوسکے منہ سے نکلی یہ تھی "اگر روپیہ کی ضرورت ہے یہ ہزار کا توڑہ حاضر ہے اگر کسی دشمن سے معرکہ ہے بسم اللہ چلو میں اپنی تلوار پر بھروسہ ہے اگر عورت کی خواہش ہوئی ہے یہ میرا ناموس موجود ہے" اس سے معلوم ہوا کہ دوستی کے ساتھ بہت سی صفات انسان کو اختیار کرنا پڑتی ہیں اخلاق۔ تہذیب۔ مروت۔ سخاوت۔ شجاعت۔ ہمت۔ صدق۔ صفا۔ حلم۔ تواضع صبر وغیرہ وغیرہ۔

جسکے لفظ کے ایسے ایسے بڑے ستون یا حواشی ہون تو معلوم ہوتا ہے بڑے ہی معرکہ کا لفظ ہے اسکو اختیار کرنا بڑے ہی ہوشیار آدمیون کا اور بڑے کلیجہ والے لوگون کا کام ہے اور سنا ہی ایسا ہی ہے دیکھتے کیا ہے کیونکہ انگریزی عملداری مین بہیلوؤن کے ساتھ دوستی اور دوست بھی منتزع ہو گئے ہان اسکا نام بڑے زور شور سے باقی ہے۔

مینے اس بحث کو ابتک فضول ہی چھیڑا کون ہے جو اسکی تعریف نہین جانتا پھر نئی بات کیا تھی جسپر مینے قلم اوٹھایا ہان یہ میرا قول درست ہے اور اعتراض بھی درست مگر مین آجکل کے دوستون اور دوستی کی نبض ذرا ٹٹولنا چاہتا ہون ہرچند اس سے بھی سب واقف ہین کہ کیسے کیسے معرکے کے سچے دوست آجکل موجود ہین کہ سلف سے احباب کا پہلو گذرے ہونگے مگر مجھے بدگمانی کرنا چاہیئے ذرا ڈھیلا معاملہ نظر آتا ہے بات یہ ہے آجکل اس لفظ نے اسقدر زور باندھا ہے کہ لکھنؤ کا (واللہ باللہ) بھی شرما گیا۔ میرے دوست میرے پیارے۔ دوست۔ میرے سچے دوست۔ ہمارے عنایت فرما دوست ہمارے معصر دوست کے بغیر کوئی لکھنے والا اکڑا نہین توڑتا اخبارون مین یہ وبا اسقدر پھیلی ہے کہ دشمن کے معنون مین ہمیشہ یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے مینے بعض آزاد اخبارون مین آج ہی کل دیکھا ہے کہ ایک دوسرے پر کسی اعتراض کے ضمن مین فرماتے ہین "اگر ہمارا دوست کوہ نور اس بات سے مخالفت کرے" الخ۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے "ہمارے نوجوان دوست" جانبین سے پالسی کے جوڑ توڑ اس صفائی سے چلتے ہین کہ کدورت کا نام نہین روشنضمیری ان حضرت کا خاص حصہ ہے پالسی کے اڑنگے پر ہر دو اپنے دوست کو جب تک نہ چڑھائے یکدلی نصیب نہین ہوتی اس پالسی کی زہریلی ہوا نے ملک کے ملک تباہ کر دیئے مگر دور اندیشان خداوند دانش نے ساری ہمیئت اپنے باصفا قلوب مین ہمیشہ پالسی کے معنے بے انتہا اور اسکی شرح بحر ناپیدا کنار ہے سیکڑون تختے کاغذ کے بھی ناکافی ہین سیدھے اور صاف اور مصطلح حال معنے جو ارباب حل و عقد کے استعمال مین ہین منافقیت ہین اس جوہر علوی کا پرتو اجب تک نہین پڑتا یہ سب دوست دوستی مین ناقص اور طبل ہی کا حکم رکھتے ہین ہائے پالسی یا منافقیت کس دھج کی دلربا پیچم مہ جمال برّ اعظم یورپ کی دیوی ہے جو ہندوستان تک برابر اپنی پرستش کرا رہی ہے ایمان مذہب عقل اسکی خاص قربانیان ہین یہان کی مخلوق قدیم سے عجائب پرست ہے مسلمانون نے ابتدا مین اپنے کو خوب بچایا اس مہ جمال کے کرشمون سے پھٹکے پھٹکے رہے اسکے پھندون مین نہ پھنسے مگر سراپا برکت حکومت یورپ نے ان بانیان دسر کشان نافہم کو راہ پر لگا لیا اب سب سے بڑھ چڑھ کے پوجاری اس دیوی کے مسلمان ہی نظر آئینگے دیوی نے اپنے باعقیدت جان نثار غلامون پر خاص کرپا کر رکھی ہے کہ وہ اپنے کو سب سے اس خاص مادہ مین ممتاز سمجھتے ہین کوئی قول فعل بغیر پالسی یا منافقیت کے حکم کی رو سے سرزد نہین ہوتا اس چلتے ہوئے جادو نے دوستی دوستان پر ہاتھ صاف کیا اور ہر پالسی باز کو دوسرے پالسی ساز کا دوست بنا دیا اب دوستون مین وہ گاڑھی چھنتی ہے کہ جس کے کارخانہ سے بنکے آئی ہے مین سر سے پا تک لنگوٹی کھول کے اون سے اتفاق کرنے مین اپنا فخر سمجھتا ہون۔

ان فاضل دوستون کی دلگی بارے جسنے دیکھی ہو وہ جانے ذرا موقع ملا مارا قلم کر ٹکا ہی نہ لگے ذرا اونچ نیچ دیکھی اور پیارے دوست نے ٹنگڑی لی آپ میرے محسن ہین مالک ہین یہ سب یہ سبھی میرے قدیم دوست ہین مگر کچھری جاتے ہی ایک چھپاتی جسپت جو رسید کرتے ہین دوست صاحب منہ پھیلا کے رہ جاتے ہین۔

تمھین واللہ گھوڑون کے نعل بندھتے تھے مینڈکی نے ٹانگ بڑھا دی میرے بھی نعل باندھ دو اسیطرح معزز فاضل دوستون کی تحریری دوستی دیکھا دیکھی یا انگریز بیرسٹرون کی تقلید مین حیدرآبادی وکلا نے بھی تقریری میرے دوست کے نتے لینے شروع کر دیئے جسکو دیکھو اجلاس پر چہکتا ہے "میرے فاضل دوست نے جو جرح فرمائی اوسکے لیے یہ عرض کرونگا۔ سائنس لیکے یہ عرض کرونگا۔ کتاب کھول کے مین یہ عرض کرونگا۔ پورٹ منٹو ٹٹول کے۔ مین یہ عرض کرونگا۔ ہان میرے فاضل دوست آپ نے کیا ارشاد فرمایا۔

آسے میرے معزز دوست مین تو عرض کر چکا۔ یا اللہ۔ وحشت کی خیر بر حواسی کی سلامتی۔ چو دم بر داشتم مادہ برآمد۔

بڑے توند والون کی مطہر و معطر بے جھپک بے لاگ دوستی سے اور ان کے پاک ہتکھنڈون سے زمانہ واقف ہے انکی دوستی کی دنیا بھر مین دھوم مچی ہوئی ہے

وزارت سالسبری چراغ سحری

بیدل نیم ہنوز بہ بینم چہ مے شود ؎

دکھی دوستی نے پالسی کا اعلی خطاب حاصل کیا ہے سارے دوست سب معزز کے پوست پالسی کے خانہ زاد مرید وفادار نوکر ہین دوست اپنے دوست کے ساتھ جب تک پالسی نہ برتے دوستی کے امتحان مین کبھی ڈگری حاصل نہین کر سکتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کی یہ بہت بڑی غلطی ہے - الخ اسیطرح بہت سی نظیرین موجود ہین اور حال یہ ہے کہ صاحب اخبار کی کوہ نور کے اڈیٹر سے اسوقت ملاقات تو درکنار ہمیشہ جلی کٹی رہی ہے کا کوزی صاحب سے شاید ملاقات ہو مین نا علم ہون -

میری غرض یہ نہین کہ دوست پر اعتراض کیون کیا نہین مین سرے سے منکر ہون کہ دوست آپ کے دونون ہین -

دوست اسقدر سستے اور مفت ملتے ہین کہ اگر آج سے پہلے برس کے امرسکے کل اخبارات ہند دیکھ ڈالنا ممکن تسلیم کر لیا جاسے تو لاکھون کروڑون جگہ اس بیچاری شریف لفظ کی مٹی خراب دیکھیگا اور یقیناً ایسی موقع پر زیادہ استعمال کیا گیا ہے جہان سخت لڑائی انتہا درجہ کی مخالفت یعنے سرے کی نفرت کا اظہار ہوگا - بلکہ جوتی پیزار سے دوستون مین کام لیا جاتا ہوگا -

اخبار روز کا مختصر حال یہ تھا ذرا ادنچے کوٹھون پر نظر دوڑا ایسے دیکھیئے وہ ایک بھڑکیلا شاندار بڑے بڑے کوٹ پتلون والون خاص اٹاوہ سے علیگڈہ تک کا بگردن کا بنایا ہوا جلسہ جما ہے کیسے کیسے مہذب شائستہ رفارمر خیر خواہ قوم جان نثار "نا لک" نشین پائے ہوئے خطاب اوڑاتے عمدے ہتھیاتے ہوئے پھندنے دار ٹوپیان پھڑکار ہے ہین تقریرین شروع ہوئین اسپیچین ہونے لگین مولانا چھیق الدین نے اوٹھکے زمین آسمان کے قلابے ملا دیئے سننے والون مین خداہی کو علم ہے کہ ایک لفظ سے بھی انکو اتفاق تھا یا نہین مگر مولوی بغلول حسین اوٹھے اور پہلا جملہ فرمایا تو یہی فرمایا "میرے معزز دوست مولانا چھیق الدین نے جو کچھ ابھی فرمایا ہے الخ"

اسے لیجیئے انکا خاتمہ ہوا تو منشی فربود خان نے وہی چبائے ہوئے نوالے نخت کیئے میرے دوست میرے عالی رتبہ دوست کا ترجیع بند تھا کہ ختم ہو ہوگیا اور جھپاک سے مسٹر ہیدم اوٹھ کھڑے ہوئے انھون نے مائی ڈیر فرینڈ کا وہ ہانک لگائی کہ سب کے کان کاٹ لیئے غرض اول سے آخر تک دوستانہ دانہ بدلول ہوا کی پھر تھوڑی دیر کے معزز دوستون نے پیارے دوستون کو شکریہ کے ساتھ رخصت کیا گھر پہونچنا تو بڑی بات راستہ ہے مین گلفشانیان اور دوستون کی مرمت ہونے لگی - لاحول ولا قوۃ مولانا نے تو آج پشتو ہی مین بھیک مانگی اور مولوی بغلول حسین نے وہ بے وقت کا راگ گایا کہ پریشان کر دیا منشی فربود خان کی تمہید تو اچھی تھی مگر ایسے اوندھے منہ گرے کہ توبہ ہی بھلی مسٹر ہیدم بیچارے کو تا ہی کیا ہے وہ منہ تک نہین کھول سکتے مگر حماقت جو سوار ہوئی لگے مایا ٹوپیان اوڑانے - دیکھو ایمان کی کہنا یہی ہوتا ہو کہ نہین منافقین و یہود عرب کی شان مین یہ آیۃ شریف ابتداے اسلام مین نازل ہوئی تھی - وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا - وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ[*] اسی مضمون کو ایک دوسری آیۃ مین بھی بیان فرمایا ہے اب تاؤ نہ یہود ہین نہ منافق لیکن ہمارے پیرو جو آپس مین معزز دوست اور پیارے دوست ہین اس آیۃ کے حکم مین آنے کے لیے لاکھ پھڑپھڑائین مگر گردن پکڑ کے ڈھکیل ہی دیے جائینگے -

یہان سے آگے بڑھیئے حکام اعلے خصوص دکن مین پوچھنا ہی کیا ہے میرے فاضل شریک دوست نے جو کچھ لکھا ہے مین اوس کا لفظاً لفظاً مع بال بچون کے متفق ہون - میرے معزز ہم پیشہ ہم عہدہ نوجوان دوست نے جو رائے دی ہے اوّل ہے ماشاءاللہ اعجاز ہے خاص جسکو ہم آپ سب دیکھتے ہین یہ مختصر روداد دوستان آئینی نشین حکومت کی ہے - اوسط درجہ کے حضرات اخبار نویس تھے - ادنے درجہ مین عوام کالانعام ہین انکے قول و فعل کا نہ کہین اعتبار تھا نہ اب ہے لیکن دوستی کے جان نثار سید اوس فرقہ بے اعتبار مین بھی ہوتے آئے ہین بعض لوگ کہتے ہین خدا جانے سچ ہے یا جھوٹ کہ اگر دوستی کی کچھ ادہین کھرچن ملیگی تو اسی فرقہ مین ہوگی جھوٹی امت مین اب بھی ٹوپی بدل بھائی دوستی سے وہ کڑے امتحان جھیل جاتے ہین کہ پالسی بازون کی موقع بے موقع ناک تک ادنکے دانتون کے نیچے رہجاتی ہے - بات کا بتنگڑ ہوا جاتا ہے اصل مطلب مین شخین کو پلین قیان چھوٹنے لگتی ہین اس سے تو مین کبھی کچھ لکھنے نہین بیٹھتا الغرض دوستی کیچات اس درجہ انحطاط مین ہے کہ ان بی صاحبہ کی جھانون بھی کہین نظر نہین آتی جھوٹے دعویدار میرے عزیز دوست میرے سچے دوست لکھ لکھ کے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کرین تو کیا ہو سکتا ہے - مولانا پیچ دیکھیئے دوستی کی مٹی یون خراب ہو رہی ہے اور دوستان باصفا کی یہ کرتوت ہین مشتے نمونہ از خروارے کافی ہے تفصیل کی حاجت نہین دماغ سے خیال اور قلم سے لفظ آمنڈ سے چلے آتے ہین ان دونون کی باہمی بیچ بچاؤ مین میری انگلیان دکھنے لگین اب کچھ نہ لکھونگا دوست پڑے چولھے بھاڑ مین اور دوستی جائے جہنم مین یاری گھٹ "

را ۔۔۔

یاری اندر کس نمے بینیم یاران را چہ شد
دوستی کو آخر آمد دوستان را چہ شد

بقلم حضرت جنونی

[*] اور جب وہ ملتے ہین مسلمانون سے تو کہتے ہین ہم ایمان لائے اور جب تنہا مین ہوتے ہین اپنے شیطانون مین تو کہتے ہین ہم تو تمھارے ساتھ ہین ہم تو ان سے مسخرا پن کرتے تھے

کہتا ہے ارے یار آبادی کے بغیر سارا میلا اجاڑ نظر آتا ہے - کیا ہیرا تراش کلائیاں تھیں کہ مچھیاں تھے - دوسرا بولا حضت اب یہ نئے پودہ کی دو ایک نکلی ہیں باقی تو سناٹا ہی سناٹا ہے - گوہر جان ملیح آباد پہنچ گئیں - حیدر جان ٹینے چلی گئیں مشتری کے اس بڑھاپے وقت کا کہ بھو نچ گئے - اب یہان ہی کیا
یہ سمان دیکھتے دیکھتے اک دفعہ ہی یہ سریلی آواز کانون مین آئی

جھولا کن نے ڈالا رے امریان ؎

ہائے رے مار ڈالا قتل کر ڈالا جھولے پر نظر پڑی تو سہ

ہوش ہاتا رہا نگاہ کے ساتھ

صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

بس جی چاہتا ہے کہ مع درخت اور جھولے اور جھولنے والی البیلی چھبیلی اور رسی اور پیڑ سمیت سے بھاگئے ایک ایسا پینگ لگائیں کہ امرئین اور آواز سب گھر مین دھم گگلق - پولیس کی دست اندازی بھی نہیں ہوسکتی جھولے کو مع جھولنے والی اور درخت اور پیڑ پتی اور آواز دوستان کے لے بھاگنا تعزیرات ہند مین کوئی جرم ہی نہیں - منگا دیے تو جلد باز تھے - ۔ سچ بی بی اور ڈولی ڈنڈا اور کہار اور مسہری لے بھاگتے تو کچھ بھی نہوتا -

اگر ہو سلا دھار مینہ برسا اور راجہ سنگھا بگڑ گئے تو سیلا و میلا سب غت ربود - جوتیان سر پر اور انگا بھی بغل مین - نت یت - سہ

ابرست و بہارست و ہوا ہم مزہ دارد

برخیز کہ تعزیہ ما ہم مزہ دارد ؎

اور اگر بدلی ہوئی تو رنگین دو پٹون کی بہار دوبالا ہوگئی ایک بات اور سن لیجئے لکھنؤ کے کمہارون کے صدقے - ایک آدمی موٹا تازہ تنومند جسیم مع داڑھی مونچھ کے عین میلے مین جہان گذرگاہ عام ہو ایک ٹیکرے پر کھڑا کر دیتے ہین فیصدی سوا سو کو دھوکا ہوتا ہے کہ سچ مچ کا آدمی ہے - اور پتلی تک پھرتی ہے - ڈٹے اکڑے ہوئے ہین - لکھنؤ والون تک کو یقین ہے کہ سچ مچ کا آدمی ہے - یہ لکھنؤ کے کمہارون کی تعریف ہے معلوم ہوتا ہے خاصہ ڈنڈپیل جوان کھڑا ہوا ہے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ بنا کاہے کا ہے - موم کا تو نہیں ہے - عجب نہیں اسی کمہار کی کاریگری ہو جو محرم کے دنون مین کچے پل پر بڑھا بٹھا دیتا ہے - عیش باغ مین کچھ پرانے وقت کی قبرین بنی ہین جو زبان حال سے موقع موقع پر دو شعر پڑھتی ہین - محمد جان شاد سہ

خدا ہی اس چپ کی داد دیگا کہ تربتین روندے ڈالتے ہین

اجل کے مارے ہوئے مسافر نہ بولتے ہین نہ چالتے ہین

امان علی سحر سہ بہاگ کی دھن ہین

ہمین کیا جو تربت پہ میلے رہے ؎

یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے ؎

ارے سحر کا شعر کیون پڑھ دیا سحر کے بعد شام ہے اور میلا بھی قریب اختتام کے

بندہ کسی رنگین گاڑی کا پٹ کھول کے بس چٹ پٹ - یہ جا وہ جا ؎

راقم ——————

ابھی لکھنؤ بستا رہے دنیا مین شہر تک

کبھی سرت رشک شام کا یہ شہر مسکن تھا

توکل علیہ الرحمت

برسات کی فصل نزول رحمت کا زمانہ تو تھا ہی محرم نے اور بھی سونے مین سہاگا کر دیا - عیش باغ کے میلے محرم کے نذر ہوئے - رنگین لباسون کو دوسرا شغلہ ہاتھ لگا - غم حسین ع کے حیلے سے ماتمی لباس پہنکر سبز پوشون مین نام لکھایا - کربلائی جوڑے زیب بدن ہوئے - آسمانی دو پٹون نے زمین کو چرخ نیلی بنایا - سوگ کے پردے مین سنورنے والون نے زیور آرائش زیبائش کو بالا طاق رکھا - سادگی اختیار کی - ریشمی کی تھیون نے گوری گوری کلائیون کا حسن دوبالا کیا - ریشمی ازار چھوڑ کر اون نے اور بھی تھمر دکھایا کہ سادگی لاکہ بانکپن سے - کا مضمون نظر آیا - مجالس کی دھوم دھام اس فاقہ کش مصیبت زدہ شہر مین اب کہان - ہائے وہ ہوئے ستانہ حب بھی تہی اب غم امام سے تازہ حیلہ ہاتھ لگا - زخم کہن ہرے ہوئے افلاس و غربت کی صعوبت سے یون بھی روزانہ نالہ کشی شغل تھا - اب گریہ و بکا نے رہا سہا بھی چشمہ آرزو ان کا اور موتی بہا - دل غمزدہ جوش مین آیا - خوب جی کھول کے رو دیا - نمائش پسند - بات یہ ہے کہ روزہ و نماز لنگوٹی مین پھاگ کھیلنے والے حضرات کی ہاہمی سے کچھ یونہی سی برائے نام چہل پہل ہے - افسوس جس شہر مین ایک ایک مفلس قلاش تک مانگ جانگ کر داد عالی حوصلگی دیتا اور راہ مولا مین کھڑ بھڑ ٹھاٹ تماشا دیکھتا تھا اور ایسا کچھ کر گزرتا تھا جو دوسرے شہرون کے سیر چشم دولتمندون سے بھی نہوسکتا تھا اب وہان بالکل سناٹا نظر آتا ہے مرثیہ خوانون کا گروہ جو اس شہر کے عالی حوصلہ و بقدر قدر شناس حضرات کی بدولت کبھی لکھنؤ سے قدم نہ نکالتا تھا اوسنے ادھر محرم کا چاند دیکھا اور ریل کھڑا ہوا تاک تیلین قبا پر ہلال محرم کیا نمودار ہوا ذاکر و مرثیہ خوان آل عبا کے بازو پر امام ضامن بندھا دیا محرم نے سفر از عفر و فوتکی آمد کی خبر دی

محرم کی سبب اور سب طرف سے تو خبر ہنکا تو ڑا ہے ہان بی منگا جان کی بدولت پھر ذرا خبر ونکا انجن گرما گیا ہے اسے لیجیئے ایک خبر ذیل ہی لی - آپ کو سنائے دیتا ہون کہ میان نذیر حسین جنپر وارنٹ جاری تھا شہر ہی مین گرفتار ہوگئے بلاقی اور بہن کو تو سزا ہو ہی چکی تہی اب یہی باقی تہی لیجیئے وہ بھی پکڑے گئے دیکھا چاہیئے کیا طے ہوتا ہے سر دست میان نذیر حسن یہ شعر الالاپتے اور نسیم کو دعائین دیتے ہین کہ وہ بیچارہ اسی دن کے واسطے کہہ گیا تھا - سہ

زندان مین جو زندہ بھیجا ہو - اپنے دل تنگ مین جگہ دو ؎

لہ سن نہین لکھا ۱۲

مجموعۂ الشعبدہ (یعنی) طلسمات کا ڈھیر

۹۲-۲-۴

اس کتاب سے آپ کا بھول کو چٹیا بنا کر تماشا بین لڑکون کا صندوق کے اندر سے کبھی غائب اور کبھی حاضر ہونا تماشا دیکھنے والون کے چلے ہوئے رومال کا بندوق کے فیر ہوتے ہی ثابت ہو کر چھاتے پر ٹنگ جانا - کنوئین کی ڈالی ہوئی انگوٹھی اور تماشا دیکھنے والون کو جلا ہوا رومال ثابت ہو کر ایک ڈبل روٹی سے نکلنا - گھڑی کو منتر کے زور سے چلانا اور بند کرنا - میز پر کٹا سر ہو زبان مین گفتگو کرے وغیرہ وغیرہ - ہر قسم کے عجیب شعبدے کہ جنکو انگریز لوگ کرکے ہزارون روپیہ کماتے ہین مع تصویرون کے درج ہین - اس کتاب کے کل شعبدے صحیح ہین - اگر غلط ہون قیمت واپس کردون قیمت مع محصول یہ کتاب ہندی دیوناگری مین بھی ہے - قیمت وہی ۔ ۱۰ +

المشتہر

مٹھو پرشاد پرو پرائٹر میجیکل کمپنی جھانسی -

اشتہار کلاہ کشتی دار ساخت امروہہ ضلع مراد آباد

شروع ۱۸۹۲ء سے ایک کارخانہ کلاہ کشتی دار گول کا کھولا ہے جسمین نادر کارکیگر [illegible] کام بیل کا عمدہ عمدہ ہوتا ہے - اکثر تیز رنگ - کلاہ مین اگر رنگ سفید یا چہرے تو سفید ہی ریشم کا ہوگا اور سیاہ پارچہ ہے تو سیاہ ہی ریشم کا ہوگا - [illegible] ہوتی ہین اور طرح طرح کی زر دوزی و سادہ کلاہ تیار ہوتی ہین زیادہ تعریف کرنا فضول ہے ملاحظہ سے کل کیفیت ظاہر ہو سکتی ہے - کلاہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ ہوتی ہین خریدار جو صاحب کلاہ منگائین اپنا صاف پتہ تحریر فرماوین +

المشتہر

سید محمد [illegible] خانہ سید محمد [illegible] امروہہ ضلع مراد آباد

اطلاع

چونکہ اکثر حضرات اس خیال سے کہ یہ دہلی کے رہنے والے ہین لکھنؤ سے دہلی کا مال طلب فرماتے ہین مگر بوجہ نہونے کسی انتظام معقول کے قاصر رہتے ہین - پس ہمنے ایک شاخ اپنے کارخانہ کی دہلی مین کھولی ہے - جب کوئی سامان دہلی کا طلب کرنا منظور ہو تو ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائی جاوے - وعدہ کیا جاتا ہے کہ تعمیل ارشاد دیانت اور کفایت سے کیجاویگی - چونکہ فہرست اسباب طویل ہے اخبار مین شایع نہین ہو سکتی ہے - علحدہ سے ٹکٹ بھیجنے پر روانہ ہوگی - پتہ یہ ہے - مقام دہلی بازار چاوڑی عقب جامع مسجد - پاس منجر دوکان محمد عبد الرحمن

المشتہر

محمد عبد الرحمن چکن فروش - پارچہ والی -

اشتہار

۱۰-۲-۹۲ ۱۰-۶-۹۲

(۱) واضح ہو کہ ہمارے کارخانہ مین اوپن فیس کی گھڑیان نہایت عمدہ مضبوط اور وضعدار ریوربلسٹن نام کی آئی ہین جو چال مین بہت صحیح ڈائل پر نہایت گلٹ اور پھولدار کام کیا ہے قیمت صرف ۱۳- روپیہ ہے خانہ بھی عمدہ - ایک کمانی اور ایک شیشہ فاضل دیا جاویگا -

(۲) - باسٹن یعنی یہ گھڑی مثل مذکورہ بالا کل خوبیان رکھتی ہے صرف ٹکٹ نہین - قیمت کل - ۱۱- روپیہ

(۳) سمپلکس گھڑی - بقول اسکے کہ کم خرچ بالا نشین نہایت عمدہ چال ہے جسمین چابی لگی ہوئی ہے - ایسی گھڑی اس قلیل قیمت کی دنیا کے پردے پر نظر نہین آئی - قیمت صرف - ۶ روپیہ -

(۴) پکا گھڑی - یہ گھڑیان اسم باسمے ہین - زیادہ تعریف لغو ہے - در اصل قابل تعریف ہے - ہر جگہہ سے لوگ تعریف ہی کرتے ہین - قیمت صرف - ۷- روپیہ اور بھی انواع اقسام کی گھڑیان ہمارے کارخانے مین قیمتی ۶- روپیہ سے [illegible]

۵۰ روپیہ تک کی موجود ہین - فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمایئے -

المشتہر

رام کرشن ورما - مالک بھارت جیون پریس - بنارس

کالیداس سرکار کا نادر علاج آتشک بلا آمیزش پارہ

قریب اختتام ایام غدر کے یہ نسخہ مجھے ایک بزرگ اہل اسلام درویش سے نیپال کے جنگل مین دستیاب ہوا تھا جو ہر قسم کے مرکبات پارہ سے پاک ہے - یہ ابتک بلا قیمت تقسیم ہوتا رہا مگر بباعث شہرت و عجیب سریع التاثیر ہونے کے و نیز بے ضرر ہونے پارہ سے اسکی چاہ اس قدر بڑھ گئی ہے کہ مفت تقسیم کرنا دشوار ہو گیا - علاوہ اسکے اکثر اشخاص کو بلا قیمت لینا ایک عار بھی ہوتی ہے - پس دریں حالت و بالخصوص اوس ترتیب سے جو حتی الامکان بخوبی روشن و ہویدا ہو جاوے گی - یہ امر مناسب سمجھا گیا ہے کہ اس نسخہ کی کسی قدر قیمت مقرر کر دیجاوے اور اخبار دن مین بھی اسکا اعلان کر دیا جاوے - گذشتہ ۱۶ برس کے عرصہ مین صدہا مریض جو نہایت سخت اور مہلک عارضہ مین مبتلا تھے اور بچے و لڑکے جو اپنے آبائی مرض مین مبتلا تھے کامل طور سے اچھے ہوئے - حاملہ عورتون کو صرف خارجی طور سے لگانے سے شفا حاصل ہوئی - کیونکہ حمل مین اندرونی استعمال ادویہ مطلقاً ممنوع ہے - علاج اس بیماری کی سب حالتون مین اثر پذیر ہے - فی الحقیقت اسوقت تک اس مرض کے لیئے کوئی دوسری مجرب سریع التاثیر دوا بلا لگاؤ پارہ کے معلوم نہین ہوئی بیانات متذکرہ بالا کی تصدیق مین چٹھیان تجربہ کار و لائق صاحبان اسسٹنٹ سرجن و دیگر اشخاص و دیگر اشخاص ہمراہ ہدایت استعمال ادویہ شیشی کے ساتھ چھپی ہوئی ہین گی اور اگر کوئی صاحب صرف کاغذات مذکورہ بالا طلب فرماوین تو بلا محصول ابلاغ خدمت ہونگے - قیمت فی شیشی عہ پیکنگ ۴ ر

المشتہر

کالیداس سرکار - پنشن یافتہ گھسیاری منڈی لکھنؤ -

اردو شرح ایکٹ انتقال جائداد ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء

۹۲-۵-۲۶ ۹۲-۶-۱۴

شرح ہذا جسکے زیر طبع ہونیکا اشتہار قبل اسکے دیا گیا تھا اب بضخامت ۲۱۲ صفحہ چھپکر طیار ہے - بغرض آسانی آخر مین فہرست مقدمات ردیف وار شامل کیگئی ہے جس سے ہر مضمون اور نظیر کا پتہ بہت جلد مل سکتا ہے - شایقین بادائے قیمت نقد صہ مع محصول ٹکٹ یا بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرمالین اگر ناپسند ہو تو ایک ہفتہ کے اندر واپس کر سکتے ہین - اسحالت مین محصول اونکے ذمہ ہوگا +

المشتہر - رام پرشاد منصف پرتاب گڈھ - اودھ

ان ڈائنڈ پاکٹ واچ قیمت سے

(دو سال کی گارنٹی)

چھوٹی درست مضبوط خوبصورت پیٹنٹ جیبی گھڑی - اوپن فیس نکلسن کم لوگ - پاکٹ ان ڈائنٹ واچ - ہاتھ کے نمبر پر بندی مع سکینڈ کی سوئی - ڈائل مینا کاری چینی - جو بال لگی ہوئی ہے کو دیکھئے اصل سکتی ہے - ایک زائد شیشہ اور ایک کمانی اور ایک کیس کارنٹی دو سال کسی طرح استعمال کرو تو ظاہر مین سستی قیمت معلوم ہوتی جلد آسانی مرمت ہو سکتی ہے لوگ ہمیشہ دوگنے دامون پر فروخت کرتے ہین - ایک آٹھ روپیہ کو - مثلاً مسٹر [illegible] زج عدالت منصف مین ہوسکا کول سے ہمکو لکھا کہ ایک گھڑی لیا اور اسکی قیمت صہ چاندی اور ڈکی آئیں کو تھہ دیجئے - [illegible] لکھا کہ مین نے غلطی کر اس گھڑی کو فروخت کیا - مسٹر [illegible] جیرن ورکشوپ مین منڈالیہ سے لکھا کہ ساڑھے تین سال کے عرصہ مین نے کبھی اسکی مرمت نہین کرائی خبردار رسنا نقلی سے نقصان ڈائینڈ گھڑی پر دیکھہ لینا - کوئی ایجنٹ نہین رکھی - کل مال ہم بمبئی سے روانہ کرتے ہین -

انگشتری جواہر کی

یہ سینے کی کل - ریوز کیس - خوبصورت کینڈین کی طلائی زنجیر [illegible] ہین - انگشتری جسمین جواہرات نہایت عمدگی سے جڑے ہوئے ہین - ہیرا - پنا وغیرہ - یعنی انگشتری مسٹر [illegible] انسپکٹر نے دکوتاہی ہمکو لکھا کہ ایک جرمنی شخص نے اسکی قیمت صہ چاندی روپیہ کی [illegible] دالی جو سینے کی کل موٹا اور باریک کام بہت کرتی - مسٹر اے ایچ جی [illegible] حفظان صحت کا افسر لکھتا ہے کہ اوسنے [illegible]

۴ کام دیا کہ جسکے پہنے والی کل کام دیتی ہے شیرین آواز دیکر خود بجنے والے میوزک بکس - ۳ ؎

المشتہر

مینجر ویسٹرن انڈیا ٹریڈنگ کمپنی

بمبئی

مضامین غیر

پھیلا کے پانون سوتے ہین اہل قند کے فقیر
وہشت سے جاگتے ہین تونگر تمام رات

آپ جانیئے بڑون کی بڑی بات ہین کیا شک - بڑے بڑے ٹھاٹھ - بڑے بڑے سامان - سجی سجائی کوٹھیان - عمدہ سے عمدہ مکان - مال دولت - ریاست حکومت - زراعت تجارت منصب ملازمت - بیوی بچے - بیٹے پوتے نواسے - اصیل مہریان - غلام لونڈیان - خویش اقربا - دوست آشنا - مصلح مشیر - خوشامدی ہمصفیر - ڈاکٹر حکیم - مصاحب ندیم - پالکی نالکی - ونگنٹ بگھی - بہل چھکڑے - بیل گھوڑے - رتھ گاڑی اونٹ ہاتھی - فیل خانہ اصطبل - میلب - اسپتال - غسلخانے - توشے خانے - سودی خانے - مویشی خانے - مرغ خانے - کبوتر خانے - بٹیر خانے - جانور خانے - بندوق تلوار حربے ہتھیار - اردلی خدمتگار پیادہ سوار - نقیب چوبدار - نجیب سردار - چوکی پہرے - گھڑی گھنٹے - دربان پاسبان - محافظ نگہبان - ہرسمت پیادون کا حلقہ - سپاہیون کا پہرہ - تمام شب رونگشت - ساری رات کوچہ گردی سرگشت - شام ہوتے حکم ڈر چراغ جلتے ہم بین شیخ سلر خوف کی جگہ نہ خطرے کا محل - آرام و راحت کے انتظام - بیفکری طمانیت کے اہتمام - عیش و عشرت کے اسباب - دن عید رات شب برات کے سامان - رات کا وقت سکوت کا عالم - متکلف کمرے - گدگدے بستر - مخملی تکیے - ڈبل پنکھے - ٹھنڈی ہوائین - خوشگوار فضائین - لیمپ کی روشنی - گلاب اور چمپئی - عطردان پاندان - سنگ مرمر پیچوان - مسہری پر دراز - چار دن شانے چت - نیند اُڑ گئی - خواب فغر ہوا - آنکھ چشم دربان - نظر بر قفل مکان - دل مخزن وہم و گمان - دماغ خیالی گھوڑ دوڑ کا میدان - بلا کا پیچ و تاب - غایت درجہ کا اضطراب - تخیلات کی کثرت - توہمات کی شدت - چوری کا خطرہ - نقب کا اندیشہ - دشمن کا دھڑکا - جان کا کھٹکا - بار بار کونے کونے کوٹھری کا جائزہ - قفل کنڈی کا معائنہ - کوئی ڈاکو تو نہیں گھسا - ہیم تو شک تکیے کی جھاڑ پونچھ - چادر دولائی کی اولٹ پلٹ - کہین ڈائنا میٹ کے گولے تو نہین - متواتر پلنگ مسہری کی دیکھ بھال - دری قالین کی جانچ پڑتال - شاید سرنگ نہو - سازش کا وہم - مخالفت کا گمان - کھٹملون کی یلغار - دھر مچھرون کی مار دھاڑ - دونون ہاتھ شترنج - سارا بستر لہولہان - پہروا جمہ خلاف مسلم - دہرم گھڑی کی کھٹ کھٹ پنکھے کی گھڑگھڑاہٹ - بن گھڑ بلی کا خراشہ - مسہری کی چل پل - دیوانے کے لیے ہو - اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ - بلا مبالغہ دشمن زیر نظر - چور سامنے موجود - خوف کی حد نہ دہشت کی انتہا - دل مین کنپکنی - پیٹ مین دھونکنی - تن مین رعشہ - جسم تن لرزہ - چہرہ زرد - ہاتھ پانون سرد - تمام بدن عرق عرق - سارے اعضا شل - زبان مین لکنت - آواز مین نقاہت - ہوش مفقود - حواس معدوم - نزاع کی حالت - دم واپسین کی کیفیت - بیوی مہریون پہ آفت - عزیز قریب کی شامت - گریہ و زاری کا زور - آہ و بکا کا شور - منتین مانگنے کا سلسلہ - پیر درگاہ منانے کا غلغلہ - کیوڑہ بیزی - گلاب پاشی کی بھر مار - شوئے لکھنے کا طومار - ہزار مشکل - لو پھوٹتے - صبح ہوتے ذرا دم مین دم - جان مین جان - حواس ٹھکانے - لاحول ولا - کیا دھوکا ہوا - توبہ توبہ کیسی حماقت ہوئی - دن چڑھے - حکیمون ڈاکٹرون سے اختلاج کے بہانے بیداری کا شکوہ - بیچینی کے حیلے بیخوابی کا گلا - دوران سر جگر کی شکایت - خشکی کی حکایت - ضعف و نقاہت کا رونا - کمزوری ناطاقتی کا دکھڑا - علاج معالجے کی فرمایش - دوا دارو کی تدبیر - آج اس نسخے کی تیاری کل اس دوا کا استعمال - تاہم نیند عنقا - خواب غائب غلہ

چین سے سوئے نہ دولت کی بدولت اکدن
ہم نہین جانتے کیا عیش ہے عشرت کیا ہے

ہماشما کی حالت - غریب غربا کی کیفیت - الکش قصہ دلچسپ کہانی - گذر گیا لن کیا جھونپڑ کیا میدان - پھوس کی چھپر یا کھپریل پوش مکان - مختصری کوٹھری چھوٹا سا دالان - کوچ مسہری - قالین دری - شال مخمل کے عوض چارپائی - کھٹیا - ٹاٹ - دری - ٹائیل - کرلا کڑی - فرش فروش - میز کرسی شیشہ آلات کی جگہ معاش کی اشیا پیشہ کے اسباب - گرہستی کے سامان - نوکر چاکر - مصاحب مشیر ماما مہری کے بجائے بھائی بند - اہل گھر والی - آہنی گیٹ - ڈبل پھاٹک - حربے ہتھیار - لیمپ چمنی - پنکھے گھرنی کے بدلے - پھوس کی ٹٹی - لکڑی کے کواڑ - ڈنڈے - لاٹھی - دیا چراغ - قدرتی ہوا - نیچرل فضا - دن کو محنت مشقت - زراعت صناعت صرفت - تجارت کام کاج - کار دھندے - شام کو مزدوری محنت - تنخواہ اُجرت - سود اسلف - خرید - فروخت - ہنسی خوشی - خراماں خراماں نازل جھپڑ یا خانہ - داخل جھونپڑہ کاشانہ - ادھر بال بچون کی محبت شفقت - ڈالر - پیار - ادھر آگ روشن - چولہا گرم - کھانا تیار جھٹ پٹ سب ساتھ کھائی - چلم کا دم لگا - ہم تان - خرخر خراق - سکھ کی نیند - آرام کا خواب - صبح تک بیداری حرام - جاگنا قسم - تخیلات توہمات کا شکوہ نہ بیخوابی - بیداری کا رونا - نہ اختلاج - نسخہ نہ علاج - ضعف نہ کمزوری - معجون نہ یاقوتی - چوری کا اندیشہ نہ ڈاکے کا خطرہ - ہاں سپنے نہ کتا کھائے - خوان رہے نہ ہی آئے - قفل نہ کنڈی - کار دستری دربان نہ پاسبان - بس خدا حافظ و نگہبان ہے

نہ دشمن کا کھٹکا نہ ڈاکو کا ڈر + مزے اوڑتے ہین رات دن بیخطر
خدا کا شکر کرتے ہین پاتے ہین وہ کہا آتے ہین + نہ شوق فارغ البالی نہ نکر سکتی ہے

(شوخ ظریف)

لطائف

آہ ۔ یہ سیان کیا واقعی بیان ۔۔۔ اب ہین ۔۔۔ پر عاشق ہین ؟
این ! آپ نے سنا نہین اونھون نے تو اوکیون مین نوکری کر لی نا ؟
تو پھر ؟ یہ تو میرے سوال کا جواب نہوا ۔
آپ سمجھے نہین ۔ مطلب یہ ہے کہ اس ذریعہ سے وہ اپنی معشوقہ کے خطوط جلد جلد پڑھ سکینگے ۔ اور پھر یہ بھی دریافت ہو جائیگا کہ اونکو کسی دوسرے سے تو تعلق نہین ۔

ایک صاحب کا کچھ مال ریل پر چوری گیا ۔ آپ نے اوسکا اشتہار کس خوبصورتی سے دیا ہے ۔۔ تاریخ ۔۔ مقام سے ایک بکس چوری گیا ہے یا کٹ بک ہین ۔۔۔ کمپنی کا ایک بل پچاس روپیہ کا ہے ۔ جو شخص اوسے پائے بل کو ادا کرے ۔ ہمکو کوئی دعوے اوس سے نہو گا ۔

کیون بہن ! کیا تمنے اونکی محبت سے کنارہ کشی کی ؟
جی ہان !
یہ کیون ! وہ تو بڑے جنٹلمین آشنا ۔ یار باش ملنسار آدمی تھے ۔ ا
دن ہین ۔ یہی تو اونمین شامت تھی کہ اوسے ایک پر بس نہ تھی ۔ وہ تو ڈنس بنیل سے بھی لگا سکتا تھا ۔

ایک انگریز عاشق صاحب اپنی معشوقہ کو خط لکھتے ہین ۔
ڈیر مریجان ! خدا کے لیئے تم مجھے لو لیبو چوڑی ۔ شیطان کی آنت سے لمبے خط نہ لکھا کرو ۔ کیونکہ اگر خدا ناکردہ ہمارے تمہارے میزان بڑی تو دکلا ہماری مراسلت کے لفظوں میں بہت سے نولیو صرف کرینگے ۔ اور ہر ایک ۲۰ لفظوں والے صفحہ کی اجرت چار پنس لینگے ۔ سمجھ لو جتنے ہی مختصر خطوط ہونگے اوتنی ہی زیر باری کم ہوگی ۔

را ۔۔۔۔۔۔۔ ت

ظریف

مانسون کا خط

بنام اودھ پنچ

ہندوستان کے باشندون کو مجھسے ایک قسم کی شکایت ہے اونکو اس بات کا شکوہ ہے کہ مین بہت دیر کرکے آتا ہون اسلیئے مجھپر فرض ہے کہ ان الزامون کا جو مجھپر عائد کیئے جاتے ہین کچھ جواب دون اور آپ پر بھی فرض ہے کہ اس جواب کو پبلک کے فائدے کے واسطے چھاپیئے ۔ ان ایک بات کی تو مین

ضرور آپ سے معافی مانگونگا کہ یہ اپنا خط مین آپکو جلد نہ بھیج سکا ۔ لیکن اسکا سبب یہ ہے کہ مجھکو اپنے افکار سے اسقدر فرصت نہ تھی ۔ آپ کیا سمجھتے ہین کہ مجھے آپ کے حاکمون سے کم انتظام کرنا ہوتا ہے ۔ سچ پوچھیے تو اونھین کرنا ہی کیا ہوتا ہے ۔ دورہ پر گئے ۔ دو ایک ایڈریس لیئے ۔ دو ایک لیچر کیئے چلے ۔ جھکی ہوئی میان تو ایسی چیز کا انتظام کرنا ہوتا ہے کہ جس پر آپ لوگون کی زندگی کا دارومدار ہے ۔ تمام ملک کو سیراب کرنا ۔ لوگون کو گرمی سے جھلسے ہوئے جسمون کو ٹھنڈک پہونچانا یہ کام تو ہمارے سر ہے نا ۔ آپ جانتے ہین کہ ہماری جان پہچان ہندوستان کے باشندون سے کچھ آج کی تو ہے نہین ۔ ہمارے اونکے ملاقات تو سلف سے چلی آتی ہے ۔ انکی ترقی اور تنزل دونون ہم نے دیکھے ہین ۔ اور پھر ہم یہ بھی جانتے ہین کہ یہ بیچارے ہم پر کسقدر بھروسہ رکھتے ہین اونکی امیدون کا پورا ہونا کسقدر ہمپر منحصر ہے ۔ اگر ذرا بھی ہمارے آنے مین دیر ہوتی تو کسقدر نیتین ہی جاتی ہین ۔ غرضکہ جہانتک اونکی عقل ہے ۔ وہانتک وہ ہمارے خوش کرنے کی باتین کرتے ہین ۔ ہم جانتے ہین کہ بہت سے آجکل کے نئی روشنی والے ہمارے پرانے دوستون کی اس سادگی پر ہنستے ہین یہ ہم یہ پوچھتے ہین کہ آپ نے ڈائنامیٹ (Dynamite) اوڑا کر یا بیرومیٹر دیکھ کیا کیا تھا ۔ آپ کو تو یہ دعوی تھا کہ جا ہین ہم آوین جا ہین نہین مگر آپ ڈائنامیٹ اوڑا کر پانی برسا ہی لینگے ۔ کیا کہین ہمکو خیال یہ ہے کہ ہماری ایسی دلگی اور حجت مین ہمارے پیارے دوستون کا نقصان ہو گا ورنہ ہم ان لوگون کو جنکو یہ دعوی ہے کہ بے ہماری مدد کے بھی برسا لینگے اونکی اس شیخی کا مزہ چکھاتے ۔ شروع ہی جیٹھ سے ہم نے دیکھا کہ جتنے انگلو انڈین اور دو ایک اور اخبارات (میٹرالوجیکل رپورٹر کے مریدون) نے آرٹکل پر آرٹکل کی بھرمار کر دی کہ ابکی پانی خوب برسیگا مانسون جلد آویگا اور ابھی ایسے ہی خرافات پر ہم کہتے ہین کہ انڈیا کے سوکھے میدان پڑے ہین تو کیا بیرومیٹر مین خال (Fall) ہوا کرے تو کیا ہم تو تب ہی آوینگے جب ہماری طبیعت چاہے گی ۔ یہ سب باتین ہم لکھتے مگر دل ہمارا ان خرافات کو دیکھکر جلا ہوا ہے کہ اصل بات کیطرف کچھ رجوع ہی نہین جھوٹی رپورٹ شائع کرکے بیچارے ہندوستانیون کو بہلا رکھتے ہین ۔ افسوس تو یہ ہے کہ باوجود اسقدر تجربہ کے بھی یہ بیچارے کچھ نہین سیکھتے ہم یہ نہین کہتے کہ سائنس کوئی چیز ہی نہین یا جتنی باتین وہ آپ کو سکھلاتے ہین سب غلط ہی ہین مگر اسقدر ہم ضرور کہین گے کہ اوسکو یہ مقدور ہرگز نہین کہ ہمارے اوپر حکم چلاوے یا ہماری آمد و رفت کا بھی اوسیطرح اشتہار شائع کرے جسطرح آپ کے بڑے بڑے حاکمون سوا ایسرائے اور گورنرون کی آمد و رفت کا شائع ہوتا ہے ۔ وہ لوگ اوپر کارروائی کیا کرین تو کیا ہے ۔ اسواسطے ہم کو بھی میٹرولوجیکل آفس

تشریف لیجائے قلمدان وزارت رکھے جائے

کے شائع کیئے ہوئے اشتہار نمبر عمل کریگا اس سے ہمارا یہ مطلب نہین کہ ہم اونکو کچھ برا کہین یا اونکی کچھ ہجو کرین مگر ہم نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتے ہین کہ آپ لوگ خود سمجھ لیجیئے کہ یہ اشتہارات کہانتک قابل اعتبار ہین اور کہانتک وہ ہمارے آمد کی صحیح صحیح خبر دیسکتے ہین - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ابکی ہی آپ نے دیکھ لیا کہ اونھون نے کیسی صحیح خبر دی اب ہم اور کچھ کہنا چاہتے ہین جسکو آپ مہربانی کرکے غور سے سُنیئے - آپ جانتے ہین کہ صوبہ ممالک مغربی وشمالی ہندوستان کا ایک زرخیز حصہ گنا جاتا ہے اور اسمین تو کوئی شک ہی نہین کہ یہ نہایت ہی زرخیز حصہ ہے - یہان پر جب سے آپ کے مہربان لفٹنٹ گورنر کی عنایت سے واٹر ورکس بنگیا ہے تب سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اب پانی کی شکایت رفع ہوگئی ہم پوچھتے ہین کہ کیا واٹر ورکس بھی اسکو اتنا ہی زرخیز کر دیگا یا کرتا ہے جیسا کہ ہم کرتے ہین ہندوستان بیچارے کی قسمت ہی پھوٹ گئی ہے آپ جانتے ہین کہ مین خود تو اکیلے اتنے بڑے ملک کو سیراب کر نہین سکتا - میری بھی فوج ہے جسکی مدد سے مین اس بڑے کام کو انجام دیتا ہون - مین سچ عرض کرتا ہون کہ جب چلنے کا وقت آیا اور مینے اپنے بادلون کی فوج سے کہا کہ آؤ چلین ہندوستان کو سیراب کرین تو اونھون نے صاف ٹکاسا جواب دیدیا اور کہا کہ ہمارے پاس پانی ہی نہین ہم چلکے کیا بنا دینگے - مینے دیکھا کچھ تو وہ ٹھیک بھی کہتے ہین اور کچھ غلط - ہم کو سخت افسوس ہوا اور ہم نے جانا کہ واقعی ہندوستان کی قسمت ہی پھوٹی ہے کہ وہی لوگ جو ہمارے علم کی تعمیل مین اسقدر مستعد تھے وہی اب ہماری خوشامد سے بھی اوسکو نہین کرتے -

برٹش گورنمنٹ کو اپنی فوج کی سپلائی ([illegible]) کا بہت خیال رہتا ہے کہ اور باتون مین اپنی آمدنی سے وہ کچھ خرچ کرے مگر اپنی فوج کی سپلائی کے واسطے وہ اپنی آمدنی کا تہائی حصہ ضرور خرچ کرتی ہے اور یہ نہین کہ صرف اپنی ہی فوج کا اسقدر خیال ہو دیسی ریاستون کے بھی فوج کے انتظام کا کچھ کچھ ہمیشہ خیال رکھتی ہے - یہ خیال اوسکو رکھنا فرض بھی ہے کیونکہ اس سے رعایا مین ہمیشہ امن وامان رہتا ہے اور لوٹ مار یا غنیم کے حملون سے وہ محفوظ رہتی ہے - لیکن افسوس کی بات ہے کہ باوجود اسقدر انصاف پسند ہونے کے بھی ہماری طرف ذرا خیال نہین کرتی - یہ نہین دیکھتی کہ ہمکو کتنی بڑی فوج کو سپلائی کرنا رہتا ہے - یہ عرض ہم اپنے مطلب سے نہین کرتے ہین کیونکہ بہت سے حضرات شاید یہ خیال کرین کہ شاید یہ بات ہم خود غرضی سے کہتے ہین مگر ہماری فوج تو دیسی کی رعایا ہندوستان کے باشندون کے کام آتی ہے - اسواسطے جہان اونکے [illegible] واسطے اور رجمنٹ کو فوج کی سپلائی کا خیال ہے وہان اونکے سب سے بھاری آرام کے واسطے اس فوج کی سپلائی کا خیال چاہیئے ہم یہ اوس سے نہین کہتے تو اپنی آمدنی سے ہمین مدد دے آپ جانتے ہین کہ ہماری فوج کچھ پانی سمندر سے جمع کرتی ہے اور کچھ ہندوستان کے جنگلون سے - انکے کٹ جانے سے جو دقت ہمکو اپنی فوج کی سپلائی مین پڑتی ہے وہ ہمارا ہی دل جانتا ہے اب اسکی رعایا کے ایسے فائدہ پہنچانے والے یعنے ہماری فوج کی سپلائی کا اگر برٹش گورنمنٹ نہ خیال کرے تو کیا کہا جاے - حضرت جب تک ہماری فوج کی سپلائی نہوگی اوسوقت تک ہندوستان کے باشندون کو کسی طرح پورا آرام نہین ملسکتا چاہے ہزار واٹر ورکس اور فیمین ریلیف ڈپارٹمنٹ ہوا کرین تو کیا میٹورولوجیکل ڈپارٹمنٹ مین روپیہ خراب کرنے کی جگہ ہماری فوج کی سپلائی کیجیئے اور وقت پر ہم سے پانی لیجیئے - ایک بات اور بھی ہم کہتے ہین کہ ہمارے پانی برسانے سے بے انتہا غلہ ہندوستان مین پیدا ہوتا ہے اور آدمی کو غلہ سے زیادہ اور کون چیز آرام پہونچا سکتی ہے - کیونکہ سب اپنی آسایش کی چیزون کو آدمی چھوڑ دے مگر بغیر کھائے تو وہ کسی طرح نہین رہ سکتا - افسوس یہ ہے کہ باوجود اسقدر پیداوار کے بھی ہمارے پیارے ہندوستانی بھوکے مرتے ہین اور سب قسم کی تکلیفین سہتے ہین بہت سوچتے سوچتے ہم نے دیکھا کہ غلہ تو سب باہر بھیجدیا جاتا ہے - اور بیچارے ہندوستانی بھوکے مرتے ہین - خود ہی تو یہ باتین کرتے ہین اور غلہ کے مہنگے ہونے کا سبب ہمکو ٹھہراتے ہین ہم ہزار پانی برسا دین تو کیا ہو اسلیئے شکایت تو کبھی رفع ہو ہی نہین سکتی تاوقتیکہ غلہ کا کچھ کا انتظام نہ کیا جاے - ورنہ ہم اور فیمین ڈپارٹمنٹ دونون فضول ہین -

خیر فی الحال ہم اس خط کو ختم کرتے ہین اور امید کرتے ہین کہ آپ کی عادل گورنمنٹ ہماری باتون کو خیال کریگی ورنہ ؎

من آنچہ شرط بلاغ ست باتو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

پھر میری شکایت نہ کیجیئے گا -

آپ خود دیکھ سکتے ہین کہ ہم کہان تک مورد الزام ہو سکتے ہین مین نے آپ کے اخبار کا بہت حصہ اس مضمون مین لیا مجھپر فرض تھا کہ ان باتون کا جو بطور شکایت پیش کیجاتی ہین کچھ جواب دون چنانچہ وہ اپنے فرض کو مین نے ادا کیا - باقی رہا یہ امر کہ ہم کہانتک صحیح صحیح عرض کرتے ہین اسکو آپ اور آپ کے ناظرین خود سمجھ لین ۔ والسلام

الراقم

مانسون از بحر عرب — بقلم ایس پی

نیا دور دول

یادوشت - کیون خیر تو ہے آج حضور کچھ افسردہ خاطر نظر آتے ہین -
ارے میان کیا کہین - آج کل بڑا اندیشہ پیدا ہے -
خیر باشد - آخر یہ ہوا کیا - کوفت اور ذہنیت کی پریشانی کا سبب باعث ؟
ابے کچھ نہ پوچھئے انتخاب پارلیمنٹ کی خبرون نے آفت برپا کردی ستم ڈھا دیا
ناک مین دم کردیا - روز روز کی کوفت سے عذاب مین جان ہے - آہ
این زندگی خراب تا کے -
کن نامعقولون سے سابقہ پڑا ہے - بے سمجھے بوجھے جو چاہتے ہین کر گذرتے ہین
صلاح نہ مشورہ پوچھنا نہ گچھنا - آپ دیکھین تو سہی ان نالائق ہندوستانیون
نے انگریزی پڑھ پڑھ کے کیا اودھم مچا رکھا ہے - چین نہین لینے دیتے - خدا
کی شان ہمارے ہی بل اور ہمین سے میاؤن - آخر سرچڑھانے کا وہ نتیجہ کیا ہونا تھا -
[illegible] آدمی ڈوفرمیٹو کو اپنا ریپریزنٹیٹو بنا دیا -
[illegible] بھلا کہا ہندوستانی کالا آدمی اور
کہا ہماری پر عظمت و صولت پارلیمنٹ - مجھے رہ رہ کے ممبری والون کی
خود غرضی و حماقت پر رونا آتا ہے - ارے ان کمبختون کو یہ نہ سوجھا کہ ایک
کالے چمڑے والے کو محض روپیہ کے لالچ مین آکر یہ اعزاز دینا بیجا ہے لعنت -
[illegible] بدبختون کا حال کیا معلوم کیا
کمبختون کے ہاتھون ہماری عزت توقیر عظمت و جبروت پر کیا [illegible] -
غضب خدا کا اب یہ جاہل کندہ ناتراش قلی اور بیگاری ہماری ہمسری کا
دعوے کرینگے - ہمسے کلہ بکلہ ہو کے لڑینگے - اس اعزاز و افتخار پر اترائینگے اور
ہمکو جلائینگے - افسوس - !
حضور کا غصہ بالکل درست - نہایت صحیح بالکل بجا - لیکن - مگر - آخر -
اون لوگون نے کچھ تو سمجھ بوجھ لیا ہوگا - کوئی تو بات دیکھی ہوگی -
اجی مین آپ سے کہون سوچنے سمجھنے کی وہ بات ہی کہاں تھی - سوچو
سمجھو وہ بات جو کچھ معقول ہو - ایسی نامعقول - لچر بیہودہ بات کا سوچنا اور
سمجھنا کیا سیدھی سی بات تھی ٹکا سا جواب دیا ہوتا - اس انتخاب اور ممبری کی
نوبت ہی نہ آتی - کیا کہون - کس کس بیوقوفی کو رووُن یہ تو بہت سے لوگون کی
غلطیون حماقتون کا آخری نتیجہ ہے - پہلے ہی سے چند اونہی کھوپڑی اولٹی سمجھ والے
بگاڑ چکے ہین اور یہ تو اون سب کی [illegible] ہے - خودکردہ را چہ علاج - مین تو
سرے سے اون ہی لوگون کی جان کو رو رہا ہون جنھون نے ہندوستان
مین علم پھیلانے کی کوشش کی وہ تو اپنی والی نباہ گئے مصیبت ہم پر آکر پڑی
ہے - اگر وہ لوگ عاقبت اندیشی انجام بینی سے کام لیتے تو آج مجھے یہ روز بد
دیکھنا کیون نصیب ہوتا - مجھے اسکا تو کچھ غم نہین کہ یہ کچھ کر سکینگے - ایک چنا
کہین بھاڑ پھوڑ سکتا ہے - لیکن فکر یہ ہے کہ راستہ کھلگیا - بس یہ فکر فردا مجھے
مارے ڈالتی ہے - یہ نہین بعض کوڑہ مغز - اپنی قوم کے ارے والے اور پرائے

شگون اپنی ناک کٹانے والے ممبر محض اپنی ناموری جتانے کو بیٹھے بٹھائے
سوالات سے دماغ پریشان کرتے رہتے تھے اب ان کل دیگر شگفت ہو تو
صرف اس سبب سے کہ انگلستان مین انھین کوئی پوچھتا نہ تھا ہندوستان
کیطرف متوجہ ہوتے کہ یہان سے ہین کچھ نام پیدا کرین - یعنی مین سچ کہون اس
بکواس سے میرا تو ناک مین دم آگیا بار بار غصہ آتا تھا اور مین ضبط کرکے
رہجاتا تھا - مگر اب کسی طرح مجھسے رہا نہین جاتا - انھین کمبختون حماقت [illegible]
کی کرتوتون نے آخر اب یہ نوبت پہونچائی کہ اوس پاک پاکیزہ جلسے [illegible]
صحبت مین جہان گل اندام گلرو سیمتنون کا مجمع ہوگا ایک زاغ ہند بھی
نظر آئیگا - جہان بڑے بڑے فصحا و بلغا - مقرر و مقنن - خوش فکر - [illegible]
ماہران رموز مملکت - واقفان اسرار سلطنت جمع ہونگے اونمین ایک وحشی
غیر مہذب ہندی بھی ہوگا - ہائے افسوس - شرم کا مقام ہے رونے کی
جگہ ہے - کیون یار اب بتاتے نہین کیا کرنا چاہیے - تم تو کچھ بولتے ہی نہین
ایسی مصیبت کی گھڑی مین تم بھی آنا کانی دیئے جاتے ہو -
اجی حضرت - آپ تو خواہ مخواہ کے واسطے گھبرائے جاتے ہین - اسقدر اضطراب
ہی کیا ہے - یہ بے چینی کیون ہے -
معقول ! آپ بھی عجب آدمی ہین - گھبراہٹ کی بھی خوب کہی یہان تو جان پر [illegible]
[illegible] - انشاء اللہ [illegible] ہوئی -
[illegible] ایسی ہے جو دل کو بے چین کردے - خدا کی قسم جسے
[illegible] وقت روٹی کا ٹکڑا حرام دیکھا ہے جی مین آیا کہ کچھ کھا کے سو رہون کیا
سبب کہ تم جانو مین ٹھہرا غیرت حمیت والا آدمی - یہ ذلت تو مجھسے
نہ دیکھی جائے گی - بس مین تو کلیجہ پکڑ کے - جی مسوس کے رہگیا - آج
کس مردود کو خواب و خور مین لذت ملتی ہو - میری تو زندگی تلخ ہوگئی -
ارے میان عجب نادان ہو - یہ تو سمجھو وہ ایک شخص تمھارا کیا بگاڑ لیگا
تمھارے ہی قوم کے سیکڑون ممبر موجود ہین -
ہان یار یہ تو ہم بھی سمجھتے ہین - مگر افسوس تم بات کو نہین سمجھتے ارے
مجھے تو جو کچھ غم ہے وہ اس بات کا کہ یہ معاملہ یون رکتا نظر نہین آتا -
ابتو بسم اللہ ہوئی ہے ہائے تم میری مصیبتون کا اندازہ نہین کرسکتے -
خودسری اور خودرائی کا ہنگام نہین رہا ع ہائے مین اور میری پریشانی
پھر دوسری مصیبت یہ ہے کہ یہان صبح شام یہ کالے آدمی حیران کرینگے
اتنی شہ پاکر یہ لوگ اور بھی سر اوٹھائینگے غل مچائینگے -
اچھا تو مین نے ایک تدبیر سوچی ہے - آپس مین پھوٹ ڈالنے کی فکر
کرتا ہون - اور تو مجھسے کچھ ہو نہین سکتا - ہان یہ کرتا ہون کہ دو چار مضمون لکھکے
اخبار مین چھاپے دیتا ہون کہ دادابھائی کی کامیابی سے کچھ زیادہ خوش نہونا چاہیے
کیا سبب کہ انکا کچھ اثر نہوگا اور یہ کہ مسلمانون کو ہرگز مسرت کا مقام نہین
اونکے مذہب مین کبھی ریپریزنٹیٹو گورنمنٹ کا طریقہ جاری نہین ہوا - بس دیکھیے

"نوبت تک نہ لین ع
جسکو سمجھے تھے سپید وہ بلا کو نکلا"

انکی ہی بدولت واسطے اپنا پیٹ کاٹ کر عیسے مسیح کے نام پر لاکھون روپئے لے صرف سے پادریون کو یہان بھیجتے ہین کہ وہ دین مسیحی پھیلا کر اوس روپئے کو ٹھکانے لگائین مگر یہان کٹڑی تہ رہ سکا ہین ہنس کر اکثر پادری اپنے فرض منصبی کو بھول جاتے ہین - انجیل کو بالاے طاق رکھ دیا روزنامچے لکھانے کی جانچ شروع ہوئی - گرجا گھر کون جاسے دوکانون اور کارخانون سے فرصت کہان - وعظ کون کہے یہان تو بھاؤ تاؤ کرنے کا مشغلہ ہے -
مذہب کون بدلواے - انجیل کی اردو ترجمہ چھپا ہی نہین چھوڑ تی -
رفتہ قیاست کی داد دلیہ کون کہاے - ان جھگڑون سے فراغت ہی نہین ملتی عیسائی ہونے والون کی تلاش کیسے ہو خریدارون کی فکر جان کو لگی ہوئی ہے - انجیل چھاپنے سے فائدہ گرم بازاری ٹور ریڈرون اور زندہ دلون سے ہے مدرست اور کالج کھولنے سے حاصل ان سے نسخے کا - خانے لعلین تو یارون کی مٹھی گرم ہو اگر عیسائیون کی جماعت ہوئی تو کیا ان کسی کارخانے کے حصہ دار جمع ہوگئے تو کام نکل آیا -

یورپ اور امریکہ مین پادریون کو روپیہ وصول کرنے کا سہل نسخہ معلوم ہے - دس پانچ آدمی کھڑے ہوگئے - پرجوش اسپیچون اور دھوان دھار تقریرون سے مذہبی رگ کو بھڑکا دیا - جیسا بیان تھا بہت سے گانٹھ کے پورے جوش مین آکر تو ڑے کے تو ڑے نذر کر دیتے ہین - روپیہ کا جمع ہونا تھا کہ وہان سے پادریون کی کھیپ اس جوش وخروش سے چلی کہ گویا ہندوستان پہونچتے ہوتے یہ سب ہندو مسلمانون کو عیسائی کرلین گے -
مگر ٹائین ٹائین فش - یہان کا رنگ ڈھنگ دیکھتے ہی اونکی کایا پلٹ شروع ہوگئی - اب نہ مذہب کی ایسی فکر ہے - نہ اپنے فرائض کا چندان خیال ہے - مفت کا روپیہ ہاتھ لگا - پو بارہ ہونے لگے - خیراتی اسباب جب بکثرت جمع ہوگیا سستے داموں اونے پونے بیچا -
کوٹھیان بننے لگین - ہر وقت نرخ بازار کی فکر ہے - وعظ اور بپتسما کو دھتا بتائی - خریدارون کو پھانسنے کی دھن ہے - اور لطف یہ ہے کہ خیراتی مدین سستے سے سستا مال لگائین کار خیر کے نام سے وصول کر دین - دیندار عیسائیون کو مذہبی فائدے کا جھانسا دیکر اپنا مطلب گانٹھین اور ایک ایک کے دو دو کرین - بیچارے اور سوداگر کیا کھا کر اونکی برابری کر سکتے ہین - خیر ہمین اس جھنجھٹ سے کیا سوداگری اور تجارت دوزخ مین جانے یا بہشت مین ہمکو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے - ہم تو خوش ہین کہ ان جھمیلون مین پھنس کر پادری لوگ ہمارے مذہبون مین رخنہ اندازی سے باز رہین گے - ہمکو چراے پر کی کانون کان سے نجات ملے گی - سعدا کرے گلی گلی یہ لگے دکانین کھو دین - ہر کوچے مین لوسے چوڑ ہستے کی ٹانگ لگائین - کبھی بس نہ کر بیٹھین کی بیماری مین آ ہر کا تون مین آئے نسخے گھیلی ہو اور ہم تڑپ جائین آمین !

راقم

ج

ایسے چٹکلے بہت یاد ہین

منچسٹر گارڈین نام انگلش اخبار لکھتا ہے کہ روس نے یہودیون کو دودھ کی مکھی کی طرح ملک سے خارج کیا دیگر سلطنتون نے روس کا ساتھ دیا کھا کر یا کوئی اور مصلحت ہوگی اپنے قلم و عار راستہ رو کا ایران اور افغانستان کے لیئے مناسب ہے کہ سیستان اور اوسکے قرب وجوار کے میدانون مین یہودیون کو آباد کرین کہ یہ سرزمین قدرتی طور پر ترقی پیشہ کاشتکاری کے لیئے موزون واقع ہوئی ہے انگلستان بھی مشورہ کی مدد دیگا اس ملک مین ہوکر ریلوے بھی لامحالہ جاری ہوگی اوسکے واسطے یہودیون کی آبادی موزون ہے انگلش افسرون کو اس آبادی سے دلچسپی ہوگی -
بڑون کی بڑی باتین ہر کہ شک آرد کافر گردد مگر یہ سرزمین - دنیا اوجیہ سمتھ کی عملداری نہین ہے یہان ریلوے اجراول تو نہین ہے اور ہو بھی تو اول اس امر کا فیصلہ کرنا ضرور ہے کہ اوسکے فوائد بحق انگلستان عائد ہونگے یا بحق ایران وافغانستان -
یہودی فرقہ کاشتکاری پیشہ نہین ہے کہ اوسکی آبادی سے زراعت کی افزونی ہو بلکہ وہ تجارت پیشہ سود کے ذریعہ سے ملک کے لوٹنے والے لوگ ہین اور جو اشخاص یورپ کی قومی تحریکون کی سیر کر چکے ہین انکو شخصی حکومتون پر اعتماد نہین ہوتا -
برہما کا تو مفتوحہ ملک آبادی طلب ہے اگر جدید قوم کی اوسمین آبادی قائم ہو جاوے تو ہم دو اور ہم غذا شوق مین ذوق دستوری مین بیٹا ملک کیا ہو تجارت سرسبز ٹکس مین افزونی ڈانکو فرق کی کمر شکست ہو جاوے جب دوسری قوم آبادی مین اونکی شریک ہوگی تو اونکا لوٹ کھسوٹ کا حوصلہ پست ہو جائیگا اور نکے ہر ایک ارادہ پر حکام کو وقتاً فوقتاً اطلاع ملیگی گورنمنٹ کے ہر طرح گھر سے ہین بیش باد - بیش باد بیش باد -
ہندوستانیون کو برہما کی آبادی کے لیئے تحریکین اور ترغیبین دیجاتی ہین سبز باغ دکھلائے جاتے ہین لیکن کوئی جانے پر رضامندی نہین ظاہر کرتا اور بدون آبادی کے ملک مین امن وامان کا قیام دشوار ہے اس سے بہتر ہے کہ یہودیون کی نو آبادی وہان قائم کیجائین تاکہ ہم خرما وہم ثواب کا مصداق ہو -
گورنمنٹ ہند اور ون کو شورے سے مدد دیتی ہے اور اوسکے صلہ

Hope drawing Gladstone out of the slough of Despond
"Pilgrim's Political Progress."

دستگیری اُمید

گلیڈسٹن — ۶ — " بیدل نیم ہنوز ببینم چہ مے شود۔

دوگونہ رنج و عذاب است جانِ کابل را
بلائے شورشِ اقوام و حملۂ روسی

وسط ایشیا مین روس کا دست شفقت

انگشت نمای ہوں سبھی یار بار ہا
وہ ماتی کو ٹیلیا ٹو ر خوار ہا

نالقتہ نے کی تین بالعموم ایک ذاتی کشش رکھتی ہیں تم خیال کر سکتے ہو کہ مجھ سا
تجربہ کار جہاں بیان جہان گشت سیاح طلسمکدہ دہر حکیم دانا عقل فرزانہ سے

حکیم نیست کہ از نیست پیش من دانا
فصیح نیست کہ از نیست پیش من الکن

کبھی دماغ میں فتور دل میں چنچل طبیعت میں گھبراہٹ خیالات میں وسواس
پیدا کرنے والی چیزیں نہیں استعمال کرتا اور یہی باعث ہے کہ مالوہ کی
سرسبز پہاڑوں اور جنگلوں میں رہنا پسند کرتا ہوں کیونکہ فاسفورس
اور آکسیجن کا گرم مادہ خون میں یون ہی تیزی پیدا کرتا رہتا ہے اگر گرم و
خشک اقالیم میں رہوں تو ہمیشہ مقیاس الحرارت میرے قلب کی حرارت
ایک سو اکانوے درجہ ثابت کرے پھر کیسے ممکن ہے کہ میں شراب خانہ خراب کو
منہ لگاؤں گر زمانہ تمہاری کامیابی کے ساتھ زیادہ موثر
ثابت ہو رہا ہے اب میں تمکو بطور یادگار کے چند باتیں لکھنا مناسب جانتا ہوں
تم ہی دو چار ایسے نکلو گے جو ہمیشہ میری نصیحتوں پر گوش شنوا اور چشم بینا
رکھتے ہو ورنہ تم دیکھو تو وہ حضرت نیچریوں کے گرو گھنٹال غیر مقلدوں کے
پیر ... آزادوں کے ولی کھنگر دہریوں کے رب النوع کو بھی میں کبھی کچھ
لکھتا لکھاتا ہوں وہ غیر مذہب میں خود کو رفارمر ثابت کرتا ہے اور ایک
رسول کے اعلے ممبروں میں خود کو گنتا ہے اور پھر خود کو مجدد و مجتہد بنا کر آسمانی
کتب و صحائف میں تاویلیں پیدا کرتا ہے اور اسکے حواری و حواشی اسکو
اور بھی بانس پر چڑھاتے ہیں ایجوکیشنل کانگرس کا جلسہ الہ آباد مجھے
یاد ہے ایک مرید باصفا و معتقد باحیا حجام خیر خواہ کیطرح اٹھے بلا مبالغہ
کئی دن تک لکچربازی کیا کیے اور معاذ اللہ منہا اللکچر والاسپیچ وہ وہ صفات
ذاتی پیر روشن ضمیر کے بیان فرمائے جسپر میرا فتوی تو کچھ اور ہی تھا مگر خیر اچھا ہوا
اونکے حواریوں ہی میں کانا پھوسی ہونے لگی اور بعض دور اندیش تو منہ پر
ہاتھ رکھکر اٹھ کھڑے ہوئے ۔ کوئی کہے کہ اے حضرت آپ کو غریب
اسلام سے کیا کام ہے اسکو اللہ پر چھوڑیے آپ دوسرا دھندا کریں
آیندہ نسلوں کا بند و بست کر جائیے تم کہتے ہوگے یہ انکا ذکر لو مڑ کا ...
جملہ معترضہ تھا مسل ضمیمہ اخبار ناول نیا اخبار کیوں بنایا گیا صرف اس
خیال سے کہ وہ اپنے کو ہر سوسائٹی میں رفارمر ملک کا خیر خواہ بناتا پھرتا ہے
اور جب کوئی اصلی خیر خواہ اٹھتا ہے کہ واجب الرحم مرحوم ہندوستان
علیہ النسیان والنسیان پر توجہ کرے تو آپ ذات شریف بلی کی طرح
راستہ کاٹ دیتے اور چشمے پر کوک دینے کو مستعد ہو جاتے ہیں اور کبھی
کسی جبر زور نہیں چلتا ہے کلوا پیر لونا چاری کام نہیں آتی تو گورنمنٹ کو
بہکانے اور غریب ہندیوں سے نفرت کرنے پر آمادہ اور طیار ہو جاتے ہیں

میں تمکو سمجھاؤں کہ اگر کشش کیمیا دی کے اصول پر ہندوستان
کے حقوق برقرار رکھنا چاہتے ہو اور بحیثیت ایک ہندوستانی ہونے کے
غریب مظلوم ہندوستانیوں کو واجب الترحم و القابل ... نہیں خیال
کرتے ہو تو مناسب موقع و محل یہ ہے کہ ابھی چندے وہی طریقے اور ڈھرے
اختیار کرو جو زمانہ کی ہوا دیکھکر چلنے والے اختیار کرتے ہیں اس سے
یہ غرض نہیں کہ تمہارے مزاج میں اس درجہ ولایت کی سرد ہوا اثر
کر جائے کہ تم سرد مہری کا اپنے دل و دماغ کو تودہ بناؤ اور جمی ہوئی برف
کیطرح تمہاری زبان ہندوستانیوں کی طرف سے بے حس و حرکت ہو جائے
جب تمہارا اسکہ بیٹھ جائے اور تمہارا رنگ ہلکا پڑ کر جلاسے کے
بیٹھنے والوں کو رنگ میں ملنے لگے اور زبان میں گاینڈا سٹیل کی قوت اور دل میں
سابیری کی متانت آجائے اسوقت تمکو ملکی مقاصد پر زور دینا کچھ مشکل نہوگا
میں یہ کیا بتاؤں کہ تم کیا کرو تم خود جانتے ہو میں صرف ایک بات جتاتا ہوں
کہ نیشنل کانگرس کے مقاصد پر غور کرو اور ہمیشہ کسی دبستان کی یاد کی طرح
اسکے ہر رزولیوشن کو یاد رکھو اور سمجھ لو کہ ہندوستانی کچھ فائدہ حاصل
کر سکتے ہیں یا غلامی کی جیل سے نکل سکتے ہیں تو انھیں مقاصد سے —
اب تم مالک واسطے عمرہا کے سایہ میں سونپے جاتے ہو اور یزدان پاک سے
دعا ہے کہ تم اہرمن نفس و خباثت فرنگ نا مناسب سے محفوظ رہو +

رقیمہ ——— دعا

قسطاس الحکمت

حکیم برہم

ارمغان اودھ

"حالات اجودھیا" میں یہ رسالہ منشی ارتضے علی صاحب سٹر رکاکوردی کی تصنیف
ہماری نظر سے گذرا انھوں نے بہت سی کرم خوردہ کتابوں کے ورق الٹ ...
کے نہایت دلسوزی و عرقریزی سے ایک عمدہ ذخیرہ معلومات کا فراہم کرکے
ایک متبرک معبد کی زندہ جاوید یادگار شائقین علم کے کتب خانوں کے
واسطے تیار کی یہ کتاب ۱۱۲ صفحوں میں تمام ہوئی جسمیں اجودھیا کی وجہ تسمیہ
رقبہ ۔ اوسکے تاریخی انقلابات اور مختلف حالات اجمالاً بیان کیے گئے
ہیں ۔ ۶۴ صفحہ تک اصل تصنیف اور ۶۵ سے ۳۵ صفحوں کا ایک ضمیمہ ہے
جسمیں ہنود کی معبد و قابل زیارت مقامات کی ایک مطول فہرست ہے
۱۰۰ صفحہ سے دوسرا ضمیمہ شروع ہوا ہے اسمیں اہل اسلام کے مساجد
اور بزرگان دین کے مقابر کا حال لکھا ہے —

حسرت ہوتی ہے کہ ہنود کی غفلت و لاپرواہی نے اونکی پارینہ کتابیں
صفحہ ہستی سے مٹا دیا ۔ اور اب اگر کوئی بندہ خدا انکی پرانے معبد کی
ہسٹری اور یادگار لکھنا چاہے تو اسکو کوئی ذخیرہ نہیں مل سکتا ...

مفصل و مسلسل حالات اور وقت وقت کی ترقیون کی سرگذشت اور ہر ایک سلطنت کے واقعات کافی طور سے مل سکین اور ایک ایسی تصنیف کو مد دیکھین جو زمانۂ حال کے شائقین علم کی سیری کر سکے اسیوجہ سے غالباً اون لوگون کو جنکی آنکھین انگریزی مورخون کے تحقیق ا ین کمال تجسس و تفحص کو دیکھکر کھلگئی ہین کوئی آشفی بخش معلومات حاصل نہین ہو سکتی لیکن امید ہے کہ جسوقت وہ زمانۂ حال کے مصنفین کی دشواریون اور عدم دستیابی تواریخ قدیمہ کی کلفتون کا اندازہ کرینگے وہ قابل معافی سمجھینگے تاہم جقدر حالات تاریخی اس کتاب مین ہین وہ مجبور کر رہے ہین کہ ہم مصنف صاحب کو مبارکباد دین کہ ان مجبوریون پر بھی جیسی کچھ تلاش و تفتیش مصنف صاحب نے کی ہے وہ اونکی تصنیف کے کامیاب بنانے کو کافی ہے ہمنے خود انگریزی تاریخون سے مقابلہ کیا مگر تاریخ قدیمہ سے متعلق سوا چند جزئی باتون کے یا اختلافات روایات کے کوئی جدید معلومات ہمکو حاصل نہوئی—

اس بات کے دیکھنے سے ہمکو نہایت مسرت ہوتی ہے کہ باوجود انگریزی دانی مصنف صاحب نے انگریزی مورخون کے طریق تاریخ نویسی کے اتباع مین خذ ما صفا و دع ما کدر پر عمل کیا اور بالکل بے سمجھے بوجھے تقلید نہین کی— انگریزی تاریخون مین اکثر ایک بہت بڑا نقص یہ ہوتا ہے کہ اعتقادات و روایات مذہبی کے بیان مین اس انداز سے راے زنی کرتے ہین جسمین مذہبی جنبہ داری بہت دہرمی کے حد تک پہونچادیتی ہے اور اکثر سخت کلامی و دریدہ زبانی کی نوبت آجاتی ہے بلاتامل ہر ایک مذہب کی روایات پر جسمین روایا مختلف ہوتی ہین تقویت سے جرح و تعدیل کرتے اور قول فیصل لکھتے ہین اور یہ بات اصول تاریخ کے مطابق کہی جاسکتی مگر بعض کج راے متعصب مورخین کی یاوہ گوئی "قند مین نمک" ملا دیتی ہے اور اکثر دلون کو رنجیدہ طبیعتون کو برانگیختہ کردیتی ہے شکر ہے کہ مصنف صاحب نے ایسی بیہودہ دلشکن راے زنی سے بالکل پہلوتہی کی اور جہان کہین عقاید و روایات و حکایات مذہبی کا ذکر آگیا ہے لگاو بیان کردیا—

مصنف صاحب نے اجودھیا کی صرف تاریخ ہی بیان نہین کی ہے بلکہ تمام معابد- مندرون- گھاٹون- اکھاڑون- کنڈون- برتون- استھانون اور یادگار عمارتون کی ایک دلچسپ کیفیت اور فقیرون کے جرگون کے طور و طریق و ریاضت و عبادت اور اونکی سرگذشت اور ہر ایک کے متعلق ہندؤون کے اعتقادات اور مذہبی مراسم کا ذکر بھی کردیا ہے اور اکثر مقامات کے درشن- پوجے پاٹ- اشنان اور برت اور دیگر عبادات کا بھی حال بقدر ضرورت بقید ماہ و تاریخ لکھدیا ہے جس سے دیندار ہنود بہت کچھ فائدہ اوٹھا سکتے ہین- ۴۴ صفحہ سے ضمیمہ "اہل ہنود کی معابد" کی فہرست کا ہے جسمین تعمیر کنندہ- مدت تعمیر- رقبہ- ذریعہ حصول- دیگر ذرائع آمدنی- فقرا کی قسم اونکی پرستش کے حالات بیان کیے ہین- اس فہرست مین ۲۰۹ معابد کے حالات مرقوم الذکر تفصیل سے لکھے ہین جنکے پڑہنے سے مصنف صاحب کی نہایت محنت و جانکاہی کا خیال دل مین پیدا ہوتا ہے اور ان دشواریون پر نظر کرکے جو اس تالیف مین سدراہ ہوئے ہونگے بے اختیار واہ واہ نکلتی ہے— ۱۰۰ صفحہ سے دوسرا ضمیمہ ہے جسمین چند مساجد اور اکثر شیوخ اسلام کے مقابر کا ایک مجمل بیان ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اجودھیا ہندؤون کا معبد ہے تو مسلمانون کے چند باخدا- حق شناس بزرگ اوسکی خاک مین پناہ گزین ہین اور اسوجہ سے مسلمانون کا بھی قابل زیارت مقام ہے—

اس اجمالی ریمارک کے بعد چند غیر ضروری فروگذاشتون پر ہم مصنف صاحب کو توجہ دلاتے ہین اور ہم اپنے تحقیق سے جو بیشتر اودہ گزیٹیر جسکے مستند و معتبر ہونے مین کوئی شبہ نہین کا اقتباس ہے ہر ایک کے متعلق کچھ لکھے دیتے ہین اور حضرت مصنف سے امید کرتے ہین کہ آئندہ ایڈیشن کے واسطے یہ ہدیہ محقر قبول کرینگے اور داخل تصنیف فرمائینگے—

اجودھیا کی خانہ شماری- مردم شماری- باشندگان کی حالت

اجودھیا مین ۱۶۹۳ گھر ہین جنمین سے ۲۳۲ پختہ اور عالیشان اور باقی خام اور معمولی آبادی مین مسلمان شیعہ ۱۶۳۰- مسلمان سنی ۸۰۹- شیوی ۲۰۰۵- ہندو وشنوی ۲۲۲۴- نانک شاہی ۱۰۰- الکھ نیتی ۱۰- دیگر اقوام ۹۲۵ جسکی کل میزان ۱۱۵۰۰—

تجارت عمدہ حالت مین نہین ہے لیکن بھیون کے برتن نہایت صنعت کے ساتھ بنتے ہین اور جو کچھ ہے اوسیکی تجارت ہے- عام حالت بعض صورتون سے اعتدال مین ہے- اور غربت و امارت کی بین بین ہے- تعلیم کے لحاظ سے کوئی ترقی نہین بلکہ یون کہنا چاہیے کہ عام طور سے توجہ ہی نہین- صرف ایک اردو کا مدرسہ ہے- ان امور کی زیادہ تنقیح کا نہ ہمکو موقع ملا اور نہ اس مختصر مین گنجائش ہے- مصنف صاحب خود بوضاحت بیان کرسکتے ہین ہان ایک ضروری بات رہی جاتی ہے مصنف صاحب نے جنم استھان اور ہنومان گڈھی کے بیان مین ۱۸۵۵ء کے ہندو مسلمانون کے نزاعات اور کشت و خون کا حال بالکل قلم انداز کیا ہے- غالباً اونکی بے لگاو طبیعت نے گوارا نہ کیا کہ ناتفاقی کی داستان زمانۂ اتفاق مین اور ہجر کے مصائب کا مرثیہ شب وصل مین بیان کیا جاے مگر ایک واقعہ تاریخی جس سے بہت سی جانونکو تعلق ہے اور جسکے نشانات ایک گنج شہیدان (جسمین ۷۵ شہید مدفون ہین) کی بوسیدہ اینٹین تک دے رہی ہین اس قابل ضرور تھا کہ بطور ایک واقعہ تاریخی کے حوالہ قلم کیا جاتا—

مولوی امیر علی صاحب شہید کا معرکہ جسکی نسبت بہت سے مسلمان بہت کچھ اعلے خیالات رکھتے ہین اور رحم خم سے بیان کرتے ہین- اسی سے متعلق اور قابل تذکرہ تھا- قطع نظر ان سب باتون کے حال مین جو صورت دیر و حرم- ناقوس و اذان کے یکجا ہونے کی قایل ہے اور جو ہندو مسلمانونکو

ہوئی دامن کے ساتھ کو زبان حال سے پکار پکار کے کہ رہی ہے وہ خود اسبات کو ثابت کر رہی ہے کہ کتابون مین جگہ پانے کے لایق ہے -

اجودھیا کی وجہ تسمیہ کے متعلق ہمکو اودہ گزٹیر سے ایک بات جدید معلوم ہوئی ہے - یعنی ولسن صاحب کہتے ہین کہ اجودھیا یودہ سے مشتق ہے جسکے معنے ہین جنگ کے یعنے چھتریون کا جنگ گاہ - قدیم تاریخ کے متعلق اودہ گزٹیر والے نے یہ بھی لکھا ہے کہ "جب ساتوین صدی مین چینی سیاح ہونتھ سانگ آیا تو اوسنے بدہ مت والون کی ۲۰ خانقاہین پائین جنمین تین ہزار عابد موجود تھے اور برہمنون کی ایک کثیر آبادی اور ۵۰ شوالے تھے "

منی پربت کے متعلق ہمکو تعجب ہوا کہ کننگہم صاحب کی راے ہے کہ مصنوعی ہے۔

ہم آخر مین مصنف صاحب سے امید کرتے ہین کہ وہ قدیم تاریخ کو جہانتک ممکن ہو ایک سلسلہ کے ساتھ کسیقدر شرح و بسط سے لکھین کیونکہ اس انداز تحریر نے ایک گستگی پیدا کر دی ہے جس سے اکثر اوقات پڑھنے والے کو ایک طرح کی کلفت ہوتی ہے اور مفصل داستان ابتدائی عروج اور ترقیون کی معلوم نہین ہوتی اور ہم یہ بھی درخواست کرتے ہین کہ دوسری مرتبہ اگر ضرورت ہو تو وہ کسی اچھے مطبع مین چھپوائینگے کیونکہ کتاب جو ہمارے پیش نظر ہے چھاپہ والون کے دست تظلم سے بہت کچھ مجروح ہے -

اس کتاب کی قیمت ۱ ار مع محصول ڈاک ہے اور کاکوری ضلع لکھنو کے پتہ سے حضرت مصنف سے ملسکتی ہے ۔۔

راقم

محمد احسن علی

فتحنواز جنگ کا کانگریس پر خیال
اور باسنی کڑھی مین اوبال

نوابصاحب نے حال مین ایک چٹھی ٹیمس مین چھپوائی اور اپنی پولیٹکل لیاقت اس فرسودہ مضمون مین دکھائی ہے - بعض حضرات معترض ہین کہ ایسے زمانے مین جبکہ اک فضیحتے کے مقدمے مین نوابصاحب کی شہرت کما حقہ ہو رہی ہے کیا ضرورت تھی کہ پامال مضمون پر طبع آزمائی فرما کے جھوٹی ہڈیان چوسی جائین اور وہی کرم خوردہ دلائل پیش کیے جائین جنکے سکت اور دندان شکن جوابات بکرات و مرات اہل کانگریس کی طرف سے دیے جا چکے ہین ہم جواباً کہتے ہین کہ حضرت یہ اپنا اپنا خیال ہے نوابصاحب نے اگر سوچا ہو کہ اس فضیحتے کے رسالے اور اسکے ناگوار مقدمے کی بدولت انگریزی پبلک کے نظرون مین جس قدر میری وقعت کم ہوئی ہو اوسکو اس قلمی ترکیب سے پورا کرنا چاہیے تو کوئی امر خلاف قیاس نہین - مقدمے کی اور بات ہے - اگر نارٹن وکیل ملزم کے سوال کے جواب مین یہ کہہ دیا گیا کہ مین انگریزی کا عالم نہین تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ جناب ممدوح ٹیمس مین کوئی مضمون نہین چھپوا سکتے - زبان اور خیال مین کچھ فرق ضرور ہے - خیالات آپ کے بعنایت الٰہی ابتدائے شباب سے روشن و مہذب رہے ہین جیسا مسٹر ڈانلی کے ساتھ کورٹشپ

اور از دواج کے اظہار سے ثابت ہے) پس کسی اہم پولیٹکل مسئلے کی نسبت راے قائم کرنا ایک خلقی خوش فکر اور آنریری بیرسٹر - اور مملکت نظام کے اعلیٰ رکن سے کوئی امر بعید از عقل نہین - ہان اگر بے جوڑ ہاف کاسٹ (دوغلی) بات معلوم ہوتی ہے تو یہ کہ ایسے خیالات لبرل اصول پر مبنی ہوتے ہین - اور وہی اصل کانگریس کے ہین - پس آپ کو موافق کانگریس ہونا چاہیے تھا نہ مخالف - اسکا جواب یہی کافی ہے کہ یار مصلحت بھی کوئی شے ہے - انھین لبرل خیالات نے تو وہ معاملات پیدا کر دیئے جو آج چھینی کے خمیر کی طرح اتنے عرصے کے بعد اوٹھے اور مخل عیش و کامرانی و باعث حیرانی و پریشانی ہوئے - اب تو بگڑی بنانے اور اودھڑی سلانے کی تدبیر چاہیے اگر کسی موقع پر ناموس آزادی پر دست جبر دراز ہو جائے تو آئندہ منافع کی امید پر چشم پوشی کرنا عین عقلمندی ہے -

اسی سبب سے تو نوابصاحب ایک جگہ ارشاد فرماتے ہین کہ ادنیٰ لوگون کو تعلیم دینے سے ایسے (کانگریسی) خیالات پیدا ہوئے ہین "

ورنہ کون نہین جانتا کہ کانگریس نہ ریاست نظام ہے نہ سالار جنگ ثانی کا دربار -

اگر کسی صاحب کو عام تعلیم پر اعتراض ہو تو کوئی خوبصورت ڈیپوٹیشن بھیجکر اسکا سد باب کرائین - بیچاری کانگریس پر کیون مہربانی فرماتے ہین - اور وہ بھی بیوقت سے راگ کیون

راقم
ایک کانگریسی

لوکل علیہ الرحمہ

بارش کا سلسلہ منقطع ہوتا نظر آتا ہے - دریا چشم عاشق کی طرح اوٹھا - اور مایوس کے دل کی طرح پھر بیٹھ گیا -

عوارض مین بھی کمی ہے - مگر گرانی کی ارزانی ہے اور سر طرہ مسئلہ آبرسانی اور بھی خشک کیے دیتا ہے - آخر کار میونسپلٹی نے گیہون - گڑ - اشیاء چرمی - اسباب چوبی - شیشہ آلات وظروف چینی - گھوڑے اور بگھی پر محصول لگانا تجویز کیا ہے - افیونی بھائی گڑ پر محصول سنکر بہت بگڑے ہین - تلخی کامی مٹانے کا سستا نسخہ قند و نبات کے دامون ہوتا نظر آتا ہے - بعض دلگی باز کہتے ہین جب بگھیون پر پہیے کے حساب سے محصول تجویز ہوا ہے تو گھوڑے پر پاؤن کے شمار سے کیون نہ قائم ہو -

اب بھاندون کو اپنے گھوڑون دو پاگون کی فکر کرنا چاہیے جو ہر محفل مین مفت خدا کلیلین کرتے پھرتے ہین - انکے بعض بعض گھوڑے پر پاؤن کے حساب سے ٹیکس کا محصول کہین قائم نہو جائے -

ضرورت

ایک اوستاد کی جسکو فارسی کی استعداد درجہ اعلے کی ہو تنخواہ وغیرہ بذریعہ خط وکتاب دریافت ہوسکتی ہے ۔۔

المشتہر

رام پرشاد منصف پرتاب گڈھ اودہ ۔۔

بات [illegible] قوالی سے [illegible] مذہب ممکن ہے (نعوذ باللہ) بزرگوار تو اپنے اعتقادون کے جنگل چھیا [illegible] ٹیلہ پہاڑ آباد کر رہے تھے کہانکے مجتہد العصر مولوی محمد بشیر صاحب [illegible] کی [illegible] خیالیین ایک نئے مسئلے حلول کیا مسئلہ کیا ہے [illegible] کی [illegible] سے مجبور دیجیئے پھر تماشا دیکھیئے کیسی کیسی [illegible] چھاتا ہے ۔ ابھی ابتو یہ وہی شہ [illegible] اسلامی مشن کو بہت بدنام کرتے تھے ۔ خدا کے لیے جس مسئلہ کا ثبوت احادیث قرآن اجماع قیاس اقوال ایمہ جمہور محدثین مفسرین کہین نہ پایا جاتا ہو اسکے ماننے والے سوا مولوی صاحب کی [illegible] تا ت طیبات کے دنیا مین ڈھونڈھے کہین نہ نکلین سکے ۔

"دسوین ذالحجہ سے ۲۹ ذالحجہ تک قربانی جائز ہے"

یہ اجتہادی یا طبعزادی مسئلہ ہے جسکا ظہور تیرہ سو برس کے بعد آج ہوا قول رسول فعل صحابہ تبع تابعین کسی سے ثابت نہیں ہوتا ۔

بی بقرعیدان کیون رہجاتین اسپر بھی تو کچھ نہ کچھ تصرف ہونا چاہیئے تھا ۔ خدا مولوی صاحب کو اجر عظیم دے کہ ایک ضروری اور بہت [illegible] مسئلہ نکالا گو ہمین سخت افسوس ہوا جب یہ سنا کہ اسکا جواب جناب مولوی [illegible] عنقریب لکھ چکے اور اس اجتہادی مسئلہ کے ساتھ ہی اسکی بھی اشاعت ہونے والی ہے ۔ کیون نہیں ابھی ایسے بھی پڑے ہین دیکھین ہندوستانی علما کیا فتوے دیتے ہین ہمتو محرم کی دس تاریخ تک قربانی درست جانتے ہین بلکہ بجائے عید الضحٰے کے اگر محرم مین قربانی ہوا کرے تو بہتر ہے ثواب بھی بہت ملیگا زیادہ حد ادب ۔ مکرر آنکہ ایک رقعہ بنام مولوی بشیر صاحب ملفوف ہے درج اخبار فرما کر ممنون فرمائیے ۔

آپ کا خادم

[illegible]

رقعہ بنام مولوی محمد بشیر صاحب

مولانا ۔ جسوقت سے آپ کا نیا مسئلہ دیکھا ہے کچھ نہ پوچھیئے جو حال میرا ہوگیا ہے مارے خوشی کے جامے مین پھولا نہین سماتا امید بڑی کہ اور بھی جدت کی آپ لینگے انشاء اللہ وہ دن قریب آئیگا کہ پنج وقتی نماز ایک وقت پڑھ لی اور فرصت پالی ۔ آیندہ دائم روزہ رکھ لیئے اور الگ ہو رہے

مگر یہ مسئلہ تو کچھ فائدہ نہین دیتا یا ۱۲ تاریخ کو قربانی نہ کی ۲۹ کو کی لطف تو تب تھا کہ بالکل قربانی کی قربانی ہو جاتی ۔ قصہ باقی نہ رہتا یعنی ایک سرے سے موقوف ہی ہو جاتی اس سے ہمارے بھائی ہنود بھی خوشی ظاہر کرتے ۔

امید کہ ایسے ایسے مسائل جنہین آزادی کوٹ کوٹ کر بھری ہو آپ ضرور بھی ایجاد کرینگے ۔

راقم آپ کا خادم

برہم — بھوپال

مجھے یاد نہین

ہون وہ خود رفتہ کہ کیا جانے کہان دل کھویا
یاد آتا ہے تو اتنا کہ مجھے یاد نہین

آپ نے آج صبح کو کوٹ مین بٹن لگائے تھے ۔ مجھے یاد نہین ۔ اچھا آپ کے داہنے ہاتھ مین پانچ انگلیان ہین ۔ مجھے یاد نہین ۔ میز پر چینی کی پلیٹین تھین یا اینٹ کی ۔ مجھے یاد نہین ۔ کل میننے بوٹ پہنا یا نہین ۔ مجھے یاد نہین ۔ ۱۸۶۳ء کب دنیا مین آیا ۔ مجھے یاد نہین ۔ عکسی تصویر ہوتی تو ہے مگر مجھے یاد نہین ۔ تصویر کا سر نیچے تھا یا اوپر ۔ مجھے یاد نہین ۔ مین یہان کھڑا ہون مگر مجھے یاد نہین ۔ کانڈا کی پتلون مین دو پائنچے ہوتے ہین یا پانچ مجھے یاد نہین ۔ تین اور تین چھ ہوتے ہین مگر مجھے یاد نہین ۔ کیونکہ مین نے کبھی پانچ ہی گن لیتا ہون لیکن مجھے یاد نہین ۔

قیصر باغ کہان ہے ۔ مجھے یاد نہین ۔ کالج مجھے یاد نہین ۔ اودھ یاد نہین ۔ لکھنؤ یاد نہین بغاوت یاد نہین ۔ کمرہ یاد نہین ۔ دعوت یاد نہین ۔ ڈیوڑھی یاد نہین ۔ وکیل یاد نہین ۔ انعام یاد نہین ۔ میز یاد نہین ۔ [illegible] یاد نہین ۔ اپریل یاد نہین ۔ بگھی یاد نہین ۔ ریل یاد نہین ۔ کمپنی یاد نہین ۔ جنٹلمین یاد نہین ۔ سوسائٹی یاد نہین ۔ ادھر یاد نہین ۔ ادھر یاد نہین ۔ یہ یاد نہین ۔ وہ یاد نہین ۔ سچ تو یہ ہے کہ اب سوا خدا کے کچھ یاد نہین ۔

چھوڑ کر گھر تو بیابان مین پہ فریاد آیا
وہی وہ تکلیف سوالون نے خدا یاد آیا

راقم

دو بے جی

دہاتی منصف

بد نام کنندہ نکو نامے چند

مسٹر پنچ ۔ شہرت اور نام آوری کا چسکا بھی کیا چیز ہے ۔ ہر شخص کو یہی فکر کہ ہمین ہم ہون ۔ دور دراز ملکون مین ہمارے جھنڈے گڑے رہین پولیٹکل اور سوشل دنیا مین ہمارا ڈنکا بجے ۔ ملکی اور مالی معاملات مین ہمارے سکے بیٹھین ۔ کونسلون اور کمیٹیون مین ہمارا بول بالا ہے ۔

درشتی و نرمی بہم در بہ است
چو رگزن کہ جرّاح و مرہم نہ است

روز مرہ کی طرز زندگی مین ہمارے سر سہرا ہے ہماری دور بینی اور روشن ضمیری اظہر من الشمس ہو۔ مختلف محکمون اور عدالتون مین ہماری دہائی پھیرے کوئی انسٹیٹیوشن قائم ہو تو ہمارے نام ست کوئی عمارت عظیم الشان بنے تو پتھر پر ہمارا ہی نام کندہ ہو۔ غرضیکہ شہر شہر قصبہ قصبہ گانون گانون مین ہمارا ہی طوطی بولتا ہے۔ یہ خواہش اپنے زمانے تک محدود نہین ہے بلکہ فکر یہ ہوتی ہے کہ ہمارے بعد بھی کسی نہ کسی طرح ہلوگ یاد کرین۔ لارڈ رپن تو یاد ہی رہینگے مگر لارڈ ڈلہوزی کو بھی لوگ بھول نہین سکتے۔ اکبر کی فیاضدلی یاد ہے تو عالمگیر کی سختی بھی زمانہ کے صفحہ سے نہین مٹتی۔ حکمران رحیم ہو یا ظالم عادل ہو یا نا منصف لائق ہو یا جاہل۔ سمجھدار ہو یا پاگل۔ فرشتہ صفت ہو یا خبیث تندخو ہو یا معتدل مزاج۔ سیدھا ہو یا ٹیڑھا۔ جیسا ہو وہ بقول ایک انگریز کے ریگستان زمانہ پر اپنے نقش قدم کے نشان ضرور چھوڑ جاتا ہے۔

سر ایلفرڈ لائل اپنی چند روزہ حکومت مین ہمارے لیے کیا کر گئے۔ یونیورسٹی اور لجسلیٹو کونسل قائم کرنے ت ان صوبجات کی حیثیت اور عظمت بڑہائی۔ مگر ایکٹ لگان اودہ سے تعلقداروں کی صولت و جبروت گھٹائی۔ اب ہمارے سر آکلینڈ کالون کا زمانہ حکومت چراغ سحری کی طرح ٹمٹما رہا ہے وہ وقت قریب ہے کہ مورخ آپ کی کارروائیون کو گذشتہ زمانہ کی تاریکی سے نکالے اور اپنی دوربین اور نکتہ چین نگاہ کے اثر سے تہ بہ تہ کھولکر روشنی مین لائے۔ وہ دکھائے گا کہ آپ نے کیا کیا صفائیان بولین۔ واٹر ورکس جاری کرنے مین کیا کیا جد و کد کی۔ رعایا کی صحت کا خیال کس درجہ کیا۔ اور پولیٹیکل و سوشل مصلحتین کہان تک مد نظر تھین۔ شہرون کے لوگ اس صرفہ اوٹھانے کے قابل تھے یا نہ تھے۔ ٹیکا لگانے کا جبریہ قانون کہان تک مفید یا مضر ہے۔ ایسے معاملے مین جبر کرنا اصولاً مناسب ہے یا نہین۔ تعلیم صنعت و حرفت کا خیال شد و مد سے تھا یا محض بیدلی سے۔ دونون صوبجات کو ملا کر اودہ کا نام مٹانے مین کہانتک کامیابی ہوئی۔ کالون انسٹیٹیوٹ کا پودا لگا یا گیا دیکھین معلمون کے دماغ کی طرح اس پودے کو بھی کیڑے چاٹے جاتے ہین یا کچھ لہلہاتا ہے۔ پہلا وارڈس اسکول تو پھلا نہ پھولا۔ دو چار پھل ہوئے بھی تو کانٹے کھٹے۔ کوئی نوجوان شراب خانہ خراب کے ہاتھون تباہ ہوا۔ کوئی انگریزون کی ایسی۔۔ کہا گیا کہ ہندیون کا جانی دشمن بن بیٹھا۔ کوئی دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا ہوکر آخر کاٹ کاٹ کھانے لگا۔ کوئی میم صاحب کی پھٹکی مین پھنس کر نکاٹین کرنے۔ دیکھین اب اس کالون انسٹیٹیوٹ کے مادری شکم سے کیسے کیسے نونہال پیدا ہوتے ہین۔

ایک مرتبہ صفائی کی جانب جو طبیعت راغب ہوتی ہے تو پھر کیا تھا سو دے پر سو دے ٹوٹ پڑے۔ دیہات کی صفائی۔ کنوؤن کی صفائی۔ نالیون کی صفائی۔ ہر طرف صفا صفا۔ شہر ہو یا قصبہ۔ دیہات ہو یا۔ وہ ہر جگہ صفائی کے ساتھ ہمارے چھوٹے لاٹ صاحب کا نام ضرور لیا جائے گا لاحول ولا قوۃ۔ سرخی کیا تھی۔ اور لکھا کیا گیا۔ اب تو کانڈبھی دیہاتی منصفون کی لنگوٹی کیطرح تھوڑا رہگیا۔ خیر اس عہد کے چل چلاؤ مین دیہاتی منصفون کا قانون بھی پیش ہوگیا۔ قانون پاس ہونے دیجیے پھر جدھر ہاتھ بڑہائیے اتنجے کے ڈھیلون کی طرح منصف ہی منصف معلوم ہونگے۔ یہ کون ہین مہاشے ام کرمی لنگوٹا باندھے۔ ننگے پاؤن۔ کندھے پر ہل رکھے۔ بیل کی گونی ہانکتے۔ ناک بھانکتے جارہے ہین جھک کر سلام کیجیے۔ منصف صاحب ہین۔ وہ کون ہے لادا بھوجوا۔ بھاڑ جھونکتے جھونکتے دو چار روپیہ کا لین دین کرنے لگے۔ چیتھڑون سے مزین تکیا سر پر لپیٹے۔ گاڑہے کی مرزائی پہنے تنتے برتنے چلے آتے ہین کہ ہم بھی منصف صاحب بہادر ہین۔ اودھر نگاہ اوٹھائیے توٹھا کر بردار سنگہ لاٹھی لیے۔ دہوتی کی کچھنی کسے۔ ہرے گورو چراتے چراتے پیپل تلے بیٹھ گئے اور لگے ڈگری ڈسمس کا حکم سنانے۔ آخر منصف صاحب بہادر ہین کہ نہین۔ یون تو گورنمنٹ جو چاہے گی ہوگا وہی مگر خدا کے لیے منصف بیچارون کے نام کی ستیاناسی کیون ہو۔ گلی کوچے اس نام کی ذلت سے کیا فائدہ۔ بڑے بڑے عہدے اونکے ہاتھ سے نکلے جاتے ہین۔ چھوٹی سی چھوٹی خفیفہ کی ججی خالی ہوئی تو سب ججون اور منصفون کا حق مارا گیا۔ اب اونکے نام کے ساتھ ہی برتاؤ لیا جاتا ہے۔

(باقی پھر کبھی)

راقم ــــــــــــــ

جان دیکھی تن بسمل مین جو آتے جاتے
اور چرکا دیا آتا و نہ جاتے جاتے

القلم ب

چہلم الحرام

چہلم مین یہ بت پرستیان واہ
لاحول ولا معاذ اللہ

چہلم چہلم چہلم۔ کیون مجھو کیا عزاداری کا ناتہ یونہین کرنا چاہیے۔ ارے رے رے لو صاحب پورے سوا گیارہ مہینے اس انتظار مین گزرے کہ بھیا محرم آئے۔ ذرا اپنے امام مظلوم کی مصیبت پر دو دن بیٹھین دیا لیکن سال بھر کے اگلے پچھلے گناہ بخشوا لین۔ لے میرا بھائی محرم شریف علیہ التحیہ جو تشریف لائے تو اپنے ساتھ بادل خان کی فوج قاہرہ کو رونے والون مین بھرتی کر کے ساتھ لیا اب مجلس میں ان جب نہ نکلی اشک باری سے جیا بھر زمین چلنے پھرنے کے قابل نہ رہی بقیہ ہی۔ خدا سے کچھ ڈر کے اگر دالان سے پاؤن نکالا تو اٹرا اودھر ہم پشت بزمین رسید ہوئے کیچڑ کے جوسلے سیر و سیر راستہ کی حیثیت لی مرتبہ نواں چھتری کا

مضامین خیر

اُمید

مسٹر اڈولیئر سے اشعار ذیل مین بہت سے فلاسفیون کے خیالات نظم کیے گئے ہین مگر اس مین زیادہ تر سعدی وحافظ ہری اف ہندوستان کے شیکسپیر نامور کالیداس کی نازک خیالیان دکھائی گئی ہین - اسکو آپ ایک گلدستہ سمجھیے جسمین زیادہ تر گلاب اور کنول کے پھول ہین جو ایشیائی مذاق کے موافق تیار کرکے آپ کی خدمت مین پیش کیا جاتا ہے - گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

اُمید

خواب راحت ہے سراسر اُمید
نور شمع حیات ہے اُمید
شمع جب تک کہ زیب محفل ہے
کوہ مین دشت مین بیابان مین
ہے یہ اُمید ہر جگہ موجود
کوئی کہتا ہے دیپ ماتا ہے
اسکو حاجت روا سمجھتے ہین
نظر آتی ہے خواب مین دولت
دل کی اُمید کا تقاضا ہے
ہے بڑا ہر اُمید چھوٹی سی
دل سے کرتی ہے چرخ تک پرواز
اسکا مسکن ہے اک غریب کا دل
جھونپڑا اوسکا بھی ٹوٹا پھوٹا سا
بنکے اختر جگمگاتی ہے
ہے مسافر کی رہنما اُمید
غنچہ شاخ زندگی ہے یہ
یہ حسینون کے دل مین رہتی ہے
مرہم زخم دل فگار ہے یہ
دیکھیے عاشقون کی حالت کو
جب طبیعت کسی پہ آتی ہے
سنج پر رنج وہ اٹھاتے ہین
کام سے اونکو کوئی کام نہین
کہتے کچھ اور کرتے ہین کچھ اور
مضطرب بدحواس رہتے ہین

دل کی آنکھون مین ہے نقش اُمید
نیے بقاہے ثبات ہے اُمید
نقش اُمید زینت دل ہے
رنگ سکے زر ہے تابان مین
بعض اسکو سمجھتے ہین معبود
بادۂ ارغوان چڑھاتا ہے
توبہ توبہ خدا سمجھتے ہین
ساری دنیا کی حشمت و ثروت
ہاتھ آجاے مال جتنا ہے
ہے گرو ور فلک پہونچ اسکی
دست اُمید تا بعرش دراز
اور پھر دل بھی بدنصیب کا دل
دیکھتی وان ہے خواب محلون کا
راہ ملاح کو بتاتی ہے
کشتی دل کی ناخدا اُمید
لب گلرنگ پر ہنسی ہے یہ
اُنکے یہ آب وگل مین رہتی ہے
مونس و یار غمگسار ہے یہ
اونکی تکلیف کو مصیبت کو
اور جدائی انھین ستاتی ہے
سوتے پیتے ہین نہ کھاتے ہین
بات کا بھی کوئی قیاس نہین
نہ کسی طرح کا خیال نہ غور
ہر گھڑی اداس رہتے ہین

حسرتین دل مین مچلی جاتی ہین
پپڑیان خشک اونکے ہونٹون پر
دل پہ ہر وقت ہاتھ رہتا ہے
اشک آتے ہین چشم حیران سے
گھیرے رہتی ہے اک نئی وحشت
دلکو تھامے ہوئے کبھی خاموش
بولتے ہین نہ چالتے ہین وہ
ایسی حالت مین مر نہین جاتے
دل مین ہوتی ہے وصل کی اُمید
تازگی روح مین اسی کی ہے
دیکھیے نوجوان عورت کو
پارسا اور جان عفت ہے
ابھی دنیا سے وہ نہین آگاہ
رفتہ رفتہ ہوئی نمود شباب
رنگ چہرے کا بھی چمکنے لگا
رنگ لایا عجب جوش شباب
دل مین ہے حسرت ہم آغوشی
مست ہے بادۂ جوانی سے
دل کا کچھ اور ہی تقاضا ہے
دیکھیے ہو کہین نہ رسوائی
کھلے یہ بات عارض گلنار
پھر اوداسی سی چھا گئی اوسپر
آنکھ سے کچھ ٹپک پڑے آنسو
رہ گئی دلکو تھام کر خاموش
رو کے اُمید سے کہا سب حال
ہنسکے اُمید نے دیا یہ جواب
اسقدر کیون اداس رہتی ہے
رنج یہ جائے گا کبھی نہ کبھی
ہوگی اک روز دھوم سے شادی
دل سے نکلین گی حسرتین ساری
دم اس اُمید کا غنیمت ہے
تاجرون کا اسی پہ دارومدار
دشت بے آب و کاروان آنکا
دھوپ ہے تیز ایسی گرم ہوا
کوہ و صحرا مین ہو کے جاتے ہین

آہین جانسوز لب پہ آتی ہین
سوز فرقت سے پھنک رہا ہے جگر
درد دل دم کے ساتھ رہتا ہے
آہ و نالہ دل پریشان سے
دل کو ہر وقت اک نئی کلفت
ہونے پاتا نہین وہ جوش و خروش
سب بلاؤن کو ٹالتے ہین وہ
جان سے وہ گذر نہین جاتے
قوت جان زار حسرت دید
ہر گھڑی عمر کو ترقی ہے
شرم کے ساتھ حسن طلعت کو
نیک سیرت ہی نیک صورت ہے
دیکھیے اوسکی کمسنی ہے گواہ
دل مین آیا خیال شرم و حجاب
بات ہی اور ہو گئی پیدا
حسرتین دل مین ہوگئین بیتاب
رہتی ہے اک طرح کی بیہوشی
آگ دل مین لگی ہے پانی سے
مگر اس سے حجاب کتنا ہے
رنگ لائے یہ ناشکیبائی
زعفران زار ہوگیا اکبار
رہگیا سرخ پھول مرجھا کر
رہگیا دل مین جوش کھا کے لہو
دبگیا دل مین جو اٹھا تھا جوش
درد دکھ اور اپنا رنج و ملال
صبر کر صبر کر نہو بیتاب
دل مین گڑ رہتی ہے رنج سہتی ہے
وہ بھی دن آئے گا کبھی نہ کبھی
اور قید الم سے آزادی
ختم ہونگی مصیبتین ساری
ہو جو تکلیف اس سے راحت ہے
اس بھروسہ پہ سب ہے بیوپار
نام کو بھی کہین نہین سایا
جس سے بڑھ جاے جسم پر چھالا
کیسی تکلیف وہ اٹھاتے ہین

خاراتی جگہ یہ سب نشتر
ادنچی نیچی زمین ناہموار
زسس خونخوار اور ستم بہر
اونکے رستے ہیں یہ کیڑے قزاق
مال و زر جسقدر ہے چھین سب
اپنے قبضے مین سارا مال کرین
سے جہازی کبھی سفر اوسکا
موجیں سے بلند طوفانی
ہے تلاطم مین آب دریا کا
ہین چٹانین کہین پہاڑ کہین
جانور ہی عجیب خلقت کے
آگرا دیتے جہاز ٹکرا نے
سیکڑون عارضے خراب ہوا
کبھی چلتی ہے باد طوفانی
موجین اٹھتی ہین آتا ہے اکثر
بھیگ جاتا ہے مال سوداگر
الغرض ہین مصیبتین کیا کیا
گر نہ امید کچھ سہارا دے
دیکھیے آپ حال دہقان کا
کھیت کرنا اسے مصیبت ہے
اٹھا اوسکا بتاتی ہے امید
ہے زمین سخت تو نہین پروا
ہے پسینے مین جسم دہقان تر
دل سے مصروف کار ہے دہقان
جوت بو کر ہوئی اوسے فرصت
ابر باران کا انتظار ہوا
ملگئی ساری خاک مین امید
اوڑ گئے سب حواس بو ہو کر
ہین نمایان ہو قحط کے آثار
پڑ گیا قحط آ گئی آفت
بھوکون مرنے لگین زن و دختر
آگئی شب غضب مین اوسکی بیان
وقت پر جو برس گیا پانی
امرین لیتا ہے کھیت مین سبزا
پھر بھی رہتا ہے ہر گھڑی یہ خیال

سنگ بھی نوک دار ہین خنجر
اور کہین ہین یہ سب سمندر انار
اونکو ملتے ہین راہ مین اکثر
ظلم مین طاق جو ہین سارق
ناگہان چاپ دستے ہین وہ سب
کچھ جو ہو تو وہین ملال کرین
بحر اعظم ہے یہ گذر اوسکا
جس طرف دیکھیے اودھر پانی
کہین لگتا نہین ہے تھل بیڑا
نظر آتا نہین نشان زمین
کالے کالے مہیب صورت کے
پھول کی طرح سے بکھر جائے
ہضم ہوتی نہین جو کھایا نہ غذا
اور برستا ہے خوب سا پانی
پانی بڑھکر جہاز کے اندر
منحصر جس پہ سارا نفع و ضرر
ایک کیا بلکہ آفتین صدہا
مال جتنا ہے سب وہین ڈوبے
اوسپہ آتی ہین آفتین کیا کیا
سخت مشکل ہے سخت دقت ہے
دور کیا کیا لگاتی ہے امید
ہے کڑی دھوپ تو نہین شکوا
اور گرمی سے پھنک رہا ہے جگر
کام مین ہوشیار ہے دہقان
پھر بھی ملتی نہین اوسے راحت
گر نہ برسا تو اشکبار ہوا
ہو گیا سر سے پانون تک وہ سفید
ہو گیا خشک وہ لہو ہو کر
اوسکو جینا ہے اب بہت دشوار
تھی فراغت تو اب اوسے عسرت
فاقے کرنے لگا غریب پسر
کہ زمیندار مانگتا ہے لگان
پھر تو ہوتی ہے فصل من مانی
فرحت انگیز خوشنما اچھا
دیکھیے ہو نہ کھیت یہ پامال

کھیت مین رہ نہ جائے گھاس کوئی
رات دن کھیت کی حفاظت ہے
ہر گھڑی یہ خیال رہتا ہے
کچھ مویشی نہ کھیت چر جائین
کھیت مین پھول آئے پھل نکلے
اور بھی اسکو انتظار ہوا
پالے اولے کہین نہ پڑ جائین
فصل جب وقت ہو گئی تیار
اور یہ فکر بڑھ گئی اوسکی
گر نہ امید دے اوسے تسکین
ہے اسی سے قیام دنیا کا
یہ بہر حال ہے شریک بشر
رحم مادر مین جلوہ گر ہے یہ
ہو چکی جب ولادت انسان
مان نے لین ساری آفتین سر پر
کھانے پینے سے کچھ نہین ہے کام
دن کو سمجھے نہ دن نہ رات کو رات
ہو چکے ختم پرورش کے دن
اٹھ چکے جب پسر کے سامنے نان
صرف تعلیم کر دیا سب زر
اب یہ امید ہے جوان ہوا
ہم بڑھاپے مین پائین گے آرام
پڑھنے والون کی دیکھیے حالت
کچھ خوشی ہو انھین خیال نہین
سخت گرمی ہے تو نہین پروا
فلسفے کے وہ مسئلے دشوار
وہ مساحت حساب الجبرا
اونکے کتاب بار بار یہ دل
دیر یئے ماسٹر نے آٹھ ورق
ورنہ ہونگے خفا بہت اوستاد
پڑھنے لکھنے مین دل لگا نہین ہم
امتحانون مین خوب نام کرین
ہر طرح کی اوٹھاتے ہین دقت
صرف امید کامیابی سے
اپنی تقریر مین ہے یہ داخل

جانور بھی نہ آئے پاس کوئی
کھیت مین آئے کسکی طاقت ہے
بس اسی کا ملال رہتا ہے
کہین بے موت ہم نہ مر جائین
اور نہ بالون مین پڑ گئے دانے
یہ جو سوچا تو اضطرار ہوا
نقش امید سب بگڑ جائین
اور غلے کے لگ گئے انبار
ہونے پائے نہ کھیت مین چوری
جو تی بوئی نہ جائے اوس کی زمین
یہ نہو تو رہین نہ ہم زندا
ڈالیے غور کی نظر اسپر
سر بسر صورت بشر ہے یہ
پرورش کے ہوئے سر و سامان
ہر گھڑی ہے اوسے خیال پسر
اور سونا بھی رات کا ہے حرام
ہے پسر پر فقط مدار حیات
اور پڑھنے کا آگیا جب سن
اوسکی تعلیم ہو گئی آغاز
ہو گیا ہوشیار پڑھ لکھکر
نیک خو فخر خاندان ہوا
اور چلنے لگا جہاز اس سے کام
کیسی کرتے ہین رات دن محنت
رنج کا بھی انھین ملال نہین
غم نہین کیسا ہی پڑے جاڑا
علم منطق کی بحث اور تکرار
اور پھر انکی شکلین صدہا
ہے سبق آج کا بہت مشکل
صبح تک یاد ہو ضرور سبق
جسطرح ہو سکے کرین ہم یاد
بڑھ چلے انعام سب سے پائین ہم
جی لگا کر ہم آج کام کرین
دن کو فرصت نہ رات کو راحت
حوصلے ہین بڑھے ہوئے انکے
اپنی تحریر مین ہے یہ شامل

سرگوشیاں

انگلینڈ - "روس نے تو رفتہ رفتہ خوب ہاتھ پاؤں نکالے"

چین - "ہاں مجھے بھی فکر ہوں -"

خلا مین لکھتے ہین قرات باری سے
زاہدون کی ریاضتون مین ہے
خانقاہون مین دیکھیے جا کر
کھینچتا ہے وہان کوئی چلے
محو ہین ذکر اور شغل مین سب
ہے یہ امید ہون گناہ معاف
دیکھیے آپ ہندؤن کو ذرا
ہین تپشا مین محو دن رات
برت پر برت کوئی رکھتا ہے
رنگیا ہے کوئی اُٹھ کر ہاتھ
کوئی دہونی رمائے بیٹھا ہے
اونکو امید ہے کہ بعد ممات
یعنی جب دوسرا جنم ہوگا
ہین تناسخ کی آفتین جتنی
ختم کرتا ہون اب مین یہ اشعار
عقد پروین سے صاف نظم نہین
یہ نہین نظم لعل احمر ہے
آپ انمول مانیے اسکو
قدردانون کے واسطے ارزان
شاعر نکتہ دان سے ہے امید
ہاتھ اس نظم پر نہ صاف کرے
اور اس رنگ مین لکھے اشعار
اب نہین شاعری جو پہلے تھی
گل و بلبل نہین وہ باغ نہین
خال و خط کا نہین زمانہ اب

ہے یہ امید ہونگے سب اچھے
عابدون کی عبادتون مین ہے
حمد باری کا شغل آٹھ پہر
کوئی رکھتا ہے سال بھر روزے
کچھ کسی سے نہین انھین مطلب
قلب ہو گرد معصیت سے صاف
کس ریاضت سے کرتے ہین پوجا
جپ بھی کرتے نہین کسی سے بات
ہر گھڑی "رام رام" جپتا ہے
دھیان آتا ہے یون سوکھا کر ہاتھ
کوئی چپ چاپ مالا جپتا ہے
جب انھین پھر ملے گی شکل حیات
اونپہ بھگوان کا کرم ہوگا
وہ کبھی روح پر نہ آئین گی
کام کے سب نہین کوئی بیکار
فلک ہفتمین بنی ہے زمین
بلکہ یہ لعل سے بھی بڑھکر ہے
مین جو کہتا ہون مانیے اسکو
اور نا اہل کے لیے ہے گران
یعنی اہل زبان سے ہے امید
گر خطا ہو کوئی معاف کرے
سارے اشعار ہون در شہوار
اور ہی کچھ ہوا ہے گلشن کی
وہ خیالات وہ دماغ نہین
ہوگئے وہ تو سب فسانہ اب

راقم

محمد ارتضیٰ علی ستیر

ستر بندادین کتھک

روٹر نے تار بھیجا ہے کہ مسٹر یار نبی کو جنھون نے علم موسیقی کے قالب مین جان ڈال دی ہے گورنمنٹ نے ناٹٹ کا خطاب عطا کیا بالکل آدمیون کی قدردانی کے یہی معنی ہین۔ہمارے واجد علی شاہ ہی تھے خدا انکو جنت مین جگہ دے (؟) اور میانبرج سے کالکا بندادین تک اسکی لپٹین پہونچین ڈھاڑیون قوالون تک کو دولے کے خطاب دیتے تھے۔اب کون پوچھتا ہے۔ہان اگر کوئی رائے بہادر یا خان بہادر یا ستیر ہی کسی حضور کو سمجھاے تو کیا عجب کہ بندادین جو ناچنے مین اپنے فن کا خدا ہے اور پوتھی کا ناچ آج اُس سے بڑھ کے روے زمین پر کوئی نہین جانتا اور جسکو ہندوستان کے اکثر فیاض رئیسون اور قدردان بیگمون نے جنکا چشمۂ فیض جاری ہے مالامال کردیا ہے اسکو سر کا خطاب ملجاے کیونکہ علم موسیقی کوئی ایسا ویسا علم نہین ہے اور ناچ اور خصوصاً پوتھی کا ناچ علم موسیقی کا بادشاہ ہے۔کارومنڈل کوسٹ اور نیپال اور مالابار اور پنجاب اور وسط ہند اور رجواڑون اور بنگالے مین کوئی کتھک بندادین کے پاسنگ کو نہین پہونچتا۔چونکہ ناچ علم موسیقی کے قالب کا سر ہے اور بندادین ناچنے والون کے سردار ہین لہذا سر کا خطاب انکے لیئے بہت موزون ہے۔

رائے بہادر کالکادین وہ بھی بے بدل استاد ہین کیسی کیسی چھوکریان تیار کی ہین کہ پھرکی کی طرح ناچتی ہین۔انکو کم سے کم رائے بہادر کا خطاب تو ملے۔لکھنؤ مین پنڈت سری کشن جیتا اور مرلی منوہر صاحب اور ڈاکٹر رام لال صاحب بس یہی دو تین رائے بہادر ہین مگر علم موسیقی اور رقص و سرود کے صیغے مین کسی کو یہ خطاب نہین ملا۔

راؤ سورداس۔لکھنؤ مین ایک سورداس ہے۔چکارا ایسا بے مثل بجاتا ہے کہ جواب ندارد۔ہرن اور چکارے جنگلون مین سنتے آتے ہین۔انکو راؤ کا خطاب ملے تو سبحان اللہ۔کیونکہ بن کے جانور انکے چکارے کے عاشق ہین لہذا انکے لیئے (بن کے راؤ بکٹ کے رانا) راؤ کا خطاب ازبس موزون ہے۔

صادق علی خان تان آستائی یار جنگ

صادق علی خان قوال بھی لکھنؤ مین اپنے فن کے بادشاہ ہین۔خیال ایسا کم ہوگا۔انکو کسی ایسی ریاست مین بھیجدیجیے جہان ازکل خطاب ملتے ہون۔وہان تان آستائی یار جنگ کا خطاب کھٹ سے ملجاے گا ذہر تیتے ہوتی تو بلبیت نواز جنگ یا وہرہیت باز جنگ بن جاتے۔

راقم

اکثا نمبر ون نواز جنگ

نیچرل شاعری

کل جدید لذیذ

اودھ پنچ نمبر گذشتہ مین ایک نظم بعنوان "دو شیزہ لڑکی"

تصدیق کرنے کو جی چاہتا ہے پروائی سے چوٹ اُبھرتی ہے اس دکنی ہوا سے نہین معلوم کس کس مین اُبھار پیدا ہوا - ذکر جوانی و پیری سُناکر کون کون مزے نہین لیتا -

واہ رے مسٹر اطرفہ بجون مفرح تمنے طیار کی - واللہ اس دو پیر ڈھلنے پر بہی وہ کام روپ کا منتر ہوگا کہ مُردہ دل تک پیری لیکر جوبن اُٹھے چاہے تھلا سے واسطے کچھ ہی ہو مگر یار لوگ تو مضمون مین کرا س ... ہونگا سے خمار کے چند لمحے اک کیفیت کے ساتھ تو کٹین گے -

پہلے مضمون مین مسٹر انوار لی کی تقریر مین نے لکہی تہی اب بقیہ سُنیئے اور ذرا کان کھڑے کرکے سُنیئے -

یعنے مسٹر موصوف نے ثابت کرنا چاہا کہ اس رسالے کے شروع کی علت غائی وزارت موجودہ کا انہدام ہے دو سال قبل یہ رسالہ نکلا تھا کیونکہ صفحہ ۳ مین ہے -

" ۱۰ سال ہوئے یہ مختصر مکان مین رہتی تھین - مین تو ال کی بدولت سب سے بڑھکر بولی بول سکتا تھا - ۱۸۸۰ء مین جماعت متفقہ (ذرا اس جماعت پر غور کیجیئے گا) قائم ہوئی - اور مین اوسمین روپیہ خرچ کرنے وا شریک قرار پایا - اور باقی رفیع الدین - یوسف الزمان اور محمد اکبر شریک تہے (انکے کام کی تصریح نہین) ہم سب شیرین ادا گرٹ روڈ کو - کیونکہ وہ اوس زمانے مین شیرین ادا ہی تہی - رکہتے تہے - اس زندہ وینس[۱] کی درگاہ کی نذر نیاز (بلکہ چیز ہادے) مین ہم کو بہت کچھ خرچ کرنا پڑتا تھا ہم مین سے تین شخص ڈگری (بی اے) کے امتحان مین ناکام رہے - (آخر کہان کہان کامیاب ہوتے) اور اس سے ہمارے یاران طریقت کی حالت پر کم وبیش اثر پڑا - اور بعد چندے وہ دلفریب موہنی ہمکو بلکہ ہم اوسکو اجیرن ہوگئے - (افسوس دل گرا ہے مین) اور وہ ہم سے قطع تعلق کرکے اپنے الطاف وکرم اور دنیر مبذول کرنے لگین -

ہمارے بعد میر شجاعت علی کے پاس رہین جو اب ریاست نظام مین ملازم ہین (یہ صاحب اک زمانے مین یورپین نہ سہی یوریشین کے ہمرنگ ضرور تہے) انکے بعد بہتون کے پاس رہین جنکے نام بخیال بدنامی ہم لکہنا نہین چاہتے ہین اسکو پڑھکر مسٹر انوار لی نے اون لوگون کا ذکر کیا جنکے نام اوپر آئے ہین کہ وہ کون کون اور کہان ہین -

اسکے بعد پہر رسالے کا حصہ پڑہا جاتا ہے جسکا ترجمہ ہے " مجھے تعجب ہے کہ ایسے جلیل القدر حضرات جیسے مولوی سید حسین بلگرامی

نواب سرور جنگ اتالیق حضور اور دیگر کم درجے کے عہدہ دار جو اس بدنام عورت کے حالات ماضیہ سے یا تو آگاہ ہین یا اوسکے تخفی الحفاظ سے حظ حاصل کر چکے ہین - موجود ہون اور اس کسبی کی بیحیائی کی کہلائے خوانہ ملامت نہ کرین - (جی یہ پیٹے مین پاؤن آپ ہی کو مبارک رہے)

اسکے بعد بیان کیا کہ شجاعت علی اور سید حسین صاحب بلگرامی ہر قسم کے تعلق سے صاف انکار کرتے ہین -

(ہان صاحب ! اقرار کیسا ؟) مسٹر مہدی حسن عقد کے زمانے مین مِس ... لڑکی اک یورپین کپتان ڈانلی کی بیٹی تھین - ۱۸۸۲ء مین وہ اپنے والد بزرگوار کے ساتھ رہتی تھین مسٹر مہدی حسن کو اونسے عشق ہوا مگر اونکے والد نے عقد نامنظور کیا (اوسوقت منظوری کی کون بات تہی) پہر باپ بیٹی کو لیکر پنجاب کو تشریف لیگئے - اور ۱۸۸۳ء مین ملک عدم کو سدہارے (بلی کے بھاگون چھینکا ٹوٹا) جب نواب مہدی حسن سے خط کتابت شروع ہوئی - اوس زمانے مین یہ عسرت مین تھین اسوجہ سے مسز الوانس کے ہان رہتی تھین -

(یہ میم صاحب مینی تال کے اسکول مین انکی اُستانی رہ چکی تھین غالباً اسیوجہ سے اونکے شریک حال تھین) اوسی زمانے مین عقد قرار پایا تھا مسٹر الوانس اونکو اپنے ہمراہ لکھنؤ لے آئے - نکاح حسب شرع محمدی ہوا - الغرض

نزدیک آئے دور وہ رنج وتعب ہوا
چپٹ سنگنی پیٹہ بیاہ سُنا تھا سو اب ہوا

(باقی آئندہ) راقم - آپکا اسپشل -

دوشیزگی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ نظم ۸ - ستمبر ۱۸۹۲ء کے پرچے مین شائع ہوئی تہی - اسکی نسبت ایک صاحب سید محمد احمد رضوی اپنے خیالات اسطرح ظاہر کرتے ہین -

" یہ نظم مٹرکل ورشن ہے میدن ہڈ کی ہے - اسکے مترجم نے اسٹوڈنٹ میگزین سے لیا ہے - حضرت بعض شعر کا ترجمہ بے کم وکاست نظم ہوگیا ہے - بامحاورہ نثر مین اس پوئٹری کا ترجمہ دشوار تھا نہ کہ نظم مین جسکی بندش بہت پیاری ہے مین مترجم صاحب کو اونکی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہون اور انگریزی خوان دوستون کو یہ ناچیز صلاح کہ اگر اونکو ایشیائی پوئٹری کا مذاق ہے ... زبان اور ملک کے خیالات کو بہت بڑے فائدہ کی اُمید ہے - مترجم صاحب نے لفظی ترجمہ کی دقت کیون اوٹھائی - اوس کا سنس (مطلب) کیون نہ موزون کردیا - بہرحال مجھے اودہ پر رشک آتا ہے کہ اوسمین ایسے ایسے قابل طباع اور ذہین لوگ ہین "

[۱] وینس حسن کی دیبی اور عشق کی مان کا نام ہے - یہ کف دریا سے پیدا - دلکش کی بردہ - مریخ کی آشنا تہی - اور ایک خوبصورت گبہرو اڈونس پر مرتی تہی -

پھر دیا یار کہ خواہد برد غبار مرا
ہنوز شعبدہ بازی آسمان باقی است

یہ لوگ آسمان کو کیون برا کہتے ہین ؟ کیون شکایت کرتے ہین ؟ شرعاً ایسی شکایتون کو تشبیہ بہ شرک بتاتا ہے کیونکہ آسمان خالق خیر و شر نہین۔ عقلی طور پر بھی اگر غور کیجیے تو آسمان انسان کے پیمانہ تقدیر کا کفیل کیونکر ہو سکتا ہے یہ سب تو گھر کی چکی بطریق اولی میری قسمت پر حکومت رکھتی ہے۔ اور جا ماسپ جی کمپنی کا فلاور مل (آٹے کی کل) زیادہ حاکم قسمت خلائق ہے۔ فلسفہ موجودہ کے مدعیان دانش کا مضمون یہ ہے کہ آسمان کوئی چیز نہین ہے۔ مگر خیر اگر مین ان کے قول کو گ..... شتر بھی سمجھون تو بھی اسقدر ضرور کہونگا کہ بخت پر اگر حکومت ہے تو شاید ستارون کو کچھ ہے۔ آسمان کیا ؟ آسمان کو کیون لوگ کوستے ہین ؟ یہ ساری باتین اپنے دل مین سوچ ہی رہا تھا کہ دور سے کان مین آواز آئی کہ پھر دیا یار کہ خواہد برد غبار مرا + ہنوز شعبدہ بازی آسمان باقی است +

اس آواز کے سنتے ہی میرا سارا خیال کافور ہو گیا اور عالم کی صورت نظرون کے آگے پھر گئی۔ بے اختیار کھڑا ہو گیا اور زرافہ کی طرح گردن بڑھا کر ہر طرف دیکھنے لگا کہ الٰہی یہ آواز کدھر سے آئی۔ مین عالم محویت مین چارون طرف تاک ہی رہا تھا کہ سر پر ایک اس زور کا چانٹا پڑا کہ کھوپڑی بھنا گئی۔ آنکھون کے آگے تارے چھٹک گئے۔ بلکہ تلیون مین۔ ارے توبہ۔ تلوون مین پیشاب نکل گیا۔ اور مین چکر کھا کر گر پڑا۔ گرتے ہی بیہوش۔ خدا جانے۔ کئی روز۔ کئی ہفتے۔ کئی مہینے۔ کئی سال بیہوش رہا۔ آخر جب ہوش آیا اور آنکھ کھلی تو دیکھتا کیا ہون کہ سر پر ڈاکیا کھڑا ہے۔ اسنے جو مجھے آہستہ آہستہ اٹھ بیٹھتے دیکھا تو تھیلے سے فوراً ایک خط نکال میرے منہ پر مارا ایسا بھاگا کہ گویا اوسکے پیچھے باولا کتا لگا ہو۔ شکر ہے کہ وہ خط میری ناک پر پڑا اگر آنکھون پر پڑ جاتا تو ساری عمر حافظ جی کہلاتا۔ پھر معلوم ہوا کہ ڈاکیا یہ سمجھا تھا کہ مین لت رہا ہون۔ سراسیمگی کے ساتھ میرا آنکھ کھولنا اور آہستہ آہستہ سنبھلنا دیکھ کر وہ تو خط پھینک کر بھاگا۔ مگر مین ناک پکڑے ہوئے خط کی طرف تاکتے رہ گیا۔ تھوڑی دیر مین جب نفیر آیا۔ کوئین سے تازہ پانی لایا۔ مین نے منہ ہاتھ دھوئے۔ اور آپ سے کیا پردہ ہے رات کی بچی ہوئی وہ تھوڑی سی پی لی تب تو ایسی تیح ہو... اور معلوم ہوا کہ ڈاکیا خط دے گیا ہے۔ مین دن گھنٹے بیہوش رہا تھا۔ اور اب ناک [illegible] درد نہین ہے۔ خیر آخیرا خط کو جو کھولا تو عالم کا خط نکلا۔ پہلے تو مین سنے یہی تصور کیا کہ خلاف اپنی عادت کے عین بیخبری اور بےنشانی مین اوسکا جنون جوش مین آیا۔ خط لکھ دیا۔ اس خط مین کچھ ہے وہ نہین۔ مگر تھا خط بہت لمبا چوڑا اور مین اوسکے خط کو خصوصاً جب کبھی آتا ہے تو۔ بعد حمد خدا و صلوات بر مصطفے سے لیکر۔ تت بالخیر تک حرف حرف نکتہ نکتہ چاٹ جایا کرتا ہون۔ لا حول ولا۔ پڑھ جایا کرتا ہون لہذا دوبارہ محنت کیون کرون ابھی چلئے پڑھ ندون کہ اور سننے والے بھی سن لین۔

و ہو ہذا

میری جان ! مین ابھی تک زندہ ہون اور الحمد للہ ہاتھ۔ پاؤن۔ آنکھ۔ کان وغیرہ وغیرہ سب بدستور کام دے رہے ہین۔ صرف بعض اندام البتہ بعض وجوہات سے بیکار ہین۔ وجہ بھی جب تم میرا خط کل پڑھ چکوگے خود بخود سمجھ جاؤگے۔ تم تو مجھے خاک شدہ۔ اور خاکستر چنان بخور دکہ زو استخوان نماند۔ والون مین سمجھتے ہوگے۔ مگر نہین موت نے ابھی تک مجھے قابل خطاب نہین جانا ہے۔ مگر فلک تفرقہ انداز بدستور درپے ایذا ہے۔ مدت سے افریقہ مین پڑا ہون۔ چون کہ میرا یہ بیان مجہول رہا ہے اسلیے پورا شرح وار حال سنو۔ سنہ ۱۹۱۰ء کے کسی مہینے مین مجھے خبر ملی کہ تجھے افریقہ جانا پڑے گا۔ اس خبر کے سنتے ہی ہزارون خیال ذہن مین گذرنے لگے کبھی سوچا کہ مصر جانا پڑے گا۔ کبھی سوچا کہ نہین سوڈان بھیجتے ہین۔ کبھی یہ خیال ہوا کہ ابی سینیا روانہ کرتے ہین۔ کبھی کبھی یہ بھی خدشہ ذہن مین گذرتا تھا کہ کہین یہ امر کلی بصری کرنے والون کا شعبدہ نہو۔ اسی دھوکے مین جہاز پر چڑھا دین اور سیدھا سیدھا مرغدار [illegible] ی شمس [illegible] مین جا اتارین کہ لو یہ مٹی کھود۔ مگر جب اپنی مردنی صورت کو اور خط پر شملہ کے ڈاکخانہ کی مہر کو دیکھتا تھا تو یہ خیال جاتے رہتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ اول جون کو بمبئی سے جہاز پر سوار ہوا۔ آجتک تو ہر دوست آشنا کے سوال کا جواب یہی تھا کہ افریقہ جاتا ہون بھئی افریقہ۔ اگر کسی نے یہ پوچھا کہ افریقہ تو جاتے ہو مگر کس ملک مین ؟ تو الو کی طرح منہ تکتا رہ گیا۔ اور جو جواب بھی دیا تو یہ کہ خدا جانے کیونکہ واقعی خبر نہ تھی کہ کہان جاتے ہین۔ ایک فوجی کپتان صاحب جنکا نام کپتان گمویر تھا اور تھوڑے سے سکھ پایونیر کے اور کچھ جوان حیدر آباد کنٹنجنٹ کے ساتھ تھے۔ مگر ادگورہ الی کا لا کسی کو خبر تھی کہ کہان جاتے ہین۔ سب کا جواب یہی تھا کہ افریقہ جاتے ہین بھئی افریقہ۔ ہان اب جہاز پر چڑھنے کے بعد جب جہاز بندر بمبئی سے روانہ ہوا تو معلوم ہوا کہ زنگبار جاتے ہین۔ خیر یہی غنیمت ہے کہ ایک معین جگہ تو معلوم ہوئی۔ مگر یہ کسی کو خبر نہین کہ کیون۔ اور کس مطلب سے۔ سوچ درد سر بہت۔ مختصر کنم قصہ + اٹھارہ دن کے بعد جہاز جزیرہ زنگبار کے کنارے آ لگا۔ جہاز کا نام "راجپوتانہ" تھا اور یہ برٹش انڈیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی کے جہازون مین سے ایک بڑا پرانا جہاز تھا۔ جون کا مہینہ ابتدائے موسم باران۔ علاوہ اسکے طغیانی دریا موجہا سے فلک پر۔ جہاز کا سیستون کی چال چلنا۔ ان باتون کو وہی خوب سمجھتا ہے جو ان سے بحقر سے واقف ہے۔ یا میرے اور ان ملاح۔ تم میری جان گرفتار ہند و ستان

طفل بمکتب نمیرود ولے برندش

چین ۔ "میں روس سے کیوں بھڑنے لگا ۔"

دوست ۔ "تمہارا ہی تو بہت نقصان ہے چلو تو سہی ۔"

ہوئے ہیں ان سے تو کس لئے آپ میں اسکو سیدھا تیج سے پاس
بھیجتا ہوں وہ مناسب نذر گوش و دیگے

حیرت - یہ معلوم ہوا کہ وہ کرتی بتا جو سے بہر دیا کہ خواہ بیر دیا
اُسکو بڑا تھا - وہ آمادہ تھی لیکن پاؤن کے کسے نیچے دھول پڑی تھی -
بہت ساتھ انتخاب کبھی طرف ہوا

والسلام
بہن برا نام سید بھائی بیوروشو

پنچ - آہستہ کان میں شیطان !

سناٹا

سنتے تھے تو ہمیشہ وقت ولم کل دو برد	مصرع ثانی میں جو دو کہ اُڑ جائے دو بد
ہم فلت کہیں ہے بھی معلوم لکن میں بی	چند روز دن سے لکھنو کال زدہ رد

حضرت پنچ - آپ لکھنو صاحب بھی بڑے حضرت ہیں تمام دنیا کی
پنچایتوں میں آپ ضرور دخل در معقولات کریں - ہم فلت کے مقدمے
میں ذرا مرہ داریاں جو سنیں منہ میں پانی بھر آیا اس مرشنے پر ضعیت داری
ہو رہی تھی ذرا بسلا پوچھو تو بہی تنکو جوک کی پچھیا پیوں کے آئے
دن کے مقدمات کیا کم تھے جو ادھر دال ٹپک پڑی - چالیے تو آپ
انتہا کے ہیں جنیں سنا - نچا دیا - باہیں ہاتھ کا کام ہے - دو چار بیسے پر
کی اوڑھا ہیں اور مقدمہ اوچک سے بھاگنے - یہاں سناٹا ہو گیا -
آپ جنیں اوڑھا رہے ہیں وہ ہم منہ دیکھتے رہ گئے - کیا کہوں کیا قصہ
آدا ہے جی تو چاہتا ہے حضرت کے نام بھی ایک رسالہ شایع ہو جائے
بادشاہ باغ اور کپور تھلہ کا تھا کہ اوڑھے تو ذرا آسے دال کا بھاؤ
معلوم ہو - اب بتائیے ہم کریں تو کیا کریں - مقامی اخبار نے ضمیمہ کر نکل
مرویا - خبروں پر حقہ حالت عاجز ہوگی جسکو دیکھو شمال کی طرف
گردن اوبھار و ٹیار کے ہم قلت کا چاند دیکھ رہا ہے - دو چار کوس کا
معاملہ نہیں - جو دہ سویل سے خبر بھی آ رہی تو پہیوں تہ تک لگی ہوئی -
یا پاسل برسات میں بھیگے پہنچے - یہاں تک سے قدیر سے بر اطلاعات بھر
ہیں - ۔ دمبر کا ضمیمہ شمشیر دکن جو ورق تھا اسقدر بڑھا کہ حفظ ہو گیا
ہمیں رفیع الدین بیگ اور مولوی سید حسین صاحب عماد الملک کی
شہادات ہیں - اجتماع ضدین اس کا نام ہے کہ اول الذکر دوستی سے
مبرا ہیں پردہ اوٹھا اوٹھا دیتا ہے کہ لو بھائی آخری جھپی پڑی
بعد دیکھ لو - رسائی خوبیوں کا ایک اچھا نمونہ ہے - ایک جگہ ارشاد
ہے - نویسندہ ذمہ کشا کن ہے - یا عتبار کو تہ کیا اچھی پھبتی ہے -
سبب آ ہستہ اور بیٹھ کہ نویسندہ تھوڑا ذرا دیر سے رہیں

پنچ - ہیں شرافت کی باز آدمی معلوم ہوتے ہیں فرماتے ہیں - در حقیقت
حقیقت میں یہ خیال کرتا ہوں کہ آپ اس انعام دینے کے باب میں انتہی
بسر کرتے ہیں بات بہت چھوٹی سی ہے اور آپ بہت بڑی رقم دینے کا وعدہ
کرتے ہیں - آپ کے نزدیک بات چھوٹی تھی ہو - حالانکہ تینگا
بلکہ تنگڑا ہو چکا -

اس ضمیمہ میں مسٹر فریدون جی پرائیوٹ سکرٹری - مولوی شیخ نجابت حسین
بھکوی - مولوی ذکی علی خان صاحب کاکوروی - اور عبداللہ کرشمیمی
کے شہادتی اظہار ہیں مخاطب مدعی مگر مزہ دار سوالات ہیں غیب پی
خبر ہیں - اعظم راز نے وہ زور باندھا کہ زمین آسمان بھی رازی راز
ہو گیا جو بات ہے راز ہے - ہم فلت راز - نکاح راز - لندن راز - ملاقات
راز چھپی راز - کارروائی راز - تحقیقات راز - حالانکہ اس راز نے وہ
بھانڈا پھوڑا کہ بہرے بھی حرف حرف کے مولانا حافظ بنے بیٹھے ہیں سہ

نہاں کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا

انہیں اتنا سر بستہ کی بدولت اظہارات پر جرحی سوالات دوشنبہ
تک ملتوی کیے گئے تھے - دوشنبہ آ نے بھی پایا کہ لکھنو کی نظر لگ گئی
کمیشن بھاگی ہوئی وہاں جا دھمکی - آپ لوگ گنج میں بیٹھے ہیں - لکھنو کی
خوشنویسیوں نے وہ ادا ہے - ہل جزاء الاحسان الا الاحسان پر اگر
عمل ہو تو سبکو بس کچھ اُرجن لفظوں کھینچ مارے - بیاد آبریفات
یاد ہ پیارا -

یہاں اب تو غل ہے تو یہ کہ نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب نے
استعفا دیدیا - خبر پر خبر ٹوٹی پڑتی ہے کہ ضرور دیدیا مگر سبب کیا - یہ سبکو
نہیں معلوم - بدگمان لوگوں کا جی چاہتا ہے منہ نوچ لوں - جب جو سوجھتی ہے
اوندھی ہی سوجھتی ہے - ہمیں بھی تخمین نکالتے ہیں کہ لندن کے سفر
اور یورپ میں سیندی کے ساتھ شادی میں صاحبزادے کی وجہ سے اخراجات
بڑے زیادہ او رہو گئی زیر باری کوئی تدبیریں نہ پڑی تو استعفا دیدیا
کہ پہلے کی طرح ابکی بھی مع اضافہ چند صدی نامنظور ہوگا - اس امیج
کے قربان - نواب صاحب موصوف ایسے خیالات کرتے تو آجتک کتنا ہی
اضافہ ہو گیا ہوتا - مگر حقیقت میں استعفا دیدیا ہے تو کوئی گہری مصلحت
یا وجہ ہوگی ورنہ خدا کے واسطے اپنا گھر آرا دہ بھی کسی میں ترترا تا ہوا کوئی
چھوڑتا ہے - ہم فلت کے مقدمے نے لکھنو جانے کے واسطے اس نئے مقدمہ
کو اپنا منصرم مقرر کر دیا ہے تاکہ جبتک خود سلامتی سے واپس نہ آئیں -
جو عدیں پیشیدہ دکھائی ہے منہ نہ دکھائیں - لوگ اوکتا نہ جائیں اسی سے
کانپ رہے دل تو کسی طرح بہلے - دکن سے لیے - ۶ تھم گئے دست تو
بخار آیا - سمجھا جاے -

خدا انکو سمجھے گھر سے بیٹھے بٹھائے بھلے آدمی نے ایک شوشہ چھوڑ دیا - عدنیات -

اودلتا ہے یہ اسطرح کی ہیگی ہر قلب میں دل — نظر آتے ہیں لاکھون سرو سکے یکے نظر آتے نہین
وزن میں جوش گردون ملی کہ بالکل گرتا ہے — عجب انگلیسیون کے ناک وشی سے بہاد نہین
انا لیلی کی آتی ہے صدا اللہ رے قدرت — بیان مجنون کا کرتے ہیں ہم خود امید وار نہین
نچشمے گرد ون سرکوبی و عدہ مسکی کہ ہم — نہین حکمت سے خالی اپنا چرچا دلانا کا دو نہین
نمک ہے خمت تمہارے قصر سے عقا کو جگر — آتا ہے خیر خاتم ہر بیان کہی آتش زدہ نہین
تماشا کا وہ عالم بلبلت سے بازی طفلان — برائے عید قربان کسمہ مین نوٹ آتی بار دہ نہین
کسی کی شہسواری دیکھکر دل شکستہ ہوتا — نکسے ابھی ایک سینہ کاوے ترازو نہین
دیر پسی نکالنے غنچہ مضمون کے گلدستے — اوڑھنی ہین آتشے گشتان کیا کیا تنکے رو نہین
طارمی منیلہ مسکے انڈا کے ہوش گرد و نہیں — پڑتے ہین اثر در ہیت کیا کب تشنہ فنا زدہ نہین
عجیب آ انقلاب دہر تیری غم سازی کے — کہیں تہا ہے تو دلی ہی ہین کہین شوری زدہ نہین
بیان ہو ہو پیچ ہستے اے تعقیب تیا بی — آگ میں ناری کی کھیج خیرت سازی نہین
نرالی شاعری ہے طرفہ بندش ہستے مضمون — بیہا تو ہیچ حال صاحب ہی ہین پاکچھ کا زدہ نہین

راقم
شش نٹر کا پڑوسی

رباعیان

جناب پنچ —
عباس صفوی اور جلال الدین آسعدی رقابت - شعرائے ایران کی سخن وریان اور فیضی کی لاجواب شوخیان سب ہمارے پانی بھیجدی گئین - اب دور مجنون گذشت و نوبت ماست - مین نے چند ٹکھوری رباعیان موسمی رنگ مین لکھی ہین - آپ بھی ملاحظہ فرمایئے —

رباعی

از گھمسر کی ہے تماشا بند رنازد — اور اپنی حماقتون سے پھر نازد
انگلش ہے تفاق ہند ہے زرنازد — اکو ٹیل بطفیل پیر شیپر نازد

دیگر بہ تبدیل ردیف

از ترکی کلاہ سرخ رنگ گہ سر نالد — گردان زخراش سخت کالر نالد
از کوٹ چو دوشش و سینہ زبر نالد — پتلون کسی ہوئی سے ہوتر نالد

دیگر

از پارٹی ہاد کن کا کشور نالد — و ز نالشس بے بہا سے سسٹر نالد
قیصر چو زبم قلت سرا سرنالد — از بیم وفا شعار شوہر نالد

دیگر ردیف اول

نیا تو بیاج کھا کے کشتہ نازد — آزاد ہمیشہ اپنی ضد پر نازد
نادل پہ کوئی کری بہ لکچر نازد — اردو کی زبان پہ پنچ اوپر نازد

راقم — ظریفی

لے ذرا تعقیب ہو گئی ہے معاف فرمایئے گا -

لوکل

.ی سرور ی صاحب نے پیش خیمہ جا با - مگر فصلی عوارض نے ابھی تک اپنا دورہ نہین ختم کیا تپ - لرزہ - نزلہ - ہیضہ وغیرہ سب روسی جاسوسون کی طرح سر حد صحت پر بکر کود مچائے ہوئے ہین - دیکھیے کب یہ قیم سر او خلقت عارضون سے بے خطر ہوتی ہے -

آج کل دکھن کن بلا یعنی مقدمہ فتنہ و از جنگ یہان نازل ہے - ہمارے شوقین چیوڑے کے میان لکھنؤ کی یہ خطا ہے کہ نواب صاحب موصوف اور آپ کی لیڈی صاحبہ گزشتہ ڈوڈانل کا وہ ظالم یادگار زمانہ عشق و محبت جسکی نسبت میر حسن کہ گئے ہین ؎

وہ چیلے پہل دل لگانا غضب
نئی بات کا لطف پانا غضب

حسن اتفاق سے یہین گزرا تھا - بعد بتیس سال کہ گواہی شہادت کے جھگڑے مقدمے کو یہان تک اوٹھا لائے - مدعی علیہ کی طرف سے مشہور و معروف مسٹر نارٹن ہی آج ہی کل یہین آتے ہین - ادہر سے ہی مسٹر جکسن اور دیگر کار گزار وکیل کیے گئے ہین - نواب صاحب اور لیڈی صاحبہ کے دوست آشناؤن آگاہی و واقفیت رکھنے والون مین شب و روز زمانہ گزشتہ کے چرچے ہتے ہین مقدمے کا انجام جس کل جا ہے بیٹھے مگر چند روز کے واسطے چہل پہل تو خوب ہوگئی -

کرنل نیوبری صاحب ڈسٹرکٹ جج لکھنؤ نے بعارضہ سرسام انتقال کیا - آپ عرصہ دراز سے لکھنؤ مین حاکم تھے - پہلے ڈپٹی مجسٹری دھوم دھام عدل و انصاف سے کرتے رہے اوسکے بعد جج ہوئے اخلاق - انصاف - رحمدلی شفقت مہربانی - ان تمام صفات نے آپ کو ہر دلعزیز بنا دیا تھا - ایسے حاکمون کے اٹھ جانے سے خلق اللہ کو کمال نقصان پہونچتا ہے - اگر آیندہ یہی طریقہ رہا تو ہم سمجھتے ہین لکھنؤ کو بڑا سیر کائی ہونا پڑیگا - لہذا حکام کو چاہیے ایسی جلدی نہ کیا کرین - اور اگر ایسی ہی ضرورت دیکھیین تو تنگ دل اور بد مزاج تند خو حکام کے خشونت وغیرہ صرف فرمایا کرین - کہ اونکے اوٹھ جانے سے بجاے رنج کے ہکو فی الجملہ مسرت ہوا کرے -

اطلاع

چونکہ ہمارے اسپیشل رپورٹر دکن کا مضمون دیر کو آیا اسوجہ سے اسدفعہ درج نہو سکا - آیندہ مشرح و مطول خط درج صحیفہ ہوگا ؛

دکن کا انقلاب

کیفیتیں ان کی ہیں نقشہ انقلاب کی
نوبت گئی سے نوبت آئی ہر نواب کی

نواب جی - ذرا جلد او دھر ہاتھ بڑھائیے دیکھیے کیسی گرما گرم ابھی ابھی کڑاہی کی نکلی ہوئی تھالی میں دوشتی ہولی تیری ہے مگر چٹپٹا بنا ہی کی دوکان کی [illegible]

نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب کا استعفا منظور ہوگیا - حضور نے منظور فرما لیا اگر جھوٹ سے تو جھوٹون کا سر کہتے ہین سات سو ماہواری وظیفہ یا پنشن کی بھی تجویز ہوگئی اور اونکی جگہہ پر مسٹر ڈنلاپ اسسٹنٹ جنرل مال مقرر ہونگے یا نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی صوبہ دار مجبولی ذریعہ استعفا کھلی بازون سے خدا بچائے عجیب و غریب بیان کیجاتی ہی ایک تو یہ کہ صاحب رزیڈنٹ جو چاہتے ہین حضور سے چپکے کہہ دیتے ہین اور وہ مان لیتے ہین نہ وزارت کا توسط نہ معتمدی کا ذریعہ ایک ہی زبان اور ایک ہی کان سے فیصلہ ہو جاتا ہے پھر ہم کس کام کے ہین تو یہ برج لوٹ سیل کا گولہ جو آسمان کو ہلائے دیتا ہے نہین سہا جاتا ہم مرمر کے کام کرین لہو پسینا ایک کردین سیرون روغن یا دام بادام تالوین کھپ جائے دن رات پلی پیٹے [illegible] جائے اور پھر ہمین کانون کان خبر نہین لمدے انیار ہی لڑا یا کرین واہ - اچھی قدردانی ہے کہ مکی خور ند حریفان و من نظارہ کنم -

دوسری وجہ یہ کہ مولوی صاحب اب اپنی آخری عمر انکی خدمات مین صرف فرمائینگے قومی ہمدردی اور اسلامی فلاح مین دلسوزی دماغ پاشی عرقریزی کرینگے - دنیا کے بہت پاپڑ بیلے اب عاقبت کا کچھ سامان تیار کرنا ہے - اللہ سے لو لگائینگے مگر رہبانیت یا صومعہ نشینی سے نہین بلکہ دماغی مجنون اور قلم و زبان کی تیغ و سپر سے یہ معرکے سر کیے جائینگے - علیگڈہ سے زیادہ مناسب مقام کون ہے وہین -

بیٹھ رہیے کہین رہبان کلیسا ہو کر

بات تو ٹھکانے کی ہے ہر چند ملکی خدمت یون بھی کر ہی رہے تھے مگر صرف ایک حصہ اوس سے متمتع اور مستفیض تھا اور اسکی اجرت یا معاوضہ پاتے تھے اب بڑے فیضرسان خلائق ہو جاینگے - سات سو کا وظیفہ دال روٹی کے لیے کافی ہے گھر کا کھائینگے اور دون کو نفع پہونچائینگے - ہزار غنیمت لاکھ بلکہ کرور غنیمت ہے - ایسے نیک بندے اللہ کے ہوتے کہان ہین -

سوجھی ہے تو نواب محسن الملک کو اور کیا ہی برجستہ سوجھی ہے - مانتا ہون اوستاد کیا بات نکالی ہے یعنے اپنی کوٹھی کا ایک کمرہ بند کر لیا ہے - کتابون کا انبار آگے پیچھے ادہر ادہر لگا ہوا ہے - کسی سے ملاقات نہین - میل جول نہین - کوئی ایسا ہی سر زدہ پہونچ گیا تو ارشاد ہوتا ہے بھائی مجھے اب ان بکھیڑون جھگڑون سے سروکار نہین - مین بیٹھ رہا - داڑھی سفید ہوگئی - گور مین پاؤن لٹکائے بیٹھا ہون - قبر کہتی ہے آ - گھر کہتا ہے جا - آپ مجھے اپنی عاقبت کی پڑی ہے - سارے گناہون کا کفارہ دیلے - لگے ہاتھون تفسیر احمدی یعنے سید صاحب کی قرآن پر جو نامہربانیان اور بیہودیات نہایات سرائیان ہوئی ہین اوسکی تردید لکھ رہا ہون - او ہو ہو کیا کہنے میرے شیر کے - واللہ کھلاڑی ہو تو ایسا او پلٹا کس سے تو یون سے

کی مرے قتل کے بعد اوسنے جفا سے توبہ
ہاے اوس زود پشیمان کا پشیمان ہونا

ہم فلک سے عرض نہ استعفے کی پروا - دنیا مین جو چاہے ہو جاے - ہمین خبر نہین - اللہ بس - باقی ہوس سے

وہ نادان آنجان بھولے ہین ایسے
کہ سب شیوہ دشمنی جانتے ہین +

راقم
منطقہ حارہ

بدحواسی

ہم ہین پھر ہم ہان جی ہم دس بار ہم سو بار ہم
گھر مین ہم باہر بھی ہم ہم والان ہم دیوار ہم

یا اللہ میرے قلم مین اتنی قوت دیدے کہ ایک منٹ مین دس کرور مرتبہ ہم ہم ہم لکھ جایا کرون پھر بغیر پوچھے سمجھے - دیکھے بھالے - سوچے سمجھے - مضمون نگار ہو جاؤن اور مانگنے لگون ہم ہم ہم
ہم فلٹ نے وہ معجون فلک سیر یا دماغی پلاستر تیار کیا ہے کہ نواب مفتون جنگ کے ساتھ طرفداران باہوش بھی لگے تاپا ٹوپیان اوڑانے بوکھلاہٹ کی خیر - ۲ - ستمبر کے پرچہ مین وہ انکل پچو ہاتھ بھی دکھلائی ہے کہ ہنسنے والون کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے - حضرت کو دن مین کئی بار ہنسی بھی آتی ہے اور افسوس بھی دونون کا مخرج مرکز - منبع مصدقہ نظام گورنمنٹ ہے جسنے جو الا مکھی کا پہاڑ ہم فلٹ کے لیے کھولدیا ہے - جی ہان نظام گورنمنٹ نے تھرا کو یا جسکو آپ سمجھے ہین - رسالہ شایع کرنے کا ایا کیا تھا پھر وہ کیون شعلون کو دبائے گی گرمیان نہین ہین اور جو اسمین عنایت خدا کی شان ہی سمجھنا چاہیے -

لوگون کو گمان تھا کہ نظام گورنمنٹ ہم فلٹ کے شایع کرنے والے کی تلاش کریگی مگر ایسا نہین ہوا -

باخبر ہون تو ایسے ذرا مہربانی فرماکے مسٹر فریدون جی پرایویٹ سکرٹری کا

ایفاے وعدہ

پنچ - نیشنل کانگریس سے جو وعدے کیے ہین یاد ہین "

گلیڈاسٹن - ہان - ہان - سب دل پر لکھے ہوے ہین "

اظہار۔ تو چاہئے جو نواب فتحنواز جنگ کے گواہ پست ہین۔ پھر فرماتے
تلاش ہوئی یا نہین۔ آگے چل کے ارشاد ہے۔

تلاش مین بڑی غلطی ہوئی تلاش کے عوض تحقیقات کیون کیگئی۔

اے سبحان اللہ تحقیقات کے بغیر تلاش کیونکر ہوتی ہے ذرا اسکو بھی
تشنہ بتا دیجئے۔ ہان تلاش ایک چڑیا ہے جو حضور کی شکارگاہ مین ملتی
ہے بس جاتے ہی چھری مار دینا کافی تھا۔

یہ معاملہ عدالت کے سامنے کیون آیا اسکا سمجھنا آسان نہین۔

آسان تو اسقدر ہے جتنا آپ کا یہ لکھدینا۔ عدالت کے سامنے ملکہ
نہین آیا دے بندش یہ براندشس لایا۔ سوسائٹی سے خارج۔
دعوتون سے خارج۔ ملاقات سے انکار شیک ہینڈ سے نفرت کانو
گوارنگ غائب تھا۔ اسپر سکندر خان کا کرایا ہوا اور اہلیہ فتحی مزید برآن
ہینے بہت سے خط دیکھے ہین کہ فتح نواز جنگ کو ترک کیجائے۔

پیچھے راہ چلتے گواہ موجود لکھنو کے آرتی گواہ تھے ہی۔ یہ درخواستگزار
گواہ بھی نئے نکلے۔ اب خطرات کا ثبوت گواہ صاحب دینگے پر دینگے۔
مرزا سلیمان قدر شاہ اودھ کے بھائی۔ مسٹر نسری مسٹر
وغیرہ وغیرہ اگر مترا کے گواہ ہین تو یہ ہمارے آپکا۔ ان سے بہت مدد
ملیگی۔ ضرور داخل شہادت ہون۔ ہو لگانے کی کسر ہے پھر تو سیدھے
ہی دہرے ہین۔

فتحنواز جنگ کو یہ مقدمہ بمجبوری دائر کرنا پڑا۔

ہان اب راہ پر آئے مگر بڑی دیر مین تو بولے۔ آخر ہوشیار گواہ ہین
کد دتگی بازی۔ مگر مجبوری کے وجوہ اچھو ہوگئے شاید راز ہو۔ انکے
عوض ہمنے اوپر بتا دیے ہین۔

لکھنؤ مین غل اسلیے تھا کہ نظام گورنمنٹ کو خود ہی یہ سرٹیفکیٹ صد اسند ہے

معقول۔ نظام گورنمنٹ سے مراد کیا ہے۔ ہان صرف حضور کی ذات اقدس
اعد دو چار مصاحبین وغیرہ۔ کیونکہ آگے چل کر فرماتے ہین۔

سر آسمان جاہ کی گورنمنٹ کو بدنام کرنے کے واسطے الخ

یہ دو دو گورنمنٹین تو آپ ہی سمجھئے۔ دوسرے کی عقل اس باریک نکتہ کو
نہین پہونچ سکتی۔ مگر نظام گورنمنٹ یعنی اوسقدر محدود جماعت جو
لکھنے والے کی نظرون سے طوالت دینے والی قرار دی گئی ہے اسکا ثبوت
لکھنے والے کے سر ورنہ بظاہر کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ نظام گورنمنٹ
معاملہ کو خواہ مخواہ بڑا بنانے پڑی تھی فتحنواز جنگ پر وہ ایک
عہدہ دار تھے۔ ریاست کے معاملہ تھا بی بی میان کا اور ٹانگ
اوڑا دیتی گورنمنٹ۔ یہ بھی کہدو کہ گورنمنٹ حضور وا سیارے کو تاکید تھی
کہ ہمارے سامنے نکاح ہوا اور قبل نکاح ہماری آنکھون کے سامنے مسٹر
مہدی حسن ہمیشہ شریفانہ روش سے رہے ہین۔ یا دہوائی باتین بناتے ہین

خدا ہی سلیقہ دے۔ مہدی حسن کی مجبورانہ حالت کو خود ہی تسلیم کرلیا ہے
اور مجبوری کو بھی آسان نہین سمجھا جاتا۔ پھر بھی یہ ٹانگ چلی جائیگی۔
"نظام گورنمنٹ نے طول دیا" کسی کے پھٹے مین زبردستی پاؤن دینا
آپ ہی کو مبارک۔

سردار جنگ نے عدالت مین یہ بیان کیا کہ اونکے کاغذات بھی ہز ہائنس
نظام کے پاس ہین۔

ہان۔ ذرا ٹھہریے۔ ہمکو یہ خبر نہین کہ سردار جنگ یہان کوئی امیر نہین
البتہ سرور جنگ بیشک ہین۔ اگر انھین سے مراد ہے تو سلامتی سے آپ
واقعات تصنیف بھی کرتے ہین۔ سرور جنگ نے اسوقت تک کوئی بیان
نہین کیا۔ عدالت مین طلب ہی نہین ہوے۔ نہ اونکا اظہار ہوا۔ نہ
کاغذات مانگے گئے۔ نہ اونکا ذکر تک آیا۔ ہان فتحنواز جنگ نے اپنے
اظہار مین بیان کیا تھا کہ مین سرور جنگ پر بھی نالش کرنا چاہتا تھا مگر
اجازت نہین ملی۔ سرور جنگ کے کاغذات خدا جانے کون سے کاغذات
ہین۔ تصنیف کنندہ جانتا ہوگا۔ یا کوئی خواب دیکھا گیا ہو تو دوسری
بات ہے۔ مسٹر فرید وغنی نے البتہ کہا تھا اون خفیہ تحقیقاتی کاغذات کو
مین جانتا ہون۔ مگر چونکہ یہ راز ہے مین بتا نہین سکتا کہ کہان ہین اور
کیا کاغذات ہین۔ اسیکو بے اکل ذہین نے اچکا ہوگا۔ اس سے بھی
یہ نہین پایا جاتا کہ ہز ہائنس کے پاس وہ کاغذات ہین۔ اگر انھین یادہوائی
خیالات پر حضور کا ذہن غبار آلود بنایا جاتا ہے تو پہلے اپنی آنکھون کا
غبار پاک کرلینا چاہیے کہ کچھ نظر ہی نہین
آتا۔ آگے جو کچھ اسکے متعلق گھسیٹا چلا گیا ہے اوس سے بحث فضول ہے
وہ جانتا ہی نہین دنیا مین ہو کیا رہا ہے سوائے ہم اور پھر ہم ہم کے۔
لکھنو کے بیکارون مین ایک آپ بھی ہین کہ اناپ شناپ آلھا گاتے چلے جاتے ہین
جو برا ہے سراب ہے تالا ہے۔

شیخ حیدر حسین کے نام کے خط کی نہ کہیے اونکے پاس ایسے خطوط ہونا غیر ممکن
نہین۔ داشتہ آید بکار۔

گورنمنٹ سر آسمان جاہ کے بدنام کرنے کے لیے یہ فلٹ شایع ہونا نئی
اوپج ہے بچئے اودھیڑے جاین فتحنواز جنگ کے حملہ ہو اونکی بی بی کی
عصمت پر اور بدنام ہون سر آسمان جاہ۔ مارو گھٹنہ پھوٹے خیر آباد۔
اگر اس سے مقصود یہ ہے کہ سر آسمان جاہ نے ایسے لوگون کو کیون رکھا
کیون اعلیٰ عہدے دیے جنکی معاشرت اسقدر نفرت انگیز ہے تو فتحنواز جنگ
سر آسمانجاہ کی وزارت سے برسون قبل اس ریاست مین
آئے تھے اور سر دقت مین ناظم دیوانی ہوے سالار جنگ ثانی
کے وقت مین ترقی کرتے کرتے چیف جسٹس ہوگئے۔ سر آسمان جاہ نے
ہوم سکرٹری کردیا۔ پھر سر آسمان جاہ کیون بدنام ہونے لگے زمین بھول گیا

فضائی عالم برزخ خیال یار سے یہان
طریق صوفیہ مین وسعت سخن نہین نہ سہی

شب وصال مین ہی کیا بہار بوقلمون
صدائے صلصل بردہن نہین نہ سہی

بہار کیفی ناسوت یہان ہو مست آت
ضیائے ابلق چشم فتن نہین نہ سہی

جلائے اوہن سو وہ آئے جذب مقناطیس
شکست مین اپنی اگر بانکپن نہین نہ سہی

خیال چہرۂ انور بنا ہے پروانہ
ضیائے شمع کی دل مین لگن نہین نہ سہی

سیاہی اپنا نیا لائے نقطۂ تخیل
اگرچہ مشکل ساری محن نہین نہ سہی

صدائے دلکش بلبل و صبا خزان مین ہے
بجائے مرغ خوش الحان ہرن نہین نہ سہی

جو اس خمسہ مین قمری قمرکے نالے مین
سگلے مین طوق پئے زنان نہین نہ سہی

حلول کر گئی شکل عروس صبح
بسیط چادر نہ سہی کفن نہین نہ سہی

محیط دائرہ ہے انتشار تا قیصا
قرار مرکز ملک وطن نہین نہ سہی

راقم — جانی بید پارچ کمپنی برادران

ہمارے اسپیشل رپورٹر

از حیدرآباد دکن

سنا ئے ہین جنوبی پمفلٹ نے تازہ ماجرا
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

نمبر ۴

جناب پنچ بہادر۔ مین نے نواب مہدی حسن بنام مسترا کے مقدمے مین اظہار مستغیث تا داستان شادی سابق کے خط مین لکھے ہین اب اوسکے آگے سے سنیے۔

خلاصہ تقریر مسٹر نورار ٹی یہ تھا کہ تین شخص اس نکاح کے معاملے مین رازدار تھے۔ یہ عقد اعزائے نوابصاحب کو ناگوار تھا۔ مسز مہدی حسن دس سال تک مسلمان رہین اوسکے بعد پھر عیسائی ہو گئین۔

یہان پر برہمن کا شعر یاد آتا ہے۔

مراد ماست بکفر آشنا کہ چندین بار
بہ کعبہ بردم و بازش برہمن آوردم

نکاحنامے پر پانچ آدمیون کی گواہیان ہین ۔ ۔ ۔ ۔
مدعا علیہ کو ثابت کرنا چاہیے کہ نکاح نہین ہوا تھا۔

پمفلٹ مین یہ بھی ذکر ہے کہ لکھنؤ کے لوگ خوب ہی آگاہ ہین۔ وہان تحقیقات کیجائے ۔ سرسالارجنگ ثانی مرحوم پر بھی حملہ ہے۔ کہ اونکے اختیارات کو دیکھکر مہدی حسن نے کرنر و ڈ کے خدمات سے فائدہ اوٹھایا۔ الغرض اسی طرح کے اور بعض امور کا ذکر کیا جو پمفلٹ مین مندرج ہین۔

اسکے بعد باقر حسین رفیع الدین کی نسبت کہا کہ کیننگ کالج کے وہ طالب علم تھے جو امتحان مین فیل ہوئے۔ رفیع الدین ایک طالب علم تھے مگر امتحان کو نہین گئے سید علی بلگرامی البتہ فیل ہوئے تھے ۔ انکی تقریر کے بعد مسٹر نارٹن نے کہا کہ اشاعت کی نسبت ہم جرح ملتوی کرتے ہین پھر مسٹر کارنر۔ ولیم فنشر۔ سی پیرا۔ ساما بخلو۔ وغیرہ کے اظہار رسالہ چھپنے کے متعلق ہوئے جنھون نے مطبع رسالہ کے واقعات بیان کیے اونمین سوا اسکے اور کچھہ نہین کہ یون مترا آئے یون چھپوایا۔ یون پروف دیکھا اغیرہ وغیرہ۔ اسکے بعد ایک تازہ چہل پہل عدالت مین روبکار ہوئی۔ ان چھوٹے چھوٹے تارون کے بعد کسی بڑے ستارے کی آمد کا سا حال معلوم ہوا۔ یعنے مدعی نواب مہدی حسن بنفس نفیس آئے اور حلفیہ یون گل افشان ہوے۔ کہ وہ ۱۸۷۳ء مین پرتاب گڈہ مین تحصیلدار اور ۱۸۸۲ء مین اس گورنمنٹ مین مقرر ہوئے اور اون متعدد عہدون کی تفصیل بیان کی جو اوسوقت سے اب تک آپکو ملتے گئے ۱۸۷۳ء کے آخر مین کرشوود ڈانلی سے ملاقات ہوئی۔ اونکے باپ آنریری آرڈننس محکمہ مین تھے۔ میری دانست مین اوہ انریری کپتان بھی تھے۔ مان کا نام یاد نہین۔ ہان باپ کا نام معلوم ہے۔ سالیون کا نام مسز ایلزا ولی ینگلس ہے۔ سالیون کی تفصیل کے بعد کہا کہ لکھنؤ مین اون سے اور اونکے والد سے ملاقات ہوئی۔ ۱۸۷۴ء مین میری بیوی کی عمر ۱۴ سال تھی عقد کی تجویز مین نے پیش کی تھی اور وہ راضی تھین۔ مگر والد کو انکار تھا۔ پھر عقد کے متعلق بیان کیا کہ آخر ۱۸۷۴ء مین ہوا۔ نکاح حمایت علی عزیز زار تہ وارث تھے عقد سب طریقہ اسلام ہوا تھا میری بی بی ... بیان کیا کہ وہ اوسوقت مسلمان ہو گئین نکاحنامہ لکھا گیا۔ یہان موجود ہے میرے ہاتھہ کا لکھا ہوا ہے۔ جا بجا میری بی بی کے ہاتھہ کی تصحیح ہے۔ الغرض بعد حالات نکاحنامہ گواہان محمد حسین و مرزا مہدی کا حال بیان کیا۔ ہمارا خاندان سنی ہے۔ والد اخباری شیعہ ہوے۔ مین بھی اخباری شیعہ ہون پھر بیان کیا کہ میری بی بی جا بجا میرے ساتھہ رہین۔ اور لوگ میری بی بی سمجھتے رہے۔ اور جابجا دوستون اور اعزا کے زمانہ مین اوسی حیثیت سے جاتی رہین۔ اس بیان مین کچھہ بھی سچائی نہین ہے کہ وہ رنڈی تھین جبتک کہ رسالہ نہین شایع ہوا ہے۔ کبھی اسطرح کا شبہہ بھی مجھے نہین ہوا۔ نو یا دس برس مسلمان رہکر وہ عیسائی معابد مین جانے لگین۔ مسس صاحب کی عمر پچاس سے زیادہ ہے ۱۸۷۳ء سے جب سے مین نے شادی کی ہے کبھی کوئی اشارہ ایسا نہین ہوا کہ یہ رنڈی تھین زمانہ عقد سے وفادار اور محبت کرنے والی بی بی ہین اور ہین۔ نکاح کا رروایون کا ذکر پمفلٹ مین ہے مین نہین شریک ہوئین ✢

(باقی آئندہ)

لوکل

آج کل اس سے بڑہ کر گرما گرم خبر کوئی نہین کہ نواب تہور جنگ کے مقدمے کی شہادتین ہو رہی ہین۔ بارہ نبکی الہ آباد۔ لکھنؤ۔ مین تھوڑی بہت چہل پہل کا سامان مہیا ہے

ہمنے افسوس کے ساتھہ سنا کہ اخبار آزاد بند ہو گیا ہے حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

مزید ار گالپ

ایک ریاست پر کچھ عرصے سے ہندوستان کے مقدمہ باز مقدمہ ساز گروہ کی نظر عنایت پڑی ہوئی ہے۔ چنانچہ ابھی ابھی ایک مقدمہ میں بہت کچھ وکیلوں بیرسٹروں۔ ایڈیٹروں کے نذر ہو چکا ہے۔ اور باوجود ان باتوں کے پوری رسوائی و فضیحتی ہوئی وہ مزید بر آن۔ حال میں ایک مقدمہ چھڑا ہے۔ بڑے بڑے نامی بیرسٹر پیروکار ہیں۔ یہ تو یہ تمام جھگڑوں بکھیڑوں سے معلوم ہوگا کہ آدمیت کس کل بیٹھا ہے۔ سر دست ایک بیرسٹر کی گفتگو بھی ریاست سے تو سن لیجیے۔ دیکھیے کیا مزیدار گالپ ہے۔

ریاست۔ لو اب تو کلیجہ میں ٹھنڈک پڑی۔ ظالموں نے دو گھڑی بھی نچلا نہ بیٹھنے دیا۔ ارے صاحبو۔ یہ تقصیر کیا ہو گیا ہے کہ جب دیکھو اٹھے چلے آتے ہیں۔ آخر یہ فریب مجھ غریب کی جان پر کیوں ہے دیکھو بھی۔ یہ چھیڑ چھاڑ اچھی نہیں۔ روز جلوا رولی بیٹنے سے رہا۔

بیرسٹر۔ ہائیں ہائیں۔ آپ یہ کیا فرماتی ہیں۔ یہ باتیں آپ پر زیب نہیں۔ اپنی عظمت و شان کا خیال کیجیے۔

ر۔ شان گئی چولہے بھاڑ میں۔ روز کی تو تو میں میں جھائیں جھائیں کا دماغ کسے۔ میرا تو ناک میں دم آ گیا۔

ب۔ جھائیں جھائیں کی نہ کہیے۔ یہ تو آپ کے ہاں روز ہی ہوا کرتی تھی سلامتی جان کی کس روز نہیں رہی۔ ہاں یہ کہیے کہ اب تک بالکل اونگر لیس بیقاعدہ ہوتی تھی اب ذرا ضابطے سے ہوتی ہے۔ دعا دیجیے ہم لوگوں نے آ کر ہر ایک بات کا ایک اسلوب تو کر دیا۔

ر۔ واہ رے اسلوب۔ جناب مجھے وہ بیقاعدہ جھک جھک پسند تھی کہ جس کسی کا جوڑ چل گیا بازی لے گیا۔ جو ہارا وہ تھک کے بیٹھ رہا۔ مرغ کی پالی تھی کہ دو دو پالی لڑے اور پھر بالی باہر نہیں کہ ان میں رگڑ دن جھگڑوں میں جانیں لڑا دیں۔ روپیہ ہے کہ دھڑی دھڑی لٹ رہا ہے۔ اور پھر سارے کام ابتر۔ تمام معاملات پریشان۔ کام کرنے کی کسیکو مہلت ہی کہاں۔ آپس ہی میں جوتیوں میں دال بٹ رہی ہے۔

ب۔ یہ آپ کی جہالت ہے۔ آپ تو پرانی لکیر کے فقیر ہیں۔ ذری نئی دنیا کی ہوا کھائیے۔ دیکھیے تو زمانہ کی کیسی ہوا بدل گئی۔ ہر ایک بات کے آئین تیار ہو گئے۔ قاعدے بندھ گئے۔ قانون جاری ہو گئے۔ لڑائی ہو یا ملاپ سب سلیقہ کے ساتھ باقاعدہ ہونا چاہیے۔ آدمی جی بھر کے لڑ تو سکے۔ حوصلہ نکال لے۔

ر۔ بس چلیے بہت باتیں نہ بنائیے سب حال معلوم ہے۔ آپ تو روپیہ کے واسطے مگن ہیں۔ جہاں بیٹھے کھو کھل کر دیا۔ تھیلیاں غائب توڑے ندارد۔

ب۔ آپ بھی ان باتوں کا تذکرہ ہی کیا ہے۔ اور پھر مجھے تو سنیے کہ آپ تجربات سمجھتے نہیں۔ اسمیں آپ ہی کا فائدہ ہے۔ دیکھیے زر۔ زمین۔ زن۔ کو لوگ فساد کی جڑ۔ لڑائی کا گھر بتاتے ہیں۔ ہمارا مادۂ فساد یہی زر ہے جو سبب آپ کے جسم میں ہے۔ ہم اور بھلائی کرتے ہیں کہ خون فاسد آپ کے جسم سے نکال دیتے ہیں۔ دیکھیے۔ خدا نے چاہا تو تھوڑے دنوں میں کیسی صفائی بلکہ صفایا کرتے ہیں کہ آپ بھی یاد کریں۔

ر۔ بس باتوں ہی باتوں میں لوٹ کھاؤ۔ آپ ہمارا علاج کرنے والے کون۔ ہم فساد کرتے ہیں لڑتے ہیں۔ پھر آپ کے کیا۔ آخر آپ ہمارے معاملات میں کیوں ٹانگ اڑتے ہیں

ب۔ اجی کیا ہم آپ سے آپ آتے ہیں۔ آپ ہی کے ہاتھ پاؤں بلاتے ہیں تو آتے ہیں اور دیکھیے آپ ہمیں ناحق ہی بگڑتے ہیں۔ یہ تو سمجھ لیجیے کہ ہم لوگ تو ایسے ہی سرکاروں دربارون کے ہیں۔ ہمیں تو آپ ہی لوگوں کی قدردانیاں پالتی ہیں۔ آخر پھر یہ نہ کریں تو کیا کریں اور کھائیں کہاں سے؟

ر۔ تو کیا مجھی تک ہے۔ اجی بیس چھتے چھینے ہیں تو نہیں ہوئے کہ اس مقدمے میں خدا جانے تکم مبارک میں کتنا داخل کر چکے۔ اب پھر پہونچے۔

ب۔ گئی گذری۔ بھولی بسری بات کا مذکور ہی کیا ہے۔ ایسے کیل تو خدا سلامت رکھے صبح و شام ہوا ہی کرتے ہیں۔ ابھی دیکھیے بیچارا راجپور کیا کچھ ہمیں لوگوں کو دے چکا ہے۔ اور پھر ادھر دیکھیے الور یہ بھی چڑھائی ہے۔ سمجھ لیجیے وہاں ہمارے بھائی بند پہونچے ہیں۔ پھر ہم تو آپ ہی سے آسرا۔ امید رکھتے ہیں۔ آخر ہم بھی کچھ کھایا چاہیں اور آپ خیال کیجیے تو اسمیں بھی آپ ہی کا نام ہے۔

ر۔ سبحان اللہ۔ اپنا گھر لٹا دو۔ اسمیں نام ہے۔ جان سے گذر جاؤ۔ اسمیں نام ہے۔ بدن سے خون چوس لو۔ اسمیں نام ہے۔ ارے تم لوگوں کا دینا تو پاپ میں نہ پن میں۔ سارے زمانہ کی رسوائی و فضیحتی۔ اور فضول روپیہ کا صرف۔

ب۔ بس یہی کہتے ہیں۔ ابھی جہالت باقی ہے۔ بھلا نام کے آگے روپیہ کا کیا خیال۔ روپیہ تو ہاتھ کا میل ہے۔ اور جسے آپ رسوائی سمجھتے ہیں وہ آج کے زمانے میں رسوائی نہیں بڑی نیکنامی ہے۔

ر۔ اجی تم تو بک بک کے دماغ چاٹ گئے۔ اچھا یہ تو کہو آخر ارادے کیا؟

س۔ اپنے دھرم کی تو پوچھتے نہیں۔ تو بتلایئے دیجیے گا کیا۔ دیکھیے
اپکی ناصیہ پیشانی مصحف ہے۔ بشرہ یون ان لال لال۔ اور دونو
حرف سے۔

ر۔ جی ہان۔ کام ہی ایسا آپ قابل انعام کرتے ہین دست و بازو کی
لڑائی ہے تیت ہا۔ او تو پھر۔ اور سچ پوچھیے تو مجھے مرد کا بچہ کیا
یہہ جانین وہ جانین مجھے غرض مجھے مطلب

س۔ جی ہان اس خیال مین ہین مینے کا تیل کانا انھین تو ان سے
اور نکلنا انھین تلوان سے۔ ناک یون نہ کٹی۔ وہ ان پڑی کی
سمجھ لیجیے "راہ پھیر لی ہے"

ر۔ اجی جانے بھی دو سر پھر گیا۔

س۔ واہ کہین بات نہ دیا ہو۔ خالی ٹھاین ٹھاین تضیع اوقات۔
کا معاوضہ تو دیتے جایئے

ر۔ اجی ہان جی ایک تو فضول دماغ خراشی کی۔ اور سیر یا مین وہ کہین
کہ جی سوخت ہو گیا۔ اور پھر معاوضہ! معقول!! مین کیا کہون آج
اگر یہ مقدمہ نہ ہوتا تو لون مرد دو آپ کو بتلاتا +

راقم
نہ گردید مخروم این بار گاہ
چہ ز د سپید و چہ بخت سیاہ

ہندوستانی تیوہار اور یورپین

ہمارے صاحب لوگ ہم ہندوستانیون کے تیوہارون پر بہت ہنسا
کرتے ہین۔ یون تو ظاہر ہے کہ نیو کالا آدمی ہاف سیویلائزڈ (نیم مہذب)
وحشیون کا تیوہار کیا معنے کوئی چیز بھی اچھی ہو گی۔ مگر ہماری مہذب
قومون کو یہ فرض نہین ہے کہ بمصداق اس مثل کے "خود را فضیحت و
دیگران را نصیحت" پر عمل کرین۔ کیون حضرت مین پوچھتا ہون کہ
تیوہار یا ہالیڈے کس موقعہ کو کہتے ہین بیشک جہان تک مین سمجھتا ہون
اوسی موقعہ کو جب لوگ کچھ کھیل کود تماشے وغیرہ سے اپنا دل بہلاوین
وہ بیشک یہی معنے ہالیڈے کے ہین آپ ضرور اپنے تیوہارون میں جشنے۔
خوشی بنایئے پر مہذب طور سے" اب سوال یہ ہے کہ مہذب طریقہ اپنی خوشی
دکھلانے کا کیا ہو سکتا ہے۔ ہمارے ہندوستانیون کے یون تو بہت سے
تیوہار ہین مگر دسہرہ ہندوؤن کا اور محرم مسلمانون کا گویا بڑے بھاری
تیوہارون مین گنا جاتا ہے۔ اب مین پوچھتا ہون کہ ان دونون تیوہارون
مین کون بات ایسی ہے کہ جسے مہذب فرقہ غیر مہذب ٹھہراتا ہے۔ کوئی
چیز ایسی نہین ہے جسمین کہ تستنے نہ ہو جسطرح ہم لوگون مین بہت سے
گنوار ہین جنکو عقل یا شعور کسی کام کے کرنے کا نہین ہے اوسی طرح مہذب
فرقہ مین بھی تو ہین۔ انگلستان یا اور کسی یورپین ملک مین سب ہی
تو مہذب ہین نہین۔ کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے ہین۔ وہان بھی تو بہت
سے ایسے گنوار بھرے ہین۔ اگر ان چند لوگون کی نامہذب حرکات کے
سبب سے تمام پڑھے لکھے مہذب باشندون کو بھی نامہذب کہہ دیا جائے
تو ظاہر ہے کہ غلط ہے۔ اگر یہ قاعدہ (جسکو ہر شخص بشرطیکہ کچھ اوس مین جو
اور یا کانشنس کا کا امید وار نہ ہو قبول کرے گا) انگلستان پر لگایا
جا سکتا ہے تو ہندوستان پر کیون نہ لگایا جائے حضرت ہندوستانیون
کے کام سے چھوٹے کے ہونے کے سبب سے یا اور کسی سبب سے - بالانصاف یہ
حضرات فوراً کہہ اوٹھین گے کہ بیشک جو قاعدہ کہ انگلستان کے باشندون
کے جانچنے کا ہو گا وہی ہندوستان کے باشندون کا بھی۔ وہان تو دو
فرقے یعنے پڑھے لکھے مہذب اور بیہودہ فرقہ کون لائق الزام کام کرتے تو
اوسکے الزام سے مہذب پڑھا لکھا فرقہ چھوڑ دیا جائے اور یہان بیچارے غیر مہذب
بیچارون کے سبب سے (جو کہ سادگی اور سیدھے پن سے ایک ایسا کام
کرتے ہین جسمین کہ کسی کا نقصان نہین اور جسے سخت ہوتا ہے اپنی خوشی
سے غیر مہذب ٹھہرائی ہے) تمام پڑھے مہذب اور لائق لوگ بھی اجڈ
وحشی۔ اور جانور۔ بتائے جاتے ہین۔ کیا اسی کو انصاف کہتے ہین۔ کیا
یورپ مین چور نہین ہوتے۔ بس چند اشخاص اگر چوری کرتے ہین تو آپ
ہم بھی تمام سب کو چور کہین نا۔

ذرا اس بیان کو سنیے اس شہر مین ایک صاحب بہادر ہین جو بیچارے
ہندوستانیون کو (بلا استثنا) غیر مہذب اور بیوقوف سمجھتے ہین۔
یہ ایک ایسا تعصب تھا جو باوجود اسقدر ہندوستان کی بود و باش
اور بیچارے ہندوستانیون کے مہذب اور سادہ کارروائیون کے
دیکھنے سے بھی دور نہین ہوا تھا۔ الغرض مختصر یہ کہ ہمارے صاحب بہادر
ہندوستانیون کو (چاہے پڑھے ہون اور چاہے ان پڑھ) جانورون سے
بدتر سمجھتے تھے۔ ایک دوست ولایت سے ہندوستان دیکھنے کی نیت
سے تشریف لائے وہ انھین کے یہان ٹھہرے۔ انھون نے ہندوستانیون
کی جلد ترقی تہذیب کا حال سنا تھا۔ انھون نے یہی دیکھا تھا
کہ ایک غیر ملک کی تہذیب مین جتنی جلدی ہندوستانیون نے ترقی
کر لی اور کوئی نہ کر سکتا۔ خیر۔ چونکہ وہ بے تعصب اور لبرل تھے ایسے
اونکے یہہ خیالات تھے اور واقعی ان خیالات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صاحب
انصاف پسند تھے۔ خیر اپنے دوست سے ملاقات پر انھون نے ہندوستانیون
کی بابت سوالات کرنا شروع کیے۔ صاحب بہادر نے فرمایا۔ "سچ کہتا ہون
انسے بدتر کوئی نہ ہو گا۔ مہذب ہونے کا دعویٰ کر کر جو اسطرح غیر مہذب
حرکات کرے اوس سے بدتر کون ہے۔ آج کل انکا ایک تیوہار ہے۔ چلو
خیر یہہ دونون مہذب یورپین شام کو
تمھین تماشہ دکھلا

دیو سے چون[1] چون یہ سوا ہو گئی ٭ دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گئی -

(مقدمات کی طوالت اور وکلا کی مسرت)

[1] ایک موٹا کھلونا جو دبانے سے چون چون آواز دیتا ہے

تماشہ دیکھنے شہر کا نکلے۔ محرم کا دن تھا۔ ادھر سے علم وغیرہ سامان لیے جلوس کے ساتھ آ رہے تھے۔ اوس وقت بھیڑ بھڑکے مین ہر شخص اپنے کام مین مشغول تھا اور صاحب بہادر چاہتے تھے کہ سب لوگ میلہ چھوڑ کر ہٹ جائین تاکہ ہماری گاڑی چلی جائے۔ اوس وقت کسی نے بہت خیال نہ کیا۔ دو ایک شریف آدمیون کو آپ نے دو ایک کوڑے بھی لگا دیے اور "ہٹو۔ گدھا۔ سور" یہ تو گویا معمولی الفاظ تھے۔ ان سب پر بھی گاڑی کے نکلنے کا راستہ نہ ملا اور اخیر کو صاحب بہادر کو گاڑی روک ہی لینا پڑی (کیونکہ خود ہی ہانکتے تھے)۔ اب سنیے کہ باجے وغیرہ کا جو شور ہوا تو گاڑی کا گھوڑا بھڑکنے اور اُچھل کود مچانے لگا۔ بھیڑ سے راستہ ملنا مشکل تھا اور گھوڑے کے بھڑکنے سے ہر لمحہ گاڑی کے اولٹ پلٹ جانے کا خطرہ تھا۔ شامت اعمال سے کوئی سائیس بھی ہمراہ نہ تھا۔ لاچار صاحب بہادر کو خود اوتر کر گھوڑے کو تھامنا پڑا۔ آپ نے نہایت ہی جھلا کر اپنے [illegible] دوست سے انگریزی مین فرمایا کہ دیکھتے ہو کسقدر یہ وحشی بدتمیز ہین [illegible] اسمین بدتمیزی یا وحشی پن کی کیا بات تھی صاحب بہادر خود ہی بھولتے ہونگے [illegible] بہت سے پروسیشن (جلوس) انگلینڈ مین بھی ایسے نکلتے ہین اور بہت سے موقعے ایسے ہوتے ہین کہ جس وقت [illegible] اور [illegible] کو لوگ [illegible] بعض اوقات [illegible] بھی رک جاتی ہے۔ کیونکہ اوس وقت مین یہ کوئی تھوڑا ہی خیال کرتا ہے کہ یہ بادشاہ اور یہ رعیت ہے۔

بس۔ آپ بیٹھے ہوئے بھلا یا کیجیے راستہ ملنا غیر ممکن ہے۔ تو یہ کیجیے صاحب کیا وہ بھی ہمارے ہندوستانی ہین کہ صاحب کو دیکھا اور اپنے تیوہار کی خوشی سے منہ موڑ راستہ چھوڑ الگ کھڑے ہوئے۔ اگر ذرا بھی بیچارون نے اپنے خوشی کے جوش مین آ آپکے آرام کا خیال نہ کیا۔ چلیے پھر کیا خدا دے اور بندہ لے۔ "بدتمیز" "وحشی" وغیرہ کی بوچھار ہونا شروع ہو گئی۔ نہ کہ صرف یہین تک خاموش ہو جائین۔ بلکہ بعض اوقات ہاتھ پیر سے کام لیا جاتا ہے۔

سب قسم کی مصیبتون کو سہتے سہتے اب وہ دل ہی بیچارے ہندوستانیون کے نہ رہ گئے۔ کیونکہ خوشی کے کام اور وقت اچھے لگتے ہین جبکہ کھانے پہننے کی تکلیف نہ ہو۔ جو لوگ [illegible] دیکھتے ہین وہ فوراً کہہ دینگے کہ اب اسطرح تیوہار ہوتے ہی نہین۔ جیسے کسی وقت پچاس یا ساٹھ برس پہلے ہوتے تھے۔ اوسکا سبب ترقی تہذیب جیسا شاید چند حضرات خیال کرین۔ نہین ہے۔ بلکہ ترقی مفلسی ہے۔ سال بھر کے بعد چند مواقع ایسے ہین جب رنج کے مارے بیچارے ہندوستانی خوشی کرنے کا حیلہ پاتے ہین۔ پر افسوس جو بھی [illegible] ہین وہ بھی پورے طور سے نہین کرنے پاتے ہین۔ سچ ہے۔ [illegible] ہر بلا کہ

کز آسمان آید + گرچہ بر دیگرے قضا باشد + بزمین نارسیدہ میپرسد + خانہ **ہندیان** کجا باشد +

اب ہم اخیر مین دیکھنا چاہتے ہین کہ ہمارے تیوہار کہان تک مورد الزام ہوسکتے ہین۔ اگر سال بھر مین کسی موقع پر ہم شور بھی مچادین تو کوئی برائی نہین۔ ہر قسم کی وبا۔ ہر قسم کی مفلسی سے یہی سال مین ایسے مواقع ہوتے ہین۔ جب ہم اپنی خوشی دکھلانے کا وقت پاتے ہین۔ ظاہر ہے کہ سال بھر کے بند ہوے۔ سال بھر کے بند خوشی۔ جوش و خروش۔ اسی وقت امنڈنے کا وقت پاتے ہین۔ دل کے جوش و ولولے چاہے خوشی کے ہون۔ چاہے رنج کے مثل پانی کے ہین جو بہت وقت تک اگر ایک جگہ جمع ہوتا جائے تو ایکبار بڑے جوش و خروش سے امنڈ کر بہیگا۔ اور اگر برابر بہنے کا موقع پاتا جائے تو وہ [illegible] آہستہ آہستہ بہیگا۔ ہندوستانیون کے خوشی کرنے کا موقع [illegible] ان سب لاتعداد موقعون [illegible] ہوتا ہے۔ اسواسطے اون کا جوش و خروش [illegible] جائے تعجب نہین۔ اور بدتمیزی کا الزام [illegible] آدمیون کے سبب تمام سنجیدہ اور مہذب جماعت پر لگانا محض غلطی ہے جو باتین کہین انکو غور سے سوچیے اور تب بیچارے ہندوستانیون [illegible]

تا نگفتی ندارد کس با تو کار +
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار +

الراقم
س

عرضی ایک لالہ بھائی کی

ہین جناب فیض رس صاحب جناب حشمت علی — شریعت کا مسند نشین کیا تمکو حضرت علی نے
ہین غریبون کے لیے یہ ذات منصف آپکی — حاکم و عادل مان تمکو کیا حشمت علی نے
ایک سے اور لاکھ تک دیکھا جدھر جناب او — کیا ملی ابر رحم سے ہین جناب حشمت علی
ہی توسل غیر سے مجکو نہین تیرے سوا + — جرم میرے کر عفو بہر خدا حشمت علی
میرے بیٹے کی ہے شادی کتخدائی اندنون — خرچ کی تکلیف ہے اے جناب حشمت علی
بعد شادی کے یہ روپیہ واپس آویگا — دیر نا کیجے کار خیر مین اے جناب حشمت علی

فدوی گنیش نوشتہ این عرضی
بس آگے جان تو و خدا کی مرضی +

پیشین گوئی

آپ جانتے دنیا میں اب بھی ایسی ایسی تعجب خیز قوتوں کے لوگ موجود ہیں جنکے حالات وقتاً فوقتاً سنکر بعض اوقات نہایت حیرت ہوتی ہے چنانچہ ہماری اس ریاست دھنگانہ میں ایک پنڈت رگھبیر دیال صاحب جوتشی ریاست تارک الدنیا ہیں جو علاوہ دیگر کمالات باطن کے پیشین گوئی میں بڑا ملکہ رکھتے ہیں اونکا ارشاد ہے کہ سال میں کئی مرتبہ مجھکو القا ہوتا ہے اور اوسکو میں ظاہر کر دیتا ہوں۔ کئی آدمی ذاتی تجربہ سے اسکی شہادت دے سکتے ہیں۔ اونکے معاملوں میں پیشین گوئیاں کی ہیں جو سچ نکلی ہیں۔ مثلاً مولوی فرزند علی صاحب وکیل مرزاپور اور بابو روپ لال صاحب مسٹر [illegible] کلکٹری وغیرہم۔ آپ نے حال میں ایک اہم پیشین گوئی کی ہے کہ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا میں جو شخص سب سے اعلےٰ نفس [illegible] خدا کی راحت آرام کیفیت ایک حد تک جسکے اختیار میں ہے [illegible] فروری ۱۸۹۴ء سے [illegible] تک کے [illegible] میں [illegible] سخت خسارے میں گرفتار ہوگا۔ اگر کسیکو زیادہ تحقیق اور اس آفت سے نجات منظور ہو آپ سے مل کر نجوم کے طور پر تفصیل دریافت کرے۔ آپ خلق اللہ کو آفات سے آگاہ کرنے اور [illegible] میں پہلو تہی نہیں کرتے [illegible] حقیقت ہے اور کوئی اضافہ [illegible]

راقم

[illegible] رسولان بلاغ باشد و بس

ہمارے اسپیشل رپورٹر

(از حیدرآباد دکن)

سنا ہے میں نے بلبل بیفاٹ سے تازہ ناولہا
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

(بقیہ نمبر ۳)

اسکے بعد کسی طریقہ سے شادی نہ کرنے اور سالارجنگ ثانی مرحوم سے تعلق ناجائز اور جناب مرحوم کی تیمارداری کرانے اور دن بھر ان دونوں کے ایک جگہ رہنے اور اونھیں [illegible] اثر سے حیدرآباد کی اعلیٰ سوسائٹی میں شریک ہونے اور [illegible] خفیہ پیش آنے اور سالارجنگ کے گھر جانے سے انکار کیا اور کہا گیا کہ ہوم سکرٹری بعد استعفاے سالارجنگ ثانی ہوئے تھے اور انگلینڈ [illegible] اور بیوی کو بندی گرٹروڈ کہلوانے سے انکار کیا [illegible] سید علی بلگرامی اور نواب [illegible] جنگ اور میری بی بی [illegible] میں [illegible] کہہ سکتا ہوں کہ ستمبر ۱۸۸۳ء سے اور [illegible] دس برس [illegible] ساتھ رہی ہیں اونکا چال چلن بہت پاک تھا میں کسی

ناجائز مقصد کے واسطے اپنی بیوی کو کام میں نہیں لایا۔

جب رسالہ چھپا ہے تو میں کشمیر میں تھا۔ کرنیل لڈلو نے مجھے پوچھا تھا کہ رسالے کا کچھ حال معلوم ہے۔ مسٹر بجکس میری سالی کشمیر میں ایک کپتان کو بیاہی ہیں۔ میں اونکے ملنے کو گیا تھا۔ اسکے بعد مسٹر موصوف اوسا دکی لڑکی کی داستان ہے۔ اور اسکی تصریح ہے کہ مہدی علی [illegible] حسین وغیرہم مجھسے زیادہ تنخواہ پاتے ہیں۔ [illegible] کے میرون نے بطور اظہار اخلاق مجھکو بیرسٹر بنا دیا تھا۔ یہان پر مسٹر نارٹن نے یہ چند سوال کیا کہ آیا سرکار سے اس مقدمہ میں کوئی تلاش ہوئی ہے اوسکے جواب میں کہا کہ میرے علم میں تو کوئی نہیں ہوئی۔ ہان گورنمنٹ حیدرآباد نے مجھے اجازت دی کہ حکام حیدرآباد سے تلاش کراؤن۔ پھر سوال ہوا کہ کیا وہ تلاش تحریری نہیں ہوئی۔ جواب دیا کہ میری دانست میں باستثناء بیان کرانا ان متعلق طبع اور نہیں ہوئی۔ کرنیل لڈلو کے خدمات میرے سپرد نہیں ہوئے بلکہ میں جانتا ہون کرنیل لڈلو نے پولیس کے مسٹر اسٹیونسن کو تفتیش مقدمہ کے واسطے بھیجا۔ نہیں معلوم مسٹر اسٹیونسن کی تفتیش ضبط تحریر میں آئی کہ نہیں۔ میرے علم میں کوئی پیام تار کرنیل لڈلو نے مجھے شمال ہند میں نہیں بھیجا۔ اور نہ وزارت مآب نے باستثنا سے تفتیش اسٹیونسن کوئی مراسلت کرنیل لڈلو سے کی۔ مجھے علم نہیں کہ فردوان کہ پولیس سے کوئی تعلق ہے۔ پولیس تو کرنیل لڈلو کے ماتحت ہے۔ تمام مراسلات بنام وزارت مآب میرے توسط سے ہوتے ہیں۔ بذریعہ میرے کوئی مراسلت نہیں ہوئی۔ اگر کوئی مسل ہوتی تو میرے دفتر میں ہوتی۔

ناظرین مقدمہ کو یاد ہوگا کہ مسٹر نارٹن نے ایک کاغذ پر انگریزی عبارت لکھوائی تھی جسمیں لیڈیز کا لفظ آیا تھا۔ لوگون کو تعجب تھا کہ یہ کس مصلحت سے لکھوائی ہے اور کس کام آئیگی۔ اب جاکر اوس مبتدا کی خبر نکلی۔ اون سے پوچھا گیا کہ یہ کاغذ (نمبرا) آپ کا لکھا ہوا ہے۔ ہمین لیڈیز کا لفظ صحیح سمجھکر ladies لکھا گیا ہے۔ حالانکہ [illegible] چاہئیے تھا۔ حضرات آپ کو ہوم سکرٹری نظام اور آنریری بیرسٹر صاحب کی اس غلطی پر تعجب نہ کرنا چاہیے۔ یہ نام ہی ایسا ہے کہ کسی پہلو سے ہو آدمی سے غلطی۔ حماقت۔ بھول۔ چوک۔ ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ دیکھیے بابا آدم نے لیڈی حوا کی بدولت کتنی بڑی غلطی کی جسکا خمیازہ اونکی تمام نسل آجتک اوٹھا رہی ہے۔ بس یہ لغزش ہمارے نزدیک تقاضائے انسانیت سے ہے۔

المختصر مستغیث صاحب بہادر پر پھر جرح شروع ہوئی۔ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جب میں کشمیر میں تھا تب یہ رسالہ شایع ہوا ہے۔ (واہ آپ کشمیر میں اور کشت زعفران دکن میں) وہان کی واپسی کے بعد کرنیل لڈلو نے پلیٹ فارم پر مجھے اسکی اطلاع دی۔ میں جب وزارت مآب کے ہمراہ چاندل کو چلا گیا۔

مین نے اس رسالے کو اپنی عزت پر اٹیک خیال کیا - اور اوسی سفر مین اوس مصنف کے پتہ لگانے والے کے واسطے پانچ ہزار انعام مقرر کیا - مجھے یاد نہین - اوس سے کم یا زیادہ تھا - اس امر کو مین نے ہر مزجی پر ظاہر کیا تھا - خیال نہین تحریری یا زبانی - ہر مزجی میرے اور گورنمنٹ کے سالیسٹر ہین - انعام کا اشتہار دینا مناسب نہین معلوم ہوا - گورنمنٹ نے کوئی انعام نہین مقرر کیا - مین نے ہر مزجی اور مسٹر اسٹیونسن سے کبھی نہین دریافت کرنے کو نہین کہا کہ پمفلٹ مین جو لکھا ہے وہ صحیح ہے یا غلط - مجھے یاد نہین کہ جن حضرات کا ذکر اس رسالے مین ہے اونسے مین نے خط کتابت کی - ہان رفیع الدین کو پانچ ہزار انعام کا ذکر کیا کہ اگر مصنف کا پتا اوسکا دوگے تو مین ممنون ہونگا - اونھون نے کہا کہ ایسی حالت مین کہ کسی کا بچا ہے گا - اور مین مصنف سے واقف ہون - کل اونکا یہ جواب پیش کرونگا - پہلی تحریر مین رفیع الدین نے نام تو نہین بتایا - مگر انداز بیان ایسا ہی تھا - مین نے جب نام دریافت کیا تو اونھون نے جواب نہین دیا - مجھے نہین معلوم کہ وہ اب کہان ہین - نہ مین نے اسکی کوشش کی - شاید راے بریلی مین تھے - جب مین نے اونکو لکھا ہے - اب نہین معلوم کہان ہین - اونکا خط مین نہین پہچانتا - یاد نہین یوسف الزمان کو مین نے خط لکھا -

(باقی آیندہ)

ہمارے لوکل اسپیشل

(مقدمہ نواب مہدی حسن صاحب بنام مشرا)

جناب مسٹر پنچ - تسلیم وتسلیم کی امید نرکھیے بندہ آج بہت ہی بوکھلایا ہوا آگیا وجہ کہ دسوین اکتوبر کو مقدمہ مندرجہ عنوان مین گواہون کی پیشی - سٹی مجسٹریٹ صاحب بہادر بنگلے پر سویرے سویرے پہونچ جانے کی جلدی - وہ دیکھیے سپردکاران فریقین کسقدر گھبرائے ہوے جا رہے ہین بیرسٹرون - وکلا - گواہون کی گھبراہٹ تتا تن گھر گھرانی - گن گناتی چارہی ہین -

الغرض آپکا ایڈیٹر بھی جس طرح بنے درمیان موقع اظہار پر جا ہی پہونچتا ہے - اہا ہا - بنگلے پر آج چہل پہل ہی اور ہے - مجمع ہی دوسرے نقش کا ہے - مسٹر ن نارٹن ایڈووکیٹ ایک طرف ٹہل رہے ہین تو دوسری طرف مسٹر جیکسن مع دیگر وکلا مہدی حسین مصروف گشت ہین - گواہ کچھ تو دہنے بائین - بنگلے کی بیلون - پھول پتون سے جی بہلاتے ہین کچھ لب سڑک بستر اجمائے - گویا تل ظالم سانٹے کی دوکان لگائے یا حسین آباد کے پھول بیچنے والون کی طرح انتظار کے گھنٹے کاٹ رہے ہین -

الغرض اک دفعہ سپردکاران فریقین داخل دفتر کوٹھی کے اندر دار - کارروائی شروع مفصل حال تو اڈوکیٹ سے معلوم ہوگا - مختصر یہ ہے کہ اس مقدمے کی آتشبازی مین کوئی پڑا قاچھنک کر رہ گیا - کسی نے وزن اچھا دکھایا - کسی کی نسبت مشہور ہے تو ڑہ دار بندوق کی طرح بہت زیادہ کیا - اور آپکے ایڈیٹر صاحب نے تو وہ آتش فشانی کی کہ کرتسمہ باقی نرکھا - سنا ہے مدعی علیہ کی طرف سے جیکسن صاحب وکیل مدعی کی بہن بھی گواہی دینگی - المختصر حلف وغیرہ کے جھول جھال کے بعد مسٹر ہوائٹ پرنسپل کالج گواہ استغاثہ کا اظہار شروع ہوتا - جب آپکے شاگردون کو پمفلٹ اور اس قصیہ ناحرضیہ سے بہت کچھ تعلق ہے تو پھر سیرتتان کیون اس گواہی سے بچنے لگے تھے - آپنے گواہی دی کہ مرزا باقر حسین کی بی اے کی تعلیم بی اے کے امتحان مین اس کالج سے نہین گیا - رفیع الدین نے قبل امتحان کالج چھوڑ دیا - ایکے بعد کچھ کتابین لانے کو کالج سدھارے - اس مہلت مین راے ہوئی کہ مسٹر نارٹن وکیل مترا عالیجناب صاحب عالم مرزا سلیمان قدر بہادر کا اظہار شروع کرین مسٹر موصوف نے کہا کہ حشم الیہ کا اظہار آج مین نہین دلا سکتا - عدالت نے کہا کہ آپ کا بار بار تغیر لانا بوجہ علو مرتبت خالی از وقت نہین مسٹر نارٹن نے کہا کہ جسوقت جناب ممدوح کو تشریف آوری مین آسانی ہوگی ہم اوسیوقت متکلف ہونگے -

اتنے مین ہوائٹ صاحب واپس آئے اور کتابون مین دکھایا کہ باقر حسین نامے کوئی طالب علم تھا - مسٹر نارٹن کی جرح مین آپنے فرمایا کہ مجھے یاد نہین کہ یہان کوئی یورپین یا یوروشین مشہور رنڈی تھی - دو نہین البتہ یہ نام تھین ایک کا نام مسز مرے تہا تا جز تھا - گرٹرو ڈ ڈانلی کا نام مین نے نہین سنا - لاحول ولا کیا نجس مقدمہ ہے - بھلا کہان ہمارے تقدس مآب جناب موتی ہوائٹ - اور کہان رنڈیون کا حال - چاہے کوئی یہ تو پوچھے حضرت رنڈی کہتے کسکو ہین - مہاو توا کی یہ تعجب ہے کہ مسز مرے ہی کا ناپاک نام کس لگاوٹ سے آپکے معصوم دماغ مین بیٹھا کہ اتبک یاد رہ سکا - توبہ - توبہ - خیر صاحب اونکا قصہ زیادہ تھا - آپنے محل بے محل جیسا پوچھا کہہ سنایا -

انکے بعد یہ سن رسیدہ باران دیدہ کون صاحب تشریف لاتے ہین - یہ ڈاکٹر بوبر سول سرجن لکھنؤ ہین - ایئی - انکو اس مقدمے سے کیا علاقہ - یہ بچارے اوس زمانے مین کہان تھے - - تھے تو نہین مگر مرزا مہدی گواہ استغاثہ کی نسبت شہادت دینے آئے ہین کہ وہ قابل گواہی نہین -

چلیے ان سے بھی فرصت ہوئی - گواہ مدعی علیہ پیش ہونا شروع ہوے - منشی سجاد حسین آپکے مالک اور ایڈیٹر صاحب کی پکار ہوئی - خدا انکو اسکا اجر مناسب دے کہ ان بیچارے کو بھی گواہون مین لکھوا دیا - یہ سچ ہی کہ طالبعلمی کے زمانے کے قصے بھی سبق کی طرح اکثر خوب یاد رہا کرتے ہین اور انسان جہان اوس بیفکری کے زمانے کو بمسرت یاد کرتا ہے وہان وہ قصے بھی یار احباب مین اوس خوشی سے بیان کرتا ہی جسکا اشارہ اک ایرانی شاعر نے اس طرح ادا کیا ہے - ع

چو ہم عمرے بہم عمرے زمکتب شادمے آید ✦
مرا بے اختیار ایام طفلی یاد مے آید

مگر جناب عدالت کی کشمکش وکلا کی جھنجھٹ دوسری ہی چیز ہے -

الغرض آپ کو بھی اوٹیوریل سنگھاسن چھوڑ چھاڑ جانا ہی - اور صرف جانا ہی نہین سبھی کچھ کہنا پڑا - میرے جی مین آتا ہے کہ حضرت سے عرض کرون جناب آپکو جب یہ سب معلوم تہا تو آپنے سنسنی خیز ناول زید عمر کے نام سے کیون نہ لکھ ڈالا -

مفصل حال دیکھنے والے اڈوکیٹ مین دیکھ لیں مختصر یہ ہے کہ آپنے کہا کہ مین ... ان دیکھتا تہا - وہ رنڈی تھی - اور اوسکی تصویر ...

مسٹر جیکسن کی ... اعادہ ہوا - اب کل کی کارروائی پھر آ ... پنچ بہی

راقم
لوکل رپورٹر

ہمارے اسپشل رپورٹر

پھرد یار کہ خواہد برد غبار مرا
ہنوز شعبدہ بازی آسمان باقیست

(نمبر ۲)

آسمان پر کالی کالی گھٹائین چارون طرف چھائی ہین نظر کے آگے جہان تک زمین دکھائی دیتی ہے - درخت - سبزہ - مکانات - چوپائی آدم زاد سب پر ایک اداسی پائی جاتی ہے - مراق طبیعت والون سے کوئی پوچھے کہ یہ سمان کیسا ہے - اگر دور سے (ایسے وقت مین کسی بیری) یا پیپل کے درخت کی جانب سے کوئل کی کوک کان مین پڑی - بس اشب جنون پر ایک تازیانہ ہوگیا میرا مراق بڑھ - جی گھبرانے لگا - ایک جگہ قرار نہین - کبھی کمرہ مین کبھی دالان مین کبھی برآمدہ مین کبھی باغ مین ٹہلنا - غرض وحشت کا یہ [illegible] وقت اگر کوئی گنوار بھی مجھے دیکھے تو فوراً تاڑ جائے کہ دیوانہ ٹہل رہا ہے - اور اگر بیوی کی نظر اوسپر پڑ جائے - تو وہ یقیناً [illegible] کر [illegible] بھاگے میری حالت یہ کہ کبھی کچھ [illegible] تھا مگر خود ہی نہ سمجھا کہ منہ سے کیا نکلا - اگر وہ سامنے آگئے جھڑک دیا کہ گھر کے اندر جاؤ - بوندیان پڑتی ہین - اگر بیوی پر نظر پڑی منہ پھیر لیا - اگر انھون نے کچھ پوچھا - اور بدبختی کا مادہ کچھ تھوڑا سا بھی ہوش مین آگیا تو دو غلطی جواب دیدیا ورنہ منہ کی طرف تک کے رہ گیا - اگر بیوی با قتضاے جان نثاری پامال اندیشی مجھے تو گرفتار جنون سمجھ کر آنسو بھر لائین - پھر کیا تھا بے سوچے سمجھے مین بھی اونکو گلے سے لگا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا - بارے [illegible] اشک فشانی سے کچھ غبار وحشت دھو گیا دفعتہً بیوی سے پوچھنے لگا کہ کیون جی یہ رونا کیسا تھا؟ اونھون نے کہا کہ تمھاری صورت دیکھکر مجھے رونا آیا تھا - مینے بھی کہا کہ ہان تمھین روتا دیکھکر مین بھی رو پڑا - جیسے دونون کی سمجھ مین بات آگئی پوری تشفی ہوگئی - پیارے بیوی کو سینے سے لگا ایک [illegible] سا بوسہ [illegible] گال کا لے - کہدیا کہ لو اب تم بھی کمرہ کے اندر جاؤ - ہوا سرد ہے - زکام کا خوف ہے - وہ تو ایک تبسم کر شرم آمیز کے ساتھ کمرہ کے اندر گئین اور مین پھر نظارہ صنعت عالم مین مشغول - ابر بھی ایک جانب سے ذرا ہٹ گیا تھا اور سلطان خاور کا تاج کچھ کچھ چمک دکھا رہا تھا - وہ کمبخت کوئل کی دلگداز کوک بھی موقوف تھی - اب دل مین گدگدی ہونے لگی کہ ہاے ایک وقت تھا کہ مین بھی لڑکا کہلاتا تھا ہمسایہ کے لڑکون کے ساتھ کھیلا کرتا تھا - اگر کوئی مراقی بڈھا نظر آجاتا تھا تو پاگل وحشت کی صدا بلند کرتا تھا - اور اب خود شکار [illegible] نتیجہ مراق ہین -

نہ معلوم کہ اوس زمانہ کے ہمعصر دوستونکا کیا حال ہوگا - وہ لوگ کہان ہین؟ کس حالت مین ہین؟ اسی حالت مین غلطان و پیچان تھا ہی کہ باہر سے آواز آئی - ارے چٹھی لیجاؤ!!! مین خود باہر نکل آیا - ڈاکیے نے چٹھی ہاتھ مین دی - اول نگاہ مین معلوم ہوگیا کہ عاصم کا خط ہے - زمبیسی کے ڈاکخانہ کی مہر - ۲ پنس قیمت کا ٹکٹ - جسپر دو افریقن نوا (Gnue) کی تصویر بنی ہوئی - صاف کہے دیتی تھی کہ سواے اوس دیوانہ جہان گرد کے اور کسیکا خط افریقہ سے کیون آنے لگا تھا - ایک خط پہلے بھی آچکا تھا اب میرے دل کی کیفیت نہ پوچھو وہ زخم جو خیال ایام طفولیت اور یاد دوستان کے سبب ابھی ابھی دیر لگا تھا ایک مرہم انبساط سے مندمل ہوگیا - طبیعت بدل گئی - پھر جی مین وہی جوانی کی امنگ - وہی کمر بستگی - وہی پھرتی وہی چالاکی وہی جمعیت حواس - وہی بشاشت - خط کو ہاتھ مین لیے گھر کے اندر - بیوی نے جو ہاتھ مین خط اور چہرہ شگفتہ دیکھا بس صورت بدل دی - رشک - غضب - حقارت - کی تصویر بن گئین - آنکھون مین وہ خونخواری اور نظر کی تیزی وہ شوق انتقام پایا جاتا تھا کہ الامان - اس نظر کو وہی خوب جانتے ہین جو تجربانی قلوب نسوان از نگاہ برہون کرتے رہے ہین) مین تو سمجھ گیا کہ اس خط کو بیوی نے میری شادی سے پہلے کی کسی معشوقہ کا سمجھا - اور حق بجانب - کہ اسے ماحوا کے اور کوئی عورت اس رشک سے خالی دنیا مین نہین پیدا ہوئی ہے - غرض مین جلدی سے بول اوٹھا کہ یہ خط عاصم کا ہے - کیونکہ عاصم او میری دوستی کا حال اونکو خوب معلوم ہے - بارے بفضل خدا اونکے چہرہ کا رنگ بدلا اور آنکھون سے وہ خوفناک نگاہ جاتی رہی - اور بولین کہ جب پڑھ چکو تو - اون لوگون کا - ارے وہی حبشیونکا کچھ حال مجھے بھی سنا دینا - مینے کہا کہ مین ایک ہی مرتبہ چلا کے پڑھ دیتا ہون تم بھی سن لو -

عاصم کا خط

میری جان - (اس فقرہ پر ذرا بیوی صاحبہ چونکین - اور آونی کہ کس نگاہ سے مجھے دیکھا - ہندوستان کے کل بیوی والون کو معلوم ہے) مین خبر بھی نہوا اور پڑھ چلا -

میری جان - خدا کا شکر ہے کہ ابتک حواس باطنی اور صورت ظاہری مین کوئی فرق نہین آیا ہے - حواس باطنی کا حال تو میرے خط سے دریافت کر لوگے - مگر صورت ظاہری کا حال سنو - البتہ بہ نسبت سابق کے دبلا ہون - مگر غیر محسوس باقی بدستور - ان داڑھی جو پہلے منڈی سی رہتی تھی اب ناف تک آگئی ہے - اور نصف سے زیادہ بال سفید ہو گئے ہین -

تمھین میرا پہلا خط ضرور ملگیا ہوگا - اور تم رہی جان گئے ہوگے کہ

روئق افروزی گورنر جنرل بمقام حیدرآباد دکن

۶- ازین ستارۂ دُنبالہ دارے ترسم

اودہ کا غلہ کمانے والے مربھکے

ہمارے لوکل اسپیشل

جناب پنچ - تسلیم - حضرت آج کل مہدی حسن بنام متر اکے مقدمے کے مارے اور لوکل خبرون کی کوئی خبر ہی نہین لیتا - جسکو دیکھیے اسی کی تلاش مین ہے کہ مدعی علیہ کی جانب سے کیسی گواہیان گذرین - جہان دیکھیے اسی کا چرچا ہے کہ آج پیاز کی طرح یون چھلکے اوترے اور کل اسطرح دھجیان اوڑین - عدالت - بازار - چنڈو خانے - سب اسی مقدمے کی بحث مین سرگرم و مبتلا ہین - کوئی صاحب کہتے ہین - اجی کسی میم پر سازش رودس کا الزام لگا ہے - کوئی زٹل ہانکتا ہے اجی یہ نہین تم کو کیا معلوم ہے سنو - ایک امیر حیدرآباد کسی میم کو لے بیٹھا اوسی کا جھگڑا ہے - کوئی افیونی بھائی پینک سے چونک کر ہانک لگاتے کہ مین کہون یہ سب غلط ہے - اصل بات بھائی جان یہ ہے کہ ایک میم کسی کے گھر پڑ گئی - نواب صاحب کہتے ہین کہ میری بیوی ہے - اور انگریز کہتے ہین ہمارے ہان کسی کو ایسی جورو نصیب ہوئی تھی - یہ منہ یہ مسالہ - الغرض اپنی اپنی زٹل سب ہانکتے ہین - کچہری مین ایک تماشا لگا رہتا ہے - خصوص آپکے اڈیٹر صاحب کی گواہی سننے کو دور دور سے لوگ جمع ہوے - مختصر حال تو پہلے لکھ چکا ہون - مسٹر جیکسن وکیل مدعی تو دو روز تک پھر پیچھے رہے - بعض لوگون کا خیال ہے کہ چونکہ حضرت کی ہمشیرہ صاحبہ مسز رابسن بھی گواہ مدعی علیہ تھین آپنے مناسب نہ جانا کہ بہن پر کراس (جرح) کرین - مگر اصل یہ ہے کہ جو دولت مین انکا بڑا بھاری کم مقدمہ ہے اسواسطے آپ نے ادہر سے قطع نظر فرمائی - انکی جگہ مسٹر لنکن بیرسٹر تشریف لائے - اور انھین گذشتہ امور پر جرح کرتے رہے دو چار جوابون پر تو سامعین بھی حاضر طبیعت کے قائل ہوگئے - خصوص جب مسٹر لنکن نے پوچھا کہ کل جب آپ مرزا ساجد بیگ صاحب (برادر متر ا) کی ملاقات کو تشریف لے گئے تو مقدمے کے متعلق کچھ باتین ہوئین - آپ نے بلا تکلف کہدیا کہ ہان - اس جواب پر خوش ہوکر پوچھا کیا باتین ہوئین - آپ نے کہا - ساجد بیگ صاحب نے مجھسے کہا مسٹر لنکن نے کیا مہمل سوالات کیے اور آپ نے کیا خوب جواب دیے - اسپر ایسی ہنسی ہوئی کہ لنکن صاحب جھینپ گئے اور دیر تک آنکھ نہ ملا سکے - ایک سوال ہوا کہ جب گرزوڈ کو آپنے دیکھا تو آپ خوش ہوے یا ناخوش - تو واللہ آپنے کیا مزہ دار جواب دیا کہ جس طرح کی خوشی انسان کو خوبصورت چیز دیکھ کر ہوتی ہے ویسی ہی ہوئی تھی - الغرض گرزوڈ سے تصویر پانے اور اوسکے اتنے دن تک رکھنے - ان باتون کے اسقدر یاد رکھنے کے متعلق جس قدر جرح ہوئی اوسیقدر اور حالات تازہ ہی ظاہر ہوتے گئے - آخر الامر کچہری کو

مناسب معلوم ہوا کہ جرح ختم کیجاے اور حضرت کی گل افشانی موقوف ہو

نواب اصغر جان فوٹوگرافر کی گواہی عجب انتشار و خلفشار کی ہوئی جب مدعی علیہ کے بیرسٹر نے دیکھا کہ گواہ مخالف ہوگیا تو جرح شروع کردی پھر تو اللہ دے بندہ لے - وہ اینڈے بینڈے پیچیدہ سوال ہوے کہ حشر کی حساب فہمی مات ہوگئی - جانتے منبع تاریخ پیش ہوے کہ آپنے بارہ سو کا چک مہدی حسن سے پایا اور اوسکو مرزا ساجد بیگ کو دکھایا تھا - پھر وہ چاک کر ڈالا گیا - ان بیچارے کا یہ بیان تھا کہ مین شاید آگاہ نہین - مہدی حسن نے گرزوڈ کی تصویر مجھسے بعد شادی ہندوستانی لباس مین کھچوائی تھی - اوسکا پلیٹ اوسی نے لے لیا - پھر اوس تصویر مین بائین جانب ڈوپٹے کا آنچل ہٹا ہوا دکھا کر ایسی کشمکش والے اور لذت بخش سوال ہوے کہ توبہ بھلی نہین معلوم کس بری ساعت سے بیچاری گرزوڈ تصویر کے پردے مین کھینچی گئی [illegible] ہوئی - اور مصور صاحب ایسے سوالات ہوے کہ جتنا لطف اوس وقت آنکھون نے اوٹھایا ہوگا اوس سے ہزار گونہ دقت اوسوقت عدالت مین بھگتنا پڑی -

مدعی علیہ نے کئی گواہون کی نسبت یہ ثابت کرنا چاہا کہ انکو مہدی حسن کی طرف سے روپیہ دیا گیا - بعضون نے دو دو تین گواہی دی [illegible] اظہارات بڑے ہی بیڈھب ہوے - میم صاحبہ تو گرزوڈ کے ساتھ [illegible] کی پڑھی تھین انھون نے کہا کہ گرزوڈ نے خود میری مان سے بیان کیا گرزوڈ کے باپ نے اوسکے ساتھ ناجائز آزادی برتنے کی (لاحول !!) ارچر نے مجملہ اور باتون کے کہا کہ [illegible] مین [illegible] مین نے گرزوڈ کو دیکھا تھا - وہ ایک مین گدرائی ہوئی لڑکی تھی رنگ گورا اور لاکھون اوسکے ہان آتے جاتے تھے - ایکدفعہ کچھ رات گئے گرزوڈ [illegible] ڈاکٹر صاحب [illegible] گرزوڈ [illegible] وہان اونھون نے مجھسے کہا تم تو چلتی ہو اب یار لوگ رات تو وہین بسیرا لینگے پھر مین چلا آیا - مین نے بھی پچاس روپیہ گرزوڈ کو نذر کیے تھے - مگر جب دیکھا بوجہ وصول نہین کرسکتا تو پچاس کا خون گوارا کیا - القصہ ایسے ہی [illegible] کے اظہار ہورہے ہین - خدا کرے مہدی حسن صاحب کو اس آئین جھوٹ کھسوٹ سے جلدی نجات ملے - جب سے خیر خواہ ان مدعی نے سنا ہے کہ مہدی حسن بطل دے دولت آصفیہ پناہ مولوی مشتاق حسین صاحب مدار المہام حیدرآباد سے [illegible] فاتح البلد ہوے - تب سے خیر خواہون پر ہوائیان اوڑتی ہین -

زوال حسن ہے عاشق گذارا کرتے جاتے ہین
[illegible] سے [illegible] ہم سے [illegible]

(بقیہ آئندہ) [illegible]

تصحیح

پیشین گوئی مندرجہ
۱۲ - اکتوبر ۹۲ صفحہ
کالم اول مین [illegible]
فروری سنہ ۹۵ء
[illegible] ۹۳ء [illegible]
چاہیے

مضامین عمیر

ایک پولیس سپرنٹنڈنٹ کی درگت اور مصنا

(منقول از پانیر)

شاید گورنمنٹ کے کسی محکمہ کے افسرون کی اتنی درگت نہ ہوتی ہوگی جتنی کہ ہم پولیس سپرنٹنڈنٹون کی۔ اگر کوئی شخص بہبودی عوام کا خواہان ہو اور فائدہ پہونچانے مین جلدی نہ کرے تو لوگ کہتے ہین کہ وہ تو سست اور دشمن عوام ہے اور اگر وہ ہمیشہ چوکس رہے اور جلد جلد عوام کی بہبودی کے واسطے کام کیا کرے تو لوگ کہین گے کہ ایک بلا ہے جو ہمیشہ فضول دخل در معقولات دیا کرتا ہے جو کام کرتا ہے ایسے شور و غل کے ساتھ جلدی جلدی کہ کہین بھی چور پکڑا نہین جاتا بلکہ اسکے شور سے چور کو ایک دفعہ پہلے ہی سے خبر لگجاتی ہے اور وہ فوچکر ہو جاتا ہے غرضکہ ہر طرح آفت ہے۔ خیر صاحب مین تو ان شکایتون کو جو بعض اوقات ہم لوگون کی کیجاتی ہین بہت کم سمجھتا ہون کہ کہانتک صحیح ہین آپ خود سمجھ لیجئے۔ شامت اعمال تھوڑے دن مین ہی سپرنٹنڈنٹ پولیس رہا اور افسوس کہ مین بھی اکثر اوقات ناکامیاب رہا۔ اکثر اوقات کیا سنئے ہمیشہ ایسا ہوا ہے کہ ہمارے موقع واردات پر پہونچنے کے پہلے ہی مجرم چلدیا ہے۔ آپ خود سمجھئے کہ ایسا کبھی ممکن ہے کہ مجرم آپ کے انتظار مین پڑا رہے کہ آپ اوسے اکثر پکڑ لیجائین اگر چور وغیرہ ایسا کیا کرین کہ موقع واردات پر ٹھہرے رہا کرین کہ ہم لوگ وہان پہونچ کر انہین آسانی سے پکڑ لیا کرین تو ہم لوگون پر بہت احسان ہو۔ آپ خود سمجھ لین کہ چور ہمارے انتظار مین تھوڑا ہی رہتا ہے گئے اور اوسکو پکڑ لیا۔ عوام اس بات کو تو سوچتے نہین لگتے ہین ہمارے پولیس والون کو برا بھلا کہنے۔ مقدمہ کے ٹھیک ٹھیک دریافت کرنے مین جو دقت پڑتی ہے وہ کچھ پولیس والون کا ہی دل جانتا ہے اگر کوئی مشہور بدمعاش ہمارے احاطہ مین سے ہوکر جا دے تو ہمین فوراً خبر ہو جاتی کہ کہان وہ ٹھہرا کس کس سے ملا کہان کہان گیا اور کیا کیا۔ الغرض ہر بات اونکے متعلق ہم دریافت کر لیتے مین پھر مشکل تو یہ ہوتی ہے یا کہ اگر کسی مجرم کو مشکل سے تمنے پکڑا بھی اور اوسکا چالان بھی کر دیا تو مجسٹریٹ صاحب اوسے یہ کہکر چھوڑ دیتے ہین کہ اسپر جرم بھی ثابت نہین ہوتا دو ایک اوسی کی طرح بدمعاشون کی گواہی پر کہہ دیتے ہین کہ یہ تو بھلا مانس ہے۔ بڑی آفت ہے اب کرین تو کیا کرین خیر آپ ایک تذکرہ سنئے ہمارے ڈسٹرکٹ مین ایک قاتل اور ڈاکو جس پر کئی جرم ثابت ہو چکے تھے بہت دنون سے کھلا پھرتا تھا مشکل سے ایک دفعہ وہ قید بھی ہوا پھر کسی طرح وہ نکل بھاگا۔ ہمنے کہا کہ ہر دفعہ تو چور ہمارے ہاتھ سے نکل ہی بھاگتے ہین اگر ابکی وار خالی نہ جائے اسے کسی طرح پکڑ لو۔ یہ ہم جانتے تھے کہ ہمارے ماتحت افسر اور پولیس والے ہمیشہ دیر مین مجرم کی خبر لیتے ہین تاکہ ہم سراغ پا دین خیر ابکی ہمنے خود تحقیقات کی اور سب باتین دریافت کر بھیس بدل اوسے پکڑنے چلے کیونکہ اس طریقہ سے عمدہ شاید ہی کوئی طریقہ ہو۔ خیر ہمنے گھوڑے بیچنے والے کابلیون کی سی اپنی وضع بنائی۔ یہ وضع اپنی بنا اور ایک ٹٹو پر سوار ہو ہم چلے ہاتھ پیر ہمنے اپنے ذرا کالے رنگ لیئے کیونکہ اسکی ضرورت بھی تھی۔ ہم اوس جنگل کی طرف چلے جہان ہمنے خبر پائی تھی کہ وہ نامی چور ہے وہان پہونچے پر کیا دیکھتے ہین کہ بزاز کپڑے کی گٹھری سر پر رکھے ہوئے اودہر سے چلا آتا ہے۔ ہمنے چاہا کہ اوس سے اپنے کام کے متعلق کچھ دریافت کرین اس نیت سے ہمنے اوس سے دو ایک سوال کیئے۔ اوسکا جواب تو اوسنے ایسی زبان مین دیا کہ ہم ذرا بھی نہین سمجھے اور گھبرا کر اوسکا منہ دیکھنے لگے پہلے تو اوسنے شبہ کی نظر ہمپر ڈالی اور پھر کچھ تعجب کے ساتھ پوچھا کہ کیا تم پشتو نہین جانتے اب ہم جواب دین تو کیا دین خیر ہمنے کہا کہ ہماری ٹوٹی پھوٹی ہندوستانی تمہارے خراب پشتو سے بدرجہا اچھی ہے کیونکہ یہ تو ہمارے خدا سمجھ مین نہین آتی ہے اسنے کچھ ہمکو بنا کر اور جھلا کر کہا کہ ہم اتنے دنون پنجاب اور پشاور مین گھومے ہین وہان تو سب کابلیے ہماری پشتو سمجھ لیتے ہین تمہین ایک انوکھے کابلی ہو۔ بات کے بڑھ جانے کے ڈر سے اور اس خیال سے بھی کہ ہمارا حال کھل نہ جاوے کہیں اس سبب سے بھی کچھ ہمین محبت پسند نہین ہے۔

آگے بڑھکر کیا دیکھتے ہین کہ ایک شخص لوٹے مین کنوئین سے پانی کھینچ رہا ہے۔ دھوپ مین چلنے سے چونکہ ہمین پیاس لگ گئی تھی ہمنے اوس سے پانی مانگا پہلے تو بڑی دیر تک وہ ہماری طرف غور سے ٹکٹکی لگائے دیکھتا رہا اوسکے بعد کچھ غصہ سے اوسنے کہا جسکو ہم بالکل تو نہ سمجھے پر اتنا ہی سمجھے کہ کچھ انہین الفاظ یعنے پاجی افغانی مسلمان وغیرہ وغیرہ اوسنے کہا ہمنے پہلے جلدی مین خیال نہ کیا تھا کہ وہ برہمن ہے اور زنار پہنے ہوئے اوسکے شور و غل مچانے سے لوگ جمع ہو گئے اور وہ شور مچا بات کا بتنگڑ ہوا کہ دو ایک چوکی کے جوان بھی آ پہونچے۔ وہ لوگ سب حال دریافت کر ہمین اپنے ساتھ کشان کشان تھانے پر لے چلے ہمنے دل مین کہا ہمین تک خیریت ہوئی۔ تھانے پر چلکر چپکے سے سب حال بیان کر دینگے پھر آکر اپنی کارروائی کرینگے۔ یہ سوچ کر ہم اون کانسٹبلون کے ہمراہ ہو لیئے۔

چوکی مین گھستے وقت ہمین اپنی پگڑی کی اونچائی کا خیال نہ رہا اور وہ دروازے کے اوپر کی چوکھٹ سے ٹکر کھا مع چھوٹے بال کے ٹوپی کے جو مین پہنے تھا زمین پر گر پڑی یہ ماجرا دیکھ کانسٹبل حیرت سے ہماری طرف

دیکھنے لگے اسکے بعد وہ ہمارے بوٹ جو کہ ہمنے اس موقع کے لیئے ایک
نرچ کے ساہیس سے لیئے تھے کی طرف غور سے دیکھنے لگے اسکے بعد
ایک آدمی باہر گیا اور وہان سے رپورٹ کی کتاب لے آیا اور
اوسنے دیا اپنے ساتھی سے اوسنے کہا کہ "جناب" ہمنے اونسے پوچھا کہ وہ
کیا لکھ رہے تھے اوسنے یہی کہا کہ ڈسٹرکٹ پولیس سپرنٹنڈنٹ
ہین اور یہ بھیس ہم ایک مشہور ڈاکو کے پکڑنے کے لیئے بنائے ہین۔ وہ
سب ہماری بات سنکر ٹھٹھا مار کر کہنے لگے کہ "بڑے صاحب بھیس
بدلکر نہین نکلتے تم قوم کے چور ہو یہ ٹٹو جسپر سوار ہو ایک صاحب کا
ہے اسے چورا کر تم بھاگ آئے ہو روزنامچہ مین اسکی رپورٹ لکھی ہے" ہمکو
اونکی باتین سنکر بڑا غصہ آیا اپنے ماتحتون کی جھڑکیان اور اونکے "چور" اور
"بھگیلو" کے جانا اور اونکا ہنسنا چڑانا اور بنانا یہ باتین کسی کو برداشت
ہوان تو ہون ہمین تو نہین ہین ہمنے اسواسطے اونسے کہا کہ "چلو چوکی ہمسکو
دکھلاؤ اور اگر کچھ بھی خلل ہوا تو شامت ہی آجائیگی" یہ کہہ ہم اونکے ساتھ
چوکی دیکھنے چلے۔ اور جیون ہی اوس چوکی کے پاس جہان مجرم بند کیے جاتے
ہین دروازے پر کھڑے ہوکر اوسکے اندر دیکھنے لگے ایک دھکا اون کانسٹبلو
نے ہمکو دیا اور ہم کوٹھری کے اندر گر پڑے اون سبھون نے جھٹ کیواڑ
بند کر باہر سے تالا لگا دیا اور اسطرح ہم قیدی ہوگئے۔ ہمنے اونسے کہا
"ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کا یون بند کردینا اونکے واسطے اپنی
بربادی آپ کرنا ہے" اسپر ٹھٹھے کی راہ سے کچھ ہنسکر طنزیہ اونھون نے
کہا "بہت خوب سپرنٹنڈنٹ صاحب آپ ذرا توقف کیجیے ہم لوگون
نے انسپکٹر صاحب کو خبر کردی ہے وہ آجائین تو ہم حضور کو چھوڑ دین۔
ہمنے ہنسی سے جواب دیا کہ "اچھا ان انسپکٹر کو آنے دو آپ ہی معلوم ہوجائیگا
مگر ہم ابھی سے کہے دیتے ہین کہ اسکا نتیجہ اچھا نہوگا۔ جس کوٹھری مین
ہم بند کیے گئے تھے اوسمین بہت مشہور لوگ نہ تھے پر بہت لوگ رہتے تھے۔
ذرا بھی ہوا نہین آتی تھی اور کوئی بیٹھنے کو بھی چیز نہ تھی گو کہ اپنے پولیس
کے انسپکٹرون کو اتنی تاکید مین کرتا رہتا ہون کہ وہ پھرتی سے کام کیا کرین
مگر افسوس کی بات ہے کہ باوجود اسقدر سخت و سست کہنے کے بھی
ان کمبختون کو ذرا بھی خیال نہین ہوتا کیونکہ کوئی پانچ گھنٹے ہمکو اوس
کالی کوٹھری مین گذر گئے اور انسپکٹر نہ آیا۔ خیر خدا خدا کرکے اونکے کفدار
کھانسی کی آواز ہمارے گوشہائے منتظر مین آئی کانسٹبلون نے اونسے
کہا کہ جمعدار صاحب آج ایک مجرم ایسا آیا ہے کہ جو کہتا ہے کہ "ہم
سپرنٹنڈنٹ صاحب ہین" ہم تن کر کھڑے ہوگئے کہ انسپکٹر اندر گھسے
اور ایسی خفگی کی نگاہ اوسپر ڈالین کہ ڈر کر سوکھ جائے مگر ہماری ایک
آنکھ جو ایک مچھر کے کاٹنے سے سوج گئی تھی اس سے ہمارا رعب اتنا اچھا
نہ بنا کہ جتنا ہم چاہتے تھے جو ہو ہمکو اسکا خیال نہ تھا مارے غم و غصہ
کے ہماری حالت اور ہوگئی تھی انسپکٹر نے دلّی کی راہ سے پکار کر
کہا کہ "سپرنٹنڈنٹ صاحب باہر تشریف لائیے" دروازہ بھی کھول دیا گیا
اور ہم باہر آئے۔ اور اوسکے سامنے کھڑے ہوکر اپنی ایک آنکھ سے ایسی
نہایت ہی قہر کی نگاہ ڈالی کیونکہ ایک سوج گئی تھی اوسکے چہرے پر
مسخری لی ہوئی مسکراہٹ مسکراہٹ آہستہ آہستہ غائب ہونا
شروع ہوئی اور ہمکو پہچاننے پر وہ ڈر گیا کیونکہ وہ سمجھ گیا کہ ہم کون
ہین اپنا سچ دکھلانے کو وہ کانسٹبلون کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگا
"دو تمیزو کے بچے شیطان کیا اندھے ہوگئے تھے کہ ایسی فاش غلطی
تم سے ہوئی" پھر ہماری طرف مخاطب ہوا ہاتھ باندھ گڑگڑا کر کچھ بیچارے
کچھ خوشامد کی باتین ہمارا غصہ فرو کرنے کے لیے کرنے لگا ہمنے رفتہ
اور دو ایک سخت و سست بات اوسکو اور اوسکے کانسٹبلون کو
کہلا جانے دیا کیونکہ ہمنے سوچا کہ اس سے بہتر اس حالت مین کچھ نہوگا باہر
جاکر ہمنے دیکھا کہ ہمارا ٹٹو غائب ہے کانسٹبلون کو ڈانٹ کر ہمنے کہا کہ
"اگر تم فوراً ہمارا ٹٹو نہ تلاش کر لاؤ گے تو ہم تمکو موقوف کر دینگے"
یہ حکم دے اور انسپکٹر کی ٹم ٹم پر سوار ہو ہم اپنے بنگلے چلے راستہ مین
مارے ہچکولون کے ناکون مین دم آگیا۔ ہمکو چکر آنے لگا۔ جہاز بھی شاید
طوفان کے وقت سطح آب پر اسقدر نہ ہلتا ہوگا جیسی یہ ٹم ٹم اچھی خاصی
سڑک پر ہلتی تھی۔ گھر پر پہونچکر ہمکو کلکٹر کے کئی تار ملے جنسے معلوم ہوا
کہ اونکو کچھ اوس ڈاکو کا سراغ لگ گیا تھا اور اپنی تحقیقات کا حال
اونھون نے ہمکو بھی لکھ بھیجا تھا اونکے تار سے ہمکو یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ بڑھا
جو ہمکو راستے مین ملا تھا وہ ضرور کلکٹر صاحب ہی تھے جو بھیس بدلکر اسی
ڈاکو کی تلاش مین نکلے تھے ہمنے اپنا سب حال اونکو لکھ بھیجا اور نتیجہ
یہ ہوا کہ بجائے اسکے کہ ہماری کارگذاری کی وہ تعریف کرین انھون نے
ہماری ناتجربہ کاری کی شکایت کمشنر صاحب کو لکھ بھیجی اور انھون نے
بھی اونکی بات مان ہمکو بدل کر اس ردی جگہ مین بھیج دیا کہ جہان پر اب
ہم ہین۔ ہمنے اپنے دوست سول سرجن سے ایک دن کہا کہ "بہت عقلمند کو
گورنمنٹ پسند نہین کرتی پر معمولی ہی عقل والون کو نوکر رکھنا پسند کرتی
ہے" بیوقوف سول سرجن کچھ سمجھا تو ہی نہین بیوقوفی کی ہنسی ہنسکر کہا
"بھی تو آتا ہی کہ شاید تمکو یہ نوکری پسند نہین ہے اور تم سے یہ کام چلتا نہین"
اگر ہمارے گذارہ کا سہارا ہوجائے تو ہم پولیس کی نوکری پر لعنت بھیجین اور
اسے فوراً چھوڑ دین۔ جیسے گورنمنٹ کے کام مین بھی اسقدر بیچارے
افسرون کی درگت ہوتی ہے۔

ہمنے اوپر ایک مضمون پانیر سے نقل کیا ہے جو کئی باتون مین
پولیس کی کارروائیون کا واقعی اور صحیح نقشہ ہے۔ بغیر تحقیقات کیسے ہوئے
بے گناہ مجرم کو بند کردینا اور پھر اوسکی اتنی دیر مین تحقیقات کرنا یہ باتین

مقدمہ نواب فتحنواز جنگ - بنام مترا - اور انگریزی عدالت

۲ — یہ قوم کب اور کہان پیدا ہوئی ان کا مورث اعلےٰ کون تھا اور ابتدائی پیشہ اس قوم کا کیا تھا —

۳ — کلال ہمیشہ سے ہندو مذہب رہے ہین یا کچھ مسلمان بھی ہین اور کب سے ہین —

۴ — کلال کے قسم کے ہوتے ہین ہر قسم کی اصلیت کو مفصل بیان کرنا چاہیے —

سائل — بھوانی داس اکجیشنارین نوزدہی تجہور

جوابات اینجانب

۱ — ہر شخص جانتا ہے کہ زبان مین مستعمل ہے — اجی یہی اردو جسمین ہم آپ باتین کرتے ہین — اگر کسی اور زبان کا بھی لفظ ہو تو ہمکو جسمین جھپٹ مینا چاہیے — ہماری زبان اور بھاشا بھی بھرکم ہو جائے گی — وہی پیر مغان جو ظالم تو کوئی جھپٹری یا کچی دوکان مین شیشے کی پریون کے جگھٹے جانے — کھنوٹے پر حمد کی طرح توند نکالے کھیون سے دوکان آراستہ و پیراستہ کیئے تنہا بیٹھا رہتا اور خریدارون کو بی نالہ کی طرح ترسنر دونی اور کم ہمتی کے ساتھ جواب دیتا رہتا ہے —

۲ — یہ قوم اوس وقت سے پیدا ہوئی جبسے انسان میوے اور انگور کی تاک مین رہنے لگا مقام پیدایش وہی ہے جہان میوے پیدا ہوتے ہین اس قوم کا مورث اعلےٰ معلم الملکوت تھا جس نے انگور کے درخت کو پہلے شیر ببر۔ بلی۔ سور کے خون سے سیراب کیا — پیشہ اس قوم کا باغبانی ہوگا — یہ لوگ اچھے اچھے میوے بازار مین بیچتے ہونگے اور سڑے گلے کی اسیطرح شراب بناتے ہونگے جیسے بیاج کی سرا وائے سڑے اور داغی میوون کے مربے اچار اور شربت طیار کرتے ہین —

۳ — کلال کو ہندو مذہب کی تخصیص نہین مسلمان بھی ہوتے ہین — نہ یقین ہو بریلی مین جاکر دیکھ لیجئے — جب اسلام کی "شے دو سالہ وساتی چہار دہ سالہ" کا زور بندھا تب مسلمان بھی ہوگئے —

۴ — کلال تین قسم کے ہوتے ہین —

اول تو انگریزی کلال جو جیسان ہائی کورٹ کی طرح اجلاس جمائے بڑی لمبی میز سکان کے اس سرے سے اوس سرے تک لگائے — پشت پر بڑے کتب خانے کی الماریون مین جہت تک بوتلین سجے — بجائے قوانین اور لاریپورٹون کے شیشہ و پیمانہ سامنے — کے کرسیون پر ڈٹے رہتے ہین — ایسے اجلاس کلکتے کے ہر محلے مین مع مبالغہ لاکھون موجود ہین —

دوم — بڑی بڑی کوٹھیون مین ولایتی شرابین شیشے کی الماریون مین چنی ہوئی دکھائی دیتی ہین یہان اکثر پارسی ساقی نظر آئینگے یہ ساقی جمشید کی اور انکے شیشے اور پیالے جام جم کی اولاد ہین —

سوم — وہ غریب پرور حضرات جو دیسی شراب لیے گاؤن قصبون اور چھوٹے شہرون مین اونچے سے چبوترے پر بوتلین چنے جلوہ افروز ہوتے ہین — اور سفر ہیلی کچی اصلی شراب کی دیتے اور جب جوڑ یا چار — ننکو دہولی — بھولا پاسی اور کشنا لودھے کو جاؤ مین آکے بنا لیتے ہین تو دہڑا دہڑ پانی کی بھرمار کرکے میٹھ — وہیں کے اصول پر کاروائی شروع کردیتے ہین —

زیادہ تفصیل درکار ہو ہمارے شفق لالہ خوشوقت رائے سے دریافت کر لیجئے — اور جی چاہے اونکو انعام بھی بھیج دیجیئے — وہ ایک ہی دن مین عیش باغ کا گودام نہ صاف کردین تو ہم بچاس جرمانہ دین — اجی اور کیا ؟

مالِ حرام بود بجائے حرام رفت

راقـــــــــــــــم

مسجد ایسی بھری بھری کب ہے "

میکدہ اک جہان ہے گویا "

۲۲ و ۹۲ و مہابھارت

اردو پُر مذاق — پرب اول صفحہ ۳۳۳ خوشخط بلا اختصار مع محصول ڈاک صرف مبلغ ۴ر (دوم زیر طبع)

پند سودمند

ازان مسٹر کوبٹ — در علم معاش — سہ چند ہدایت بنابر سوداگران خوردہ فروش منابب مؤلف پاک اوبشن آردو صفحہ ۴۶ مع محصول ڈاک صرف ۱ر ۲ پائی —

امر سنگھ ٹھیکہ دار صدر بازار کیمپ انبالہ

گوڈال کا خضاب

یہ خضاب رقیق ہے دو تین مہینے تک اسکا رنگ رہتا ہے لمحہ بھر مین بال سیاہ ہوجاتے ہین اور جلد کو بھی نقصان نہین پہونچتا ترکیب استعمال ہمراہ ملیس ۔

(گریٹ انڈین کشن ٹوائن)

ضعف اعضا کبھی وجہ سے کیون نہو ہمیشہ کے واسطے دفع ۔۔۔ تاسے قیمت

۱۰ فی بوتل

دگوڈال کا مرہم

آتشک یا اوس کی تمام دیگر شکا کے یہ مرہم اکسیر قیمت

دگوڈال کا

دانتون کو مضبوط کرتا ہے اور اسباب کو دور جس سے دانت ہوجاتے ہین بھی قوت پہ

قیمت

المشتہر

گوڈال کمپنی کلکتہ نمبر

مضامین غیر

عرفی تو میندیش زغوغائے رقیبان
آواز سگان کم نکند رزق گدارا

ایک جانب تو مسٹر دادا بھائی نوروجی کے انتخاب پر طرح طرح کی خوشیان۔ قسم قسم کے سرور۔ انواع اقسام کے انبساط۔ گوناگون شادمانیان ناچ مجرے۔ جلسے تماشے۔ پن دان۔ صدقات خیرات۔ اڈریس۔ سپاسنامے تہنیت کی چٹھیان۔ مبارکباد کے تار۔ شکریہ کے ٹیلیگرام۔ مسرت بخش آرٹیکل بہجت خیز مضامین۔ واہ واہ کے نعرے۔ شاباش کے آوازے۔ کوچہ بکوچہ چرچے۔ گھر گھر تذکرہ۔ مرحبا کا زور۔ تحسین و آفرین کا شور قسمت پر فخر۔ تقدیر پر ناز ؎

بحمد للہ چمکا ہند کی تقدیر کا اختر
مسٹر دادا بھائی اب ہوگئے ممبر

خیرخواہانہ جوشش۔ عقیدتمندانہ خروش۔ گورنمنٹ کی مدحت منتخب کی ثنا وصفت۔ برٹش عدل و انصاف کی تعریفین۔ انگلستان کی ایمانداری۔ حوصلے کی توصیفین۔ انصاف انصاف۔ ہندوستانی پارلیمنٹ کی ممبری۔ ایک ہندوستانی آدمی! قربان اس بے تعصبی۔ بے لوثی۔ مراحم خسروی کے۔ صدقے اس عنایت کرم شفقت۔ الطاف کے۔ شکریہ شکریہ شکریہ۔ ہزارہا شکریہ بلکہ ہزارہا شکر یہ ؎

جوطلب مین نے کیا مجھکو عنایت سے دیا
تیرے قربان مرے ناز اٹھانے والے

دوسری طرف۔ حسد کی آگ۔ رشک کا شعلہ۔ قیامت کی سوزش۔ بلا کی خلش شدت کا اضطراب۔ غایت درجہ کا پیچ وتاب۔ غم وغصے کی زیادتی۔ نفرت وحقارت کی افزونی۔ این۔ ایک ہندوستانی۔ نیٹو۔ نیم وحشی۔ اور ممبری کسان کی لیجس لیٹیف کی نہین۔ وایسرنگل کونسل کی نہین بلکہ اکدم سے انگلستانی پارلیمنٹ کی۔ کالا آدمی اور گورون کے ساتھ نشست یہ کبھی نہین ہونے سکتا۔ چھی چھی۔ نفرت نفرت۔ دل مین ٹیس۔ جگر مین تپک۔ آنکھ مین کھٹک۔ دماغ مین الجھن۔ دلبی مین۔ نیٹو آدمی خوشیان مناتا ہے۔ بغلین بجاتا ہے۔ بہت کھراب بات۔ بڑا برا افعل۔ ہم دیکھنے نہین سکتا۔ اکدم سے سب بند ہونے چاہین۔ پھر کیا کیا جائے۔ ہونے والی بات ہوتی ہی ہے۔ اچھا۔ ہم کچھ سوچ گیا۔ نئی نئی گرامت۔ تازہ تازہ ہند سین۔ کرر ووٹون کی جانچ کی تجویز۔ دوبارہ انتخابی دیکھ بھال کی تدبیر۔ سنو سنو۔ ابھی ابھی خبر آئی ہے کہ مسٹر دادا بھائی کے انتخاب کی پھر سے پرتال کیجائے گی۔ بہت اچھا۔ بہت خوب۔ کچھ پروا نہین

ایک بار نہین۔ سو بار بلکہ لاکھ بار۔ بقول شخصے۔ پاک بیباک۔ قسمت کی بات تقدیر ہی امر۔ جانچ پرتال کے وقت۔ امتحان۔ آزمائش کے ہنگام۔ انہین چھوڑ گھسیٹن۔ یک نہ شد دو شد۔ تین کے بدلے پانچ کی کثرت۔ الٰہی خیر۔ جھٹ پٹ چٹکے سے جانچ موقوف۔ پرتال بند نہین صاحب نہین۔ انتخاب بہت درست۔ تقرر نہایت صحیح۔ شک کی جگہ نہ شبہہ کا مقام۔ پھر کیا تھا۔ مسرت کے عوض خفت۔ بہجت کے بجائے ذلت۔ آس کی جگہ یاس۔ آنند و دکا ستیاناس۔ توبہ توبہ ؎

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا
پڑگئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

اب ہو تو کیا ہو۔ اور کرین تو کیا کرین۔ حد درجے کی حیرانی۔ غایت درجے کی پریشانی۔ حسرت و ناکامی کی دھوم۔ غم وغصے کا ہجوم۔ اور اداسی کی حد افسردگی کی انتہا۔ رنجور و ملول مغموم و مجہول۔ مجبوری۔ معذوری۔ بے اختیاری بے بسی۔ کچھ روز تک سکوت۔ تھوڑے دنون خاموشی۔ صبر کے آثار۔ ضبط کے نشان۔ دفعتاً پھر طبیعت مین بھونچال۔ باسی کڑھی مین ابال۔ تخیلات کی یورشس۔ تفکرات کی شورش۔ ہندوستانی پارلیمنٹ کا ممبر بنے اور کالا آدمی جلسے کرے۔ بڑا عجب کا بات۔ بہت افسوس کا معاملہ۔ ٹیٹ۔ کچھ پروا نہین۔ اکیلا پنا بھاڑ پھوڑنے نہین سکتا۔ لیکن یہ بات ٹھیک نہین۔ تب کیا کرے۔ اڈیٹوریل کمرہ۔ چار و نظرف سناٹا۔ ہاتھ قلم۔ میز پر اخبارات بقاعدہ۔ چٹھیان تتر بتر۔ بخار اس کا لنے کا موقع۔ پھپھولے پھوڑنے کی گھات۔ بندشی الفاظ۔ من گھڑت باتین۔ ول۔ آپ کچھ سنا۔ پرائیوٹ ذریعون سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر دادا بھائی نوروجی کا جگہ فیلسبری ... ابہک محفوظ نہین ہے اسواسطے کہ اونپر ایک خاص الزام ہے کہ ان کا یا انکا ایجنٹون نے لوگون کو رشوتین دیا ہے۔ اس سبب سے نو مبر انکی بی جج۔ ایک عرضی انکے انتخاب کے برخلاف سماعت کرین گے۔ جی ہان۔ بہت صحیح۔ بہت درست۔ ویری ول۔ آل رائٹ۔ ہر کرنگ آروفی الفور دادا بھائی نوروجی گردو۔ مین ڈر گیا۔ گھبرا گیا۔ کوٹ کی جگہ پتلون بوٹ کی جگہ ٹوپی پہن گیا۔ مگر جناب۔ یہ پرائیوٹ خبرین چہ معنی دارد۔ راز کی بات نہ خانگی امر۔ مشہور معاملہ۔ معروف مسئلہ۔ پھر پرائیوٹلی یہ کیا ہے؟ یہ خوشس وخشنا۔ کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔ اسپر طرہ بار بار کی جانچ سے پارلیمنٹی انتخاب کی خامی۔ انتخاب کی خامی۔ انتخاب کنندون کی بے مغزی کا ثبوت۔ انگلشیون کی تلون طبعی۔ قوم کی غیر مستقل مزاجی کا اظہار۔ اپنے منہ آپ اپنی ہی برائی۔ لاحول ولا۔ شرم شرم شرم شرم ؎

اچھا ہے پانون یار کا زلف دراز مین
لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا

مسٹر گلیڈاسٹن" اجی تم کسی سے بھی سیدھی ہو!"

اس طبیعت داری سے بہت ہی خوش ہوا - موٹی عقل کے بیل یا بے غیرت جانور - شیرون کی عالی حوصلگی - شہباز کی بلند پروازی کا کام نہین دیکھتی خس کم جہان پاک - انقلاب اگرچہ کچھ بے اطمینانی اور بے دلی ضرور پیدا کرتا ہے مگر جب اصلاح مناسب کے ساتھ ہمدوش ہو تو ایک نعمت ثابت ہوتا ہے - تمھاری راے کا پے جسطرف جھکنے کا عادی ہے وہی بہادر حال مناسب اور بہت مناسب ہے - خواہ مخواہ فضول خود رائی کرکے دوستون سے بگاڑنا ایک احمق مغرور کا کام ہے - تم جب جھکو وسی طرف جو تمھارے تابان شان ہو کیونکہ اپنے دوست کو فوجی مدد دینے کا وعدہ کرکے وہ نازک بات پیدا کی جو معمولی لوگون کے ذہن کی رسائی سے اعلے تر ہے - اونکی طرف توجہ ضرور چاہیئے - لیکن اونکے مصارف نکالنا اور اس طرح سے کہ اپنی بے ضابطہ فوج مین تخفیف ہو ایک ایسی نازک بات ہے جو ممکن ہے قدیم اور باقی خیرخواہون کو موجب ناخوشی ہو [illegible] ذاتی خیرخواہی کا تمہ ہے - یہی ضرورت کی بات ہے - وہ ایسے زمانہ مین سبب مرحلہ باقی رہا نہ ٹیپو سلطان [illegible] ضرورت ہی کہ رہی اب اگر کچھ حاجت ہے تو ملک مین [illegible] کی [illegible] اور ورسہ [illegible] بیرونی روس کی مزاحمت [illegible] سے اور [illegible] امدادی فوج سے بخوبی رفع ہوسکتی ہے [illegible] ضرور نہین کہ تخفیف مصارف کی ہوا صرف فوجی ہی صیغے مین چلے - میرے نزدیک تو قریب قریب ہر صیغہ اور اونکی بھاری تنخواہین پانے والے سب محتاج توجہ ہین - اگرچہ مین جانتا ہون کہ تم کو خود خیال ہوسکتا ہے مگر یاد دہانی کرتا ہون کہ مدا خل خزانہ بڑھانے کے اندازے سے غافل نہ رہنا چاہیئے - مگر خوبی اسی مین ہے کہ نئے ٹکس اور غیرمانوس اور کھلنے والے محصولات سے رعایا محفوظ رہے - ہر شغلے کا ایک زمانہ ہوا کرتا ہے بچپن مین کھلونون سے کھیلنے والے کو جوانی مین مردانہ لہو ولعب عیش وعشرت کی ہوس ہوتی ہے - حکمرانی اور انتظام ملک داری ایسے شغل ہین جنکے واسطے ہزارون لاکھون بندگان خدا کی جانین گیا اپنی جان عزیز تک کی عالی حوصلہ اور بلند نظر حضرات پروا نہین کرتے - پس اب عمر اسکی ہے کہ حکمرانی اور ملکداری کے پرتکلف مشغلے مین کچھ وقت صرف ہوا کرے - عادت عجب شئے ہے بعد چندے وہ مزہ ملیگا کہ کسی کام مین نہ پایا جائے گا - تم اسکا بھی اطمینان رکھو کہ اگر تمنے اپنی ہی عقل رسا اور ذہن [illegible] سے کام لیا اور خودغرضون خوشامدیون کا کہنا نہ سنا تو بہت کم لغزشین کروگے - خصوص جب مجھسا مشیر اور بے غرض صلاح کار ہر وقت [illegible] دینے پر کمربستہ ہے -

راقم

ارسطو

مسلمانون کے طرفدار

آپ جانیئے اندھا کیا چاہے دو آنکھین - مسلمان بہت روتے چلاتے تھے کہ اونکا بجز خدا کے کوئی پوچھنے والا نہین - مگر اب معلوم ہوا اور معلوم کیا ہمارے جانے والے لفٹنٹ گورنر بہادر نے چلتے چلاتے اعتراف بھی فرمایا کہ مسلمانون کے جو احسانات مصر وغیرہ مین مخبر ہین اونکی وجہ سے مین اونکا طرفدار رہا اور رہونگا اتنے ڈپٹی کیئے اور اوتنے تحصیلدار بنائے کیون مسلمانو اب تو تمھاری قوم ہندوستان بھر مین نہ سہی مغربی شمالی اور اودھ مین تو سرسبز ہوگئی ہوگی جسٹس محمود اور مولوی سمیع اللہ خان کی جگہ انگریز مقرر ہوگئے تو ہرج نہین تحصیلدار زیادہ بڑھنے سے بعد چندے مسلمان ڈپٹی کلکٹر تو زیادہ بنجائین گے - [illegible] ایک دن [illegible] کے بھی جج ہوجائین کے چلو جیتی ہوئی ہتھیلی پر سرسون نہ جمی تو کیا ہوا - دیر آید درست آید - اگر اس اعلان واعتراف سے کچھ ہندو بھائی کڑکڑا ئین تو اپنے گھر خوش ہین -

یہی آرزو ہے اگر آرزو ہے ؎

[illegible] احسان [illegible] اگر ذاتی احسان سرکاری نوکریون کے ذریعہ سے ادا کردیا گیا تو یہ اپنی اپنی سمجھ ہے اس سے اور کچھ نہین ہندو مسلمانون مین چشمک تو ضرور ہی ہوجائیگی -

ہندوستانیون کا دستور ہے جب کسی مکان کو چھوڑتے ہین تو وہانکے چولھے کو توڑ ڈالتے ہین ہمارے لفٹنٹ گورنر صاحب نے بھی اوس چولھے کو جسکا ایک پاکھا ہندو اور دوسرا مسلمان تھا اور جسپر اتفاق کی ہانڈی گرم ہوتی تھی چلتے وقت اس خوبصورتی سے توڑا - اگر یہ دونون احمق ہین آپسمین جھگڑین حضرت تو بغلمین چٹکی ڈال الگ کھڑے ہوکر تماشا دیکھین گے -

ضروری اطلاع

اکثر حضرات ضروری خبرین اور مضامین تو بھیجتے مین مگر نام نامی اپنا ہمیر بھی ظاہر کرنا مین چاہتے ایک صاحب نے ریاست [illegible] ضلع رائے بریلی کے متعلق ایک مضمون بھیجا ہے جسمین ظاہر کیا ہے کہ [illegible] کا علاقہ پیر کورٹ ہوگیا اور کون کون لوگ اس مین [illegible] تاہم اوسوقت تک ایسا مضمون نہین شائع کرسکتے جب تک [illegible] کا نام ظاہر نہ کیا جاے ؎

اشتہار

مضامین غیر

غزل تاریخی

روتا جو آئے ہنستا وہ انجمن سے نکلے — غنچہ شگفتہ ہوکر صحن چمن سے نکلے
لذت اوٹھائین سامع قند و شکر سے بڑھکر — نیچی ہو بات تیری جس دم دہن سے نکلے
انسان کے کام آؤ تو انسان ہے اگر تو — حاجت کسی بشر کی کیا اہرمن سے نکلے
ستمگر دون پہ آہ پہونچے خستہ جو کوئی دل ہو — ٹوٹے جو کوئی شیشہ آواز چھن سے نکلے
ناکامیون نے اونکی کیا اثر دکھایا — مجبور ہوکے جو تھے اپنے وطن سے نکلے
کل تک سبھار ہے تھے جو اکھون دل جلونکو — وہ لوگ آج کیسے رنج و محن سے نکلے
تقدیر وہ المتین نے محسن کا شکوہ دی ہے — کیا بلد بارگاہ شاہ زمن سے نکلے
مہدی کا دور آیا مسرور مہدوی ہین — افسانے تمہاری سب انجمن سے نکلے
دنیا مین کوئی ٹیڑھا تر چھا ہین سے نہ — وہ آج سیدھے سیدھے بانکپن سے نکلے
تھوڑا زمانہ گذرا کہتا تھا وہ ذرہ ذرہ — یہ آفتاب ایمان یارب کرن سے نکلے
اب اٹھنے آسمان کا محسن پہ ہونے کیونکر — مدت کے بعد دور پہنچ کر بہت سے نکلے
سیال ہوئے عنادل منکر سال پہونچا — پھوٹی جو بوہ گلون کی واسطے دہن سے نکلے

راقم ... ...

قاضی کیون دبلے شہر کے اندیشے سے ۔

بڑی دھوم دھام کی تعلیم ماسٹر نیچری ایک لائق شاگرد کو

ماسٹر صاحب ۔ نوجوانی فی زمانہ فرقہ نیچریہ کا قالب جسمی مثل غبارہ کے ہوائی جدت پسندی مین بھرا ہوا اور مصالح روشنی اعتراضات طرق کنندہ سے دانہ ہوکر دور دور تک دشتی ہورہا ہے اور طبیعت کا کھرپا احکام و قواعد قدیمی کی دوب کو چھیل رہا ہے لیکن موجدون کا حال نئے ہاتھی کا سا ہے کہ یکبارگی مطلق الفعان نہین کہا جاتا آج ذرا تماشہ ہاتھ سے جھیلی بالی کل کو اونٹ دکھایا پرسون کو ہاتھی سے ہلایا پھر بنگامہ مین نکالا پھر جھانج بجاکر اوسکی مین ڈالا اوسکے بعد جیسا چاہا کام لیا وہ ہی حال اب ہے آج ترکی ٹوپی کل کو کوٹ پرسون کو پتلون پھر چھڑی کا تھا اب ۔

تاریکی مین ہاتھ بھی بڑی دور کی سوجھی

اب مصلحت یہ ہے کہ یکبارگی مافی الضمیر کہا جاوے جو غل غپاڑہ ہوگا وہ یکبارگی ہوجاوے اور بھائی جب خدا اور رسول کے اعتراضات سے ڈر نہین تو غیر مہذب لوگون کے اعتراض سے کیا ڈر ہے خیر اصول ہی یہ ہے کہ کیسی ہی اعتراض کی کچھ پروا نہ ہو اور رفتہ رفتہ کے انتظار کے لئے تو عمر نوح درکار ہے اس زمانے کے جوان اپنی امنگین حسرتین لئے ہوئے

نفروالے الگور ہوجاوینگے لہذا اوسکے واسطے کھلم کھلا قواعد ذیل مقرر کئے جاوین ۔ پورانے طریقون پر اعتراض جمانا چاہئے جہانتک ہو اونکا ترک کرنا چاہیے نہ چھوٹی مین نئی باتون کی ایجاد اور اونکے فائدون کا بیان اگرچہ وہ کیسے ہی ہون ۔

کس نشنود یا نشنود من گفتگو می کنم

عورات کو پردہ کی مصیبت سے طلاق سے نجات ۔ پورانے طریقہ یہ ہین ٹوپی انگرکھا پاجامہ جوتا پہننا پاخانہ پیشاب گوشہ مین کرنا ۔ مکان کا طریقہ نکاح کرنا ۔ عورتون کو پردہ مین رکھنا ۔ کھانے کا طریقہ ۔ صرف بیجا کرنا ۔

شاگرد ۔ واہ آئی سی آپ کا مطلب یہ ہے کہ جملہ امور کو برعکس کردینا گویا ۔

ماسٹر ۔ بس اب تدابیر یہ ہین ... کبھی کبھی حلوائی کی مٹھائی کے چھتری پر ... ہوکر ... کھولیا ... آپ کو کہنا چاہیے کہ آئندہ ان کو دھوتے ہین ... کی حکمت کے ٹھنکوسلے کے دم ضرور لگی رہے انگرکھا موقوف کوٹ پاجامہ ۔ انگے پتلون جوتا واہیات بوٹ پاخانہ ندارد پاٹ کافی بیٹھ کے پیشاب کرنا ہین ہین بالکل بیجا کھڑے سے دھار لگائی اور گندی دون کھٹ پٹ چلتے ہوئے اور جو کسی غیر مہذب نے لباس پر تشبیہ اعتراض جمائی تو روٹی سیدھے روک لیا کہ ہم ہاں ترکی کا لباس یہ ہی ہے ۔ پردہ اور مکان بنوایا وہ کھولا ہو بنگلہ ہو ۔ ... نان و نفقہ کا قصہ مکان کی علت مسلمان لوگون مین مہر کی آفت ڈیڑھ بیسے کے آدمی اور ڈیڑھ لاکھ مہر بس کورٹ شپ کی اور بنگلہ آباد ۔ جس سے لیاقت بڑھے تہذیب آوے ۔

شاگرد ۔ ذرا ٹھہریئے مین تہذیب کے معنے نہین جانتا اسکے حرفی معنے کیا ہین ۔

ماسٹر اوہین زور سے نہین کہہ سکتا غیر مہذب حملہ کرینگے ذرا کان آگے کو لاؤ ۔

شاگرد ۔ سمجھئے تہذیب مین (ت) ترکی ٹوپی سے مراد ہے ۔ (ہ) سے ہدایت نیچری مراد ہے اور نکل سے اونکی کالر کا حلقہ مراد ہے (ذ) سے ذبیحہ موقوف کرنا اور مرغی کی گردن مروڑنا مراد ہے (ی) سے یورپین کی تقلید مراد ہے (ب) سے بٹن لگانا پتلون مین مراد ہے

(م) سے ... کا میم کا بے پردہ رکھنا مراد ہے جوان صفات سے متصف ہو وہ مہذب ہے باقی غیر مہذب

شاگرد ۔ اوہ آئی سی گویا بے پردگی مین بہت فوائد ہین وہ قید سے

سلہ یین سمجھا ... قید ... باہم میل جول ۔

ا ہونگی ہر وقت اپنے ساتھ رہینگی دل کو فرحت روح کو دونون کی فرحت رہے گی انسان کا بیان ہے جانورون کو دیکھو کہ تھوڑی دیر کو مادہ نظرون سے اوجھل ہوئی تو نر کتنا شور کرتا ہے اور اگر نر آنکھون سے غائب ہوا تو مادہ کسقدر غل کرتی ہے۔ کہنا نچہری کاٹنے سے کھاؤ

سا سے وغیرہ کا استعمال بہت فائدہ بخش ہے۔ بیاہ شادی وغیرہ تمام اخراجات کو مثل برات کے جہیز کے بھینٹ کر دینا چاہیئے معین لباس کھانا خرچ مقرر کرلیا جاوے تو بیجا روپیہ صرف نہ ہوگا۔

شاگرد۔ اور آئی سی ماسٹر صاحب آپ نے فرمایا ہے کہ جلد توام برعکس کیے جاینگے تو یون کیجیے کہ سر پر بوٹ پیر ون مین ٹوپی ٹانگون مین کوٹ گلے مین پتلون مہذب پاخانہ وپیشاب ہو

کر پورانے طریقہ والے ذرا ابل بچن کرتاک اور خاک نہین بلکہ راکھ تو ہو جاوین اور جنگل مین تو پردہ ہے نہین بالکل میدان مین رہنا چاہیئے باجرہ کے کھیت کے سے ٹٹر بنا لیئے جاینگے کم خرچ اور بالانشین بارش وہوا کے خیال سے سرکیان ڈال لیجاینگے جب گرمی ہوئی تو پہاڑی بنگلے

(باقی آیندہ)

سا ——— مہذب

منتخبات خیالی

زنا کیون جرم ہے؟ کیون یہ عیب مین داخل ہے؟

مقصود تو یہ ہے کہ لوگ آرام سے رہین دلکو تکلیف نہ پہونچے تجربہ نے بتا دیا ہے کہ جو چیز تم اپنے آرام کے لیئے استعمال کرتے ہو اگر اسمین دوسرا شریک ہو جائیگا تو تمھارے آرام مین خلل پڑیگا۔ ممکن ہے کہ ضرورت کے وقت تم اس چیز کو نہ پاؤ اوسکو اپنی مرضی کے مطابق استعمال نہ کرسکو۔ دوسرا شریک ہوا تو ایسے اتفاق ضرور ہونگے اور تمھارے آرام مین خلل پڑیگا۔ نیچر کا ایک بھید ہے کہ لوگ اپنے تن بدن کو قائم رکھین اور اپنے نسل پیدا کرتے رہین۔

سب جاندار قریباً اسی مین مصروف ہین پہلی غرض کھانے سے حاصل ہوتی ہے دوسری عورت اور مرد کی یکجائی سے۔ دونون غرضین نیچر کی ہین اور اسی سبب سے بڑے زور شور سے پوری ہوتی رہتی ہین۔ حرام ہو یا حلال یہ تو دانشمندی کی اصطلاحین ہین جاہل ہو یا حکیم نیچر انکو نہین پہچانتا کھانا ضرور عورت اور مرد کا یکجا ہونا اور بچہ پیدا ہونا ضرور دونون مین نیچر نے ایسی لذت رکھی ہے کہ جاندار اوسکے حاصل کرنے کے لیئے بہت سی تکلیفین اوٹھانے کو موجود ہے۔ اور جب وہ لذت حاصل ہو جاوے تو اوسکے نتیجون کی ذمہ داری گوارا کرنے کو

طیار۔ تمھارا بچہ تمھارے حصول لذت کا نتیجہ ہے نیچر چاہتا ہے کہ وہ بچہ بڑھکر دوسری غرض کو پورا کرنے کے لائق ہو جانے یعنے اپنے نسل پیدا کرنا۔ پرورش کی ذمہ داری تم پر ہے۔ تم اوسکو گوارا کرتے ہو۔

بچہ کے ساتھ محبت ہونے اور اس ذمہ داری کو گوارا کرنے کے لیئے دو شرطین ہین علم اور اُمید تم جانو کہ وہ تمھارا بچہ ہے تم اُمید رکھو کہ وہ بھی ایسا ہی سمجھے گا۔

زنا سے عموماً یہ ساری مصلحتین فوت ہوتی ہین۔

جس عورت سے تمھارا معاہدہ ہے جب اُسنے غیر کو شریک کیا تو تمھارے آرام مین خلل پڑا۔ اگر بچہ پیدا ہوا تو وہ زید کے حصول لذت کا نتیجہ ہے تو بکر کیون اوسکی پرورش کا ذمہ دار ہو۔ پھر علم و اُمید کی حالت مشتبہ ہو جاتی ہے۔ لہذا بچہ خطرے مین پڑا دونون کو تکلیف پہونچی اوسکو اوسکی مان کو۔

اسیوجہ سے زنا جرم ہے۔ اسیوجہ سے عیب ہے۔

لیکن اُس حالت مین یہ کیون عیب ہے کہ نہ کسی کے دل کو تکلیف پہونچے نہ حصول لذت کے کسی نتیجہ کی ذمہ داری کے نسبت کی مشکل کا سامنا متصور ہو۔

فرض کرو زید نے ایک عورت سے معاہدہ کیا زید کو اول قانون بہت دلپسند ہے یعنے اپنے تن بدن کو قائم رکھنا اور کھانے پینے اور خوش رہنے کو مقدم جانتا ہے دوسرے قانون یعنے اپنے نسل پیدا کرتے رہنے پر اوسکی ہمت مصروف نہین ہے نہ اسکے متعلق واقعات کو وہ اہم سمجھتا فرض کرو کہ وہ عورت اور ون سے بھی واسطہ رکھتی ہے زید کو کچھ تکلیف نہین ہے۔ فرض کرو کہ بچہ کی کوئی بحث پیدا ہونے کا احتمال نہین ہے۔ فرض کرو کہ اوس عورت کے اس طریق عمل سے زید نیچر کے قانون اول سے زیادہ متلذذ ہونے کا موقع پاتا ہے بتاو ایسی حالت مین یہ فعل کیون زنا کہا جاسے یا اگر اظہار واقعہ کے لیئے یہ لغت ضروری ہو تو یہ زنا داخل عیب کیون ہے؟ اس پر اعتراض کیون؟ اس سے بے عزتی کیون؟ ایشیا مین جہان مذہب کا بہت اثر ہے اگر خیالات رسوم کے پابند ہو کر اپنا بوجھ نہین اُتار سکتے تو تعجب نہین ہے۔ لیکن یورپ اس مسئلہ کو کیون نہین صاف کر دیتا خوشی کے عالم مین تو بیشک اوسنے ایسے خیالات دُور کر دیئے ہین بلکہ وہ تو یہ دیکھکر کہ نیچر کے قانون کامل طور پر چلتے جاتے ہین۔ آرام والے مسئلہ سے بھی چشم پوشی کرنے کو موجود ہے اور کیون نہ ایسا کرے جب دلیلین اسکے خلاف پر مدد نہ کرین لیکن جب کوئی بحث چھڑ جاتی ہے اور ثبوت وغیرہ الفاظ کا موقع

دانہ نہ گھاس پانی تین تین دفعہ

استعمال آتا ہے تو یورپ ہی اس معاملہ مین کچھ جین لوگون کے سے خیالات ظاہر کرنے لگتا ہے - آنر آنر عزت عزت یعنی اسکی نفی ہوئی - کیون آنر کی نفی ہوئی ؟ —

علم طبیعیات مین کہان ہے کہ اجسام مین کوئی آنر ہے اور جسمون کے آپس کے اتصال سے آنر کی بحث پیدا ہوتی ہے آنر تو ماننڈ سے متعلق ہے - ہان اگر ماننڈ کی باہمی رگڑ ممکن ہو اور پھر اس سے کوئی خراب نتائج پیدا ہون جس سے سوسائٹی کے نظم یا کسی ممبر کی راحت مین خلل پڑے تو آنر کی بحث پیدا ہو سکتی ہے -

ضرور ایک دن آنے والا ہے اور قانون ایسے خیالات کو دور کر دیگا اور کوئی عورت صرف اس سبب سے کم رتبہ نہ سمجھی جائیگی کہ اس سے فائدہ اٹھانے مین ایک سے زیادہ آدمی کیون شریک ہوئے اور حصول لذت کے نتیجہ کی ذمہ داری کا اون شرکائے باضابطہ اقرار کیون نہ کیا - ایشیائی مذہب تو دہمکی دیتا ہے کہ قرب قیامت مین ایسا ہوگا -

لیکن ہم جانتے ہین کہ قانون بنانے والون کو مذہب کی خاطر سے قیامت کے قرب کا انتظار نہ ہوگا -

راقم

رقیب زید

رپورٹ اجرائے واٹرورکس بنارس

فشار تنگئے خلوت سے بنتی ہے شبنم
صبا جو غنچے کے پردے مین جا نکلتی ہے

ہماری لوکل گورنمنٹ کو رعایا پروری وصحت عامہ کے خیال کا وہ نازک دقیق مسئلہ جو ہندؤون کو اپنے مرے ہوئے بزرگون کا رہتا ہے اسقدر ملحوظ خاطر ہوا کہ وفور شفقت سے زندون کو پانی دینا شروع کر دیا - اے مرے جوئے لکھنؤ و آگرہ کانپور والہ آباد وستم رسیدہ بنارس کی رعایا ٹیکس کو سنگ لحد سمجھو - مگر اونہین خوشیان مناؤ - دیکھو ایک یہ زمانہ اور حاکم ہے اور ایک وہ تھا کہ ایک مغل شہنشاہ سے اوسکے ظالم فرزند نے وہ سلوک کیا تھا کہ اسکو عاجز ہوکر یہ کہنا پڑا تھا -

قطعہ

وائے برحال ہندوان ہر باب	مردہ را مے دہند دائم آب
اے پسر تو عجب مسلمانی	زندہ را ہم آب ترسانی

اجی حضرت اودھ پنچ صاحب یہ تو آپ کے شہر پر بھی بیتتے ہی - اب گلگتا ہو تازہ بتازہ نو بنو - سنیئے - نومبر کا مہینہ طوفان نہ آندہی نہ بسنت نہ ہولی - آئے آئے کا ہر بونگ مچا ہوا ہے - میونسپلٹی کے دست تبر از د ممبر ہین کہ وحشت کے مارے دوڑ رہے ہین کبھی اس گھاٹ کبھی اوس گھر - بم پولس کا انتظام ہے کہ خاکروبون کی بھاڑ دیکھ سے خبر لی جا رہی ہے - خاکروب ہین کہ کوچہ بکوچہ صفائی پر جھاڑو پھیر رہے ہین - بجائے صفائی کے گرد وغبار کا وہ عالم کہ

خاکروبان سڑک را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ درین گرد گوہر باشد

کا مضمون - کسی کی آنکھ مین بھانگ کھیلتے ہین - القصہ وقت کیا آیا ہے - رعایا خلجان مین مبتلا - آنکھین ہین کہ واٹرورکس کا سبب ہو رہی ہین - خوف ہے کہ کہین [illegible] ٹیکس کی آفت نہ آئے - غرض ہفتہ بھر پہلے ہی سے ٹکٹ ہین کہ بٹ رہے ہین - [illegible] نئے نئے کھیل نئے نئے تماشے - آئے آئے [illegible] آئے کمیٹی آئے - خوشامدی ہر مہین کر چلا رہے ہین - [illegible] کرسی [illegible] وہ ٹھاٹ ہون کہ [illegible] ستان پھولے اثر دوام ہونے کی کوشش مین سرگرم تا کہ معلوم ہو واٹرورکس اجرائے سب شاد ہین مگر عام رعایا خفا ہین - خیر جشن جمشیدی کا دن ہندوستان کے افسردہ دلون کی طرح ٹھہرا نمایان ہوا بندہ درگاہ نے کون ہزارون شریفون سے دریافت کیا کہ آیا آپ بھی حضرت دربار مین تشریف لیجائیے گا - سبھون سے ایک سا جواب پایا - فرمانے لگے آپ کچھ گھاس تو نہین کھا گئے ہین - عام ناراضمندی کا کام اوس عمارت کے کھلنے کے جشن کی شرکت جسکی بنیاد مین ٹیکس کے ذریعہ سے چوسا ہوا غریب رعایا کا سرمایہ خون صرف ہوگا -

پس اینجانب دوستون کی ہمراہی سے مایوس ہو آپ کی نامہ نگاری بجالانے کے لیئے تن تنہا بقدرے خلق خدا کی نظر سے پوشیدہ - صیغہ داصحاب مین بوئے گل کی طرح ہوا کے گھوڑے پر سوار برائے سیر وتفریح چل نکلے - ہر طرف وتاکہ پر کیا دیکھتا ہون کہ پولستانی کھیپ کی کھپ چلی جا رہی ہے - معلوم ہوا کہ جلدی کوچ کر جانیوالے کی آہٹ ہے ہر ایک راستہ صاف جیسے ٹیکس دہندون کی سرحد کی جھنڈیا - نہ کوئی رہرو نہ کوئی رہبر - شدہ شدہ مرکھپ موقع پر پہونچا - یہان کا یہ حال کہ انتظامی گروہ خوشامدیون کا رسالہ علے الصباح سے سرگرم آرایش مقام - منبع واٹرورکس پر شامیانہ چوبی کا اهتمام - نمایشی لغویات کی بھبھن - ٹیکس زدون کی آہ سا فلک قریب دس بجے سے خوشامدی جامے سے مرتب ہو ہوکر کرسی پر ڈھیر ہونے لگے ایرا غیرا نتھو خیرا کی بھرمار - تو چل مین چل کی شروعات - میمونی فیشن کے نقال - دقیانوسی وضع کے صاحب خیال - [illegible] بالا زمین ومصاحبین کے ساتھ [illegible]
بس کیا [illegible] [illegible]

عرصہ مین عین دن کے درمیان ٹھیک بارہ کے بیچ بیچ مہمان صاحب دو گاڑی پر سوار ساتھ رونق افروز ہوئے - پھر کیا تھا ہر ایک چوب ستون ہوگیا ایک سراپا سنگ وجواہر سے ہاتھ ملا اپنی کرسی پر متمکن - جمعیت ممبرون کے ایک ولی کمنگر اپنی عبا قبا سے درست ہو ہاتھ مین ایڈریس لے مجمع کو کھڑے ہوئے اور وہ لمبی ارادتمین دو بڑے بڑے شکریہ کے دفتر شہر کے عوام الناس کی جانب سے کھولے کر توہ بھلی - پھر کیا تھا خدا دے اور بندہ لے مہمان صاحب اوٹھ کھڑے ہوئے اور وہ وہ آنکھین دکھائین وہ وہ خفگیان ظاہر کین کہ خدا اپنی رحمت نازل کرکر چند لوگون کی تو یہ کیفیت ہوئی کہ گھر خیریت سے پہنچنے کی اُمید نہ رہی آخرالامر اسکا سبب یہ معلوم ہوا کہ کسی ذات شریف نے حضرت کو تار دیدیا تھا ''مجھسے ملکے تو بنارس تشریف لائیے گا ورنہ بلوہ ہو جائیگا'' لاحول ولا قوۃ الا اللہ وسوسو رکی دالیں کتنے کا آیا

غرض گذشت آنچہ گذشت آیندہ را احتیاط کا اشارہ فرما اپنا کام کر چلتے ہوئے - ہمیشہ ایسے موقع پر بڑا اژدہام وانبوہ کثیر عوام الناس کا ہوا کرتا تھا مگر یہان احاطہ کے باہر کوئی متنفس نہین ؎

بڑا شور سنتے تھے پہلو مین دل کا

جو چیرا تو اک قطرہ خون نکلا

الغرض حافظہ کو دماغ کہان کہ ایسی لچر باتین یاد رکھے بقیہ داخل دفتر

الراقم ــــــــــ م س پ گ از بنارس

اڈریس بحضور سر آکلنڈ کالون بالقابہ

(لفٹننٹ گورنر مغربی وشمالی واودھ)

حضور فیض گنجور - رحم سے نزدیک تشدد سے دور - سرچشمہ شفقت ومہربانی - بمبہ (منبع) آبرسانی - وغیرہ وغیرہ -

صرف صوبجات متحدہ پر موقوف نہین تمام ہندوستان بلکہ ساری دُنیا کی جانب سے مبارکباد عرض کیجاتی ہے کہ آپ کی ذات بابرکات اپنی حکومت کے زمانے کو ختم فرماکر بخیر وخوبی تمام - وبرضامندی ومسرت کافۂ انام اپنی ولایت کو تشریف شریف کا ٹرین لیئے جاتی ہے - آپ نے جو کچھ مہربانیان شفقتین حکومتین ان صوبجات کے خوش قسمت اور بدنصیب دونون طرح کے باشندون پر کی ہین وہ اسقدر افراط اور کثرت کے ساتھ ہین کہ اونکا شمار طاقت بشری سے باہر ہے - اور اونکا ذکر دلخراش - دلخراش اسوجہ سے نہین کہ خدانخواستہ اونکا سننا ناگوار ہوگا بلکہ اس سبب سے اور صرف اسی سبب سے کہ جبکہ انگریزی حکومت مین ایسا پرصولت وجبروت حاکم کون ملیگا - جو ایسے انتظامات کو جنکے قریب وبعید کو ہم بوجہ وحشت یا نیم وحشت ادراک نہین کر سکتے ہین بزبردستی اور حکم اور زجر کے ساتھ جاری کرے جو تندخو اور چڑچڑے ماں باپ اپنے نادان بچون کو دارو ے تلخ کے دینے مین صرف فرماتے ہین -

طرز حکومت اگر نشے اور سرور کی چیزون سے مشابہ کیا جاوے تو آپ کا طریقہ حکمرانی شل اور ٹھنڈے دماغ دھیمی چال والون کے افیون کا خدرنہ تھا - بلکہ اکسا نمبرون کی طرح تیز وتند - جو فوراً حلق سے اوترتے ہی اپنا اثر ظاہر کردیتا ہے - یہ اپنی اپنی راے ہے کہ کوئی افیون پسند کرتا چاہتا ہے ومدک پر جان دیتا اور کوئی بادہ جانفزا کو مرجح سمجھتا ہے -

کانگریس کے ساتھ آپ کی خفیہ وعلانیہ مخالفت پر ہم آپکو مبارکباد اس سبب سے دے سکتے ہین کہ آپ کی وضعداری آخر وقت تک قائم رہی - نتیجہ کچھ ہی ہو - مگر استقلال ہی شرط ہے کہ قول مردان جان دارد کا خیال رہے -

ہمارے نزدیک کانگریس والون کو آپ کا ممنون احسان ہونا چاہیئے اگر آپ مخالف نہوتے تو ان صوبجات مین ہرگز اسقدر کانگریس کا چرچا نہوتا - افسوس ہے بعض نافہم جلد باز بات کی تہ کو نہین پہونچتے اور شکایت کرنے لگتے ہین - خیر گزشت تیر اصلوات -

اخبارون کے حال پر بہی آپ ایسے متوجہ اور باخبر تھے کہ شاید ہی کوئی آپ کو جن اخبارون نے بسخن خوش رکھا آپنے بہی ریورٹون مین اونکو بسخن خوش فرمانے مین ذرہ برابر پہلوتہی نہین فرمائی - یہ کام اوسی عالی حوصلہ بلند ہمت حاکم سے ہوسکتا ہے جو احسان کا بدلہ اوتارنے مین مشتاق ہوتا ہے - ہٹ دھرم ہی انکار نہین کرسکتا کہ ذاتی تعلقات کا اثر ہمیشہ آپ کے انتظامی امور مین رہا کرتا تھا - اگر بنظر غور دیکھا جاوے تو واضح ہو کہ کسے باشد اوسکے افعال وحرکات سے ذاتیات کبہی نہین جدا ہوسکتے ہین - جو کوئی کہے کسی معاملے مقدمے - انتظام مین ہم ذاتیات کو دخل نہین دیتے وہ گویا کہتا ہے کہ وہ دائرہ انسانیت سے خارج ہے - چونکہ آپ دائرۂ انسانیت سے خدانخواستہ خارج کیسے اوسکے مرکز ہین اسوجہ سے آپ مین صفت مذکور الصدر بدرجۂ اولے ہے - چند اخبارون پر خفگی - رامپور کے قتل کے مقدمے مین توجہ بلیغ - واٹر ورکس کے معاملات مین تحکم - وغیرہ وغیرہ یہ سب اوسی کی دُم تریان ہین -

سچ تو یہ ہے آپ پولیٹکل - یا حکومتی - لفٹننٹ گورنر نہ تھے بلکہ ذاتی لفٹننٹ گورنر تھے اسیوجہ سے آپ رعایا کو بہی پولیٹکل یا حکومتی رعایا نہین تصور فرماتے تھے بلکہ اوسی طرح ذاتی رعایا سمجھتے تھے جیسے ایک عرب کا رئیس اپنے غلامون کو جانتا ہے - آپ کو اونکی ذاتی آرام آسائش - کھانا - سی

پانی - گھربار کی صفائی کی فکر اوسی طرح رہتی تھی جیسی اوسکو رہنا چاہیے
شاید غلامی کا لفظ آزادی کے زمانے مین بے موقع معلوم ہو - مگر وسیع الخیال
اور عالی دماغ جانتے ہین کہ الفاظ من کل الوجوہ دماغ کے خیالات بعض
اوقات ادا کرنے مین قاصر رہتے ہین - پس یہان غلامی کے فرسودہ
اور بدنام معنے نہ لیے جائین بلکہ صرف حاکمی محکومی کا تصوّر رکھا جاے -
جو وحشت و تہذیب کی ہر حالت مین ہر زمان و مکان مین ہمیشہ رہا ہے
اور رہے گا - اگر حاکم رعایا کا مان باپ ہے تو آپ نے ثابت کر دیا
ہے کہ آپ ہماری مان ہین - شاید یہ اعتراض ہو کہ آپ کو باپ کیون
نہین کہا - اوسکا جواب یہ ہے کہ شفقت و محبت تربیت جسقدر مان سے
متعلق ہوتی ہے اوسقدر باپ سے نہین - علاوہ اسکے اگر مان اور باپ
دونون آپ ہون گے تو آخر قیصر ہند کیا ہونگی - اسواسطے آپ مان ہین
اور قیصر ہند باپ اور اگر استعارے کو زور تک کھینچین اور گورنر جنرل
کا حصہ بھی ملحوظ رکھین تو آپ مان نہی بڑی انّا کے منصب کی ضرور
مستحق ہین -

پس اب ہم سب بچّون کی دُعا ہے کہ ہماری بڑی انّا اس
پیرانہ سالی مین امن چین سے زندگی بسر کرین اور استدعا ہے کہ
ہم سے جو کبھی وقت نافہمی - بھولے پن سے کبھی دوا پلانے کے وقت
گود مین لیٹ کر لات لگا دی ہو یا کھیل کود یا چشم نمائی یا گوشمالی کے جواب
مین توتلی زبان سے کچھ لام کاف نکالا ہو تو آپ لاتک اسے گوڈ
سول (میری اچھی انّا) معاف فرمائین -

دستخط
باشندگان مغربی شمالی و اودھ

لوکل علیہ الرحمتہ

لو صاحبو ابتو ہمارے لکھنؤ صاحب سچ مچ علیہ الرحمتہ ہو گئے - کیا مینہ
کا پانی خدا کی رحمت شمار کیا جاتا ہے - اور ہفتہ گزشتہ کو سنیچر
کے دن سہ پہر کو ہمارے جاننے والے چھوٹے لارڈ صاحب نے
عیش باغ مین واٹر ورکس کا بنیادی پتھر رکھا اور حسب عادت
دھڑلے کی اسپیچ بھی دی - کیا کہین آب رسانی کا کام ابھی چندے
جاری نہوگا ورنہ اس سردی کی فصل مین پانی کھانے کے علاوہ اوڑھنے
بچھانے کے بھی کام آتا - خیر اسدفعہ نہ سہی - چور جاتے رہے کہ امیدواری
ابتو ننگا چکنا پیٹ خالی رعایا اور پانی سے کام پڑا ہے - آئندہ دیدہ
خواہد شد -

منگا جان کا مقدمہ عدالت دیوانی مین بڑے دھم دھم سے دائر ہے -
منگا جان اول تو نو عمر ہونہار ایسی رنڈی کہ مولویون کے خاندان
سے ایک صاحب نے زبردستی مثل مال منقولہ کے لوٹ لیجانے کا مقدمہ -
دوسرے عدالت مین بن ٹھن کر آنا اوسپر مولوی صاحبون کا سکسن
کا سکسن احاطہ عدالت مین آکر جمنا - عجب لطف پیدا کرتا ہے -
دیکھنا ہے - گھنگھرو اور پشواز کی بات بالا رہتی ہے یا تسبیح و عمامہ
کی دعا مستجاب ہوتی ہے ؎

عشق ازین بسیار کرد است و کند
سبحہ را زنّار کرد است و کند

شہر مین دو تھیٹر آئے ہوئے ہین - اور ایک اور آنے کی دھمکی
دے رہا ہے ۔

(۱) خود معلّم کتابون کا سلسلہ (زین مرتبہ)

(۱) **یونیورسل لیٹر رائٹر** - حصہ اول یعنی انگریزی چٹھیون کی کتاب کلان
صفحے ۱۰۴ قیمت عہ - یہ کتاب مدّت سے زیر طبع تھی اب تیار ہو گئی - اسمین
نہایت مفید چٹھی لکھنے کی ہدایتین صدہا نمونے القاب و آداب کے - صدہا
چٹھیان مختلف قسم کے مضمون کی ہر قسم کے لوگونکے نام - تجارتی خطوط -
صدہا ڈاکٹ - دعوتی کارڈ - رسیدین - نوٹس - اسناد - اڈریس - موریل وغیرہ وغیرہ
سب مع ترجمہ اردو کے ہین - گویا سمندر کو کوزہ مین گھیرا ہے -

(۲) **ایضاً** حصہ دوم صفحے ۱۶۰ قیمت ۸ اسمین عشقیہ خطوط - آداب و معاشرت
کے قاعدے - مسودہ کرنا - ڈاکٹ لکھنا - مسل بندی کرنا - وغیرہ - چیستان -
معمے - پہیلیان وغیرہ -

(۳) **پاپولر لیٹر رائٹر** (آٹھ آنہ مین انگریزی کا منشی) مثل نمبر اول کے یہ
کتاب بھی ہے لیکن اوس سے چھوٹی ہے صفحے ۲۵۲ قیمت ۸

(۴) **انگریزی اُردو پرائمر** حصہ اول مبتدی اور عام شائقین کے واسطے
اِس سے بہتر خود معلّم کتاب نہوگی صفحے ۵۲ قیمت ۲

(۵) **ایضاً** حصہ دوم اسمین شروع مین نہایت مفید اور کار آمد قاعدے مع ترجمہ
اردو - ہزارون محاورے کے جملے - چٹھیان - انگریزی گفتگو - صدہا ضرب الامثال
جملے مع ترجمہ اردو صفحے ۲۳۲ قیمت ۸

(۶) **مینول آف گریمر** مع ترجمہ اردو صرف و نحو کامل دو حصّون مین صفحے
۱۶۰ قیمت ۸

(۷) **دس ہزار انگریزی ایڈیم** مع شرح انگریزی و ترجمہ اردو دو حصون مین
صفحے ۴۵۰ قیمت عہ

(۸) **ایکہزار انگریزی ضرب الامثال** مع ترجمہ اردو قیمت ۳

(۹) **انگریزی ہندی ریڈر** قیمت ۴

(۱۰) **جنرل انگلش** صدہا گریمر کا عطر اور خلاصہ - ہر قسم کے [illegible]
نہایت ہی مفید قیمت عہ

المشتہر مولوی وزیر احمد بی اے - نزد [illegible] قسم [illegible]

مضامین غیر

فوج مین رنڈیونکی ضرورت

آج کل ایک پادری صاحب نے فوج مین رنڈیون کی بہم رسانی (منجانب سرکار) پر ایک مضمون لکھکر سارے عالم کو اسطرف متوجہ کرلیا ہے — مولوی ذکاء اللہ صاحب نے سرکار کی جنبہ داری مین اس فعل کو مستحسن اور دانشمندانہ بتایا ہے اور پادریصاحب نے خلاف حیا و اخلاق وتہذیب وغیرہ — اب جہان تنیئے اسیکے تذکرے جس اخبار کو دیکھئے اسی کا چرچہ — رفتہ رفتہ ہمارے شہر کے بفکرے افیونیون کے گردہ بتاشہ مین چہنا کہ یہ خبر یون پہونچ ہی گئی کہ سرکار رنڈیون کی ایک فوج بھرتی کرنے والی ہے" بڑی دیر تک گرمجوشی سے مباحثہ ہوتا رہا آخر یہ بھی طے پایا کہ ہرگز رنڈیان فوج مین نجائین اول تو حوالے کی آبرو جائیگی شہر سنسان ہوجائیگا اور علاوہ اسکے وہ لوگ جانکلو ہنسو چار ہی دن مین بہار حسن خزان ہوجائینگے — جوبن ڈہلیگا مگر آپ جانیے ہمارے شہر کے سرخیل قرمساقان میان طبل بند صاحب اس خبر کو سنکر بھلا کیونکر چپ بیٹھتے جونہین کان مین بھنک پہونچی چونک پڑے اور جلد ہی سے ایک عرضی ٹھیکہ کی کمانڈر انچیف افواج ہند کے نام دھر گھسیٹی - اتفاق سے ایک کرمفرما نے ہمکو بھی اسکی نقل بھیجدی ہے چونکہ لطف سے خالی نہین تفریح طبع ناظرین کے لیئے درج ذیل کرتے ہین —

درخواست ٹھیکہ رنڈیان منجانب طبل ہند بحضور جناب کمانڈر انچیف افواج ہند

داورس بیکسان فریادرس بے زبانان دام اقبالہٗ

اللہ جنیار رکھے غلام نے سنا ہے کہ سرکار کو اپنی فوج کے واسطے بہت سے ریزے بچکانے پری پیکر جادو نظر درکار ہوتے ہین اور حضور کو بڑی فکر انکے بہم پہونچانے کی رہتی ہے - بہت سے فوجی صاحب لوگ انکی تلاش مین آوارہ وسرگردان ہین ایک ایک سے لال بی بی مانگتے پہرتے اور کوچے جانان کی تلاش مین خاک اڑایا کرتے ہین - غرض فوج سے لیکر ملکی حاکم تک سب اسی ادہیڑبن مین پڑے ہین اور کوارٹر ماسٹر جنرل صاحب سے لیکر نیچے کی تمام لال کرتی اور گھنگھریا والی پلٹنون کے کانیر صاحب تک سب لال بی بی کی جستجو مین ہین — ایسے مین سنا ہے کوئی پادری صاحب ہین وہ بہت کچہ شرع تہذیب بگھارتے ہین قال اللہ قال المسیح نکالتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ سب بانی تہذیب واخلاق کے خلاف اور حیا وانسانیت سے بعید ہین — اسے حضور آپ ان لوگون کی تو سنیئے نہین یہ زاہدان خشک ہمیشہ یونہین دیاکیا کیئے ہین — انکو ان باتون کا مزا کیا معلوم یہ بخیل مقدس کا وعظ کنا جانین انھین کیا خبر شباب کا زور جوانی کی امنگ اور نشہ کی ترنگ مین انسان کے دل پر کیا بنتی ہے اور وہ کسطرح ع

ع گل بے رخ یار خوش نباشد

اور ع

بے یار بہار خوش نباشد

کی صدائین لگاتا اور دیوانہ وار سر ٹکراتا پھرتا ہے - انکا تو یہ حال ہے ؎

لندن سے تجھسے کیا کہون زاہد
ہائے کمبخت تونے پی ہی نہین

وہ کہیئے بھلے کو ہمارے میان ذکاء اللہ صاحب نے بڑی جلدی خبر لی اور ہم لوگون کے رزق کے ٹھیکرے کے بچنے کے واسطے ایک مضمون لکھکے چھاپنے مین چھپوا ہی دیا - خدا سلامت رکھے - مولویصاحب تمھاری اس مردانہ ہمت کے صدقے جائیے - کیا بڑا کام کیا ہے -

حضور - میانصاحب بہت سچ کہتے ہین کہ گورے صاحب لوگون کے واسطے ایسی فکر ضرور کرنا چاہیے ورنہ یہ بیچارے غریب الوطن ادہر ادہر سر ٹکراتے پھرینگے اور سرکار کو دقت کا سامنا ہوگا - اے حضور آپ دیکھین کہ یہ جوان جہان اٹھتی ہوئی جوانی مین بھلا اونچ نیچ سوچ سمجھ سکتے ہین پس اگر بلانٹ کا بند وبست معقول نہ کیا گیا کہین ایسا نہو کسی کی چاہ مین کنوئین جھانکنے لگین یا کسی آہوچشم کی یاد مین چوکڑی بہولین اور توہمہ وپریڈ سب بقول بہالی ٹٹیان پھاندنا او رسنگین دکھانا چھوڑ چھاڑ حرب وضرب سے غافل اور خیال زلف بتان کے اسیر بنکر آہ ونالہ گریہ وبکا مین مصروف ہوجائین لہذا انکی روک تھام اوسی طرح سرکار پر فرض ہے جسطرح انکے کھانے پانی کی فراہمی اور تحصیلدار دن چھاونی کے مجسٹریٹون کے واسطے انکے لیے ہوش ربا ودلفریب رنڈیان بہم پہونچانا اوسی طرح لازم وواجب ہے جسطرح انڈے مرغی - دودہ پیال کی رسدرسانی - بھلا جب سرکار اونکی آرام آسائش کی ذمہ دار ہے اور وہ لوگ اپنی جانین سرکار پر سے تصدق کرنے کو ہتھیلی پر لیئے رہتے ہین تو سرکار کیون نہ اونکے سرمایہ عیش ونشاط کے بہم پہونچانے کی فکر کرے — لہذا ان جان نثار دلاور دن کے واسطے رنڈیان ملانا اور چھاونیون مین ایک کافی اور معقول تعداد کی رنڈیون سے ایک چکلا بسانا بھی ضروریات سے ہے اور چونکہ افسران سرکاری کو بوجہ ناتجربہ کاری ونوشقی کے اس کام مین بالکل سلیقہ نہین پس حضور سے یہ عرض ہے کہ سائل ہر طرح کی خدمت کے لیئے ہردم ہر آن کمر باندھے ملیا ہے جس وقت اور جس مقام پر حضور ارشاد فرمائین سائل بسروچشم تعمیل کرے اور [illegible] رنڈیان - لو [illegible]

چٹی چپٹی سنہرہ رنگ- دھان پان- گداز- ابھرے جوبن- گدرائی بدن دالیان جو دلگو لبھانے والی اور کشش کرنے والی ہون حاضر خدمت کرے کہ جنھین چشم فلک نے بھی کبھی نہ دیکھا ہو- حضور- آپ کے اقبال سے خادم اوہر اودہر بہت کچھ کما چکا- اور نام پیدا کر چکا- یہان سے بڑہاپے تک خادم ہی کا ڈنکا بج رہا ہے مگر اب بڑہوتی وقت یہی تمنا ہے کہ اپنی سرکار کی خدمتگذاری مین عمر طے کرے-

ایحضور- اپنے منہ سے کہنا خودستائی مین داخل ہے مگر بے کہے بن نہین پڑتی کہ آپ کا غلام آسمان مین تھگلی لگاتا اور چاند کا ٹکڑا توڑ لاتا ہے- میان علم الملکوت نے ایک ماما حوا کو بہشت سے دھوکا دیکر نکلوا دیا تو کمال کیا کیا آخر وہ بھی انسان ہی تھین آپ کا غلام ابھی چٹکی بجاتے بہشت کی حورین اور قاف کی پریان بلا تا کرے- مگر حضور قدردانی شرط ہے-

حضور کی غربا پروری سے غلام کو بڑی امید ہے پس اب نوج کے واسطے رنڈیون کا ٹھیکہ مجھکو دیدیا جائے کہ بال بچے آپ کی جان و مال کی بڑھتیان منائین اور میرا آخری وقت حضور کی جوبیون کے صدقے مین بفراغت کٹجائے ::

بندہ المعروف میان [illegible]
[illegible]

لوکل سلف گورنمنٹ

(ایک انوکھی رائے)

آجکل پنجاب کے اکثر اخبارون نے "لوکل سلف گورنمنٹ اور اوسکی وجہ سے اہل ہند کی بربادی" نیز دیگر "لوکل سلف گورنمنٹ" کی ابالیشن (کالعدم کرنے) پر نہایت شد ومد سے مضامین لکھے ہین- ہمکو کیا منے ہر ایک ملکی بہی خواہ کو غالباً ان الفاظ کے سنتے ہی سے ایک طرح کا حقارت آمیز خیال ایسی کارروائی پر پیدا ہوگیا ہوگا- خاصکر ایسی حالت مین جبکہ ملک نے نہایت شد ومد کے ساتھ کونسلون مین اصول انتخابی جاری ہونے پر ایک باقاعدہ بحث کرکے گورنمنٹ کو اس اہم مقصد اور نہایت ضروری امر کی جانب توجہ دلا دی ہے- اور ہندوستان سے لیکر برٹش پارلیمنٹ تک اسکا ایک غوغا مچا ہوا ہے خود لارڈ کراس نے مسٹر بریڈلا کے جواب مین ایک بل پارلیمنٹ مین پیش کیا اور ضرورت ملک کو گویا تسلیم کرلیا- صرف نزاعات اور اختلافات طریقۂ انتخاب کی نسبت رہ گئے تھے- مگر گورنمنٹ آف انڈیا کی خاص توجہ مبذول ہے اور لوکل گورنمنٹون سے رائے طلب کی گئی ہے اور امید قوی ہے کہ کوئی لوکل گورنمنٹ اس اصول سے اختلاف رائے نہ کریگی اور لارڈ لینسڈون کے عہد حکومت ہی مین یہ کوشش اپنے عملی لباس مین جلوہ گر ہوجائیگی اور لوکل سلف گورنمنٹ کی کامیابی کی شاہراہ کھل جائیگی- جبکہ معاملات اس حد کو پہونچ گئے ہون اور مشکلات کے گرداب سے نکلکر کامیابی کے ساحل پر آلگے ہون اوسوقت اردو اخبارون مین اوسکے نیست ونابود کرنے اور اوس درخت کے جو پھول لاکر پھل لانے کو ہو جڑ پیڑ سے اکھاڑ کے پھینک دینے کی رائے نکلنا ضرور ایک تبسم تحقیر وملامت آمیز کا مستحق ہے- گریٹ برٹن کی تاریخ سے ثابت ہے کہ وہان کی موجودہ گورنمنٹ جسمین الیکٹو فیکٹرس زیادہ ہین اور جسکے بابرکت نتائج ایک عظیم الشان پارلیمنٹ کی صورت مین روز بروز ظاہر ہورہے ہین اور جہان کہ عام رائے ہر ایک معاملہ ملکی کا جزو اعظم اور شریک غالب ہے یہ سب صرف اوس مبارک بنیاد کی بدولت ہے جسے لوکل سلف گورنمنٹ کے نام سے تعبیر کرتے ہین اور جسکا وجود نارمن کانکویسٹ (فتوحات قوم نارمن) کے زمانہ مین تھا[1] وہ سسٹم آف گورنمنٹ جو ان تمام ترقیون اور ملکی فلاح اور بہلائی کا پہلا زینہ اور فرسٹ اسٹپ ثابت ہوگیا ہو اوسکی بابت ہم نہین سمجھتے کہ ہمارا ہندوستان کیون اسقدر بدقسمت سمجھ لیا گیا ہے کہ وہی اصول مملکت وملکداری جو گریٹ برٹن مین باعث ایثار برکت وامن وسرچشمۂ ترقی وریفارم سمجھے گئے ہون وہ اس بیچارے مشرقی دنیا کے نزاد یہ نشین کے واسطے موجب فساد وظلم وتنزل خیال کرلیئے جائین- ہان بلاشبہہ ہندوستان آج مختلف مذاہب اور اقوام آبادی کے سبب ضرور اون ممالک سے جنمین ایک ہی رنگ وبو قومیت ومذہب والے آباد ہون ایک حیثیت مختلف رکھتا ہے اور وہ صرف اسی قدر ہے کہ

---

[1] گیارہوین صدی عیسوی مین انگلستان مین حکومت خود اختیاری کا پتہ لگتا ہے چھوٹی چھوٹی جماعتین اپنے کاروبار اور معاملات کا بطور خود تصفیہ کرلیتی تہین، جس سے لوکل سلف گورنمنٹ کی طرف رجحان ہوگیا تھا- انگلستانی مورخ انگلینڈ کے موجودہ طرز حکومت کے وجود کی وجہ موجہ اسیکو قرار دیتے ہین ۱۲–

[2] ازسرکار پنجاب کوارٹر ماسٹر جنرل صاحب ہندوستان ۱۲–

یہ خواب ہے یا بیداری

یہان کی گورنمنٹ کو امور مذہبی مین نہایت منصفانہ رفتار دکھانی کرنا پڑتی ہے اور گورنمنٹ انگریزی کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ اوسنے تمام مذاہب کو پوری آزادی - ادائے فرض و بجا آوری رسومات کے واسطے دے رکھی ہے شہر کین - عام راہین اور پبلک پلیٹ فارم ہر ایک مذہبی تعلیمات اور وعظ کے واسطے کھلے ہوئے ہین اور اشاعت مذہب مین کوئی مزاحم نہین - اسپیشلیت اور قومیت کے لحاظ سے بھی ناجائز اور بیہودہ تفرقہ مٹائے گئے ہین اور ہر ایک فرقہ و قوم والے کو کسی بات مین کوئی روک ٹوک و قید و بند نہین رہی ہے - یہی باتین ہین جسے انگریزی راج اُکھڑا و مستقل بنیاد پر قائم نظر آتا ہے - مگر جو حقوق بحیثیت ہمدردی نسانی انگریزو ادا کرنا چاہیئے اونمین سے ابھی بہت کم پورے ہوئے ہین - ملک کی صنعت بالکل تنزل کی حالت مین ہے پیشہ وراسل و قلاش ہوتے چلے جاتے ہین اور اونکے پیشہ نہایت ابتری کی حالت مین ہین تجارت غیر قومون کے ہاتھ مین ہے ہم صرف ذلت دنیا ہی جانتے ہین لینے کے ڈھنگ ہمکو سکھلائے نہین گئے ہین - الغرض جو کوششین کبھی ملک کے سویلائزڈ بنانے مین ہونٹ یا وہ کی جاتی سے کیجاتی ہین انگریزی گورنمنٹ نے ابھی بہت کم کین - اور بہت سے حقوق اوسکی گردن پر ہین - انھین حقوق پر اُنکے لارڈ میکالے نے اشاعت تعلیم انگریزی پر ایک گھنٹہ ج لکھ ڈالا تھا - اور اوسی دوربین عاقبت اندیش مدبر کے قلم نے زور دکھایا کہ آج یہ جتنی یونیورسٹیان کالج اور اسکول ہم آپ دیکھتے ہین سب اوسکے طفیل مین ہین اسیطرح مختلف معاملات مین جو رسم گورنمنٹ نے صرف ادائے حقوق انسانی ہی کے تحت مین کیے ہین اون سے ایک یہ تھا جسے لارڈ رپن نے لوکل سلف گورنمنٹ کی صورت مین پورا کیا جنکی نسبت مخالفین سلف گورنمنٹ نے "دانا دشمن" اور "نادان دوست" الفاظ استعمال کرکے منہ سوندھا کرلیا ہے - سچ ہے اون بیچارے نے جو سلوک ہندوستان اور ہندوستانیون کے ساتھ کیئے اوسکے سبب وہ ایسی ہی گالیون کے مستحق تھے ایک صاحب نے لکھا ہے کہ اونکے ایک معزز دوست سے اور اونسے اس بارہ مین اختلاف تھا کہ لارڈ رپن ہندوستان کے دانا دشمن ہین یا نادان دوست - دوست صاحب دانا دشمن سمجھتے تھے اور حضرت نادان دوست سمجھے ہوئے تھے - اس آلٹو الٹی کا کہین ٹھکانا ہے - لارڈ رپن نے ہندوستان مین وہی کیا جو لارڈ کارنوالس اور لارڈ بنٹنگ نے اپنے وقتون مین کیا تھا - لائن آف پالیسی لارڈ رپن کی وہی تھی جو ان دونون گورنر جنرلون کی تھی - لارڈ کارنوالس نے بنگالہ کا بندوبست استمراری اور خود نیک انجام

اور بنٹنگ نے ستی ٹھگی کی بیخکنی اور نفاشل ریفارم کرکے کچھ سلوک ہندوستانیون سے کیئے تھے تو لارڈ رپن نے لوکل سلف گورنمنٹ اور البرٹ بل وغیرہ سے کچھ سلوک کرکے اپنا نام اونھین لوگون کی فہرست مین داخل کرالیا - اگر وہ لوگ دانا دشمن یا نادان دوست تھے تو لارڈ رپن بھی اوسی خطاب کے مستحق ہین - اگر ہم دو گھڑی کے واسطے لوکل سلف گورنمنٹ کو خارج از بحث بھی کرڈالین تو لارڈ رپن کی اور کارنامے ہمکو مجبور کررہے ہین کہ جو شخص اونکی نسبت اسطرح کے ہفوات اور بیہودہ کلمات زبان سے نکالے ہم اوسے ملک کا - قوم کا اور عامہ خلائق کا اور برٹش گورنمنٹ کا دشمن و بدخواہ سمجھین - یہ امر بھی ثابت کیا گیا ہے کہ لوکل سلف گورنمنٹ کا نتیجہ اہل ہند کے حق مین کمال درجہ کا مہلک اور ضرر رسان ہوا ہے ..... الکشن کا طریقہ ہمارے ملک کے واسطے کسی طرح موزون نہین - آج ہم دیکھ رہے ہین کہ ولایت جھیلتے جھیلتے وایسرائگل کونسل تک جا پہونچا ہے - بعد چند سے آپ دیکھینگے کہ اسی سسٹم آف گورنمنٹ نے نظم و نسق مین کیا نمایان و درخشان حصہ لیا لارڈ لینسڈون نے میسور مین کہا ہے کہ اونکی گورنمنٹ الکشن کے اجرا مین ساعی ہے - اور کونسلون کو ایک وسیع اسکیل پر قائم کرنے کی تجویز پیش نظر ہے - ابھی تو میونسپلٹیون ہی مین الکشن کا طریقہ جاری ہے جسے حفاظت ملک اور آئین ملکداری مین کوئی دخل نہین مگر انشاء اللہ عنقریب وہ دن آئے گا اور عنقریب آئیگا کہ کونسلون مین ہندی اعلے ممبر اور پالیٹکس کے چشم و چراغ بجائے گونگے بہرے اور صرف ہاتھ اوٹھا دینے والے - حکام کے ہتیون کے اشارون پر چلنے والے دستخطی کے نظر آئینگے اور کونسلون کی رونق بڑھائینگے - تب آپ کو معلوم ہوگا کہ الیکٹو فیکٹرس کی بدولت تمام آئین و قوانین مین اہل ملک کی رائے کسطرح شریک غالب رہتی ہے اور ملک کو ہر ایک قانون سے کس درجہ اطمینان ہو جاتا ہے -

اونھین صاحب نے یہ لکھ مارا ہے "ولایت کے لیئے بھی یہ طریقہ سخت نقصان رسان ہے"

شاید آپ ڈسپاٹک گورنمنٹ انگلستان و ہندوستان مین جاری ہونا چاہتے ہین اور آپ کو جناب وارن ہیسٹنگز صاحب بہادر کے روح سے فیضان حاصل ہے - ہان بلاشبہ ڈسپاٹک گورنمنٹ انگلستان و ہندوستان دونون کے واسطے ضرور مفید ہوگی خون خچر - میدان داری کی خبرین ضرور سننے مین آئینگی - ہائے وائے واویلا وامصیبتا کی صدائین کانون مین پہونچینگی - صاحب مضمون نے آگے چلکر ہندوستان مین لوکل سلف گورنمنٹ کے نتائج بد (بخیال خودم) کو ثابت کیا ہے جسپر ہم آئندہ بحث کرینگے (باقی آئندہ)

ہر کسے بخیالِ خویش خبطے دارد

زمانۂ قدیم مین یونانی بھی دیوتاؤن کی پرستش کیا کرتے تھے۔ سب دیوتاؤن کا افسر جوپیٹر تھا جسکو یونانی خدا سمجھتے تھے۔ خدا کی خاص محل کا نام جونو تھا۔ اِن سے بہت سی بیٹیان ہوئین۔ جو محبت۔ الفت۔ عزت وغیرہ وغیرہ کے نام سے مشہور تھین۔ جب کوئی شخص گناہ کرتا تھا تو جوپیٹر وسپر آفت نامی دیوی کو مسلط کر دیتا تھا۔ یہ آفت غضب کی دیوی تھی آپنا واحد مین تمام دنیا کے مجرمون کی خبر لے آتی تھی۔ دیوی مسیح کی تھی کہ قوت کا جوہر تھی یا روشنی کی رفتار کا ست۔ اسکا اور جوپیٹر کی بیٹیون کا چولی دامن کا ایسا ساتھ تھا۔ ادھر بے کسی غریب پر ظلم ہوا ادھر انھون سے فوراً تسکین کا پنچا۔ ایسا

ایک مرتبہ جوپیٹر ایک یونانی مشہور حکیم جس کا نام مینی نوس تھا آسمان پر سے گیا۔ اور اوسکا جی بہلانے کو ایک چور دروازہ جو معمولاً دروازہ کا کھلنا تھا کہ ایک شور و غوغا ہونے لگا۔ حکیم نے پوچھا یہ کیا ہے۔ کہا۔ یہ دعائین ہین وا اہل ارض مانگا کرتے ہین۔ مینی نوس نے کان لگا کر سنا تو یہ آوازین مختلف زبانون اور لہجون مین سنائی دین کہ دولت۔ عزت اور بڑے بڑے عہدے دلوائیے۔ جب یہ چلی گئی تب قدرا گنج مچ گئی تو ادر نئی درخواستین آنا شروع ہوئین۔ پہلے ایک یونانی حکیم نے جو مینی نوس کا بڑا یار غار تھا۔ التجا کی کہ میری عقل اور داڑھی زیادہ بڑھ جائے۔ دوسری درخواست ایک نوجوان شخص کی آئی کہ میرے باپ کا مہربانی کرکے دوا کا داب دیجیے۔ اونکے پاس جائیداد بہت سی ہے مجھے ایک حبہ نہین دیتا۔ تیسری درخواست ایک بیمصاحبہ کی آئی کہ مجھے میرے بادشاہ کی نظر مین محبوب اور حسین بنا دیجیے۔ دوسری بیگم کی یہ آرزو تھی کہ اے خدا میرا سوتیا ڈاہ نہین سہی جاتی جب دیکھو میان سے میری ہی شکایت کرتی رہتی ہے۔ میان موم کی ناک۔ کبھی ادہر پھر گئے۔ کبھی اودہر کمبخت مارتی کی باتین سنتے سنتے کلیجہ پک گیا ہے۔ ذرا سی بات ہوئی۔ جھٹ میان سے لگا دی۔ اور وہ سنتے ہی آگ ہو گئے۔ اب نہ کھانا ہے نہ پینا۔ پاؤن لپیٹے پلنگ پر پڑے ہوئے ہین۔ ہر چند سمجھاتی ہون نہین سمجھتے۔ اوسی کی طرفداری کیے جاتے ہین۔ اگر یہ ایک سال بھی رہ گئی تو میرا برسون کا بنا بنایا گھر خاک مین ملجائے گا۔ للہ۔ اِس بلا کو میرے یہان سے نکالو۔ یا میان کے جی مین ڈالدو کہ وہ اس سے نفرت کرنے لگین۔ یا موت کو حکم واصل کر دو۔ اگر ما نار کا ابھی پالسی کے خلاف ہو تو اتنا انتظام ضرور فرما دیجیے کہ اسکے اولاد ہونے پائے نہین تو میان کو جھین کی تکی ہے آدھی جائیداد بھی جُڑالیگی۔ اسی اثنا مین ایک نوجوان لڑکی نے استدعا کی کہ میرے والدین شادی کی فکر نہین کرتے۔ وہ قوتین جو مقتضائے سن سے جسم مین پیدا ہو گئی ہین۔ بچھو کی طرح دماغ مین ڈنک مار رہی ہین۔ اور اون ناپاک خواہشون کے پورا کرنے پر مجبور کر رہی ہین جنکے خیال کرنے سے کلیجہ کانپ جاتا ہے۔ مگر اونکے کان پر جون نہین رینگتی۔ ہر عضو بدن اِس بات کی سچی گواہی دے رہا ہے کہ تجرد میرے حق مین سم ہے۔ مگر اونکو کچھ پروا نہین۔ مجھے رہ رہ کر یہ خیال آتا ہے کہ اگر اونکی یہ غفلت مین عمر کی بہار خزان ہو گئی اور اوس وقت کہین شادی کی نوبت آئی تو اور بھی مصیبتون کا سامنا ہو گا۔ مین جیسکے پلے باندھی جاؤن گی وہ سب مجھ مین کچھ نہ پائے گا۔ سخت گھبرائے گا۔ سچی محبت اور دلی الفت کا (جو ازدواج کا مقصود ہے) کبھی خواب مین بھی خیال نہ آئے گا۔ دو دو ہر جی سے بیزار مین ادھر اپنی جان سے خفا۔ یہ شادی ہو گی۔ یا خانہ بربادی۔ ایسی شادی کا آل غم اور ایسی خوشی کا نتیجہ الم ہو گا۔ یہ کلمات اگر منہ سے کالون زبان نکالی جائے۔ بیحیائی کے طعنے جان لین۔ جلد میری خبر لیجیے۔ قبل اسکے کہ نفس شقی مجھپر غالب ہو۔ ابھی اسکا بیان ختم نہوا تھا کہ نہایت بھنڈن ہوا جو دروازے سے آئی پہلے تو حکیم نے معمولی ہوا کی خیال کیا مگر جب کو معلوم ہوا کہ یہ سرد آہون کے جھونکے اپنی گریبان دکھلا رہے تھین اور زون کے پیچھے ہزارہا انبار بان شکایتون کے دفترے لدی ہوئی چلی آتی ہین۔ یہ اونکا جیتی خیمہ تھا جو ایسی حالت مین پہنچنے ہوئے تھے کہ ایک ضعف مین مبتلا۔ ایک شامت زدہ پرنازل زلف کی بلا۔ کوئی گیسو کے دام مین پھنسا کسی کو مار کاکل نے ڈسا۔ کسی کے لب پر نالہ کسی کے ہم دانغ جگر آتش کا پرکالہ۔ کوئی تیغ نگہ کا گھائل کسی کی طبیعت کسی پر مائل۔ کسی دل مین نشتر غم چبھا ہوا۔ کسی کا دل میری طرح بجھا ہوا۔ کسی کو بوجہ زور ناتوانی۔ دعوی لن ترانی۔ کسی کو فراق یار مین کوہکن کی طرح جان شیرین دینا گوارا۔ دم بھر بھی ہجر مین جینا ناگوارا کوئی چاک داماں۔ کسیکا گریبان پارہ پارہ۔ کسی کی زبان پر غم کی خونچکان حکایت۔ کسی کو کبھی کسی سے گلہ۔ کبھی اپنے بخت کی شکایت کوئی وقت ہزار رنج والم۔ کوئی افراط تصورسے قائل قول انا الصنم کوئی بادۂ الفت کا مدہوش۔ کسیکو اپنی یاد فراموش۔ کسی نے آنکھ سے اشک کا دریا بہا دیا۔ نظر سے رتبہ ابر گھٹا دیا۔ کسیکو خدا کا ڈر کسیکو اپنے مطلب پر نظر۔ کسی نے دیر و حرم کو چھوڑا۔ دونون جہان سے منہ موڑا۔ کوئی فرط حیرت سے بات نہین کر سکتا۔ کسی کو آئینہ رو کی یاد مین آٹھ آٹھ پہر سکتا۔ کسیکو کہین نہ جانے کے لیے مہندی کا بہانا۔ کسیکو عین انتظار مین خون جگر پانی کرکے اشکون کے حیلے سے بہانا۔ کسیکو اپنی پاکدامنی کا خیال۔ کسیکا عشق خانمان ساز کی بدولت برا حال۔ کوئی مثل دامن کے رشک غدرا کا مفتون۔ کوئی کسی لیلی منش کا

قیس کی طرح مجنون۔ کسی کو کسی یوسف لقا کی چاہ نے کنوئین جھنکائے۔ کسی مسیح دوران کی بانکی ادا سے ہزارون دم لبون پر آئے۔ کسی نے کشور خوبی مین نشانِ فتح گاڑا۔ کسی سادہ رو نے اپنے آپ کو بنا کر دلون کو بگاڑا۔ کسی نے زاہد فریب صورت دکھا کر نقد جان و ایمان لوٹا۔ کوئی کسی کے عشق مین جان دے کر زندگی کے بکھیڑون سے چھوٹا۔ کوئی کسی چشم کا بیمار۔ کسیکو کوئی ادرنیا ازار۔ کسی نے بھوے پن قیارن سے تیغ کا کام کیا۔ کسی نے ترچھی نگاہ کا تیر لگا کر آدمی کیکیجہ تھام لیا۔ کسی کا چہرہ رنگین رشک گلستان۔ کسی کا سینہ داغون کی کثرت سے محسود روضہ رضوان۔ کہین کسین رونا۔ مین کسی برق وش کے دنبدن کی یاد نے آگ پانی مین لگا دی۔ کسی نے ہنسی ہنسی مین کسی پر بجلی گرا دی۔ کوئی دم توڑ رہا ہے۔ کوئی حصول مدعا کے لیئے ہاتھ جوڑ رہا ہے۔ کوئی کسی بت کے رام کرنے کو افسون دکھا رہا ہے۔ زمین آسمان کے قلابے ملا رہا ہے۔ کوئی موت کے آسرے پر زندگی بسر کر رہا ہے۔ کوئی کسی کے پس دیوار سے پھوڑ کر جان عزیز ایل کے نذر کر رہا ہے اور مایوسانہ یہ مطلع پڑھ رہا ہے۔

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

تک یہ ... آ ... کلیجہ پھونکے دیتی ہین۔ کن دل جلون کی بین جو پٹیرسنے جواب دیا کہ یہ مراقی لوگ ہین جو تمام دنیا مین پھیلے ہوے ہین اور مبت کرنے والون کے نام سے مشہور ہین۔ ان سے ناک مین دم ہے۔ جس دن ان کی درخواستین آجاتی ہین اور سب کام پٹے رہجاتے ہین۔ انکی ہردم انوکھی آرزو۔ اور ہر لحظہ نرالی خواہشون کا بارہ محال کے تھرمامیٹرون ایک سو پانچ ڈگری سے بھی زیادہ چڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے مجبور ہوکر آج مینے یہ تہیہ کیا ہے کہ ہوا کو حکم دیدونگا کہ وہ انکی استدعا کو راستہ ہی مین گرفتار کرکے روے عالم پر تتار کر دے۔ ہم تک آنے نپائے۔ انیر استدعا ایک بڑے میان کی تھی۔ جو پیٹر کہتا ہے کہ تیس چالیس برس سے ایک سال کی مہلت مانگا کرتا ہے۔ جب یہ پچاس برس کا ہوا تو کہا کہ میرا بیٹا نوکر ہو جائے تب جان نکلے۔ جب بیٹا نوکر ہو گیا تو کہا کہ بیٹی بھی اپنے گھر کی ہو جائے تو مرون۔ ہمنے منظور کر لیا۔ جب فراغت ہو گئی تو کہا کہ میرا پوتا مولوی ہو جائے۔ ہمنے مان لیا۔ اب کہتا ہے کہ مین مکان بنوا رہا ہون۔ جب طیار ہو جائے مجھے مرنے مین کچھ عذر نہو گا۔ ضعف ہر دم زور دکھا رہا ہے اور یہ احمق توسیع عمر کی درخواست کرتا ہے۔ مرنے سے ڈرتا ہے۔ اور جینے پر مرتا ہے۔ اب ہم اسکی نہ سنینگے۔ یہ کہکر باب قبول بند کر دیا۔ اور خدائی کا چارج اپنی پیاری بی بی کو دے۔ ڈنڈا ہاتھ مین لے۔ چرٹ منہ مین دابے حکیم نفرت ہوا ہو گیا +

ا۔ ح۔ ک
از محمود آباد

کیا سیہ بختون کو نیرنگ جہان کا ہو خیال
انکی قسمت کا کبھی رنگ بدلتا ہی نہین

کل کی بات ہے۔ بہاڑے دن۔ آتش فشان ایام۔ شدت کی گرمی۔ قیامت کی دھوپ۔ مع مبالغہ لوہے کی زمین۔ تانبے کا آسمان۔ سوا نیزے پر آفتاب۔ آنکھ کھولنا مشکل۔ نظر اوٹھانا دوبھر۔ چکا چوند کی بیماری۔ دن آوندھی کا عارضہ۔ پیاس سے زبان خشک۔ حلق مین کانٹے۔ چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤن سرد۔ حواس باختہ۔ ہوش پرید۔ کپڑے ستے دبال۔ ٹوپی۔ لنگوٹی جنجال۔ تمام بدن قرنبیق ستار جسم فلفر۔ آب سرد کی چاہ۔ برف شربت کی مانگ۔ لیمونیڈ۔ سوڈا واٹر کی غٹاغٹ۔ پنکھے۔ خس کی ٹٹیون کا جھرمٹ۔ دالان۔ سائبان سے الجھن۔ کوٹھریون۔ تہ خانون مین مسکن۔ صحبت۔ یکجائی سے طلاق تجرد تنہائی سے ہم آغوشی۔ گھر سے نکلنا دشوار۔ میل۔ ملاقات محال۔ سیر سپاٹے موقوف۔ صید شکار مفقود۔ ہر دم چلمن کے اندر۔ مرد آدمی سے نازنین۔ ریشائیل سے پردہ نشین۔ کھانے۔ پینے سے نفرت۔ صراحی کوزون سے رغبت۔ شکم۔ آبرسانی کا نیر۔ پیٹ ڈاٹر رکس کا حوض۔ استسقا کا مرض۔ تپی کا روگ۔ دم بخود۔ چارون شانے چت۔ گھڑی گھنٹون کا شمار۔ شام کا انتظار۔ حشرات الارض کی کثرت۔ کھٹملون۔ پسوون۔ مچھرون۔ کی شدت۔ سارا جسم داغدار۔ تمام بستر لہو لہان۔ نیند اوڑ چھو۔ خواب نفرقا۔ راتدن بے چینی۔ شبانہ روز بیقراری۔ کسی جگہ چین نہ کسی پہلو آرام۔ الامان کا زور۔ الحفیظ کا شور۔ ہر لحظہ توبہ تلا۔ ہر ساعت درود دعا ؎

مجھے گنہ خجل ہین گناہون سے مین خجل
اے شان عفو دیکھ نہ میرے گناہ کو

دفعتہ منہ مانگی مراد حصول۔ رحمت کا نزول۔ جھماجھمی کا سلسلہ۔ دھما دھمی کا مشغلہ۔ مینہ کا ریلا۔ ہوا کا جھونکا۔ اللہ دے اور بندہ لے۔ مکانات سربسجود۔ درودیوار کمر بہ رکوع۔ ٹپکنے کی بھرمار۔ دینی کا طفشار تال پوکھرون کا جوش۔ ندی نالون کا خروش۔ گنگا جمنا کی طغیانی۔ دریا سمندر کی روانی۔ گاؤن۔ مواضع کی بہیا۔ کاشتکاری زراعت کا صفایا۔ گھربار کی تباہی۔ جان ومال کی بربادی۔ خاندان کے خاندان غارت۔ مرے پر سو درے کی کہاوت ؎

جہان مین نعمت بیجا کہین زحمت سے بدتر ہے
برستا قہر ہو جاتا ہے بے انداز باران کا

کالی کالی گھٹاؤن کی دھوم۔ اودے اودے بادلون کا ہجوم۔

ہند

تمھین غیرون سے کب فرصت ہم اپنے غم سے کم خالی
چلو بس ہو چکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی ؎

جسوقت ہوا شمار لشکر — دیکھا تو جہان تھا زیر لشکر
کشتی مین ہوا سوار لشکر — اوٹھے مین وار سے بھی لشکر
لیکن غائب تھا جان تک ایک — ملتا ہی تھا نشان تک ایک
مدت کے بعد غش اوسکو — بارک سے سپاہی کے نکلی
اوسنے بارک مین جو اونکی — ہوکر مایوس جان دیدی
الفت مین جان دی ہر حال — اس سے زمانہ مین ذوالحول
بس ختم ہوا فسانۂ عشق — مشہور ہوا اثرانۂ عشق
دولت اعلی مین نہین فرق — ہوتا ہے عشق مین کہین فرق
الفت ہو شاہ کو گدا سے — اسکے توڑ بیگ ہین ہزار ہے
نوکر کو عشق سے سرکار — رکھنا لازم نہین ہے زنہار
فوجی کو فتح سے رہے کام — پڑکر ہو عشق مین بدنام

(باقی آئندہ)

راقم محمد افضل علی شہر

پنچ مِل خدا خدا مِل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ ۸ دسمبر ۱۸۹۲ء

ہندوستان کے مینڈک

مسٹر [illegible] نے حال کی تحقیقات سے بیان کیا ہے کہ ہندوستان کے ایک سو تین قسم کے مینڈک عجائب خانہ کلکتہ مین موجود ہین - اور چالیس قسم کے ایسے ہین جو ابھی جمع نہین کیے گئے ہین - غالباً مسٹر [illegible] نے ابھی کئی قسم کے مینڈکون کو چھوڑ دیا ہے وہ اینجانب بتائے دیتے ہین -

اول تو ایک قسم کے وہ مینڈک ہین جو کونسلون اور میونسپل کمیٹیون مین حکام انگریزی کی صدا سنکر ٹرٹر نہین کرتے اور خیرخواہان ملک کی بات کسیکو سننے نہین دیتے یہ قسم ہمارے شہر مین آج کل کثرت کے ساتھ ہے -

دوسرے وہ ہین جو گیدڑون اور دیگر معابدین تو علی بہانے ہین انکی صورت کیسی قدر عظمت و تہذیب ہوا کرتی ہے

تیسرے وہ ہین جو مجلس حال و قال مین گانے والون کی تان طبلے کی تھاپ - باجے کی آواز پر علاوہ شور و غوغا کرنے کے محفل مین کودتے بھی ہین

ان تینون قسم کی صورت مین صرف اسقدر فرق ہے کہ انکی صورتین انسانون سے مشابہ اور دل و دماغ مینڈکون کا ہوتا ہے -

جواب آڈریس

منجانب سر آکلنڈ کالون - بالقابہ

آپ جانتے ہین ہمارے صوبجات کے لاٹ صاحب ایسے تو تھے نہین کہ کوئی آڈریس - سپاسنامہ شکایت نامہ وغیرہ - یا کوئی لفظ دست کم اونکے خلاف مزاج زبان سے نکالے اور آپ خاموش ہو رہین ابھی بولین اور ابھی گیت بولین - سو کام چھوڑ کے ہزار بار تو ان کا جواب دیکر بولین فی الحال اودھ پنچ کے کالمون مین ایک آڈریس شایع ہوا آپ سے کب رہا جاتا تھا - آپ گویا موقعے کے منتظر بیٹھے تھے جواب دینا فرض ہوگیا - ان [illegible] سے اوسکا جواب بھی ارشاد فرمایا - اگرچہ کسی عام جلسے مین زبان حکم ترجمان سے کل انتانی نہین فرمائی نہ گورنمنٹ گزٹ کے مضمون نے زینت پائی مگر بطور ذریعہ علم اشراق ایک نقل مل گئی - آگہی ناظرین کے واسطے درج ذیل کرتے ہین -

وہوہذا

میری وفادار نمکخوار رعایا

مینے تمھارا آڈریس جو ایک اخبار مین تمنے شایع کرایا - جہاز پر سوار ہوتے وقت پایا چونکہ مجھے جھیلنے کی عادت بہت کم ہے - اور مین آئینہ خاطر کو گلہ ضبط کو گوارا نہین کرسکتا - لہذا اوسکا بھی جواب دینا ضروری سمجھتا ہون - مین تمھارے خیالات اور الفاظ سے بہت ہی خوش ہوا تمکو جاننا چاہیے کہ کسی شے کی قدر و قیمت بڑھانے مین اوسکی کمیابی کو بھی بہت کچھ دخل ہے - مین افسوس کے ساتھ خیال کرتا ہون کہ مجھے اپنے ایام حکومت مین بہت کم مینڈ او اسیوجہ دل کی خواہشین اور میرے معدودے چند خوشامدیون کی کوشش سے زیادہ تھی کہ سپاسنامے اور آڈریس دستیاب ہوسکین - جس طریقے سے کہ ایسے آڈریس نصیب ہوئے اوسکا حال میرے ماتحت حکام اور خوشامدی خوب جانتے ہین - میرے اعادے کی ضرورت نہین - پس جب مین تمھارے آڈریس کو دیکھتا ہون کہ نہ توکسی حاکم ماتحت کی دباوٹ سے اور نہ میرے آخری وقت کی روانگی کے اثر سے طیار - نہ خوشامدیون کی کوشش سے مرتب ہوا ہے تو مین کیون نہ سب سے افضل سمجھون - مجھے اعتراف ہے کہ مین بموجب محاورۂ انگریزی تھن اسکنڈ (باریک جلد کا) ذکی الحس آدمی ہون - اور جو کچھ میرے خیالات ہوتے ہین اونکو بلا تکلف و تامل ظاہر بھی کردیتا ہون - تم لوگون کی زبان مین ایسے شخص کو بھبڑ بھڑیا کہتے ہین - مین اس لقب کا مستحق ضرور ہون - اور کچھ اسپر شرم بھی نہین ماتا - کیونکہ اس سے میری بدنیتی ظاہر نہین ہوتی - جسکا الزام اکثر بدزبان - مغوی - بدمعاش - بشور - متمرد - دیا کرتے ہین جو کچھ مجھے مناسب معلوم ہوا - مین نے ڈنکے کی چوٹ کیا اور سچ ہے کہ کسی کے کہنے کی پروا نہین کی - تم انصاف کرو کہ مجھے جب خدا نے منتہیٔ حکومت کرنے کو نازل کیا تو اب کیا میرا اتنا بھی حق تھا کہ مین اپنی تجویزین جسطرح مناسب سمجھون جاری کرون - اگر خدا کو یہ منظور نہوتا تو مجھے تمھارا لفٹنٹ گورنر ہی کیون کرتا - تمکو اسکا الزام میرے سر رکھنا نہ چاہیے - مین جانتا ہون تم لوگ اتنے آزاد خیال اور ملحد نہین ہو کہ خدا کو نہ مانتے ہو - پس یہ سب امور منجانب اللہ سمجھو اور خاموش ہو رہو -

کانگریس کے ساتھ جو کہ مین نے سلوک کیا ہے اوسکے جاننے والے صرف تمھین لوگ ہو - مین اپنا احسان کیا جتاؤن اور اوسکی تفصیل کیا سناؤن - مین اوس سے بھی زیادہ سلوک پر مستعد تھا مگر بوجوہ تامل کیا کیونکہ مجھے صرف پانچ ہی سال رہنا تھا - ہان اگر کانگریس والون پر خدا کے ہان مین لفٹنٹ گورنر کر دیا گیا تو دیکھنا دوزخ ہو - یا جنت مین وہان کیسی حکومت کرتا ہون

مجھے واٹرورکس کا شوق اسقدر ہے کہ خبط کی سرحد سے جاملا ہے اور اوسکا ذکر کیے بغیر مجھسے رہا نہین جاتا -

---

ملہ ڈی ز ڈ وہ سپاہی جو فوج کو بلا اجازت چھوڑکر چلا جاتا ہے اوسکو ساتھ [illegible]

[illegible]

غالباً تمکو معلوم ہوگا کہ ملک مصر مین مین رہ چکا ہون۔ وہان کے ریگستانون کی کیفیت۔ پانی کی قلت۔ آب شیرین کی چاہ۔ پیاس کی صعوبت کی لذت ابتک میری زبان پر ہے۔ مین اس مثل سے بھی وہین آگاہ ہوا کہ کل حی من الماء۔ پس میری راے مین سب سے ضروری اور اہم یہ کام تھا کہ اپنی تحت حکومت کے بڑے بڑے شہرون مین اچھے پانی کے کل جاری کراؤن۔ یہ رقم لوگون سے لی ہو تو نئی تھی کہ میرے ایسے خبط کی جیب مین خلال انداز ہوتے تھے۔ اگر میرے دماغ سے یہ پانی بہ جاتا تو آخر رہنا ہی کیا آخر کار مین نے جس طرح اب کام کو چاہا۔ جاری کرا کے چھوڑا۔ ملک سچ پوچھو تو بوجہ قلت فرصت ایک بات رہی گئی۔ میری آرزو یہ تھی کہ جس طرح ریگستان کے جہاز یعنے اونٹ کے کوہان ہوتا ہے اور اوسمین پانی بھرا رہتا ہے۔ اوسیطرح مین تمھاری بھی آب مصفا و شیرین سے بھری ہوئی کوہان دیکھون اور جب تک خدا کے ہان سے یہ مفید و بکار آمد نصیب نہو تب تک ایک چھوٹا سا تیرہ تم سب لوگون کی پشت پر چپکا ہوا پاؤن۔ مگر اسکی مہلت نملی۔ تمکو بچشم دیکھنے کی آرزو دل کی دل ہی مین لیے جاتا ہون۔

اچھے پانی سے کون انکار کرسکتا ہے۔ بعض مخالف یہ کہتے ہین کہ اسکی وجہ ٹکس کا بوجھ ہے اوٹھ نہین سکتا۔ اون کو سمجھ لینا چاہیے کہ جو لوگ اس بوجھ کے متحمل نہون اور ٹکس کی گرانی نہ برداشت کرسکین۔ وہ شہرون کی اقامت چھوڑ دین۔ گاؤن اور قصبون مین جا کر رہین۔ وہان غلہ بھی فی الجملہ ارزان ہوگا اور پانی بھی ندیون۔ نالون۔ تالابون پوکھرون کا بافراط ملیگا۔ اسمین سرکار کا کوئی نقصان نہین۔ شہر تو عموماً امیرون کے واسطے ہوتا ہے۔ اور غربا کے واسطے دیہات و قصبات۔ اور اگر وہان بھی بسر نہو تو آبادیون مین چلے جاو۔ مرچ شہر وسیع ہے۔ اک غریب رعیت حاکم کے کس کام کی۔ اور ملک کے کس خدمت کی خس کم جہان پاک۔

اب مین اپنی تقریر اسس دعا پر ختم کرتا ہون کہ تم اچھا پانی پی پی کر خوب موٹے تازے اور امیر کبیر ہو۔ اور مین مصر مین یہ خوشخبری سنکر محظوظ ہون۔

اودھ اخبار ملل

ہمارے لوکل ہمعصر ہمارے پرانے دوست لالہ اودھ اخبار کا عجب کینڈا خدا نے بنایا ہے۔ بیچارے منشی صاحب مالک اخبار لاکھ کوشش کرتے ہزار ندکنیر صرف فرماتے ہین مگر انکی سلامتی سے اونٹ کی طرح کبھی کوئی کل سیدھی نہین ہوتی۔

خوشامد درآمد۔ لاجہ لوجی تو خاصہ ہے اسکا ذکر ہی کیا۔ اگر خدا نخواستہ وہ آج جدا ہوجائے تو اوسیوقت سے اودھ اخبار اودھ اخبار ہی نرہے۔ مگر

نہین۔ اس سے قطع نظر کیجیے تب بھی بہت سی بے اٹکل خوبیان آپ مین موجود ہے۔ اوّل تو خدا کی عنایت سے اڈیٹوریل آج کل حتی الوسع ہوتے ہی نہین اور اگر کوئی مضمون ہوا بھی تو روزانہ اخبار کے مناسب حال نہیز دنیا بھر کے پریزنٹ ٹاپک اسطرح بے بہرہ جیسے کلم سے گونگا۔ اور اگر کبھی کوئی آرٹکل ہوا بھی تو وہی معمولی معلومات۔ فرسودہ خیالات کا چربا۔ سب سے بڑھ کر دلگی یہ کہ اتنا بڑا اخبار اور اوسکے چلانے والون کو اتنا نہین معلوم کہ روزانہ اخبار کے واسطے کیسے مضامین موزون ہوتے ہین اور رسالون کے واسطے کیسے مناسب۔ آج کل اخبارات مین کاشتکار کی مشقت درکار ہے اور رسالون مین باغبان کی۔ کاشتکار ایسی خبرین بوتا ہے جنکی فصل زیادہ سے زیادہ سال بھر مین طیار ہوجاتی ہے اور باغبان ایسے درخت لگاتا ہے جو اکثر سالہا سال تک پھل دیتے رہتے ہین پس۔

اگر در بکھاری کس ہست یک حرف بس است

لوکل علیہ الرحمہ

سچ پوچھیے تو ہمارے شہر مین اب رہا ہی کیا ہے جو مزہ دار چٹپٹی خبرین پیدا ہون صرف وضعداری کا نباہ ہے اگر کبھی کبھار لارڈ صاحب آگئے چند روز دن کے واسطے خواب و خیال کی طرح عارضی رونق ہوگئی دو چار دن ادہر ادہر تعلقدارون حکام کی نگہبانیان دوڑگئین۔ ایک آدہ جلسہ۔ دعوت۔ پارٹی۔ اور پھر وہی ہوکا عالم۔ سناٹے کی کیفیت شہر ہے کہ مراقبے مین نفس شماری کر رہا ہے۔ زندگی کے دن۔

چار باید زیستن ناچار باید زیستن

بھر رہا ہے۔ اب بجز اسکے اور کیا کیفیت مزاج حال علیل بیان ہو کہ زمانے کی سرد مہری کی طرح سیان جاڑے صاحب زور باندھے ہوئے ہین۔ غریب غربا فاقون کے مارے سردی کی بدولت پیٹ پر پتھر باندھ آگ تاپ تاپ کے بسر کرتے ہین بظاہر امیر اور مرفہ حال۔ عزت آبرو بغل مین دبائے گوشے مین دبکے پڑے ہین۔ دس کی آمد بیس کا خرچ۔ رات دن ننانوے کا پھیر گھن چکر بنا ہے۔ وہ تو کہیے حضرت سلطان عالم واجد علی شاہ نے بعد انتزاع سلطنت سرکار سے مصلح داشتی رکھی کہ کچھ وثیقہ و پنشن کا ذریعہ باقی رہا۔ بدات دو چار پنشن خوارون وثیقہ دارون کی صورتین بھی (اگو جہا جہان اب ہان ہان ہین) دکھائی دیتی ہین۔ ورنہ اورون کی طرح افیون۔ بیساندہ بٹیر بازی۔ کنکوے بازی۔ کی جگہ ترکاری بیچنے اور روزی دوزی کرنے کا مشغلہ باقی رہتا۔

بی منگا جان نے مقدمہ فوجداری جو نظیر حسن صاحب پر دائر کیا تھا اوسکی پیشیان مسٹر

مضامین غیر

سیر کی خوب پھرے پھول چنے شاد رہ
باغبان جاتے ہیں گلشن ترا آباد رہے

اینجناب — حضرت - اینجانب اب تشریف لیجاتے - آپ سے رخصت ہوتے ہین - اگر وقعت یہی صورت شکل - وضع لباس - تراش خراش - چال ڈھال کی زیبائی شان شوکت - رعب داب - دھوم دھام - تزک احتشام نے نظارے سے مل ملاپ ملاقات - تکلم تخاطب - گفتگو بات چیت کے حصول - تعظیم تکریم - خاطر تواضع - خدمت مدارات - سفارش سپاسنامے کے خدمت سے شرف ہونا - فخر و مباہات حاصل کرنا ہو تو کر لیجئے - ورنہ حسرت ہی حسرت رہجائے گی - کیا شئے کہ پھر یہ دولت کہان اور تم آپ - یہ وہ چیز ہین جو جہان لہا ہے - مگر ذرا جلدی کیجئے - دیر نہ لگائیے - کیونکہ واسطے کہ وقت تنگ - کام زیادہ - فرصت - مختصر - حالت نازک - غضب - پڑی ہو - بلا - ارے خیر باشد - یہ آپ فرماتے کیا ہین - کہین مذاق تو نہین کرتے - آپ اور جیتے جی جدا ہونگے - اللہ اکبر - ایسا اندیشہ - کیا خوب - آپ کو یقین نہین ہوتا - ہمارا دل گواہی نہین دیتا - ابد دولت - بیچ مچ آپ سے رخصت ہوتے اور ہمیشہ کے لیے رخصت ہوتے ہین - ہائین - پھر وہی ناگفتنی الفاظ - ناشدنی کلام - آپ کے سر کی قسم - مارے گھبراہٹ کے یہان تو حواس باختہ ہوش اڑ گئے - دم فاختہ ہو گئے - یہ دیکھیئے کلیجہ دہڑ دہڑ دھڑک رہا ہے - شکم و اثر و کس کا یہ ہورا ہے - بلند - اب ایسا کلمہ منہ سے نکالیئے نہ ایسا لفظ زبان پر لائیے - ارے آپ اور ہماری آنکھون سے اوجھل - نظرون سے نہان - صحبت سے دور ہونگے - وقت اوس گھڑی کو سہ

ہم حاصل عمر سمجھتے ہین اسیکو
جو وقت ہمارا تری صحبت مین گذر جائے

یا میرے اللہ - آپ کو کسی طرح اعتبار ہی نہین ہوتا - بندہ نواز - اینجانب اب واقعی یہان سے روانہ باشد ہوتے - تشریف لیجاتے ہین - شک شبہ کی کوئی بات نہین - تو جناب - آخر اس عجلت کا سبب - اس تعجیل کا باعث - خدا کی عنایت - سرکار کی شفقت سے عیش و عشرت - شان شوکت - حکومت دولت کے سب سامان موجود - ہنسی مذاق - تفریح طبع - دل بہلاو کے سارے اسباب - ہتیا - پھر سلامتی سے ابھی کل تو آپ نے قدم رنجہ فرمایا - قدم میمنت لزوم سے وحشت اے توبہ - غربت کدے کو تہذیب اے احول توقیر بخشی - ابھی ٹھیک گلی کوچون کی سیر کی نہ پورے طور پر کھنڈرون جھونپڑون کا معائنہ فرمایا - ہما شما کے عادات و خصائل سے کامل واقفیت پیدا کی نہ ادہر اودہر کے حالات خستہ کیفیات شکستہ سے پوری آگہی حاصل کی - ہوا خواہون کی خدمت اطاعت کی ہوا ہوس پوری کی نہ جان نثارون کو قربان و صدقے ہونے کا موقع دیا -

اور ہزار بات کی ایک بات یہ کہ آپ نے اپنی دریا دلی کی لہرونکا خاطر خواہ تماشا دیکھا نہ اپنی سمندر طبعی کی موجون کا بخوبی لطف اوٹھایا - چشمہ فیض و تہذیب سے نیم خستہ و بے دون اور گرمی گرانی کے تشنہ دہنون کی عموماً پیاسین بجھائین نہ ابر جود سے جاہلون اور پژمردگان ملکس کو سرسبز و شاداب فرما کر کما حقہ دعائین حاصل کین - اور آج یہ ارشاد کیا ہوتا ہے - الوداع الوداع - رخصت رخصت - مہاجرت مہاجرت جناب - وطن کی محبت - خانگی ضرورت - غم رحلت - یا اور کسی ضروری غیر ضروری کام نے اس تعجیل پر مجبور کیا تھا تو مہینے دو مہینے کی رخصت لے لی ہوتی - یا یہین تبدیل آب و ہوا کے لحاظ سے نینی تال کے عوض دارجلنگ کی سیر فرمائی ہوتی بلا سے دو تین مہینے کے لیئے جبراً قہراً سنگ صبر سینے پر دہر لیتے - یہ کیا اب جاتے ہین اور ہمیشہ کے لیئے جاتے ہین سہ

سیر گلشن اب مبارک ہو تمھین
ہمصفیران چمن ہم تو چلے

رخصت - ہم تو سمجھتے ہین کہ آپ کسی بات سے ضرور بالضرور کچھ ناراض ہو گئے ہین - روٹھے جاتے ہین - ورنہ بھلا ایسی رخصت خیز جگہہ - عشرت خیز مقام سے کوئی بالبتہ گھبرا سکتا - جانے کا نام لے سکتا ہے - کبھی نہین ہرگز نہین - معاذ اللہ - کس سادہ لوح اور خوش فہم سے سابقہ پڑا ہے - ناک مین دم کر دیا - دماغ گھنگر بنا دیا - ارے بھائی ناراضی اور راضی خاک نہین - ایسا ہوتا تو اینجانب الوداعی رزولیوشن مین اون لوگون کا ذکر ہی کیون فرماتے جنھون نے انتظامی سرگرمیون مین مدد پہونچائی تھی - اور بالفرض کچھ ملال بھی ہو تو اینجانب کو غرض - پروا - ہان اتنا افسوس ضرور ہے کہ بعض کامون مین جو آپ ہی کے لیئے مفید تھے - چند نیم وحشیون اور جاہلون نے بمقتضائے عادت جبلی اور خصلت فطری - محض بیفائدہ چل پون - غل غپاڑہ کرکے اینجانب کو رعب داب اور راج ہٹ برتنے کی تکلیف دی - مگر خیر مضے مامضے -

اصل بات یہ ہے کہ زمانہ اقامت تمام - میعاد ملازمت اختتام پر - اسلیئے اینجانب اب رفتن کا صیغہ گردانتے پر تلے ہوئے ہین - اور دیر تصور کیجئے - ارے توبہ آپ نے یہ کیسی خبر بد سنائی - واللہ باللہ یہان تو شدت رنج و غم سے تو ندیجنی - دہوتی ڈھیلی ہوئی جاتی ہے - افسوس - آپ سا خلیق شفیق رحیم کریم دریا طبع - سمندر دل - مہربان رحمت رسان - نل گستر تشنہ پرور گرسنہ گیرس - مفلس نواز - نصفت مآب جسٹس مزاج اب یہان بھلا کاہیکو آئے گا اور ہمین کہان ملیگا - حیف صد حیف - آرزوؤنکا خون - تمناؤن کا لہو - ارمانون کا ستیاناس - بس حضرت سہ

نکل جائے دم تیرے قدمون کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

مگر برائے خدا جلدی نہ کیجئے - ذرا ٹھہریئے - توقف فرمائیے - آپ سے کچھ عرض کرنا ہے - بہت خوب فرمائیے فرمائیے - دیر نہ کیجئے - ابھی نوٹ مٹو سنبھالتا ہے

جناب اڈیٹر صاحب یہ ہے کہ ایک خوشنما نامہ اعمال توبہ کا رنامہ ــــ بطور تحفہ مختصر پیشکش ہے۔ انشاءاللہ نظر فرمائیے اور میری سخنفہمی کی داد دیجیے۔ اسمین جناب کے نامی ذی روح دیرینہ اوراق و سطور اشاعت حمیدہ کا رہائے پسندیدہ درج کیے ہیں جنکے روزمرہ اقامت کے موضوعات بیان کے بعد چونکہ مین نے اندر فیہا ہین وقتاً فوقتاً آپ کی زبان فیض ترجمان سے آب دہن کیطرح نکلے اور ہاتھ پانون سے پسینہ کیطرح خارج ہوئے ہین۔ اگرچہ منفصلہ کارنامہ ــــ رسالہ مین عموماً آپ کے ہر قسم کے موزون ناموزون اور مفید غیر مفید کاروائیون کے اندراج کا محتاج تھا - مگر چونکہ محض جناب کی خوشنودی اور تفریح طبیعت منظور تھی لہذا ــــ قصہ مختصر اموات منضبط تحریر مین لائے گئے ہین۔ امید قوی کیا معنے بڑی بھاری - مالی تازی - تو ذیل تفصیل تو توقع ہے کہ آپ از راہ کرم اسکو شرف قبولیت بخشین گے - وہری دل - یہ نہ بہتر لائے بیجیے - قبول کرنا کیا معنے دلوت بخوشی کے ساتھ اسکو ہمیشہ جگہ اسطرح اپنے پاس رکھین گے جیسے صاحب لوگ بعض انگریزی اخبار کو پڑھنے کے وقت ضرورت کے لیے ٹیبل کلاس ٹیبل مینکس سکریٹری میں ـــ اب خداحافظ سلام سلام رام رام ۰۰

الراقم

پھر گیا ہے دل آفرین ـــ دامن اپنا ۰۰
باغبان تجھکو مبارک رہے گلشن اپنا ۰۰
(شوخ ظریف)

بہر دیار کہ خواہد برد غبار مرا
ہنوز شعبدہ بازی آسمان باقیست

آج اس بلا کی گرمی ہے کہ الغضب للہ - غرقی لگائے باہر نشست کے مکان مین بیٹھا ہون مکان خس پوش دیواریں مٹی کی - بچے زمین پر لوٹ رہے ہین - اندرون مین حقہ بہت پینے لگا ہون - گزرا کو سے نفرت - اور جین کا سوکا پیا کرتا ہون اگرچہ گرمی شدت کی ہے مگر نئے منہ سے لگا ہوا ہے - حقہ سے سوچ ایسا مربوط ہے جیسے جرم سے سزا - عاصم کا شعر ہے

بہر دیار کہ خواہد برد غبار مرا ۰۰
ہنوز شعبدہ بازی آسمان باقیست

خدا جانے کیون بار بار سر مین گذر رہا ہے - اور کیون دل اس شعر سے مزا لے رہا ہے - اس شعر کو دل مین پڑھ رہا تھا کہ طاق پر سے ڈیچ کلاک کی آواز آئی - معلوم ہوا کہ ایک بجا - خیال بٹ گیا - انگڑائی لیکر سنبھل بیٹھا - اتنے مین ریل کی آواز آئی - اور روزون کی نسبت آج شہر مین سناٹا زیادہ ہے اسلیے ریل کی آواز زیادہ سنائی دی - بچہ بول اوٹھا کہ ابا جان آج ریل بہت بھاری ہے بہت سے مسافر آئے ہین - مین مسکرا کر چپ ہورہا اور پھر سوچ مین غرق - اب خیال یہ ہے کہ بچپنے کے خیالات بھی عجیب و غریب ہوتے ہین - اپنا لڑکپن - اسکول کا زمانہ - ابتدا سے جوانی ساری باتین پلٹن کی ریویو کی طرح سامنے سے گذر گئین - کبھی بجو دہنس پڑا - بنگالی سکول ماسٹر کے ڈسک مین چوہا بند کرنا - ماسٹر کا حاضری کتاب نکالنے کے لیے ڈسک کھولنا - چوہے کا کود کے نکل بھاگنا - اوسکے ساتھ ہی ماسٹر کا کرسی سے ہاتھ بھر اوچھل پڑنا - آدھے گھنٹے تک ایک اضطراب و سراسیمگی کیسے ساتھ تھرتھر کانپنا یہ کل آنکھون کے آگے پھر گیا - مین خیال مین مشغول ہی تھا کہ باہر کی طرف کا دروازہ کھلا - اور میرزا کوکب - قلی کے سر پر بیگ بستر دھرائے - موجود - پانچ منٹ تک دونون ایک سکتے کے عالم مین رہے پھر معانقہ کیا - باہم خوب ملے - پھر معانقہ کیا - پھر سہ بارہ معانقہ کیا - میرزا کا آنا نعمت غیر مترقب سمجھا -

میرزا کوکب میرزا طیبان دہلوی مرحوم کے پوتے ہین - انکے والد بزرگوار میرزا محمد علی مرحوم نے مدینہ طیبہ مین قضا کی - مدت سے اوسی ارض مقدس کو اپنا نشیمن بنایا تھا - میرزا کوکب نے مدینہ طیبہ مین ہوش سنبھالا - اب کلکتہ مین مقیم ہین - اونکا ننہال کلکتہ ہے - والدہ مرحومہ دنکی منشی امیر مرحوم بنگالہ کے ایک بہت بڑے حاتم سیرت زمیندار کی صاحبزادی تھین - میرزا مصداق اس مصرعہ کے ہین ع

از ناصیہ ام پرس حدیث نصیب ما

شاعری اونکے گھر کی لونڈی ہے انکی زیادہ تعریف کرنی آفتاب کو چراغ دکھانا ہے - اسقدر کہنا کافی ہے کہ مین میرزا سے زیادہ صرف اپنی بیوی سے محبت رکھتا ہون -

اب ذکر ہی کچھ اور ہے - نہ اسکول کا زمانہ زیر بحث ہے نہ جوانی کی صحبتین یاد کی جاتی ہین - صرف - نرا کھرا - شاعری کا ذکر ہے میرزا کوکب متعصب نہیں ہین - اگر اونسے کوئی معقول بات کہی جاتی ہے تو مان لیتے ہین میننے پرانی شاعری کی ہجو کی - اور کہا کوئی مفید بات نظم کرنی چاہیے میرزا مان گئے - چنانچہ عربی صرف و نحو کے مشکل مسائل کو فوراً اردو مین نظم کیا - اور چھپوا بھی دیا - ہم شاعری کے ذکر مین عاصم کو یاد کرنے لگے - اوسکی غربت سفر کی سختیان - وطن سے ہمیشہ آوارہ رہنا - یاد کر رہے تھے کہ میرا بڑا لڑکا بولا - ابا جان کل ایک خط عاصم صاحب کا آیا تھا مین نے آپکی میز پر رکھ دیا تھا - مین نے کہا مجھے نہیں ملا - جاؤ ڈھونڈھ لاؤ وہ فی الفور گھر کے اندر جاکر اٹھا لایا - اب ہم خط مین مشغول ہوے - مین میرزا کو پڑھکر سنانے لگا -

وہ یہ تھا

میرزا جان - یہ میرا تیسرا خط ہے - مین ابھی تک زندہ ہون اور تمہاری یاد مین مشغول - مین نے اگلے خط مین تمکو لکھا تھا کہ یہان کے مفصل حیوان و انسان کا حال لکھونگا - مفصل تو میری کتاب مین پڑھیو -

ہمارے مخالف انگریز اور پامالی حقوق کی اسپ ریز
این کار از تو آید و مرداں چنین کنند

نہایت مختصر سیتھ حصہ مدہم ترین پیلو -

اس سرزمین کی فصلون کا حال یہ ہے کہ اکتوبر سے برسات شروع ہوتی ہے اور مارچ کے اخیر تک رہتی ہے - باقی گرمی کا زمانہ ہے اور سردی بھی اسمین شامل ہے - دارالسلام زراعت بالکل نہین ہے - لوگ اپنی خوراک کے لیئے - جوار - مکی - شکر قند - بولیتے ہین وہ بھی قدرتی طور پر جوتنا بونا ندارد - پھاوڑے سے زمین مین جا بجا گڑھے کر لیئے اور دانے اوسمین ڈالدیئے - باقی کام قدرت خود کر لیتی ہے - جب طیار ہوئے کے کھیت کاٹ لائے پھر دانہ ڈال دیا اسی طرح ہر سال تین چار فصل حاصل کر لیتے ہین - باقی کمی جنسی کو شکار سے پورا کر لیتے ہین - شکار ہر قسم کا موجود ہے - ہاتھی سے لیکر سرچے تک - اور شتر مرغ سے لیکر گنجشک خانہ تک - اور فیل دریائی سے لیکر پانی کے کیڑے تک - بکثرت ہین -

خود رو طور پر - آم - کٹھل - تاڑ - ناریل - اناس - کیلا - جامن - بیل - نارنگیان - اور ہر قسم کی ترکاری - کدو - کھیرے - بھنڈیان - بیگن - لوبا لو - لوبیے - سیم کی پھلیان کثرت سے ہین - ارہر - اور مونگ کی دال بھی بعض مقامات مین بہت پیدا ہوتی ہے - اسکے سوا بہت پھل دیکھے کہ جو بالکل نئے تھے - انکو قدرت خود سنبھالتی ہے - بہت انسان سے آشنا نہین ہین - کہین کہین لوگ انسے مستفیض بھی ہوتے ہین - ورنہ رویدو رفت کا مصداق ہوتا ہے - صلاحیت زمین مین ہر قسم کی ہے - جو چاہیئے بولیجیئے اور اوگا لیجیئے -

حیوانات - یہان کے بالکل وہی ہین جو ہندوستان مین پائے جاتے ہین - مینے صرف چار قسم کے چار پائے - دو قسم کے پرند - دو ہی قسم کے بندر نئے دیکھے - چارپایون مین زرافہ جسکی تصویر یہ ہے -

یہ جانور معلوم تا درمیان چیتے اور شتر کے واقع ہوا ہے چیتے سے بہت خفیف شباہت ہے - اسمین شبیہت بالکل نہین ہے - گردن اور ہاتھ پانون شتر کے سے - رنگ چیتے کا سا چنانچہ انگریز اسی لیئے اسکو کاملیو پارڈ بولتے ہین -

ایلنڈ جسکی تصویر یہ ہے -

یہ در اصل گاؤ اور آہو کے درمیان ایک شئے ہے - شاخ تو ہرن کے اقسام سے مشابہ ہے اور باقی جسم بیل سے مشابہ ہے - اسکا گوشت بیل گائے کے گوشت کیطرح ہوتا ہے اور یہان کے لوگ تیر بندوق بھالے سے شکار کرتے ہین اور گوشت کو سکھا رکھتے ہین واقعی یہ جانور نہایت خوبصورت ہوتا ہے اور کثرت سے ملتا ہے - رنگ اسکا سرخ بھورا ہوتا ہے اور گردن سے ایکزم تا ایک سیاہ پٹی ہوتی ہے -

[illegible] جسکی تصویر یہ ہے -

یہ جانور عجائبات خلقت سے ہے۔ صورت گھوڑے کی اور پانوں سے مشابہ ہے۔ چہرہ۔ گردن۔ دھڑ۔ بالکل ٹیڑھی کے ٹٹو کے برابر نہ سینگ اور پٹھے ہونے گھوڑ بیل کیطرح۔ جنگل و صحراؤن مین بکثرت دشت یا نہ پھرتا ہوا ملتا ہے۔ انسان کی صورت دیکھتے ہی پھر وسہی شیطان سوار ہے۔ آنکھین نزدن کیطرح نہ ہرنج دولتیان جھاڑتا۔ سینگ کو بھینسے کی طرح دھنستا خاک اوڑاتا حملہ آور ہوتا ہے۔ اگر فوراً علاج نہ کیا جاے تو خوف جان ہے۔ اسکو یہان کے آدمی اور اکثر انگریز کھاتے بھی ہین سچ تو یہ ہے کہ قدرت نے تماشا بنا کر دکھایا ہے۔ اگر تکلف خوف نہ ہوتا مین یہ فقرہ بھی جڑ دون۔ تصویر یہ ہے۔
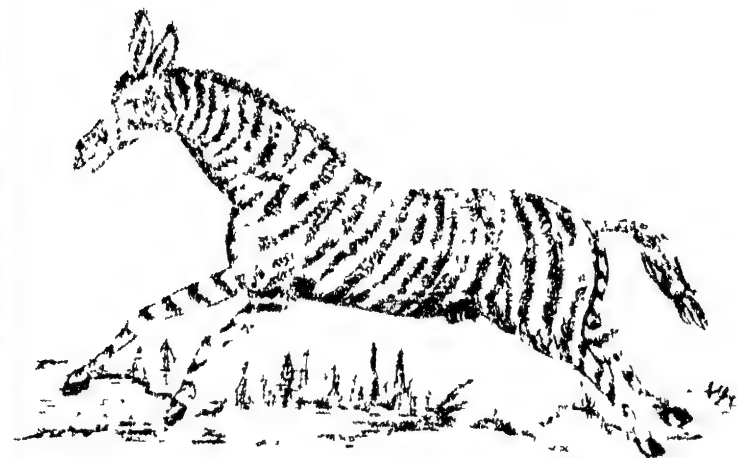
یہ ایک قسم کا گھوڑا ہے اور نہایت خوبصورت ہوتا ہے۔ اسکا گوشت بھی کھاتے ہین۔ یہ ایک تماشا ہے جو ہوا۔

(باقی آیندہ)

اسپشل رپورٹ

ہمارے اسپشل رپورٹر

(از حیدر آباد دکن)

سنا ہے جنوبی پمفلٹ نے تازہ نادہا
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

حضرت پنچ۔ آپ تو خیر مگر آپ کے ناظرین غالباً بہت ہی خفا ہونگے کہ عجب لاابالی اسپشل ہے کہ مہدی حسن صاحب کے مقدمے کی طرف سے منہ کھینچے تو ہفتے کے ہفتے غائب اور پنچ مین اس پرلطف مقدمے کا ذکر نہیں۔ گواہ پر گواہ گزر رہے ہین اور ایک کا بیان سامعہ نواز نہیں۔ بیچارے فتحنواز جنگ پر حملے جاری اور اخبار مین سلسلہ واقعات ہے۔ یہان حضرات دل۔ آپکی خفگی بجا۔ اضطراب درست۔ مگر انجام کا بمنزلہ قابل سماعت ہو گیا۔ وہ یہ کہ اول تو

اظہارات ایسے گندہ کہ دماغ تہذیب و متانت کب تک پراگندہ ہو۔ دوسرے پنچ یا اوسکا اسپشل کسیکا وظیفہ خوار نہیں۔ وکالت بیرسٹری یا کسی عہدے کا امیدوار نہیں۔ اپنی اپنی خوشی کے دونون بادشاہ۔ جب جی چاہا لکھا جب نہ جی چاہا قلم روک لیا۔ مدعی سے نہ معتدبہ رقم اینٹھنے کی گھات۔ نہ مدعی علیہ سے ملاقات۔ نہ رزیڈنٹ کے تعمیل احکام کی پروا۔ نہ فارن آفس سے کوئی واسطہ۔ اس مقدمے پر کیا ساری دنیا کے حالات اک دگلی ہین۔ جب تک جی چاہا دنیر ہنسی اوڑائی جب ایک مضمون اجیرن ہو گیا اوسکو دہتا بتائی۔

یہان طبیعت بے چین جدت پسند۔ وہان مقدمہ ہے کہ شیطان کی آنت آج ختم ہوتا ہے نہ کل اظہار سنتے سنتے ناک مین دم آگیا۔ راجہ رہپال سنگھ پنے ہاد گلاٹے مین۔ یوسف زمان صاحب کہتے ہین کہ مین نے گرٹرو ڈ دائی کو تین مہینے کے واسطے نوکر رکھا تھا۔ مولوی عطا حسین صاحب اظہار دیتے ہین مین اسکی خرچی کے روپیہ اپنی تحویل سے دیتا تھا۔

لاحکن کہتا ہے مین گرٹروڈ سے بیاہ کرنے والا تھا مگر اسکا چال چلن دیکھکر اودہر سے کروٹ لے لی مہدی حسن بیچارے کی جان عجب ضغطے مین پڑی ہے آپ کی صلاح زمانی لوگون کی ہتھڑی مین آکر تمول ناپایدار کے بھروسے پر دلش دمہدی اب بقول شخصے ایچن چھوڑ گھسیٹن مین پھنسے کملی کیا چھوڑین اب وہ انکو نہین چھوڑتی عہدے سے معطل ہوئے اور معطل کیا شاید ہمیشہ کے واسطے دکن چھوڑنا پڑے۔ روپیہ پیسا دکن سے شمال تک پانی کی طرح بہایا۔ اول تو میم صاحب کے آگے روپیہ پیسہ کا کیا ذکر سب داخل منی بیگ اور جو کچھ بچا بچایا تھا وہ نذر مقدمہ انکی طرفداری اور دوچار اور خطاؤن کی بدولت جو بلید الطبعی سے سرزد ہو گئی تھین نواب انتصار جنگ بھی دکن سے خارج۔ اب سامان ہی دوسرا اٹھا ٹھہ ہی نئے۔

ہم کہتے ہین اگر معاملہ یہین تک رہجاے تو غنیمت ہو سامان تو ایسے نظر آتے ہین کہ انقلاب بہت دنون کی خبر لائے تو تعجب نہین۔

نواب محسن الدولہ محسن الملک مولوی مہدی علیخان کا پھر طوطی بولنے لگا سیر چشمی اور حسن اخلاق کا نور دور آیا۔ مگر ایک بات کچھ سرد بائی سی جاتی ہے یعنے نوابصاحب نے بیٹھے بیٹھے سید صاحب سے تفسیر کی بابت چھیڑ شروع کردی تھی اور اسمین شک نہین بڑی مزہ دار مفید بحث چھڑتی۔ مگر اب پولیٹیکل فنانشل وغیرہ وغیرہ مسائل کے ہاتھون مہلت کافی ملنے مین شبہ ہے۔

رزیڈنٹ صاحب کے دورے پر جانے پر چارمینارے کی گپ بازونکو وسیع مضمون ہاتھ آیا ہے دیکھیے یہ اونٹ کس کل بیٹھے۔

راقم

آپکا اسپشل

کالیستھ کانفرنس

یا حضرت کچھ بسنت کی بھی خبر ہے؟ بسنت قریب آیا اور ادہر کالیستھ کانفرنس تشریف لیئے جاتی ہے ؏

یکے ہی رود و دیگرے ہمی آید

کیا آپ نے نہین سنا کہ اگلی کانفرنس کے اجلاس مین جو بتاریخ ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - دسمبر ۱۸۹۲ء بمقام اجمیر ہونے والا ہے یہ تجویز پیش ہونے والی ہے کہ کانفرنس موقوف ہو اور سوشل پارلیمنٹ بجائیش قائم کیجائے مطلب یہ ہے کہ ہزارون کالیستھ جو کانفرنس مین شریک ہوتے ہین اس سے ایک میلہ ہو جاتا ہے اور خرچ زیادہ ہو جاتا ہے لہذا دو سو آدمیون کی جماعت بطور اسٹینڈنگ کمیٹی قائم ہو کہ سوشل پارلیمنٹ موسوم ہو اور وہ عام قوم کالیستھ کے لیئے قانون و قاعدہ تصنیف کرے اور اسکے احکام کی تعمیل کل قوم کے لوگ کرین

اس تجویز سے تمام کالیستھ ناخوش و ناراض ہین بلکہ بہتون نے اجمیر جانے کا ارادہ فسخ کر دیا کیونکہ وہ نہین چاہتے کہ سو دو سو آدمی اُنپر حکومت کرین اور عام قوم کی رائے سے معاملات برادری مین نہ لیجاے۔

ممکن ہے کہ جو اشخاص کانفرنس مین اب ہون وہ اسی نام کو قائم کر دیے جاین مگر لوگون کو تو یہ منظور ہے کہ لکھنؤ والون کا نام مِٹ جاے جو بانی کانفرنس کہلاتے ہین اور ان لوگون کا نام بانی پارلیمنٹ مشہور ہو۔

اگر یہ دلیل پیش کرتے ہین کہ کانفرنس مین روپیہ زیادہ خرچ ہو جاتا ہے تو اس جواب سے وہ دلیل ساقط ہو جاتی ہے کہ کل انتظام و اہتمام محمدن ایجوکیشنل کانفرنس ہر ڈیلیگیٹ سے دس پانچ روپیہ بابت اُنکی آرام و آسائش کے وصول کر لیا کرین۔

میری سمجھ مین نہین آتا کہ کیا ضرورت پیش آئی جس سے کانفرنس موقوف ہو کر سوشل پارلیمنٹ نام تجویز کیا جاتا ہے اور بجاے عام مجمع قومی کے صرف دو سو آدمی حاکم برادری بن بیٹھین ؞

راقم

ایک کالیستھ

(دو مرتبہ) اشتہار عدالت منصفی شمالی ضلع لکھنؤ

بعدمۂ اجراے ڈگری لالہ گوبند پرشاد ڈگریدار بنام ایوب خان مدیون ڈگری بمطالبہ للعہ جائداد مفصلۂ ذیل بتاریخ ۲۰ جنوری ۱۸۹۳ء بمقام کوٹھی قیصر پسند باجلاس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکھنؤ نیلام ہوگی - جائداد مفصلۂ ذیل تین لاٹ مین نیلام ہوگی اول منجملہ حصہ مفروقہ کے ایک ثلث نیلام ہوگا - اگر ایفاء مطالبہ ہو تو دوسرا ثلث اگر وہ بھی کافی نہو تو تیسرا ثلث۔

تفصیل جائداد

۲ ر ۶ پائی حصہ منجملہ حصہ ۲ ر ۹ پائی ۸ اراضت ۸ الہ وسمل موضع خوشحال پور پرگنہ ملیح آباد - تعداد بکاسی ماہے ۱۲ ر ۵ پائی تعداد مالگذاری دگو سنہ حصہ ۹ ر ۹ ر ۹ منافع ماہے ۹ ر ۹

دستخط - منشی جوالا پرشاد صاحب بہادر منصف شمالی لکھنؤ

(۲) خود معلّم کتابون کا سلسلہ (۳)

(۱) **یونیورسل لیٹر رائٹر** حصہ اول یعنی انگریزی چٹھیون کی کتاب بے نظیر صفحے ۴۰۰ قیمت عہ یہ کتاب مدت سے زیر طبع تھی اب تیار ہو گئی - اسمین نہایت مفید چٹھی لکھنے کی ہدایتین صدہا نمونے القاب و آداب کے - صدہا چٹھیان مختلف قسم کے مضمون کی ہر قسم کے لوگون کے نام - تجارتی خطوط - صدہا ڈرافٹ - دعوتی کارڈ - رسیدین - نوٹس - اسناد - ... وغیرہ وغیرہ سب مع ترجمہ اردو کے ہین گویا سمندر کو کوزہ مین بھرا ہے۔

(۲) **ایضاً** حصہ دوم صفحے ۱۶۰ قیمت ۸ ر اسمین متفرقہ خطوط آداب و معاشرت کے قاعدے - مسودہ کرنا - ڈرافٹ لکھنا - مسل بندی کرنا وغیرہ - چیستان - معمے - پہیلیان وغیرہ -

(۳) **پاپولر لیٹر رائٹر** ... مین انگریزی کا منشی مشتمل بر اول کے یہ کتاب بھی ہے لیکن اوسمین ... ہوتی ہے ... ۵۲ ... ۸ ر

(۴) **انگریزی اردو** پرائمر حصہ اول مبتدی اور تمام شایقین کے واسطے اس سے بہتر خود معلم کتاب نہوگی صفحے ۵۲ قیمت ۳ ر

(۵) **ایضاً** حصہ دوم اسمین شروع مین نہایت مفید اور کارآمد فائدے مع ترجمہ اردو - ہزارون محاورے کے جملے - چٹھیان - انگریزی گفتگو - صدہا ضرب الامثال جملے مع ترجمہ اردو صفحے ۲۱۳ قیمت ۹ ر

(۶) **مینول آف گریمر** مع ترجمہ اردو صرف و نحو کامل دو حصون مین صفحے ۱۶۰ قیمت ۸ ر

(۷) **دس ہزار انگریزی ایڈیم** مع شرح انگریزی و ترجمہ اردو دو حصون مین صفحے ۵۰ - قیمت عہ

(۸) **ایکہزار انگریزی ضرب الامثال** مع ترجمہ اردو قیمت ۴ ر

(۹) **انگریزی ہندی ریڈر** قیمت ۴ ر

(۱۰) **جنرل انگلش** صدہا گریمر کا عطر اور خلاصہ ہر قسم کے طلبہ کو نہایت ہی مفید قیمت عہ

المشتہر مولوی وزیر احمد بی اے - نترہ ٹون ہال بانس بریلی -

مضامین غیر

مجھ تک کب اونکی بزم مین آتا تھا جام مے
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب مین

سر آکلینڈ کالون کا دور خدا خدا کرکے ختم ہوا - چلتے چلاتے ہمارے لاٹ صاحب ہندؤن کو دو ایک چرکے اور دے گئے - علیگڈہ مین کھلم کھلا اس بات کا اقبال کرنا کہ اونکو خاصکر مسلمانون کی ترقی دیکھکر خوشی ہوتی ہے اونھین کا کام تھا - واقعی انصاف اور عدل کے یہی معنے ہین - بادشاہ وقت کو اپنی رعایا کے ساتھ اسی قسم کا برتاؤ کرنا چاہیئے - ایک کو آسمان پر چڑھانے کی ڈینگ ہو دوسرے کو تحت الثریٰ جھنکانے کی - جب خدا نے دو آنکھین دی ہین تو ساری رعایا کو ایک نظر دیکھنا کیا معنے - مگر لطف تو یہ ہے کہ جنپر نظر عنایت تھی اونکا بھی کچھ بھلا نہ ہوا - خالی خولی باتون سے شاید بعض کم بین لوگ خوش ہوئے ہون -

ان صوبجات مین دو بڑے بڑے عہدے مسلمانون کے ہاتھ مین تھے یعنے مسٹر محمود کی ہائیکورٹ ججی اور مولوی سمیع اللہ خان کی ڈسٹرکٹ ججی - یہ دونون عہدے مسلمانون سے چھین کر انگریزون کو دے دیئے گئے - یہی سلوک مسلمانون کے ساتھ کیا - اسی پر ہندو خار کھاتے ہین کہ پرانے لاٹ ہمارے مخالف اور مسلمانون کے موافق تھے ؟ ہان شاید بعض عقل کے دشمن مسلمان یہ کہین ؎

شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی
گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

مگر در اصل یہ وہی بندر والی مثل ہے جسکو ایک پھل دیا گیا تھا کہ ترازو سے تول کر دو برابر حصے کر دے - اوسنے جو ٹکڑا کچھ بڑا پایا اوسکو چکھ لیا - رفتہ رفتہ سارا پھل خود کھا گیا - جیسے عورتین کہا کرتی ہین " نوکو نہ سوکو لیکے بدلے مین جھونکو " -

میلہ ہردوار کی تحقیقات پر جو رزولیوشن جاری ہوا اوس سے ہندؤن کا جی ضرور دکھا - سیکڑون آدمیون کی شہادت نامنظور ہوئی چند سرکاری ملازمین کا بیان سچ سمجھا گیا - میلے مین لاکھون آدمی جمع تھے - وہ سب جھوٹے - سچ ہے ایک انگریزی مصنف (غالباً لارڈ میکالے) نے بھی تو ہندوستانیون کو " جھوٹون کی قوم " لکھا تھا بہرحال سر آکلینڈ سلطنت کے پرانے اصول پر سختی سے برتاؤ کرتے تھے کہ

" پھوٹ ڈال کر حکومت کرو "

اب تو وہ رزولیوشن پاس ہو گیا - جن افسرون کی شکایت تھی اون کو انعام اور شکریئے تقسیم ہو گئے - اور وہ لاٹ صاحب بھی اپنا بوریا بدھنا سمیٹ کالے پانی پار چلدیئے - بیچارے ہندو بیٹھے دیکھا کئے تھے کہ ہمکو کون پوچھتا ہے - اگر کوئی مہربانی کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو بھی ڈرتے ہین کہ کہین زہر آمیز نہ ہو - مگر اب اونکو خوش ہونا چاہیئے کہ نئے لاٹ صاحب اونکی رفاہ اور آسایش بھی مد نظر رکھنے والے معلوم ہوتے ہین - ابھی حال مین ایک حکم جاری کیا ہے کہ چند ہندو رؤسا کی ایک کیٹی ہردوار کے حالات دریافت کرکے رپورٹ کرین کہ وہان ایسی کیا کیا اصلاحین کی جاوین جنسے یاتریون کی آسایش اور صحت مین خلل نہ آنے پاوے اور آیندہ کسی بیٹھک اوٹھوانے کی ضرورت نہ پڑے -

اس رزولیوشن سے ہندؤن کے بہت کچھ آنسو پنچھین گے اور یہ امید ہو جائیگی کہ اونکا بھی کوئی پرسان ہے ؎

سالیکہ نکوست از بہارش پیداست

راقم —————— ایک ہندو

لوکل سلف گورنمنٹ

(نمبر ۲)

مسئلہ مندرجہ عنوان پر ہم ایک عام اجمالی نظر ڈال چکے اور اوسکی بنا اور بانی کی نسبت قطعاً بہت لکھ چکے ہین ابھی ہمکو اس مسئلہ پر کئی صورتون سے نظر کرنا ہے - چونکہ اس بحث پر قلم اوٹھانے کی تحریک ہماری طبیعت مین رفیق ہند کے ایک گھنگرج آرٹیکل اور اوسکے چند نادان ہمزبان اخبارون کی ہان مین ہان ملانے سے پیدا ہوئی ہے اسلیئے اس حصہ مضمون کو ہم صرف رفیق ہند کے مضمون کے نذر کرتے ہین جسکے چند جملون پر ہم ریمارک کر چکے ہین -

یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہندو مسلمانون کے نزاعات محرم و دسہرہ اور دیگر مذہبی جوش و خروش کے سبب سے جو کچھ ہوئین وہ لوکل سلف گورنمنٹ کے سبب سے ہوئین درست ہے - مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ - سلامتی سے پہلے تو بہت اتفاق سے بسر ہوتی تھی نا - بھلا کہان لوکل سلف گورنمنٹ اور کہان ہندوستانیون کے باہمی جھگڑے - ارے یہ جھگڑے کچھ آج دنیا سے نرالے ہوئے ہین - یہ تو شیطان کی دعا سے ایک زمانہ سے ہوتے آئے ہین - وہ کون کمبخت گھڑی تھی جب اتفاق و یکجہتی بسر ہوئی تھی - اسی پھوٹ نے تو اس دہاڑے کو پہونچا دیا - زمانہ حال مین جو جھگڑے ہندو مسلمانون مین ہوئے وہ زیادہ تر دونون درجہ کے ضدی اور خود راے حکام کے تغافل و ناعاقبت اندیشی اور خودسری کے سبب سے ہوے جنکو جاہلون کے بیجا جوش و خروش نے اور بھی دیرپا بنا دیا اور جسمین بعضے متعصب تعلیم یافتہ لوگون کی حمایت و جنبہ داری نے جلتے ہوئے شعلون پر تیل ڈالنے کا کام کیا - اگر دو گھڑی کے واسطے ہم اس بات کو تسلیم بھی کرلین کہ ہندو مسلمان

[illegible] لوکل سلف گورنمنٹ بھی کسی [illegible] تک معین و مددگار رہی ہے تو [illegible] یہ نتیجہ سلیم کا ہونا [illegible] کا نفسد و او نبارس کے [illegible] عظیم ہوا یا اس بات کی رہنمائی [illegible] اور [illegible] بھیجین اور بنگالہ و یونائیٹڈ [illegible] کی [illegible] نہ جانے دیا جائے [illegible] ہی تو کیا [illegible] اس قدر [illegible] کا بیغدا و دیا جائے [illegible] جانتے نہین - [illegible] ظاہر کیے جاتے ہین [illegible] کافی نہین [illegible] ترقی کے بڑھے ہوئے قدم [illegible] کا قول ہے کہ ملک مین جو [illegible] تعلیم [illegible] نتیجہ مین [illegible] تعلیم [illegible] اپنے حقوق سے واسطے [illegible] آپ اون مین جاتے ہین اور خواہش کرتے ہین کہ اقوام مختلفہ کے حقوق بحسب اونکی آبادی اور تعلیمی ترقیون کے نظر کیے اور یہی تمام جھگڑے ان کمیٹیون کی جڑ ہے تو کیا اس بات کے تسلیم کر لینے سے [illegible] تعلیم نے ایسا کوئی خیال پیدا کیا ہے یہ کہنا کہ تعلیم کا سلسلہ [illegible] دیا جائے اور [illegible] نیست و نابود کر دیجائین اور ملک کو جہالت مین ڈالدیا جائے کوئی اچھی خواہش ہوگی زیبا نہین - یہ سمجھ لینا چاہیے کہ کوئی آئین ملک داری اور کوئی سسٹم آف گورنمنٹ اور کوئی نفعت خیز تجویز ایسی نہین ہے جس مین نقائص اور ضرر رسان نتائج نہ نکلتے ہون مگر اسوقت تک وہ نظر انداز کر دئے جاتے ہین جبتک خرابیون کا پلہ جھکتا نہو - صاحب مضمون نے بعض مقامات کے الکشن کی ناروا و ناشائستہ کاروائیون کی ایک طول طویل داستان بیان کی ہے اور بہت کچھ رنگ آمیزی سے مبالغہ کا رنگ [illegible] دکھلایا ہے کہ لوگون مین ایک سخت مجادلہ ہو جایا کیا ہے مگر وہ بین نگاہین ان واقعات کی تہ کو بخوبی سمجھے ہوئے ہین اور وہ ہرگز اس دام فریب مین جو بہت کچھ سحر بیانی کر کے پھیلایا گیا ہے نہ ہو کا نہ کھائینگے - یہ بتلائیے کہ مقلد و غیر مقلد کے جھگڑے اور وہابی و بدعتی کے تنازعہ مسلمانون مین کسنے پھیلائے - کسنے انکو عدالت جانے کو کہا - یا سناتن دہرم آریہ سماج کے بکھیڑے کسوجہ سے پیدا ہوئے کیا یہ مذہبی لڑائیان جنہین جہالت اور زبانی نے سیکڑون مقامات پر بڑھتے بڑھتے جسمانی جہاد پر لوگون کو آمادہ اور عدالت

تو بہاری مین الکھڑا کر دیا سب اس لوکل سلف گورنمنٹ کی بدولت ہین - اب دیکھنا چاہیے کہ یہ افسانہ اسے جنگ و جدال و یار فی اسپرٹ رفیق نے بیان کیے وہ کسقدر خفیف واقعات پر کسطرح پورے اوترتے ہین - اس حالمین ہم اپنی طرف سے کچھ کہنا نہین چاہتے - ملک والے اپنا حال خود جانتے ہین اپنی طرف سے ہم صرف سر جیمس لائل کی رائے کو جو ایڈمنسٹریشن رپورٹ کی زبان مین ادا کی گئی ہے نذر ناظرین کرتے ہین یہ اوس صوبہ کے حاکم اعلی کی رائے ہے جہان کہ اسقدر شور و شغف لوکل سلف گورنمنٹ کی بے عنوانیون پر مچا ہوا ہے - لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب نے یہ فقرات لکھے ہین -

بہر حال لفٹنٹ گورنر کی یہ رائے نہین ہے کہ یہ بات بلاشبہہ صحیح ہے کہ جیسی کچھ ایک زمانہ مین اس سسٹم سے امید کی گئی تھی وقوع مین نہین آئی بلکہ وہ خیال کرتے ہین کہ یہ صرف اوس جلد باز امید کا نتیجہ ہے کہ جو اس تجویز کے ابتدا مین جاری کرنے کے وقت قائم کر لیگئی تھی اور جسکو صرف اس بنا پر سلف گورنمنٹ کی ترقی دار او سے بدل نہا دیا گیا - صوبہ کی چیدہ میونسپلیٹون اور ڈسٹرکٹ بورڈون کی مثال امید دلاتی ہے کہ لوکل سلف گورنمنٹ کی قابلیت بتدریج پیدا ہو جائیگی امرتسر - دلی - پشاور سے ثابت ہو رہا ہے کہ تعلیم اور تمدن کی بہت سے عملی اور مفید نتائج پیدا ہو سکتے مین اور مرور ایام سے جیسی جیسی تعلیم پھیلتی جائیگی اور ذرائع ترقی بکثرت جمع ہو جائینگی یہ امید کیجا سکتی ہے کہ ایسے نتائج اور مقامات پر بھی پیدا ہونگے اور یہ صرف اس صورت سے ہو سکتا ہے کہ حکام سرکاری اسپرٹ آف سلف گورنمنٹ کی افزونی پر بدرجۂ غایت ہمت دلائین اور ان کو چاہیے کہ فی الفور لوکل جماعتون کی قوتون کو باخود مجتمع و یکجا کرنے مین پوری نگہداشت کرین - چند ڈسٹرکٹ بورڈونکی رضامندی درباره تجویزات حفظ صحت آبرسانی وغیرہ اور چند میونسپلیٹون کی دربارہ ایک ڈائرکٹ ٹکس عائد کرنے اور اندرونی تجارت کے محاصل چنگی سے بری کرنے مین توجہ تمام ظاہر کر رہی ہے کہ نئے خیالات نشو و نما پا رہے ہین — ترقی درحقیقت دھیمی ہوگی" سر جیمس لائل کو بھروسہ اور یقین ہے کہ کسی زمانہ مقررہ مین یہ تجویز ڈائرکٹری کی عام فائدہ رسان ثابت ہوگی -

اسوقت ہمنے طوالت کے خوف سے اسیقدر لکھا ہے آیندہ ہم سرکاری کاغذات سے ثابت کرینگے کہ لوکل سلف گورنمنٹ کی حالت منصف مزاج حکام کی نظر مین ہے اور کس قسم کی امیدین انکو ہین - باقی آیندہ

راقم

سیف قاطع

انگریزی عید اور ہندوستانی دعوت

اگلا زمانہ اچھا یا پچھلا

ڈیر پنچ عنوان مذکورہ بالا کی طرف میرا خیال ایک مضمون دیکھکر رجوع ہوا جسمین اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اگلے زمانے مین ظالم اکثر اوقات ظلم کی سزا فوراً پا جاتے تھے - مگر اب مظلومون کی آہ مین بھی اثر نہین رہا - ظالم اور ناحق کوش غریبون کا مال جھین جھان رکھاتے مین اور دندناتے ہین کبھی سر درد تک بھی میلا نہین ہوتا - پھر دونون خیالون کے متعلق چند مثالین نقل کی ہین جنمین آخر کے متعلق غدر کے بعد کی ہین - اور اون کے متعلق امجد علیشاہ یا محمد علیشاہ کے عہد کے قرینہ سے معلوم ہوتی ہین - کیونکہ ایک انہین حسین آباد کے خیراتی ٹکٹ چھین لینے سے علاقہ رکھتی ہے - یہ خیال کہ اگلا زمانہ اچھا تھا ایسا پرانا ہے کہ اوسکی ابتدا بتانا محال ہے اور اوسکے ساتھ ہی اگلے کے معنے بھی متعلق کرنا دشوار ہے - ہر زمانہ کے شاعر مورخ بلکہ ہر قسم کے اہل فن اپنے وقت کی مذمت اور اگلے زمانے کے مداح رہے ہین پوچھئے اگلے سے کس زمانہ مراد ہے باپ یا دادا کا زمانہ یا اس سے بھی پہلے کا تو کچھ جواب نہ ملے گا - اور کوئی تعین کرین تو وہ غلط ہی ہوگا کیونکہ باپ دادا بھی اسی رنگ مین شعرا اور دنیا سے تشریف لے گئے ہین یعنی اونھون نے اپنے زمانہ کو برا کہا ہے اور اگلے زمانہ کو اچھا اسکی تائید مین متقدمین اور متاخرین کے اقوال سے سند لانا فضول ہے کیونکہ جو ذرا بھی حرف شناس ہے اوسکی نظر مین سیکڑون نظم و نثر اس مضمون کی گذری ہونگی جنمین یہی مضمون مختلف پیرایون مین ادا کیا گیا ہے - البتہ اپنی تحقیق لکھتا ہون جس سے اصل نتایت کو سروکار ہے - لوگ ہر شئے کی حسن و خوبی دو طرح پر جانچ سکتے ہین - اول باعتبار احکام مذہبی دوم باعتبار دلائل عقلی اور دونون مین تعارض پیدا ہو جاے تو مذہب کو باوقعت سمجھنے والے ایسی صورت مین اپنی عقل کے نقصان اور قصور کا اعتراف کر کے مذہبی ثبوت کو مسلم رکھینگے اور ڈبل یقین برعکس اسکے - اس مسئلہ مین بھی (کیونکہ مسلمان ہون) مین یہی طریقہ اختیار کرتا ہون اولاً مذہبی دلائل کی رو سے یہ امر واجب التسلیم ہے کہ تین زمانے اچھے ہوئے ہین - خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشو الکذب الحدیث بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے وہ جو اونکے بعد آئینگے پھر وہ جو انکے بعد آئینگے پھر جھوٹھ فاش ہو جائیگا - نہایت یہ ہے کہ خیریت ایسی مرتفع ہو جائیگی کہ جھوٹھ جو بدترین گناہون سے اور اکثر بد اخلاقیون کا اصل الاصول ہے اس زمانہ مین فاش ہو جائیگا یہ جانے آنکہ اوس سے کمتر بد اعمالیان نہ یہ کہ سواے جھوٹ ہونے کے دیگر باتون مین پچھلے زمانہ کے آدمی اگلون کے مساوی ہونگے اس معنے کے جو تین بیان کئے ایک دوسری حدیث تائید کرتی ہے - جسکا حاصل یہ ہے کہ ان حضرت سے کسی نے پوچھا کہ مسلمان چوری کریگا آپ نے فرمایا ممکن ہے کہ کرے - پھر پوچھا کہ مسلمان زنا کریگا آپ نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ کرے - پھر پوچھا مسلمان جھوٹ بولے [illegible] نے فرمایا مسلمان جھوٹا ہوگا - حضرت فرا اپنے زمانہ کو اس حدیث کی کسوٹی [illegible] دیکھئے تو کیا کھرا اوترتا ہے - سچی بات گدھے کی سینگون سے بدتر اور جھوٹ شیر مادر سے لذیذ تر ہو گیا ہے - عوام کو دیوانہ کے سنڈل پر چھا ارفو اس ہی پر نظر ڈالیئے تو جو حضرات مصلے پر بیٹھکر گھنٹون کنٹھا کھنکھاتے ہین سنت اور نقل اونسے بھاگے نہین بچتی وہ بھی سبب مدعی یا مدعا علیہ بنکر عدالت تشریف لاتے ہین تو شعر

> بین ریش مقطع اور گھٹے دار پیشانی
> حلف کرتے ہین جھوٹے بین مطلق لسانی

دوسری شرع سے یہ امر بھی قطعی طور پر ثابت ہے کہ جیون جیون قیامت نزدیک ہوتی جائیگی فسق و فجور کی ترقی ہوگی اور دینداری کا تنزل - اس آخر مسئلہ کے موافق اگر پچھلے زمانہ مین ایک قسم کی زیادتی بدی کی بالنسبت نکالی جاے تو ممکن ہے - اور اگلے کے معنے بلحاظ استعمال عرفی معین ہو سکتے مین یعنے وسعت زمانہ گذشتہ جسمین عادات و اخلاق کا تغیر ممکن ہے - مگر مشکل یہ ہے کہ کہنے والے تنی سی بات پر راضی نہین معلوم ہوتے اونکے اقوال کا حاصل یہ ہے کہ ہر قسم کی خوبیان دینی ہون یا دنیوی اگلون کے ساتھ زندہ درگور ہو گئین - اب نہ سخاوت ہے نہ شجاعت نہ ہمت ہے نہ جرأت نہ دولت ہے نہ محبت نہ علم ہے نہ حکمت نہ ہنر ہے نہ ہنر کے قدر دان بلکہ اور زیادہ کھوج لیجئے تو یہ بھی پائیے گا کہ زمین آسمان کا نیچر بھی بدل گیا : اگلے سے جاڑے ہین نہ اگلی سی گرمی نہ اگلی سی برسات نہ اگلی سی پیداوار نہ اگلا سا کاروبار - ان خیالات کی شرع کوئی تائید نہین کرتی - اور تجربہ مشاہدہ عقل کے بھی خلاف ہین اسقدر تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ بعض قسم کے ہنر اور علوم مفقود ہو گئے اور اونکے جاننے والے ناپید ہین - مگر یہ انقلاب اور تغیر حالات کے نتائج ہین - ہر قوم مین اون علوم و ہنر کے تحصیل کیطرف توجہ ہوتی ہے جنکا رواج قوم مین شدت سے ہو اور رواج کے اسباب مین سے ایک اہم سبب یہ ہے کہ اون علوم و ہنر کی وجہ سے قوم کو فائدہ کثیر حاصل ہوتا ہو خواہ اسطور پر کہ سلطان وقت اور ارکین سلطنت اونکے قدر دان ہون یا یہ کہ افراد قوم کو اون کی احتیاج اسدرجہ کی ہو کہ اہل فن کو اونسے نفع پہونچنے کی امید قوی ہو دوسرا سبب یہ ہے کہ قوم مین اونکا رواج کسی خاص خیال یا علاوہ مادی نفع کے مبنی ہو بہت - ایشیائی علوم جو مرتفع ہو گئے اوسکا سبب بھی [illegible] کا مرتفع ہو جانا ہے - ہان پر اون حضرات کے قول پر ہنسی اختیاری سی آتی ہے جو ناحق چیخیں چلاتے ہین کہ عربی کے علوم مردہ ہو گئے سنسکرت ہندوستان سے اوٹھ گئی اور پھر اگلی ترقیون کا آلا اکا [illegible] دکھاتے ہین

جیسا حضرت شبلی قدس سرہ نے کہا ہے - اگلے زمانہ مین بھی ایسے لوگ کم تھے جو دینی علوم کو دین ہی کے نفع کی غرض سے حاصل کرتے ہون - بلکہ اس سے اول مقصد دنیاوی نفع تھا - کوئی قاضی ہوتا تھا کوئی مفتی کوئی شاعر اور حکیم بنکر بادشاہ اور امرا کا مصاحب بنتا تھا جب یہ نفع نہ رہا تو اونکو چولھے مین جھونککر دوسری طرف جھک پڑے - لاحول ولا قوۃ ؎

چہ سے گفتم و در چہ پرداختم
کجا بود واشہب کجا تاختم

ج - ب - ذ و غ

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

لکھنؤ پنجشنبہ - ۲۲ - دسمبر ۱۹۰۲ء

نمایشگاہ دکن

حسن اتفاق سے ایسی فصل مین جبکہ دکن کا ہنڈولا تیزی کے ساتھ تحت و فوق ہو رہا ہے اور خوف ہے کہ کہین مہدی حسن صاحب کے دوستون کو بھی خدانخواستہ اپنا اپنا بسیتا نہ کرنا پڑے چکاگو کی نمایشگاہ بر محل آ پڑے آگئی - سرد ست ریاست کی صنعت و حرفت و زراعت کے نمونے بھیجنے کے لیئے ضرورت لاحق ہوئی - اور ہمارے دوست جناب میر محمد حسن صاحب ڈائرکٹر زراعت و تجارت کے واسطے ایک کام پیدا ہو گیا -

اب ہمارا مشورہ ہے کہ جناب مولوی صاحب دکن کی صنعت و حرفت و زراعت کے متعلق جو نمونے چکاگو روانہ فرمائین - اون مین جامعیت کے خیال سے سبھی نمونے بھیجین ایسا نہو کہ صرف دستکاری اور کاشتکاری پر اکتفا فرمائین - خدا کی عنایت سے سرزمین دکن آج کل سب طرح کی صنعت و حرفت کے واسطے ضرب المثل ہے - اوکھاڑ پچھاڑ کی کل - ترقی تنزل کا اولٹا سیدھا زینہ - سازشون کا گورکھ دھندا یہ سب قابل نمایشگاہ ہین - انکو ضرور بھیجنا چاہیئے - مہدی حسن کا مقدمہ کیا کم لطف خیز اور تعجب انگیز معاملہ ہے اسکی نقل تو ضرور ہی جانا چاہیئے -

اور چند دو موہنے سانپ جو انسان کی صورت مین جنوبی آسمان کی شبنم چاٹتے پھرتے ہین - وہ کاص چھوڑ کے چکاگو روانہ ہون - اور ایک رقم اور ہے اگر مولوی صاحب مردانگی کر کے کام فرمائین اور اس بڑیا کو (بڑھیا نہ پڑھیے گا ورنہ ازالے کی نالش کر دیجائیگی) ڈبیا مین بند کر کے روانہ کر دین تو یقیناً اول نمبر کا سرٹیفکٹ پائین بیشے گر لرڈ ڈرانلی کو بذریعہ پارسل بھیجدین تو بیک کرشمہ دو کار نمایشگاہ مین انعام کا انعام ملے اور ہندوستان فضیحت اشان سے چند روز کے واسطے یہ نیک بخت ہجرت بھی کر جائین - یار وباتے تو قابل جلد آ رہے آگے مانا مانا نمایشگاہ نمایش کا کام

بے یار لوگ تو ہمیشہ صلاح نیک اور مشورہ معقول ہی دینگے چاہے خوش ہو یا خفا +

سرگذشت بو علی سینا

یہ بتانا کہ اس رسالے مین کیا ہے اور کس بحث مین ہے لاطائل ہے کیا سبب کہ جو کچھ ہے وہ نام ہی سے ظاہر ہے - ہان دیکھنا یہ ہے کہ سرگذشت ہے کیسی مفصل یا مجمل - ماخذ اس سرگذشت کا کیا ہے کس طور پر لکھی گئی ہے - اور کن لوگون کو فائدہ پہونچا سکتی ہے -

اوسکا حال یہ ہے کہ کل کتاب چھوٹی تقطیع پر ۳۴ صفحون کی ہے اون مین سے بھی ایک صفحے سے کسی قدر زائد مین تصانیف شیخ کی فہرست ہے - رہے ۴۲ - اون مین شیخ کے حالات سلسلہ وار صاف اور سیدھی زبان مین بیان کیئے گئے ہین - اس سنہ مین پیدا ہوئے - یون تعلیم تربیت پائی - یون ترقی کی - یون بھاگے - یون عمر بسر کی - یون مرگئے - بس اللہ اللہ خیر صلاح - ماخذ عربی فارسی مین جو کتابین مل سکین غالباً وہی ہین - باقی جو یورپین طریقہ بڑے آدمیون کی سوانح عمری لکھنے اور اون کے مخصوصات - حرکات سکنات - خیالات پر حکیمانہ و مورخانہ رائے زنی کرنے کا ہے اوس سے یک قلم قطع نظر کی گئی ہے - اگر کوئی شخص صرف پیدائش مرنا - جینا - وزارت کرنا یاد کرنا چاہے تو اوسکے واسطے مختصر اور جامع تاریخ ہے اور اگر کوئی حکیم مزاج اہل الرائے اس امید سے دیکھے کہ دل و دماغ کے واسطے ایک حکیم اور فلسفی کے حالات اور خیالات اور معلومات پر محاکمہ اور رائے زنی کی غذا ملے گی تو اوسکو مایوسی اور حسرت سے مقابلہ کرنے کو طیار رہنا چاہیئے -

قیمت ۸ مقرر ہے شرف الدین احمد خان صاحب مؤلف رسالہ سے الہ آباد کے پتے سے منگوائیے اور ہماری رائے کی تصدیق کر لیجیئے -

تردید - تکذیب - تصحیح

لاحول ولا - ہم سے بڑی بھاری غلطی ہوئی - اور ایسی کہ مدت العمر نہ بھولین گے - کان پکڑے - اب سے آئے گھر سے آئے - ایسی خبرین دنیا لکھے مگر ہم جب تک مستند نہ سن لینگے کبھی ایک حرف زبان سے نہ نکالین گے - چاہے ہزار برس گزر جائین بلا سے -

تردید کی خفت تو نہ اوٹھانا پڑے گی - بات یہ ہوئی اخبار آزاد چند روز نہ نکلا - خیریت مزاج دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آزاد صاحب قید حیات سے آزاد ہو گئے - اور قرائن سے بھی ایسا ہی کچھ معلوم ہوا - فوراً پنچ و المر مین مختلف پہلوؤن پر نظر گئی تھین - جھٹ لکھ مارا اخبار آزاد بند ہو گیا مگر صد شکر فی الحال مژدہ جانفزا سننے مین آیا ہے کہ ہمارا ہمعصر دراصل اوڑا نہین گیا تھا بلکہ بقول ہمارے بھائی احمد علی صاحب شوق مالک اخبار آزاد کے جناب منشی اشرف علی صاحب نے اپنی کم فرصتی سے بالفعل روک دیا تھا جسطرح آگ پانی کی حاضری کے واسطے ریل کا انجن روک دیا جاتا ہے اب انشاء اللہ یکم جنوری ۱۸۹۳ء سے پھر روان کر دیا جائے گا لہذا ہم بھی پوری لفارتی اس باورسے اپنا بیان آزاد کی نسبت واپس لیتے اور خوشخبری سناتے ہین کہ آزاد جس نے چند روز کے واسطے حبس دم کیا تھا اب پھر اخباری تماشا ہ مین چل پہل پیدا کرنے کو اسٹیج پر آنے والا ہے - اور خاص ہمارے بھائی احمد علی صاحب کے ہاتھ مین رہے گا - اور شاید آیندہ نہ روک دیا جائے ❖